UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232127
UNIVERSAL
LIBRARY

BY MOULVI MUHAMMAD NOOR-UL-HASAN, B. A., L. L. B., VAKIL HARDOI.

We have before us Five volumes of the *Asif-ul-Lughat* compiled by SHAMS-UL-ULAMA, KHAN BAHADUR, NAWAB AZIZ JUNG, of Hyderabad.

This work is not a mere word Dictionary but a work which depicts to a certain extent the life of the people, their occupation and pleasures, with their modes of thought and feeling as reflected in their language and literature.

The collection of Urdoo equivalent of Persian words, pharses and idioms will be found to express very nearly all the general and modified ideas which are capable of being expressed by the words under which they are placed.

The task is not a small one and is beset with difficulties. It is a longed for improvement on the labours of the past.

The main and special features of this work are :—

(1) Determination of the roots and generic meanings of Persian words and phrases.

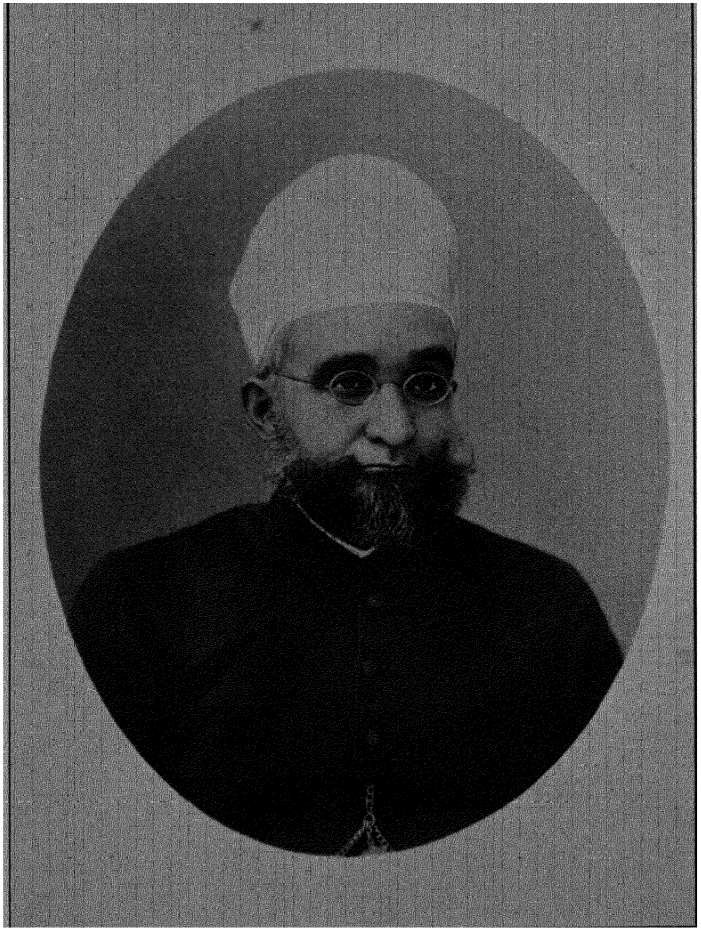
(2) Insertion of thousands of words to be found in literary works but omitted in Persian Dictionaries.

(3) Explanation of numerous synonyms in which the more advanced student may select the Urdoo word which would best express the particular sense in which a Persian word and phrase may be used.

The Government of India and the Government of Nizam deserve hearty thanks of the public for their patronizing the noble task.

I congratulate the compiler for his success in the attempt.

نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف



آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبه اصطلاحی و استعمال فارسی زبان و مقولهای عجم ملتزم باسناد
متقدمین و متاخرین مسلمة الاستناد و برای هریک لفظ ترجمه بامحاوره
زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان هند

جلد ششم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه یاب حسن خدمة
سرکار آصفیه

جمیع حقوق این تالیف وقف عام است پانصد
نسخهای این کتاب که طبع میشود آنرا هم وقف کرده ایم هرکس اختیار
دارد که بپابندی قواعد مندرجهٔ اعلان که بر آخر کتاب چاپ شده است ازین منتفع بشود

سنه ۱۳۳۰ هجری مطابق سنه ۱۳۲۱ فصلی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز | (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہون اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پر نور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۹ء مجھ کو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے انکو ایسی عالمانہ تالیف مین اونکی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت | (۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپنے

یا جلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح
وہ شائع ہوتی جاے پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے
(۴) مین اپنے آقای دلی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن
حضور پر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہم کا شکریہ بجان ودل ادا
کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی
مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے
پان پانسو روپیہ کا انعام صلۂ تالیف عطا کیا جائے (دیکھو مراسلۂ معتمد فینانس
نشان (۳۰۹۱) مورخۂ ۱۶ - آبان ۱۳۱۸ف موسومہ معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ)
(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر
معین المہام صیغۂ تعلیمات وعدالت وطبابت وامور عامہ کی علم دوستی کا بھی
شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ
کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے -
شکریہ علی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی
صرفہ بقدر الکلی سکۂ محبوبیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ اسوقت
تک تقریبًا الکلی سکۂ محبوبیہ - لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہونچے
مین نے مصارف کے ایک خفیف سے حصہ کا بار اپنی ذات پر اٹھاکر جملہ نسخہای
مطبوعہ کو مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک کے لئے وقف کر دیا ہے

معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ (۲۸) جلد کی کتاب ہے اور بکمال اہتمام کے ساتھ چھ مہینے مین ایک جلد شائع ہوتی ہے اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کر سکون - وہو علی کلّ شیءٍ قدیر - اعلان وقف آخر کتاب پر طبع ہوا ہے -

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز نایطی

(خان بہادر شمس العلماء) (عزیز جنگ بہادر)

بسم الله الرحمن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بہ آغاز جلد ششم این کتاب رسید۔ ما قطع نظر از ضعف و ناتوانی خود کہ ہنوز بطور خلیفہ المرض میہمان ماست از شدت مرض طاعون کہ در دار السلطنت فرخندہ بنیاد حیدرآباد شائع شد خیلی سراسیمہ و پریشان بودیم و آناً فاناً از بہم انتظام می ترسیدیم۔ تعداد ممات روزانہ این شہر تا بہ سہ صد نفری رسیدہ بود۔ بسیاری از ساکنین این شہر خانہای خود را الوداع گفتند و بہ دشت و بیابان پناہ بردند و بسیاری از زنان و مضافات شہر نقل مقام کردند۔ ہمدرین اثنا آقای ولی نعمت ما میر محبوب علیخان والی ریاست حیدرآباد داعی اجل را لبیک اجابت گفت و تہلکۂ عظیم در کار و بار سلطنت افتاد۔ بحمد اللہ کہ ولیعہد سر میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ اقبالہ عنان حکومت را بدست گرفت و اطمینانی نصیب رعایا شد۔ اندرین قیامت صغری چیزیکہ

ما را اعانت استقلال طبیعت کرد کار همین یک کتاب بود - نمی خواستیم که این را در معرض التوا اندازیم - حالا بافضال خداوندی مرض طاعون دفع و همین فرمانروای جوان بخت اطمینانی نصیب خاص و عام شده است - خیال می کنیم که تا ختم تابستان این کار سرانجام پذیرد و در اوائل باران ششمی جلد حلّه اشاعت در بر گیرد - انشاالله المستعان و بحوله و قوّته قطعه تاریخ وفات آقای ولی نعمت ما غفران مکان نورالله مرقده و جلوس میمنت مانوس ولیعهدش ادام الله اقباله طبعزاد مؤلف این کتاب است که بیادگار تعزیت و تهنیت همدرا اینجا بدیه ناظرین می کنیم

دخل الجنان رفیعنا محبوبنا الملک الذی فی کل اوصاف صفی		
ببداهته قلنا و لا السنة القوی الخلد بیت طیّب لآصف		
چو بر تخت دکن عثمان علیخان جلوه آراشد		پسرش زیر فرمان گشت و اهل مملکت تابع
و لا سال جلوسش پیر چرخ سادم گفته		جوان گردید دولت از عروج آصف سابع ۱۳۲۹

خاکسار عزیز جنگ ولا

افریسموس بقول برہان بسکون سین بی نقطہ وضم میم دو او وسین دیگر ساکن بزبان یونانی مرضی است کہ مردان را بہم میرسد و آن شدت نعوظ است کہ پیوستہ آلت مردی ایستادہ می باشد و باسقاط ہمزہ ہم مؤلف گوید کہ بدون الف مخفف این باشد و آرستہ و بہار ہم ذکر این کردہ (حکیم شفائی ؎) علاج علت افریسموس ہم از نکنی پرزدست ابنہ دیرین کم خلاص تراہ

(اردو) یونانی زبان مین افریسموس ایک مرض کا نام ہے جس مین آلہ تناسل کو بغیر شہوت جماع ہمیشہ نعوظ رہتا ہے۔

افریشم بقول برہان وجامع بروزن ومعنی ابریشم است گویند تقراض کردہ و سوختہ آنرا در معاجین خورون تن را فربہ سازد مؤلف گوید کہ مبدل ابریشم است کہ فارسیان بای عربی را بہ فا بدل کنند چنانکہ زبان وزفان و صراحت ماخذ این بر ابریشم و ابریشم گذشت وطبیعت و خاصیت این برابریشم مذکور (اردو) دیکھو ابریشم۔

افزا بقول برہان بای ہوز بروزن اجزا۔ افزاینده و افزون را گویند و امر بافزودن ہم یعنی بیفزا و زیادہ کن و معنی خیازہ ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج ہمزبان برہان۔ مؤلف عرض کند کہ اصل این فزودن است کہ بمعنی زیادہ باشد و افزودن بالف وصلی مزید علیہش و افزا مبدل ومخفف افزودن بہ تبدیل واو بہ الف ہمچون ورج وارج وحذف نون آخر بالجملہ (۱) افزا و افزون۔ ہر دو اسم جامد فارسی زبان است بمعنی زیادہ واصلش فزا و فزون و (۲) افزا امر است از مصدر افزودن کہ اصلش افزود بود و او بقاعدہ مبینہ بالا بالف مبدل شدہ افزا شد و بعضی این را مخفف افزای گیرند کہ امر افزاییدن است تحتانی آخرہ حذف شدہ

افزاشدہ (۳) بمعنی خمیازہ کہ دہان وہ را باشد و این معنی مجازی است کہ تشگاف دہن از خمیازہ افزون شود و بنا بر علیہ فارسیان خمیازہ را بمجاز افزا گفتند و حالا استعمال این متروک و آنچہ صاحب برہان و خان آرزو افزار بمعنی افزاینده نوشتہ۔ حیرت افزا است کہ افادہ بمعنی فاعلی از امر حاضر نمی شود تا آنکہ با اسمی مرکبش نہ کنند چنانکہ حیرت افزا و غیر ذلک۔ پس مجرد افزار را بمعنی افزاینده گفتن خطاست (اردو) (۱) زیادہ۔ بقول آصفیہ۔ افزدن۔ بہت (۲) زیادہ کر امر حاضر۔ (۳) جماہی۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ فاژہ۔ نہایت کاہلی خواہ کثرت خمار و بیداری سے منہ کھولکر سانس لینا۔ آجکل دہلی والے جماہی اور اہل یورپ جمائی بولتے ہین۔

افزار بقول برہان و جامع بروزن رفتار (۱) بمعنی کفش و پای افزار باشد (۲) بادبان کشتی و (۳) آلات پیشہ وران عموماً و فتین جولاہگان خصوصاً (۴) ادویۂ گرم کہ در طعام کنند مانند فلفل و زیرہ و مانند آن صاحبان سروری و ناصری و جہانگیری ہر چہار معنی بالا را ذکر کردہ اند و معنی مخصوص را کہ بذیل معنی سوم است ترک فرمودہ (امیر خسرو ؎) ہمو کلاہ سری سید بہ تابوران کہ از کلاہ سلاطین بپایش افزار است ؛ (حکیم خاقانی ؎) افزار زیر کنند و رویگ بہ طوا زیر آورند بر خوان ؛ صاحب رشیدی گوید کہ افزار و افزار آلت چیزی کہ او را زینت گویند از این جہت کفش و پاپوش و بادبان کشتی و آنچہ در دیگ نہند برای خوشبو چون زیرہ و فلفل را افزار گویند و تنہا استعمال این نیامدہ بلکہ مرکب ہمچون پا افزار۔ بو افزار۔ صاحب ناصری سہو کردہ کہ او زار مبدل این است۔ خان آرزو در سراج بترک معنی دوم بر سہ معنی بالا را نوشتہ است و خیال او درست است کہ معنی سوم اصل باشد و دیگر ہمہ معانی مجازی آن کہ کفش پای آلہ

رفتار سفر است و او و یۂ گرم ہم سبب بوی خوش و مؤلف عرض کند کہ بادبان ہم ذریعۂ سفر جہاز است الحاصل بخیال ما اصل این بمعنی سوم حقیقی اوزار است و او بہ فا بدل شد ہمچون وام و فام و کفش را افزار پا یا پا افزار نام باشد و مجازاً افزار ہم گفتند و افزار کشتی بادبان است و بمجاز مجرد افزار ہم و افزار دیگر ہم بسبیل مجاز افزار گفتند کہ متعلق بہ معنی چہارم است و انچہ ما اوزار را بہ واو اصل گرفتہ ایم صراحت آن بر معنی دہم افزار کردہ ایم کہ برای ہملۂ دوم گذشت (اردو) (۱) دیکھو افزار پا۔ (۲) بادبان۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر وہ پردہ جو ہوا بھرنے کیواسطے ناؤ یا جہاز پر لگاتے ہیں تاکہ جلدی چلے (۳) آلات۔ اوزار۔ مذکر۔ (۴) گرم مصالح مصالح دیکھو افزار کے چودھویں معنی۔

افزار پا	اصطلاح۔ بقول صاحب بحر و ضمیمۂ برہان کفش و پاپوش باشد مرادف افزار پا کہ بہ رای ہملہ سوم بعوض رای عجمۂ سوم گذشت یعنی لفظی آلہ پا کہ در وقت رفتار بپای پوشند۔ مرکب اضافی۔ و پا افزار قلب اضافت ہمین است کہ بجای خودش می آید (اردو) دیکھو افزار پا۔
(الف) افزایدن	(الف) بقول انند بمعنی (۱)
(ب) افزایش	فرہنگ فرنگ بمعنی (۱)
(ج) افزائیدن	زیادہ کردن و (۲)

بلند کردن و (۳) بلند شدن۔ و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردہ و (ب) بقول سروری بمعنی زیادہ و نمو کردن فرماید کہ آورایش بہ واو ہم آمدہ و بقول رشیدی بمعنی فزونی صاحب ہوارد این را حاصل بالمصدر افزودن و افزونیدن نوشتہ (جامی ۵) ہست از و بخشش و بخشایش ما ہست از و کاہش و افزایش ما ہ و (ج) بقول بحر زیادہ کردن و زیادہ گردانیدن کامل التصریف مضارع این افزاید و بقول صاحب انند

بہرسہ معانی (الف) مؤلف عرض کند کہ (ج)
اصل است بمعنی بیّنہ بجر و معنی دوم و سوم بیّنہ
صاحب انند سندی می خواہد (ج) مرکب از
اسم جامد افزا کہ گذشت فارسیان بزیادت تحتانی
در آخرش افزای کردند ہمچون پا و پای ہرگاہ
بقاعدۂ فارسیان یای معروف و علامت مصدر
بر و زیادہ کردند افزائیدن شد و (الف) مخفف
این و (ب) حاصل بالمصدر ہر دو۔ انچہ صاحب
سوار در (ب) را حاصل بالمصدر افزودن۔ و
افزودنیدن گفتہ خطاست کہ حاصل بالمصدر افزودن
افزاست بروزن امر و حاصل بالمصدر افزودنیدن
افزون کہ می آید (اردو) (الف) و ج (۱)
زیادہ کرنا۔ (ب) افزایش۔ بقول امیر (فارسی)
مؤنث۔ زیادتی۔ آپ سے بہی تسامح ہوا ہی
کہ اس کو افزودن کا حاصل بالمصدر لکہا ہے
(مومن ۵) تہا تمپہ لطف تو پے افزایش
الم ۂ صد تشکر غیر ہو گئے اس سے خفا عبث ۂ

افزودن بقول صاحب بحر بالفتح و واو
معروف (۱) زیادہ شدن و (۲) زیادہ کردن
کامل التصریف و مضارع این افزاید صاحبان
نوادر رشیدی و انند ہم ذکر این کردہ اند لطائفی
۵) نہ پرگندہ تا فزا ہم شوی ۂ نہ افزودہ تا نیز
تا کم شوی ۂ (صائب ۵) بیقراریہای دل
افزود در ہنگام خط ۂ کرد شمع صبحگاہی گرم تر پروانہ
را مؤلف عرض کند کہ مضارع این در اصل
افزود بو بضم زای ہوز و فتح واو۔ مگر فارسیان
استعمالش نکردند و تسامح صاحبان تحقیق است
کہ افزاید را مضارع این نگاشتہ اند کہ افزاید
مضارع افزائیدن است کہ گذشت مخفی مباد
کہ افزودن مرکب است از افزو۔ و علامت
مصدر دن۔ افزو مبدل افزاست کہ گذشت
الف بقاعدہ فارسی بدل شد بہ واو ہمچون تارغ
و تورغ و افزا اسم جامد فارسی است چنانکہ بجایش
ذکر کردہ ایم و انچہ فزودن بدون الف اول می آید

اصل است و در افزودن الف وصلی زیادہ کردہ اند و حاصل بالمصدر این افزا باشد	بر وزن امر (۱ ر د و) (۱) زیادہ ہونا (۲) زیادہ کرنا۔

افزون بالفتح بقول سروری وانند (۱) بمعنی زیادہ (انوری ص۵) ہمیشہ تا بجہان در کمی و افزونی است ؛ حسود جاہ تو کم باد عمرت افزون باد ؛ و فرماید کہ آوزون ہم بہ ہمین معنی آمدہ صاحب نوادر ہم بدیل افزونیدن ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ فزون بدون الف اصل این و اسم جامد فارسی زبان است و حیف است کہ اکثر صاحبان تحقیق از فزون کنارہ کشیدہ اند و صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است - افزون را ذکر کردہ گوید کہ لغت فارسی است - پس فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی در فزون آوردہ افزون کردند و این اسم مصدر را فزونیدن است کہ می آید و استعمال این بامصادر فرس ہم آمدہ کہ در ملحقات مذکور شود (۲) اہل سیاق عجم مجازاً جمع و میزانی را افزون نام نہادند کہ شامل باشد بر جمع و میزان گذشتہ و رقم حال و مثال این در نقشۂ ذیل نوشتہ ایم۔

تاریخ	ابواب مداخل	رقم	افزون	تاریخ	ابواب مخارج	رقم	افزون
یکم مہر	مداخل زراعت	صہ		یکم مہر	مخارج مشاہرہ	صہ	
دوم مہر	ایضاً	صہ	عہ	دوم مہر	ایضاً	صہ	عہ
سوم مہر	ایضاً	صہ	صہ عہ	سوم مہر	ایضاً	صہ	صہ عہ
چہارم مہر	ایضاً	صہ	عہ عہ	چہارم مہر	ایضاً	صہ	عہ عہ

(اردو) افزون - بقول امیر (فارسی) (۱) زیادہ - بڑھکے (۲) مونث - میزان سابق در رقم حال کا مجموعہ (ناسخ ؎) مشتاق سب ہین بدرے افزون ہلال کے ؛ دنیا مین قدردان نہین صاحب کمال کے ؛

افزون بودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ بودن است (حزین ؎) اعنی نرم نما دشمن جان است حزین ؛ حذر افزون بود از مردم ہموار مرا ؛ (اردو) زیادہ ہونا - افزون ہونا - جیسے "آپ کا اقبال روز افزون ہو" صاحب آصفیہ نے روز افزون کو لکھا ہے -

افزون ساختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ کردن است (امیدی رازی ؎) دیوانہ کہ افسون ساز دجنونش افزون ؛ دیوانہ کہ مجنون شاگرد اوست حاصل ؛ (اردو) زیادہ کرنا -

افزون شدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی زیادہ شدن است (اہلی شیرازی ؎) جنون افزون شود دیوانہ را در ہر سر ہاہی ؛ مرا سی روز دار دینجبر یا رب چہ ماہست این ؛ (اردو) زیادہ ہونا -

افزون کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ کردن است (شاپور طہرانی ؎) چو شمع نیم سوزم خاک برلب خوشتر ای ہمدم ؛ مسوزانم کہ افزون می کنی سوز و گدازم را ؛ (اردو) زیادہ کرنا - بڑہانا -

افزون گردیدن و گشتن استعمال بمعنی افزون شدن است کہ گذشت (ظہوری ؎) سعی فرمای کہ سیماب شوی از تف شوق ؛ کہ اگر گشہ شوی قدر تو افزون گردد ؛ (اردو) زیادہ ہونا -

افزون نمودن استعمال - صاحب آصفی

(۳۰۰۶)

ذکر این کردہ کہ بمعنی افزون کردن و زیادہ ساختن است (متین اصفہانی ؎) می کشان را ساقی نوخط کند مدہوش تر ٭ خواب را افزون نماید بوے ریحان و ربہار ٭ (اردو) بڑہانا زیادہ کرنا

افزونی | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ فراوانی و زیادتی است۔ مؤلف گوید کہ یای مصدری برلفظ افزون زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ۔ ہمچون زبون و زبونی (اردو) بیشی۔ زیادتی

افزونیدن | بقول بحر بمعنی افزودن لازم و متعدی ہر دو۔ کامل التصریف۔ مضارع این افزوند۔ صاحب موارد مضارع این افزاید نوشتہ مؤلف گوید کہ تسامح اوست کہ افزاید مضارع افزائیدن است نہ افزونیدن۔ (مولوی معنوی ؎) خلق حیوان چون برید شد بعدل ٭ خلق انسان رفت و افزونید فضل ٭ بخیال ما این مرکب است از افزون کہ اسم جامد فارسی زبان و اسم مصدر است ویای معروف و علامت مصدر۔ بقول مقننین فرس مصدر جعلی و باصول ما مصدر اصلی کہ فرق و تعریف ہر دو بر لفظ اسم مصدر گذشت (اردو) دیکھو افزودن۔

افزونی کردن | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) زیادہ از ضرورت خواستن و از حد درگذشتن و بی اعتدالی کردن و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد (اردو) (۱) ضرورت سے زیادہ چاہنا۔ (۲) حد سے گزر جانا۔ بی اعتدالی کرنا۔

افزونی نور ماہ برای سپری شدن است | (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و حسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بزوال کسی استعمال کنند یعنی چون بہ بینند کہ مرتبۂ عروج کسی از حد گذشتہ است می گویند و بدین مثل مثال دہند کہ زمانۂ زوال قریب است (اردو) کمین

کہتے ہین "چراغ بھڑکا ہے خدا خیر کرے" چراغ بھڑک کر بجھتا ہے" یعنی عروج کی حد ہوگئی - زوال کا اندیشہ ہے - بدین وجہ	کہ چراغ بجھنے کے قریب بھڑک اٹھتا ہے - یہ مثل ان معنون مین مستعمل ہوئی ہے -

(الف) افزول (الف) بقول برہان بازای فارسی بروزن مقبول (۱)
(ب) افزولندہ بمعنی تقاضا و (۲) انگیزد (۳) پریشان و (ب) بمعنی (۱) تقاضا
(ج) افزولیدن کنندہ و (۲) برانگیزندہ و (۳) دور کنندہ و پریشان سازندہ و
(ج) (۱) بمعنی تقاضا نمودن و (۲) برانگیختن بجنگ و برسر کار آوردن و (۳) پریشان ساختن
و دور کردن ہر چیز را خصوصاً گردی کہ بر جامہ نشیند - صاحب ناصری بر (الف) ذکر (ب)
و (ج) ہم کردہ و ذکر ہر سہ معانی بالا ہم فرمایدکہ فا بواو بدل ہم شود یعنی آوزولیدن ہم بہمین
معنی آمدہ و خان آرزو در سراج ہمزبانش - صاحب سروری بر الف ذکر معنی اول و دوم
و بر (ب و ج) ذکر ہر سہ مفیش و صاحب رشیدی بذیل الف ذکر (ب) و (ج) و صراحت
ہر سہ معنی بالا فرمودہ - صاحب بحر (ج) را ہر سہ معنی بالا نوشتہ فرمایدکہ کامل التصریف
است و مضارع این افزولد - صاحب موارد در ای ہر سہ معنی بالا (۴) بمعنی پریشان
شدن و (۵) شتاب کردن و (۶) افشاندن و تکاندن ہم نوشتہ گوید کہ افزول حاصل المصدر
باشد مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم جامد و اسم مصدر فارسی زبان است بہر سہ معنی بالا - و
فزول بدون الف نیامدہ پس الف اول اصلی است نہ وصلی فارسیان برہمین اسم جامد بقاعدۂ
خود یای معروف و علامت مصدر زیادہ کردہ مصدری ساختند بہر سہ معنی اول بالذکر کہ بر (ج)

مذکور راست حیف است که برای هر سه معنی آخر الذکر از صاحب موارد سندی پیش نشد جا دارد که معنی چهارم را مجاز معنی سوم گیریم و معنی پنجم مجاز معنی اول و معنی ششم ماخوذ از معنی سوم باشد بسبیل مجاز و (ب) اسم فاعل (ج) با لجملہ تقنین فرس (ج) را مصدر جعلی نام نهند و با صول ما مصدر اصلی است که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و ما تعریف اصلی و جعلی بر لفظ اسم مصدر عرض کردیم (اردو) (الف) (۱) تقاضا - مذکر - (۲) دیکھو آغال کے پہلے معنی (۳) پریشان (ب) (۱) تقاضا کرنیوالا (۲) ابھارنیوالا (۳) پریشان کرنیوالا (ج) (۱) تقاضا کرنا (۲) ابھارنا - دیکھو آغالیدن کے پہلے معنی (۳) پریشان کرنا (۴) پریشان ہونا - (۵) جلدی کرنا - (۶) جھنکنا بجنا زنا

افسا بقول برہان بروزن ترسا بمعنی رام کنندہ و افسون گر و بقول صاحب ناصری افسون خواننده و افسون گر و فرماید که برای رام کنندۂ مار وغیرہ گفته اند صاحب جامع فرماید که افسای بزیادت تحتانی در آخر هم آمده و افسائیدن که می آید مصدر این است صاحب جهانگیری از نظامی سند دهد (ب) افسون گر مار را بگرفت و برشت ؛ گمان بردم که مار - افسای را کشت ؛ مؤلف عرض کند که افسا (۱) مبدل و مخفف افسون است - و او بقاعدۂ فارسی بدل شد بالف همچون ورج و ارج و نون آخر حذف شد افسا بماند که بمعنی افسون باشد و افسای بزیادت تحتانی در آخر موافق قاعدۂ فارسی مزید علیهش همچون جا و جای و پا و پای و همین است اسم مصدر افسائیدن که فارسیان یای معروف و علامت مصدر بر افسای زیاده کرده مصدری ساختند که بمعنی رام کردن با افسون بجای خودش می آید و مصدر افسائیدن از افسون وضع شد که بحث آن بجای خودش کنیم - پس از مصدر افسائیدن امر حاضرش افسای و مخفف آن

(۲) افسا باشد یعنی رام کن با فسون و ظاہر است کہ امر حاضر بحالت ترکیب با اسمی افادۂ معنی اسم فاعل کند چنانکہ مار افسا یعنی رام کنندۂ مار با فسون۔ صاحب ناصری بذیل ہمین لغت آورده (ع) قتل مار افسا نباشد جز بمار ۔ پس فارسیان (۳) مجرد افسای را مجازاً بمعنی افسون گر استعمال کردند چنانکہ در کلام نظامی بالا گذشت۔ و افسا بحذف تحتانی مخفف این ہمین معنی توان گرفت این است حقیقت و تحقیق افسا (ا ر د و) (۱) افسون۔ بقول امیر مذکر۔ جادو منتر دیکھو افسون۔ (۲) افسون کر۔ افسون کرنا کا امر حاضر (۳) افسون گر۔ افسون ساز۔ بقول امیر جادوگر (رشک ؎) اے مجنوں چشمان افسون ساز وحشی کا ہوں محو ۔ دشت مجنون کیا کرونگا مسکن آہو نہین ؛

افسار بقول برہان بروزن رفتار (۱) یعنی افسا باشد و (۲) چیزی را گویند کہ از چرم و مانند آن سازند و بر سر اسپ و استر و امثال آن کنند بہار گوید کہ آنچہ بر سر و گردن اسپ و خر بندند کہ بدون الف فسار ہم آمدہ یعنی دوم و بالفظ بر سر زدن و کشیدن و در حلق کردن مستعمل مؤلف گوید کہ حقیقت استعمالش با مصادر فرس از ملحقات ظاہر شود صاحب ناصری ذکر ہر دو معنی کرده و بقول صاحب جامع افسا و افسار و افسای ہر سہ بمعنی اول مرادف یکدیگر و نسبت افسار فرماید کہ معروف۔ صاحب رشیدی گوید کہ این ہمانست کہ عوام آنرا تختہ گویند و محشی آن نوشتہ کہ تکتہ و تختہ نام زبان ہندیست (خان آرزو در سراج) و صاحبان سروری و وارستہ بمعنی دوم طابع (سلیم ؎) آن یکی افسار خر از سر کشید ؛ بر سر خود کرده چون خرمی دوید ؛ صاحب مؤید بذکر معنی اول فرماید کہ آنچہ بدان اسپ بندند و بقول زفانگویا بدانچہ سان بندند مؤلف

عرض کند کہ بمعنی اوّل مزید علیہ افسا باشد کہ فارسیان بقاعدۂ خود رای مہملہ در آخر زیادہ کردہ اند
ہمچون ثنا و ثنار و بمعنی دوم مزید علیہ افسر کہ بمعنی تاج آمدہ فارسیان الف زائد بعد سین مہملہ
زیادہ کردہ افسار کردند و چیزی را نام نہادند کہ از چرم سازند و بر سر روی اسپ و امثال آن
بندند تا بوسیلہ آن من وجہ اسپ در حکم باشد و این از قبیل لجام است و ہمچو لجام در دہن اسپ
داخل نمی شود بلکہ بر حصّہ بالائی دہنش و بر بینی و حصّہ زیرینش چسپیدہ باشد و یک دوالش متصل
پیشانی اسپ ہم جا گیر دو در بعضی افسارہا بر حصّہ بالائی او مسلسل گیری آویزان کنند تا اسپ
بحرکت سر خود بوسیلۂ آن از پشہ و مگسہا محفوظ ماند۔ باقی حال این ماخوذ از افسر است بزیادت
الف دوم و اسم جامد زبان فارسی مخفی مباد کہ بہار غلط کردہ است کہ این را بہ گردن اسپ
و خر متعلّق کردہ و صاحب غیاث فرماید کہ (۳) این ریسمانی است کہ اسپ را بدان بستہ می کشند
و بہندی باگڈور نامند (اردو) (۱) دیکھو افسا کے تیسرے معنی (۲) نکتہ بقول آصفیہ اسم
مذکر۔ سر دیوال۔ مہری۔ سر بند۔ وہ چمڑا جو گھوڑے کے منھ پر رہتا ہے۔ تمہاری مؤلف
عرض کرتا ہے کہ جب گھوڑا اصطبل مین رہتا ہے تو نکتہ اس کے منھ پر پہنا دیتے ہین اس کا
ایک تسمہ سر کے اطراف کنپٹیون سے متصل اور دوسرا تسمہ ناک اور جبڑون کے اطراف لپٹا
ہوا رہتا ہے اور بالائی تسمہ مین چرمی جہال گھوڑے کی آنکھون پر آویزان رہتی ہے۔ جب
وہ سر کو ہلاتا ہے تو اوس جہال کے ذریعہ سے مچھر اور مکھیان اوسکی آنکھون تک نہین پہنچنے
پاتین نیز اس نکتہ کے ذریعہ سے گھوڑا مطلق العنان نہین ہوتا جب چاہا نکتہ کو تھام کر اسکو روک
لیا۔ مالش اور پانی پلانے کے وقت سائیس اسکو اسی کے ذریعہ سے اپنے قابو اور حکم مین رکھتا ہے

دکن مین عام لوگ اوسکو نُختہ کہتے ہین - اسکی تخصیص کچھ گھوڑے ہی سے نہین - بلکہ اونٹ اور خچر کے منھ پر بھی باندھا جاتا ہے (۳) باگڈور - بقول آصفیہ - اسم مؤنث - پالہنگ - وہ رسّی جو گھوڑے کے لگام مین باندھکر سائیس اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے -

افسار بر سر زدن (مصدر اصطلاحی) مرادف افسار بر سر کشیدن باشد کہ گذشت بہار ذکر این بر لفظ افسار کردہ (ملا شانی تکلو ۵) گر خود پرست بر خر عیسی شود سوار ۔ دجّال دیو بر سرش افسار می زند ۔ (اردو) دیکھو افسار بر سر کشیدن -

افسار بر سر کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر و بہار و وارستہ مرادف (اسپ را لجام انداختن) استناد بہ سہ محققین از ہمین یک شعر والہ ہروی است (۵) خصم از تربیت خر عیسی شود چہ شد ۔ خواہم کشید بر سرش افسار دشمنی ۔ مؤلف عرض کند کہ لجام چیز دیگر است و افسار چیز دیگر - یعنی لگام را در دہن اسپ و استر و مماثل آن کنند و افسار را بر سر ما صراحت این بر لفظ افسار کردہ ایم - ہر سہ محققین بالا تسامح کردہ اند کہ افسار بر سر کشیدن را مرادف اسپ را لجام انداختن نوشتہ اند فقائل (اردو) نکتہ چڑہانا نکتہ پہنانا - گھوڑے یا خچر یا اونٹ وغیرہ کو -

افسار در حلق نامہ کردن مصدر اصطلاحی بہار ذکر افسار در حلق کردن بر لفظ افسار کردہ است و از معنی ساکت و سند ملا فوقی یزدی پیش کشیدہ (۵) سوار یکہ تاز دشت گفتار ۔ چنین در حلق نامہ کردہ افسار ۔ مؤلف عرض کند کہ درین شعر افسار کردن مجازاً بمعنی بر آوردن اسپ از مقامش باشد کہ چون اسپ را از اصطبل بیرون آرند لجامش در دہن کنند یا افسار بر سرش کشند کہ ہمین دو چیز اسپ را در اختیار

وحکوم دارد - اگرچه افسار متعلق به سر اسپ و خر ومانند آنست ولیکن درین شعر بلحاظ معنی مصرع اوّل آنرا متعلق به حلق کرده از آنکه فاعل این سواری است که یکه تاز دشت گفتار است	و نامه را اسپ قرار داده پس افسار در حلق نامه کردن کنایه باشد از بر آوردن نامه از جیب یا کیسه یا بغل وغیر ذلک (اردو خط نکالنا۔

افسان بقول برهان وجامع بروزن ترسان (۱) آهنی وسنگی را گویند که بدان کارد و شمشیر و مانند آن تیز کنند و (۲) بمعنی افسانه و سرگذشت هم گفته اند و (۳) افسون گر را نیز گویند صاحب (دری و پهلوی) بر معنی اول قانع وصاحب ناصری بر معنی اوّل و دوم (مختاری ۵) ازکین عدو برزمین زندسم ؛ تا نعل چو خنجر کند بر افسان ؛ (قطران ۵۲) هزار ره صفت از هفت خوان رویین وژرف فزون شنیدم وخواندم من از هزار افسان ؛ صاحب سروری بذکر معنی اوّل گوید که این را افسان وسان واوسان هم گویند وایسان نیز ذکر معنی دوم هم فرموده وهکذا رشیدی - خان آرزو در سراج آورده که اغلب که اصل این به بای فارسی ایسان بوده باشد ونمی فرماید که چرا ونسبت معنی سوّم گوید که برهان خطا کرده وبدین معنی افسای به تحتانی آخره باشد نه نون مؤلّف عرض کند که فسان وفسن وسان هم بمعنی اوّل آمده که مخفف این باشد ناصر اتحش همدرانجا کنیم - بالجمله اصل این بمعنی اول آب رسان است اشارهٔ این برایسان کرده ایم ممدوده به مقصوره بدل شد واین چیزی نیست که نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است وبای موحده بدل شد به فا همچون زبان وزفان ورای مهمله بکثرت استعمال حذف شده افسان شد پس افسان مبدل ایسان باشد که گذشت وفارسیان سنگی یا آهنی را بدین نام موسوم کردند

که کارد و شمشیر و امثال آن را آبدار کند و آب رساند و این اسم مصدر افسانیدن است که می آید بمعنی دوم مخفف افسانه به حذف های هوز و بمعنی سوم مبدل افسون که واو و الف بدل شد بجون و رج و ارج و فسون مجازاً بمعنی فسون گر آمده (ارد و) (۱) دیکھو افسان (۲) افسانه - بقول امیر (فارسی) مذکر - حال سرگذشت - روداد - (قلق سہ) پوچھے اس سے اس کا افسانہ ؛ کس پیرہ کا ہے یہ دیوانہ ؛ (۳) دیکھو افسانہ۔

افساندن بقول صاحب شمس کرہ وسبوس وجز آن از غلہ دور کردن و دور کردن آنچہ بر جامہ و امثال آن بستہ باشد (مرادف افسانیدن) دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد صاحب بحر بر افسانیدن فرماید کہ بالفتح بمعنی (۱) رام کردن و افسون گری نمودن و (۲) افسانہ گفتن و (۳) مالیدن و راست کردن آمدہ (کامل التصریف) و مضارع این افساید و فرماید کہ تبدیل نون بیای حطی در غیر سالم این مصدر سماعی است صاحب مؤید ہم ذکر افسانیدن کردہ بر معنی اول و سوم قانع و صاحب ضمیمہ برہان ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ معنی بیان کردہ صاحب شمس متعلق است بہ معنی سوم کہ مجاز باشد یعنی دور کردن سبوس از غلہ و گرد از جامہ من وجہ داخل معنی مالیدن باشد پس بخیال ما افسانیدن و افساندن ہر دو مرادف یکدیگر است بہر سہ معنی بالا و مرکب از افسان و علامت مصدر و در افسانیدن یای معروف ہم قبل علامت مصدر کہ موافق قاعدۂ فارسیان است مخفی مباد کہ افسان بمعنی سنگ و آہنی گذشت کہ کارد و شمشیر وغیرہ بدان تیز کنند کہ زنگ زدہ دور شود و اسلحہ مذکور بوسیلہ آن صاف و پاک و درست و راست شود فارسیان بلحاظ این معنی این مصدر را بمعنی تیز کردن کارد و

شمشیر وغیرہ استعمال نکردند کہ معنی حقیقی این مصدر بود بلکہ معنی مجازی را استعمال کردند کہ مالیدن و راست کردن است بطور عام خواہ برای غلہ باشد یا جامہ یا اسلحہ۔ معنی دوم این و معنی دوم افسان بر افسانہ گذشت و ازین متعلق است معنی دوم این مصدر و افسان یعنی سوہش کہ گذشت افسون گر است و این متعلق باشد بامعنی اول این مصدر یا بالجملہ لفظ افسان کہ ذکر ماخذش بجایش کردہ ایم اسم مصدر افسانیدن پس افسانیدن بقول مقننین و کن مصدر جعلی است و افساندن باصول شان مخففش باشد و باصول ماکہ بر لفظ اسم مصدر بیان کردہ ایم افساندن و افسانیدن ہر دو مصادر اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و نسبت مضارع

این عرض می شود کہ افساند باشد بہ نون پنجم بجیم صاحب بحر بہ تحتانی پنجم افساید نوشتہ قابل غور است زیرا کہ افساید مضارع افسائیدن است کہ بہر دو تحتانی می آید و تصدیق ادعای صاحب بحر از سندی نشد و تبدیل نون بیای تحتانی یا بالعکس آن خلاف قیاس (۱ ہ و) (۱) افسون کرنا بقول امیر جادو کرنا۔ منتر پھونکنا (ناصر ۵) کیسی کیسی حسرتوں کا عاشقوں کی خون کیا ؎ دیکھہ او ظالم تری آنکھوں نے کیا افسون کیا ؎ مؤلف عرض کرتا ہے کہ افسون گری کرنا یہی کہ سکتے ہیں (۲) افسانہ کہنا بقول امیر سرگذشت سنانا۔ حال بیان کرنا (میر ۵) موقوف غم اے میر کہ شب ہو چکی ہمدم پہ کل رات کو پھر باقی یہ افسانہ کہیں گے ؎ (۳) ملنا۔ راست کرنا۔

افسانہ بقول برہان و ناصری و جامع بروزن مستانہ (۱) سرگذشت و حکایات گذشتگان و (۲) مشہور و شہرت یافتہ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ حکایت پیشینیان کہ غرابت داشتہ باشد۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ معنی اول معروف و معنی دوم مشہور مؤلف گوید کہ معروف را

مجهول داشتن دور است ازشان تحقیق صاحب سروری ذکر معنی دوم وسوم کرده خان آرزو در سراج فرماید که حکایت های گذشته وانچه بعضی گویند که حکایت گذشته که غرائب وعجائب داشته باشد اصلی ندارد و بمدّه نیز آمده و (۳) بمعنی خبر مشهور بی اصل وحرف غیر واقعی مجاز است وبحذف الف اوّل مخفف - صاحب مؤید بذکر معنی دوم فرماید که افسون نیز وزین لغت است بهار گوید که حکایات گذشته وفرماید که بالفظ خواندن وکشادن مستعمل ونیز بمعنی مشهور که بالفظ کردن مستعمل وبمعنی چیز بی اصل وحرف غیر واقعی که بالفظ شدن آمده - ما گوئیم که استعمال این بامصادر فرس انحصاری ندارد و هرچه از نظر گذشت در لغات می آید بالجمله بخیال مؤلف افسانه مرکب است از فسون که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی کلماتی که غرائم خوانان وساحران بجهة مقاصد خوانند وبمعنی مکر وحیله وتزویر هم پس فارسیان های نسبت در آخرش زیاده کرده افسانه کردند والف وصلی در اولش آمده افسانه شد یعنی چیزی که منسوب است به فسون - سرگذشت باشد یعنی (۱) حالات پیشینیان وحالات گذشته خود هر دو که اثری کند در دل سامع مجون افسون و (۲) مجازاً بمعنی شهرت گرفته نیز و (۳) خبر بی اصل وحکایات غیر واقعی (ظهوری سلـ۵) زبرق اشک بسوز دسرای خواب ایدل ؛ چراغ مجلس افسانه نور طور مکن ؛ (ولهسلـ۵) بخت بیدار زچشم تو فسونی آموخت ؛ که کند خواب ترا عاشق افسانه ما ؛ (ولهسلـ۵) گو گوش بگیر وعافیت جو ؛ افسانه من بلای خواب است ؛ (صائب سلـ۵) چندین هزار شیشه دل را بسنگ زد ؛ افسانه ایست اینکه دل یار نازک است ؛ سند معنی سوم بر (افسانه بندان) می آید (اردو) افسانه - بقول امیر - مذکر (۱) سرگذشت - حال - روداد

دیکھو افسان (۲) مشہور (بحر ظ) بیشتر احباب دریا دیکھتے ہین خواب مین ؛ بحر اپنا حال
گریہ جب سے افسانہ ہوا ؛ (۳) داستان - قصہ - کہانی - غیر واقعی بے اصل بات (درد ظ)
وے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا ؛ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا ؛ (آتش
ظ) صور اسرافیل کا پھنکنا اسے افسانہ ہے ؛ کشتہ ہے جو تیرے بالاے قیامت خیز کا ؛

افسانہ آرائیدن استعمال - بمعنی آرائیدن
افسانہ وحکایات دل فریب بیان کردن چنانچہ
ظہوری گوید (ظ) خرامد تا کمر در سنبل و گل خواب
بیداران ؛ بحرف روی و موئی کردہ ام افسانہ
آرائی ؛ (ولہ ظ) بحرف ماہ روئی کردہ ام
افسانہ آرائی ؛ مبارک باد خواب خلق را خورشید
سیمائی ؛ یعنی کہ افسانہ آرائی حاصل بالمصدر
است از ہمین مصدر مرکب (اردو) افسانہ آرائی
کرنا - کہ سکتے ہین - داستان گوئی - افسانہ گوئی
کو زینت دینا - دلفریب حکایتین بیان کرنا -

افسانہ از دل بزبان آمدن استعمال -
بر آمدن افسانہ از زبان باشد و افسانہ گفتن چنانچہ
عرفی گوید (ظ) آہ ازین شرم کہ افسانۂ از

آتش شوق ؛ آمد از دل بزبانم کہ زبان گرم
نشد ؛ (اردو) افسانہ کہنا -

افسانہ افگندن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی آغاز کردن افسانہ باشد
و از سندش کہ پیش کردہ است مصدر افسانہ
در افگندن پیداست از ینجاست کہ ما آنرا
بجایش ہم قائم کردہ ایم (ظہوری ظ) تا طرہ
ات بخواب نہ بیند و گر شکست ؛ افسانۂ درستی
پیمان در افگنم ؛ (اردو) افسانہ چھیڑنا - بقول
میر قصہ شروع کرنا ؛ سرگذشت بیان کرنے
لگنا - (آتش ظ) چھیڑتے ہین جو ہم افسانۂ گیسو
دراز ؛ صبح ہوگی نہ رہے گی شب یلدا باقی ؛

افسانہ انگاشتن استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کردہ کہ بمعنی حکایت بی اصل پیوستن است چنانکہ ابوالفضل گوید "داستان موعظت را افسانہ انگاشتہ" (اردو) افسانہ سمجھنا جیسے آپ نے میرے بیان کئے ہوئے واقعات کو افسانہ سمجھا"

افسانہ بر تافتن گوش استعمال بہ معنی پذیرفتن گوش افسانہ را کہ صاحب بحر عجم بر تافتن را بمعنی پذیرفتن آوردہ کہ حاصلش شنیدن افسانہ باشد (ظہوری ؎) رفتہ در خواب آرزوی سرفرازی فارغم ؛ گوش ما افسانۂ فرقدیون بر تافت (اردو) سننا۔

افسانہ بر دن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی افسانہ گفتن است (نظیری نیشاپوری ؎) بگرفت خواب دیدۂ بخت و امید را ؛ از بس ز وعدہ ہای تو افسانہ بردہ ایم (اردو) افسانہ کہنا۔

افسانہ بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی افسانہ تالیف کردن است و بقول صاحب بحر ترتیب دادن افسانہ بہار ہم ذکر این کردہ (سنجر کاشی ؎) برگ کاہی نیست کوہ بیستون پیش غمم ؛ من کجا بودم کہ دہر افسانۂ فرہاد بست ؛ (ظہوری ؎) برایم بستہ است افسانۂ عشق ؛ کہ بختم را بخواب افسانہ دارد ؛ (اردو) ناول لکھنا۔ افسانہ تصنیف کرنا

افسانہ بنا کردن استعمال۔ مرادف افسانہ بستن باشد کہ گذشت چنانکہ عرفی گوید (؎) تا کرد بنا عشقم افسانۂ ہجران را ؛ در خواب فنا رفتم افسانہ چنین باشد ؛ (اردو) دیکھو افسانہ بستن

افسانہ بندان استعمال۔ بمعنی مصنفین حکایات و افسانہ۔ اسم فاعل ترکیبی است چنانکہ ظہوری گوید (؎) آنکہ بر افسانہ بندان بستہ اند بکاوری افسانہ خواب افسانہ است ؛ (اردو) مصنفین و مرتبین افسانہ۔

افسانہ پذیرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قبول و رغبت و باور کردن افسانہ باشد چنانکہ طالب آملی گوید (ـہ) مجنون تو افسانۂ و افسون نہ پذیرد ؛ با بیخردی پند فلاطون نہ پذیرد ؛ (اردو) افسانہ قبول کرنا - کہانی کو ماننا

(الف) افسانہ پرداختن استعمال - صاحب آصفی ذکر الف و

(ب) افسانہ پرداز سند (ب) پیش کردہ (الف) بمعنی افسانہ بستن باشد کہ گذشت - و (ب) اسم فاعل ترکیبی باشد و بہار ذکر (ب) کردہ ہر دو از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف افسانہ ساز و مرادف مصنف و مرتب افسانہ باشد (فیضی ـہ) از خواندن این فسانۂ راز ؛ کش خواند بمن فسانہ پرداز ؛ (ظہوری ـہ) کند تا خواب شیرین تر بچشم افسانہ پردازش حدیث تلخکامی ہای ما افسانہ می سازد ؛ (اردو) (الف) افسانہ تصنیف کنا - مصنف افسانہ -

افسانہ پرسیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی درخواست و خواہش افسانہ کردن است و حکم دادن بہ افسانہ گوئی (شفائی اصفہانی ـہ) زندچون تکیہ بر بالین من افسانہ می پرسد ؛ باین تقریب احوال دل دیوانہ می پرسد ؛ (اردو) افسانہ کی خواہش کرنا - داستان گوئی کی درخواست کرنا -

افسانہ پنداشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکایت غلط پنداشتن است (حیرانی ہمدانی ـہ) چو با تو دردل گویم مرا دیوانہ پنداری ؛ وگر پیش تو شرح دل کنم افسانہ پنداری ؛ (اردو) افسانہ سمجھنا - قصہ کہانی خیال کرنا -

(الف) افسانہ تراشی مصدر اصطلاحی -

(ب) افسانہ تراشیدن (ب) مرادف افسانہ بستن باشد و (الف) حاصل بالمصدرش (عرفی ـہ) عرفی افسانہ تراشی بخموشی بفرد بخت للہ الحمد کہ آزاد شد از پیشۂ ما ؛ (اردو) (الف) افسانہ سازی - مؤنث (ب) دیکھو افسانہ بستن -

(۱۷۱ م)

افسانہ جستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف افسانہ پرسیدن است (غنائی شیرازی ؎) نکردی گوش برگفت کسی اکنونکہ شد عاشق پی خواب (غنائی ہرشبی) افسانہ می جوید (اردو) دیکھو افسانہ پرسیدن۔

(الف) افسانہ خواندن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکایات مصنوعی گفتن باشد (حافظ شیرازی ؎) برو افسانہ خوان و افسون بدم حافظ بگزین افسانہ و افسون بسی مرا یاد است ؛ و ---------

(ب) افسانہ خوان شدن | ہم مرادف این است کہ مصدر مرکب است از اسم فاعل ترکیبی (ظہوری ؎) می شود گاہی جرس افسانہ خوان ساربان ؛ جذبہ آشفتگان راہ مہاری می زند ؛ و حاصل بالمصدر الف ------

(ج) افسانہ خوانی | است چنانکہ ملا جامی گوید (؎) زلیخا چون شنید آن مہربانی ؛ فسون پروازی و افسانہ خوانی ؛ و ازہمین است مصدر مرکب ----------

(د) افسانہ خوانی کردن | بمعنی (الف) (ظہوری ؎) نافہ بالین چیدہ و رحمین آثرای خواب بوی ؛ باد از مویش مگر افسانہ خوانی می کند (اردو) (الف) و (ب) و (د) داستان کہنا۔ داستان گوئی کرنا (ج) داستان گوئی۔ مونث

افسانہ داشتن | استعمال - بمعنی صاحب افسانہ بودن چنانکہ عرفی گوید (؎) خزان جور زلف او در از افسانہ دارد ؛ ہمین گویم کزین گلشن بہ بلبل خار می باید ؛ (اردو) صاحب افسانہ ہونا۔ محاورہ مین یون استعمال ہے "اس کی جور و جفا کی ایک طویل داستان ہے" یعنی اس کا ظلم و ستم ایک طویل داستان رکھتا ہے۔

افسانہ در افگندن | استعمال - بحث این بر افسانہ افگندن گذشت (اردو) دیکھو افسانہ افگندن۔

(۱۶۱۱) (۱۶۱۲) (۱۶۱۳) (۱۶۱۴) (۱۶۱۵)

افسانہ رسیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی شہرت رسیدن است (نظامی ۵) از دبستہ نقشی بہر خانہ ٭ رسیدہ بہر کشور افسانہ ٭ (اردو) شہرت ہونا - امیر نے فقط افسانہ کی ذیل مین افسانہ پہنچا - کی سند نہین معنون مین دی ہے (آتش ۵) ملاحت کا تمہاری دور دور افسانہ پہنچا ہے چین سے باغبان نے کہو دکر پھینکا ہے سوسن کو ٭

افسانہ رفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی کارگر شدن افسانہ باشد - (فیضی ۵) افسانہ نرفت در علاجش ٭ افسون نگرفت در مزاجش ٭ (اردو) افسانہ کارگر ہونا مؤثر ہونا -

افسانہ ساختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی مشہور ساختن است بہار ذکر افسانہ سازکردہ از معنی ساکت - ہم فاعل ترکیبی باشد و سندش - سند صاحب آصفی است (آصفی شیرازی ۵) گر ساخت کوہ کن را افسانہ عشق شیرین ٭ پیدا کنیم باہم افسانہ ساز دیگر ٭ (فغانی شیرازی ۵) افسون پندگویان افسانہ ساخت مارا ٭ با آن پری بگوئید تا در برابر آید ٭ بہ تحقیق ما (۲) مرادف افسانہ بستن ہم و سند این از کلام ظہوری بر افسانہ پرداختن گذشت (اردو) (۱) مشہور کرنا - (۲) دیکھو افسانہ بستن -

(الف) افسانہ سگال استعمال - صاحب

(ب) افسانہ سگالیدن انند ذکر الف کردہ از معنی ساکت و صاحب آصفی (ب) را نوشتہ و سندش (الف) راست (خسرو ۵) باز جستند از و حکایت حال ٭ او شد از راز خود افسانہ سگال ٭ مؤلف گوید کہ سگالیدن بمعنی گفتن ہم آمدہ (کذا فی بحر عجم) پس (ب) بمعنی افسانہ گفتن باشد و (الف) اسم فاعل ترکیبی بمعنی افسانہ گو (اردو) (الف) افسانہ کہنے والا

(ب) افسانہ کہنا۔

(۱) افسانہ سنج | استعمال (۱) بہار بذکر این از معنی ساکت

(۲) افسانہ سنجی | مؤلف گوید کہ

(۳) افسانہ سنجیدن | اسم فاعل ترکیبی است بمعنی افسانہ گوی و متعلق با مصدر (۳) (طالب آملی ؎) افسانہ سنج نیست لب خونچکان ما ؛ صد جا گزیدہ حرف چکد از دہان ما ؛ (۲) حاصل بالمصدر (۳) باشد بمعنی افسانہ گوئی (صائب ؎) چند در افسانہ سنجی روزگارم بگذرد ؛ تا کی بیدار باشم بہر خواب دیگران ؛ صاحب آصفی ذکر (۳) کردہ کہ بمعنی افسانہ گفتن است (حزین ع) افسانۂ بسنج زیاران بیوفا ؛ (اردو) (۱) افسانہ گو۔ افسانہ خوان۔ بقول امیر قصہ گو۔ داستان کہنے والا (۲) داستان گوئی۔ مؤنث (۳) افسانہ کہنا۔

افسانہ شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی افسانہ قرار یافتن و (۲) مشہور شدن باشد۔ صاحب بحر ہم ذکر معنی دوم کردہ (اشرف مازندرانی ؎) گفتم از پہ گوئی ناصح مگر آیم بخود ؛ حرف او خود از برائے رحتم افسانہ شد ؛ (سیف اسفرنگی ؎) با مردمی و مردیت افسانہ شد بہر ؛ آثار جود حاتم و اخبار زال و سام ؛ (اردو) افسانہ ہونا (۱) بمعنی افسانہ قرار پانا جیسے ؎ کیسے بدست سو رہے ہو۔ ہمارا کہنا آپکے لئے افسانہ ہو گیا ہے (۲) مشہور ہونا۔ اسکی مثال کلام آتش سے لفظ افسانہ پر گزری۔

(۱) افسانہ شنوانیدن | استعمال صاحب آصفی ذکر (۲) کردہ مؤلف عرض کند کہ (۱) متعدی است یعنی بسماعت دیگری آوردن افسانہ و (۲) لازم است یعنی سماعت کردن افسانہ ظہوری ؎) حرف من ثقل شبستان طرب سازان مباد ؛ شنوا د افسانہ ام کس خواب غم می آورد

(۱۷۱)

(۱) افسانہ فروختن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
(۲) افسانہ فروش | آصفی ذکر (۱) کردہ
از معنی ساکت بخیال مؤلف (۲) اسم فاعل
ترکیبی است از قبیل استخوان فروش وجد فروش
یعنی کسی را افسانہ فروش گفتند کہ افسانہ را ذلیل
می کند یعنی افسانہ او بگوش کسی رود و اثر نکند ماصرات
این معنی بر استخوان فروش کردہ ایم کہ گذشت
و (۱) مصدر این است بمعنی افسانہ را ذلیل
کردن (حزین اصفہانی ؎) ہمچون جرس افسانہ
فروش است خروشم ؛ بیتابی دل آہ مرا از اثر
انداخت ؛ (اردو) (۱) افسانہ کو ذلیل کرنا -
(۲) وہ شخص جو اپنے افسانہ کو ذلیل کرتا ہو -
افسانہ فہمیدن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی فہمیدن سرگذشت است

(حزین اصفہانی ؎) نمی فہمد کسی افسانہ ما را
درین محفل ؛ من شمعیم داغ از دولت آتش
زبانیہا ؛ (اردو) افسانہ سمجھنا -
افسانہ کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (۱) بمعنی
مشہور کردن و شہرت دادن (حافظ ؎) ما را
بہ تشنیع افسانہ کردند ؛ پیران جاہل شیخان گمراہ ؛
(ظہوری ؎) کردی ظہوری را چنین افسانہ در
نامحرمی ؛ ترسم کہ شہر و کوی را از راز پنہان پر کنم ؛
(۲) افسانہ قرار دادن (حزین اصفہانی ع) حزین
افسانہ کرد آخر بہر محفل غم دل را ؛ (ظہوری ؎)
سخن گرمی خوی تو گرا افسانہ کنند ؛ خواب را بستر
بالین ہمہ آتش باشد ؛ (۳) افسانہ گفتن (ملا جامی
؎) نام تو گفتن نیارم لیک مقصودم توئی ؛ گر
حدیث سرو یا افسانہ گل می کنم ؛ (اردو) (۱)
مشہور کرنا - (۲) افسانہ قرار دینا (۳) افسانہ کہنا
افسانہ کشادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر

این کردہ کہ بمعنی آغاز کردن افسانہ باشد (طالب آملی ۵) ای دل افسانۂ دلبر بکشا ؛ قفل گنجینۂ گوہر بکشا ؛ (اردو) افسانہ چھیڑنا۔ دیکھو افسانہ افگندن۔

افسانہ گردیدن | استعمال۔ مرادف افسانہ شدن است کہ گذشت (ظہوری ۵) ز شوخگی خواب دیوانہ گردد ؛ اگر حرف زلف تو افسانہ گردد ؛ (اردو) دیکھو افسانہ شدن۔

افسانہ گشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (شفائی اصفہانی ۵) چنان عشق تو افسانۂ جہان گشتم ؛ کہ شد حکایت من نقل محفل ہمہ کس ؛ (ظہوری ۵) گشتہ افسانہ حرف روز سیاہ ؛ این فسون برسپیدہ دم کہ دمید ؛ (اردو) دیکھو افسانہ شدن۔

(۱) **افسانہ گفتن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

(۲) **افسانہ گو** | (۱) کردہ کہ بمعنی بیان کردن افسانہ باشد (اسیری لاہجی ۵) با آن لب جان بخش اسیری کہ تو دانی ؛ افسانۂ افسون مسیحا نتوان گفت ؛ صاحب اللہ ذکر نمبر (۲) کردہ و صاحب ناصری (۲) را بزیادت تتمہ آخرہ (افسانہ گوے) نوشتہ فرماید کہ کنایہ از نقال و قصہ گوی باشد مؤلف گوید کہ ہیچ کنایہ نیست معنی حقیقی است و اسم فاعل ترکیبی امر حاضر (۱) ہم (اردو) (۱) افسانہ کہنا (۲) افسانہ گو۔ بقول امیر قصہ گو۔ داستان کہنے والا

افسانہ خوان — افسانہ کہ۔

افسانہ گوش کردن | استعمال۔ بمعنی افسانہ شنیدن است (عرفی ۵) تا کی ایدل من افسانۂ غم گوش کنی ؛ شکوۂ پیش کسی از من ناشاد ببر ؛ (اردو) افسانہ سننا۔

افسانہ نوشتن | استعمال۔ بمعنی اطلاع تحریری دادن بہ کسی از سرگذشت باشد۔ (ظہوری ۵) خبر خواب زبیداری او بایستی ؛ یوسف افسانۂ خود را بہ پدر بنویسد ؛ (اردو) افسانہ لکھ بھیجنا

افسانیدن این همان است که ذکر ماخذ و تعریف کامل این بر افساندن کرده ایم (اردو) دیکھو افساندن۔

افسای بقول برہان افسونگر و رام کننده و بقول سروری افسون خوان و رام کننده و بقول (خان آرزو در سراج) افسونگر و رام کننده مارد فرماید که این مشتق است از افسائیدن که بدو تحتانی است۔ صاحبان جامع و رشیدی و (دری و پہلوی) هم ذکر این کرده اند مولف گوید که صراحت ماخذ و تعریف کامل این بر افسا کرده ایم و سند این هم همه را نجا مذکور۔ (اردو) دیکھو افسا۔

افسائیدن بقول موارد بمعنی نرم و رام کردن با فسون۔ فرماید که مضارع این افسایید و حاصل بالمصدر این افسون و بحواله منتهات نوشته که بمعنی مالیدن و راست کردن هم۔ صاحب نوادر هم ذکر معنی اول کرده و صاحب جامع بذیل لفظ افسای این را آورده مولف گوید که صاحب موارد بذکر معانی آخر الذکر تسامح کرده است و آن متعلق به افسانیدن است که با نون پنجم و تحتانی ششم گذشت به تحقیق ما این مرکب است از افسای که ذکرش بر افسا کرده ایم فارسیان بزیادت یای معروف و علامت مصدر بر افسای مصدری ساخته اند و در بیان ماخذ افسا نوشته ایم که اصلش افسون است از اینجاست که حاصل بالمصدر این را افسون آمده (اردو) افسون کے ذریعہ مطیع کرنا۔

افسر بقول برہان و سراج و سروری و رشیدی و مؤید بر وزن بر سر (ا) بمعنی تاج و آنرا بعربی اکلیل خوانند۔ صاحب ناصری و جامع گوید که بمعنی تاج پادشاهان است بهار گوید که ظاهرا مبدل افسر (مزید علیه بسر) بمعنی بر سر یا مخفف ابر سر (مزید علیه به سر) است و بمجاز بمعنی تاج استعمال یافته۔ صاحب کنز که محقق ترکی زبان است این را لغت فارسی گفته

انچہ بہار نسبت ما خذ این خیال خود ظاہر کردہ است درست است کہ اصل این تسبر بود و الف اول وصلی است و بای موحدہ بہ فا بدل شدہ افسر شد ہمچون زبان و زفان (حکیم سنائی) چہ شد ار بر سر تو افسر نیست ؛ خرد اندر سر است بر سر نیست ؛ (صائب) بر سر ہمہ ی افسر بخت سیاہ نیست ؛ این تاج از سر یست کہ شق چون قلم شود ؛ بہ تحقیق ما (۲) استعارہ بمعنی حاکم و فرمانروا ہم آمدہ کہ بالادست باشد و سند این در لغات بر افسر شدن می آید (اردو) (۱) افسر بقول امیر (فارسی) تاج - (بحر) لاتساری ہے فقیروں نے جہانبانی پر ؛ افسر و چتر سلاطین کے سر مارے ہین ؛ (سودا) کون دنیا مین آج ہے تجھ سا ؛ مالک تخت و صاحب افسر ؛ (۲) افسر - بقول امیر سردار - حاکم (نسیم) تہا افسر خسروان وہ گلفام ؛ پالا تاج الملوک رکھ نام (فقیر) (امیر) یہ تو کوئی فوجی افسر معلوم ہوتا ہے -

افسر آراستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیب و زینت دادن تاج است (قاسمی گونابادی) سر از تاج دولت بر آراستہ ؛ زپر ہما افسر آراستہ ؛ (اردو) افسر کو آراستہ کرنا - تاج کو زیب و زینت دینا -

افسر از سر افگندن استعمال - بحث این بر افسر افگندن می آید (اردو) دیکھو افسر افگندن

افسر از سر فتادن استعمال - بحث این بر افسر افتادن می آید (اردو) دیکھو افسر افتادن

افسر اعظم استعمال - مرکب توصیفی است بقول صاحب انند بحوالہ کشف بمعنی آفتاب و این کنایہ باشد - صاحب شمس ہم ذکر این کردہ حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) دیکھو آفتاب -

افسر افتادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی جدا شدن تاج از سر و بر زمین

افتادن است (قاسمی گونابادی ؎) فتاد از سر فرق بر سر فراز ؛ نگونسار شد چون جرس طبل ساز ؛ مؤلف عرض کند کہ این سند (افسر از سر فتادن) است کہ گذشت (اردو) تاج سر سے گرنا۔

افسر افراختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی بلند کردن تاج است کہ کنایہ باشد از پوشیدن تاج بر سر (ظہوری ؎) فرازندۂ افسر خسروی ؛ پناہ ضعیفان بہ بخت قوی ؛ مخفی مبادکہ از سند پیش کردہ اش (افسر فراختن) پیدا است عیبی ندارد کہ فراختن۔ مخفف افراختن است (اردو) تاج پہنا

افسر افگندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از سندش افسر از سر افگندن پیدا است از نجاست کہ ما این را بجای خودش قائم کردہ ایم (قاسمی گونابادی ؎) خزان بسکہ برلالہ بیداد کرد ؛ فگند از سرش افسر و داد کرد ؛ (اردو) تاج سر سے گرانا۔

افسر انداختن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ و سندی کہ پیش کردہ از ان افسر بر ہوا انداختن پیدا است از نجاست کہ ما این را بجایش قائم کردہ ایم و کنایہ باشد از فرحناست یعنی اظہار کمال مسرت کردن کہ اہل ولایت در حالت کمال مسرت کلاہ خود را از سر بر دارند و بر ہوا بلند کنند (کلیم ہمدانی ؎) چون باین مژدہ آفتاب انداخت ؛ افسر خویش بر ہوا چو حباب ؛ (اردو) ٹوپی اچھالنا۔ بقول آصفیہ۔ وجد اور خوشی مین کودنا ہرّے ہرّے پکارنا۔ کلاہ بر آسمان ہوا انداختن کا ترجمہ ہے (آتش ؎) اترے ہو تم جو غنچل کو عالم ہے وجد کا ؛ دریا اچھالتا ہے کلاہ حباب کو ؛ (نامعلوم ؎) آیا ہے جب سے ساقی امرد جوش شادی ؛ شیشے بھی انجمن مین ٹوپی اچھالتے ہین ؛

افسر انداز ان کردن اصطلاح۔ افسر انداز اسم فاعل ترکیبی والف ونون در آخر برائے مزید علیہ آن۔ مگر فارسیان قدیم بزیادت الف ونون بر آخر اسم فاعل ترکیبی افادۂ معنی حاصل بالمصدر گرفتہ اند و بترکیب آن با مصدر کردن معنی افسر اندازی کردن پیدا کردہ اند یعنی افسر کسی را بر زمین انداختن و ذلیل کردن (ظہوری ؎) تیز کامانیکہ اندوزند نعلین ربہت بتارک آرایان برہشان افسر اندازان کنند ؛ ناتوانان سنگ کویت بہر بالین چیدہ اند ؛ خاری چینند شاید بستر اندازان کنند ؛ سہل باشد رشک بال افشان آزادان باغ ؛ نجت مرغانیکہ در دامت پر اندازان کنند ؛ سادہ نقشان خواند نہا جملہ از بر کردہ اند ؛ وقت شد گر چون ظہوری دفتر اندازان کنند ؛ (اردو) ٹوپی سر سے گرانا۔ ذلیل کرنا۔

افسر بر افراختن استعمال۔ بہ معنی تاج بر سر نہادن و پادشاہ قرار دادن است چنانکہ انوری گوید (؎) بخدائیکہ بیارائست بنامت دینار ؛ بخدائیکہ بر افراخت بفرقت افسر ؛ (اردو) تاج سر پر رکھنا۔ تاجدار بنانا۔ بادشاہ بنانا۔ شاہی عطا کرنا۔

افسر بر تارک زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر افسر زدن کردہ و سندی کہ پیش کردہ است ازان افسر بر تارک زدن پیدا می شود کہ بمعنی تاج بر سر کردنست (عالی شیرازی ؎) افسر عقل چو بر تارک قزانہ زدند ؛ گل داغی عوضش بر سر دیوانہ زدند ؛ (اردو) تاج پہنانا۔

افسر بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل کردن تاج است۔ (ظہوری ؎) سر افرازی باید اندر سری ؛ کہ از خاک پایت برد افسری ؛ (اردو) تاج حاصل کرنا۔

افسر بہ سر کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر افسر کشیدن کردہ و از سند پیش کشیدہ اش
مصدر افسر بر سر کشیدن حاصل می شود کہ بمعنی
تاج بر سر نہادن است (خسرو ۵) یک
خلعت از در نسبی سر کشد ؛ بر سر صد ہیچکس افسر
کشد ؛ (اردو) تاج پہنانا ۔ تاج سر پر رکھنا
تاجدار بنانا ۔

افسر بر سر گرفتن استعمال ۔ بمعنی تاج
پوشیدن است ۔ صاحب آصفی ذکر افسر
گرفتن کردہ و سندی کہ از کلام مغربی نیشاپوری
آوردہ از ان افسر بر سر گرفتن پیدا می شود
(۵) شاہ چین را داد حکم آسمانی گوشمال ؛
تا چرا بی حکم تو بر سر ہی افسر گرفت ؛ (اردو)
تاج پہنا ۔

افسر بر سر نہادن استعمال ۔ بمعنی تاج بر سر
کردن است ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
(طغرای مشہدی ۵) زر و نق بود مایۂ افسرش
کہ سلطان دین می نہد بر سرش ؛ (اردو)

تاج سر پر رکھنا ۔

افسر بر فرق نشستن استعمال ۔ بمعنی قائم
شدن تاج بر سر است چنانکہ از کلام خاقانی
پیدا است کہ صاحب آصفی بر افسر نشستن نقل
کردہ (۵) ہر سپہر ملک بمانا د کز فلک ؛ بر فرق
فرقدا فسر احسان تو نشست ؛ (اردو) تاج
سر پر قائم ہونا ۔

افسر بر گردانیدن از سر استعمال ۔ بمعنی کلاہ
از سر جدا کردن و آزا کچکول گدائی کردن و کنایہ
باشد از گدائی کردن (ظہوری ۵) نباشد چشمتی
در جرگہ نعلین پوشانش ؛ گدای کوی عشق از سر گر
افسر بر نگردانند ؛ (اردو) ٹوپی مرے اتارنا اور
اسکو کچکول گدائی بنانا ۔ بھیک مانگنا ۔

افسر بر ہوا انداختن (مصدر اصطلاحی)
بحث این بر افسر انداختن گذشت (اردو)
دیکھو افسر انداختن ۔

افسر بسر نہادن استعمال ۔ بمعنی تاج بر سر

(۱۰۷۸)

(۱۰۷۹)

نہادن و پوشیدن (ظہوری ؎) کی پای می نہم ز تکبر بہ تخت کی پنجتم ز خاک پای تو افسر سر نہاد (اردو) تاج سر پر رکھنا - تاج پہنا -

افسر خدای اصطلاح - بقول صاحب بحر بمعنی بادشاہ و خداوند تاج است مؤلف گوید کہ قلب اضافت خدای افسر باشد یعنی صاحب افسر و کنایہ از پادشاہ - صاحب اند و شمس ہم ذکر این کردہ (اردو) تاجدار - بادشاہ - مذکر -

افسر دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عطا کردن تاج است و کنایہ از عطا کردن حکومت و شاہی باشد (حافظ شیرازی ؎) زمانہ افسر رندی نداد و جز بہ کسی کہ سر فرازی عالم درین کلہ دانست ؛ (صائب ؎) کو دماغی کہ بر آرم ز گریبان سر خویش ؛ من گرفتم کہ فلک افسر زر داد مرا ؛ (اردو) تاج عطا کرنا - حکومت عطا کرنا - تاجدار بنانا -

افسردگی بقول بہار بحوالہ خان آرزو یک حالت نشاط و شادیست و دیگر حالت غم و اندوہ اما وقتی کہ شادی و انتعاش طبیعت نبود و غم و کروہی ہم عارض حال نگردیدہ باشد این حالت بین بین را افسردگی گویند و فرمایند کہ بالفظ کشیدن مستعمل مؤلف عرض کند کہ خصوصیت باہمین یک مصدر کشیدن ندارد - بلکہ استعمال این با مصادر متعددہ فارسی بنظر آمدہ کہ در ملحقات می آید - مخفی مباد کہ اصل این افسردہ باشد کہ اسم جامد زبان فارسی بمعنی پژمردہ کہ بحث کاملش بجای خودش آید و مصدر افسردن مرکب و موضوع است از ہمین اسم جامد بحذف ہای ہوز آخرہ و زیادت علامت مصدر بر دو و افسردگی حاصل بالمصدر افسردن - فارسیان از افسردگی ہم مصدر ہا ساختہ اند و افسردہ را با مصادر فارسی مرکب ہم کردہ اند و از افسردہ مصدر مفرد ہم (ظہوری ؎) سوخت در آتش افسردگی خود زاہد ؛ پیش مستی ز جگر لخت کبابی نکشید ؛ (ولہ ؎) ظہوری

خوش بخویش افگن ضرور است آنقدر گیری پ که از افسردگی با دست شادان برنگردانم (اردو) امیر نے لفظ افسردگی کو ترک فرمایا ہے اور صاحب آصفیہ نے بھی لیکن صاحب آصفیہ نے پژمردگی کی تعریف مین افسردگی کا استعمال فرمایا ہے اور دکن مین افسردگی اسی حالت کو کہتے ہین جس سے ملالت کا اثر پایا جائے۔

افسردگی بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی لاحق شدن افسردگی و افسردہ بودن کسی است (رسمی یزدی ؎) پس از کشتن ز عشق افسردگی نبود شہیدان را کہ این آتش بآب خنجر جلاد ننشیند پ (ظہوری ؎) افسردگی وبال دم ہیچکس مباد پ ای سینہ در نفس نہ کشیدی زمانہ پ (اردو) افسردہ ہونا افسردگی عائد حال ہونا۔

افسردگی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی افسردہ خاطر بودن است (نطقی تبریزی ؎) دلم گر شعلۂ دوزخ بود افسردگی دارد پ گل سختم گر از جنت بود پژمردگی دارد پ (اردو) افسردہ ہونا۔

افسردگی دیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی یافتن افسردگی در کسی است حزین اصفہانی ؎) کای آفتاب رای چرا دل فسردہ پ افسردگی ندیدہ کسی در جہان صبح پ (اردو) افسردگی پانا۔ افسردہ دیکھنا۔

افسردگی رفتن از دل استعمال۔ بمعنی رفع شدن افسردگی است (ظہوری ؎) افسردگی زدل بہ تف نالہ می رود پ پرہیز از تپی کہ بہ تنخالہ می رود پ (ولہ ؎) رفت افسردگی از دل بفگندیم برون پ ای خوش آنذل کہ در و شعلۂ آہی باشد پ (اردو) افسردگی دفع ہونا۔ باقی نہ رہنا۔

افسرگی کشیدن استعمال صاحب آصفی

(۱۰۱۵)

ذکر این کردہ کہ بمعنی مبتلای افسردگی شدن و افسردہ دل گردیدن است (مفید مخنی ۵) همچو نرگس تازہ دارد رنگ مخموری مرا پر می کشم افسردگی هرگه خمار آخر شود (اردو) مبتلای افسردگی ہونا۔ افسردہ دل ہونا۔

افسردگی یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی دیدن و معلوم کردن افسردگی کسی است (نثر حزین اصفهانی) از استیلای هموم آن شوق و شغفی کہ بعلم و تحریر و تقریر معارف بود افسردگی یافت" (اردو) افسردگی پانا۔

افسردن بقول برهان بر وزن افشردن (۱) بمعنی سرد شدن و (۲) یخ بستن و منجمد شدن و (۳) از چیزی و کسی دل سرد شدن هم۔ صاحب بحر بذکر هر سه معانی بالانسبت معنی سوم صراحت مزید کند کہ دست و دل کسی بکاری نرفتن و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این افسرد خان آرزو در سراج بنقل قول برهان فرماید کہ تحقیق آنست کہ در اصل بمعنی پژمردن است از شدت گل و برگ خزانی را افسردہ گویند پس معانی دیگر مجاز باشد۔ صاحبان نوادر و موارد و جامع و مؤید و هفت و انند هم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان از اسم جامد هر دہ کہ بجایش می آید های هوز را حذف کردہ علامت مصدر (دن) بر آخرش زیادہ کردند افسردن شد و از دو دال مهمله کہ بیک جا جمع شد یکی حذف شدہ افسردن باقی ماند۔ معنی حقیقی این سرد شدن آب است و حقیقت این معنی از ماخذ لفظ افسردہ ظاهر شود کہ بجای خودش می آید پس معنی اول کہ مطلق سرد شدن است مجاز باشد و معنی دوم هم مجاز کہ یخ بستن و منجمد شدن آب از سرد شدنش صورت گیرد و معنی سوم این مجاز مجاز باشد و خصوصیت با دل ندارد چنانکہ محققین عالیشان نوشته اند بلکہ سرد شدن چیزی است و تفصیل آن در ملحقات سرد شدن می آید

حقیقت ماخذ این متقاضی آنست که این را بفتح سین مهمله خوانیم چنانکه از بحث افسردہ ظاہر می شود ولیکن فارسیان این را بضم سین مهمله استعمال کنند و این تصرف اہل زبان باشد و فسردن که بجایش می آید مخفف این (اردو) (۱) سرد ہونا (۲) منجمد ہونا - جم جانا (۳) کسی چیز کا سرد ہونا - اس کی تفصیل ملحقات افسردن سے ظاہر ہوگی -

افسردنِ آتش مصدر اصطلاحی - ہمان است که بر آتش افسردن در ممدودہ گذشت (اردو) دیکھو آتش افسردن -

افسردنِ بازار مصدر اصطلاحی - بمعنی سرد شدن بازار و کاسد شدن رونق و کار و بارش باقی نماندن باشد (ملا فوقی ؎)

بسکه بازار آتش افسردست ؛ از خجالت غریق بحر تب است ؛ بہار بذیل لفظ افسردہ بسند ہمین شعر ملا فوقی مصدر افسردہ شدن بازار قائم کند تسامح اوست و مخفف این است فسردن بازار ہم که بجای خودش آید (ظہوری ؎) زدم شان فسرد است بازار شعر ؛ نکو میفروشند طومار شعر ؛ (اردو) بازار سرد ہونا - دکن مین مستعمل ہے - بازار مندا ہونا - بقول آصفیہ سرد بازاری ہونا - خرید و فروخت کم ہونا -

افسردنِ چراغ مصدر اصطلاحی - بہار بذیل لفظ افسردہ چراغ افسردہ را قائم کردہ که متعلق از ہمین مصدر است و این کنایہ باشد از کم شدن روشنی شمع و چراغ (ملا طغرا ؎) ولی تیرہ ہمچون فسردہ چراغ ؛ ولی بی طراوت چو بہ گشتہ داغ ؛ مخفی مباد که درین شعر استعمال مصدر فسردن چراغ است بدون الف اول عیبی ندارد (اردو) دکن مین اسکا ترجمہ چراغ منمنانا - چراغ ٹمٹمانا ہے - صاحب آصفیہ نے لفظ چراغ کے ذیل مین اسکا ہم معنی

کوئی استعمال نہین لکھا۔ البتہ ٹھٹمانا پر لکھا ہی کہ چراغ کا بجھنے کے قریب ہونا۔ اور جھلملانا پر فرمایا ہے کہ چراغ یا ستارے کا کم کم چمکنا۔

افسردنِ خون مصدر اصطلاحی۔ یعنی سرد شدن خون باشد کہ گرمی وجوش ندارد چنانکہ صائب گوید (ے) ہر کہ عاشق نیست خون در پیکرش افسردہ است ؛ گفتگو با زاہدان تلقین خون مردہ است ؛ (اردو) خون سرد ہونا دکن مین مستعمل ہے۔ یعنی خون کی گرمی اور جوش باقی نہ رہنا۔ صاحب آصفیہ نے خون سفید ہونا بمعنی بے مہری ظاہر ہونا لکھا ہے۔ لیکن یہ فارسی کا خالص ترجمہ نہین ہے۔

افسردنِ دل مصدر اصطلاحی۔ بمعنی افسردہ وملول شدن دل باشد کہ شگفتگی و خوشدلی باقی نماند و دل افسردہ و افسردگی دل ازہمین مصدر است (ظہوری ے) بر دل افسردہ بموی یاد مرگ ؛ نیست زد داغ تو جگر را گزند

(اردو) افسردہ دل ہونا۔ افسردہ دل بقول امیر بمعنی اداس۔ رنجیدہ اور جس کا دل شگفتہ نہو (صبا ے) آنکھین صبا پر آپ ہین اس نور کے لئے ؛ افسردہ دل ہین آتش مغفور کے لئے ؛

افسردنِ سینہ مصدر اصطلاحی۔ بہ معنی جوش باقی نماندن در سینہ و سینۂ افسردہ ازہمین مصدر است (ظہوری ے) آتش پرشعلۂ بر سینۂ افسردہ ریخت ؛ دجلۂ پرمایۂ از چشم لبی نم جوش زد ؛ (اردو) سینہ مین جوش باقی نہ رہنا۔

افسردنِ لفظ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی شگفتہ نبودن لفظ کہ بہ دل نہ چسپد چنانکہ ظہوری گوید (ے) گرم مداحی دارای دکن ہر کہ نشد ؛ لفظش افسردہ و معنیش زبون می آید ؛ (اردو) لفظ شگفتہ نہونا۔ دل چسپ نہونا۔

افسردہ بقول بہار بالفتح وضم سین مہملہ بمعنی (۱) سرد شدہ و (۲) یخ بستہ و این ہر دو مجازی (۳) پژمردہ باشد۔ صاحب نوادر بذیل

مصدر افسردن ذکر این کرده گوید که بمعنی پژمرده
و سرد و صاحب بحر بذیل مصدر فرماید که (بم) بمعنی
ملول و دلگیر هم (عرفی ۵۴) عرفی اندر عشق اگر
ناقص بود افسرده نیست ؛ صید عشق ارخام
باشد نیم خورد آتش است ؛ (وله ۵۴) افسرد
را نصیب مباشد دل کباب ؛ آن یابد این نوله
که مهمان آتش است ؛ (ظهوری ۵۴) افسرده
گو بعرض تمنا برآ رجوش ؛ کز تاب کینه سوخت
سخن در زبان کس ؛ (صائب ۵۴) نیست
در عالم افسرده جگر سوخته ؛ بچه امید برآید
شرر از سنگ مرا ؛ جمع این بقاعدهٔ فارسی
افسردگان باشد (صائب ۵) تا خدنگ
عمر بال و پر فشانی می کند ؛ خون ما افسردگان
رقص روانی می کند ؛ مؤلف عرض کند
که این اسم جامد زبان فارسی است و مرکب از
آب و سرده و در آخر سرده ها نسبت باشد
که افادهٔ معنی مفعولی دهد - پس آب سرده
بمعنی آب سرد شده یعنی آب سرد باشد فارسیان
بقاعدهٔ خود بای موحده را به فا بدل کردند همچون
زبان و زفان و ممدوده بکثرت استعمال طلب
و لهجهٔ شان بمقصوره بدل شد افسرده باقی
ماندی بایست که بلحاظ ماخذ سین مهمله را مفتوح
گیریم ولیکن در محاوره و روزمرهٔ عجم بالضم
مستعمل است و این تصرف عوام است بلحاظ
عدم علم از ماخذ - مصدر افسردن که گذشت
از همین اسم جامد وضع شد - پس معنی اول مجاز
معنی حقیقی است بدون خصوصیت آب و معنی
دوم هم مجاز آن که آبی که منجمد شود و یخ بندد
بسیار سرد می باشد که کثرت سردی سبب انجماد
است و معنی سوم و چهارم مجاز معنی اول باشد
بر سبیل استعاره که چیزی که سرد شود پژمرده گردد
و گرمی در و باقی نماند ازینجاست که فارسیان
چیز پژمرده و شخص ملول و دلگیر را افسرده گفتند
که گرمی و جوش ندارد گویا مثل آب سرد است

فارسیان این را با مصادر فرس مرکب ہم کردہ اند کہ در تحفات می آید (اردو) (۱) سرد۔ بقول آصفیہ ٹھنڈا ہست۔ ڈھیلا۔ افسردہ (۲) منجمد۔ بقول آصفیہ سردی سے جما ہوا ہے ٹھٹھرا ہوا۔ (۳) افسردہ۔ بقول امیر مرجھایا ہوا (خلیل ؎) افسردہ ہے داغ دل پر عشق ہمیشہ ؎ نادار کے گھر میں نہیں ہوتا ہے تو اگرم ؎ (۴) افسردہ۔ بقول امیر۔ اداس غمگین (بحر ؎) کوئی دم غم غلط احباب میں ہو جاتا ہے ؎ دل افسردہ کو بہلاتی ہے صحبت کیسی ؎ (فقرہ میر) غیر تو ہے آپ اتنے افسردہ کیوں ہیں "

افسردہ آمدن سخن مصدر اصطلاحی افسردگی رو دادن و شگفتگی پیدا نہ شدن از سخن چنانکہ ظہوری گوید (؎) ز خویش تا نمی گویم سخن افسردہ می آید ؎ بر ویش تا نمی بینم نگہ پژمردہ می آید ؎ (اردو) سخن سے شگفتگی ظاہر نہ ہونا۔ کلام روکھا ہونا۔ بے لطف ہونا۔

افسردہ باشیدن استعمال۔ بمعنی ملول بودن است (ظہوری ؎) چرا افسردہ باشم از برای خود زنم فالی ؎ چو من از گرم خونان کمیست شہبالی بر و بندم ؎ (اردو) افسردہ ہونا۔

افسردہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پژمردہ بودن است (خزین اصفہانی ؎) افسردہ بود بسکہ بساط چمن حزین ؎ ایام گل گذشت و بہاران ندید کس ؎ (اردو) افسردہ ہونا۔

افسردہ بیان اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم بمعنی آنکہ سخنش بر دلہا اثر نکند۔ بہار گوید کہ کنایہ از پوچ گو و بیمزہ گو کہ سخنش بر دل نزند (صائب ؎) سخن آنست کز و زندہ دلی گرم شود ؎ لب افسردہ بیانان ولب گور یکیست ؎ مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی بیان افسردہ کنندہ (اردو) وہ شخص جسکا بیان مخلوق کے دل پر اثر نہ کرے یا وہ گو۔ ہرزہ گو۔ ہماری

رائے مین افسردہ بیان اور مقرر بے اثر
بہی کہ سکتے ہین ۔

افسردہ پستان اصطلاح ۔ بقول صاحب
بحر عجم و بہار زن عقیم و زن پیر کہ از زادن
باز ماندہ باشد (خاقانی ۵) گیسر شود اہبات
دوران ؛ بستہ رحم و فسردہ پستان ؛ مؤلف
گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است و افسردن
پستان علامت این است کہ نوبت بہ شیر
نرسد و درین سند فسردہ پستان بدون الف
اول مستعمل یعنی ندارد (اردو) وہ عورت
جو بانجہ ہو یا ضعیفی کی وجہ سے حاملہ نہوتی ہو

(الف) افسردہ جان اصطلاح ۔ بقول
صاحب بحر عجم و بہار (۱) مردم مردہ دل
و (۲) سخت دل و بی مہر (نظامی ۵)
نشاط اندر آرد بخوانندگان ؛ مفرح رساند
بدانندگان ؛ فسردہ دلان را در آید بکار ؛ غم
آلودگان را شود غمگسار ؛ مؤلف گوید کہ برای
معنی دوم طالب سند باشیم کہ استعمال این
بدین معنی از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم ہم
ساکت و از ہمین اصطلاح متعلق است ۔

(۱۷ اگست)

(ب) افسردہ جانی بزیادت یای مصدری
(ظہوری ۵) در گلزار طعنۂ افسردہ جانی
نیستم ؛ داغ دل صد سینہ دارم در گریبانست
باز ؛ (اردو) (الف) (۱) دیکھو افسردہ دل
(۲) سخت دل ۔ بے مہر (ب) افسردہ دلی
مؤنث ۔

(۱۷ اگست)

افسردہ جگر استعمال ۔ مرادف افسردہ
دل است کہ می آید یعنی غمگین (ظہوری
۵) بگاہ گریہ گرداز جو بار رگ برانگیزش
خوش آن کز گریہ گاہ خود جگر افسردہ می آید
(اردو) دیکھو افسردہ دل ۔

افسردہ حال استعمال ۔ بقول صاحب
انند بحوالۂ مظہر العجائب یعنی عاشق حیف
کہ سندی پیش نشد و دیگر کسی از محققین ذکر

این نکرد بخیال ما اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ حال او افسردہ باشد مرادف افسردہ دل و غمگین و جادارد کہ کنایۃً عاشق را گوئیم طالب سند باشیم (اردو) عاشق - بقول آصفیہ - مذکر - نہایت دوست رکھنے والا - چاہنے والا - مریض عشق - فریفتہ - شیدا - والہ

افسردہ خاطر | استعمال - بقول صاحب بحر آنکہ ملول و دلگیر بود و بقول اینند دل شکستہ مؤلف عرض کند کہ مرادف افسردہ دل است اسم فاعل ترکیبی (اردو) افسردہ خاطر - بقول امیر اداس - رنجیدہ جس کا دل شگفتہ نہو -

افسردہ خوان | استعمال - بمعنی کسی کہ خوان او گرم نیت بلکہ سرد است اسم فاعل ترکیبی با مرادف سرد خوان (ظہوری ؎) پی داغ خون جگر گستراند ؛ بافسردہ خوانان صلائی رسانم ؛ (اردو) وہ شخص جس کا دسترخوان سرد ہو - جس کے دسترخوان پر گرما گرم غذا نہو

افسردہ دامن | استعمال - بمعنی کسی کہ دامن او سرد باشد و کنایہ از ملول - اسم فاعل ترکیبی است (میر معزی ؎) آب حیات آتش افسردہ دامن است ؛ مجنون عشق بدامن صحرا نمی رود ؛ (اردو) ملول - غمگین افسردہ -

افسردہ درون | استعمال - بقول صاحب بحر عجم مرادف افسردہ جان (کہ گذشت) صاحب اینند ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است و مرادف بمعنی اول افسردہ جان باشد و با معنی دوم ہیچ تعلق ندارد و خیال ما بر افسردہ جان ہمین است طالب سند باشیم (اردو) دیکھو افسردہ جان -

(الف) افسردہ دل | اصطلاح - بقول صاحب بحر عجم و بہار مرادف افسردہ جان مؤلف

عرض کند که مرادف معنی اولش فقط و معنی دوم
را با این تعلقی نیست و همین است خیال با نسبت
افسرده جان هم که همدرا بنجا ذکرش کرده ایم و
معاصرین عجم هم این را به معنی ملول و دلگیر استعمال
کنند چنانکه صاحب یوسف سرتاج آورده (نثر)
چون در خزانه عامره چنانکه وزیر ذکر نموده متصدیان
نقود مشاهده شده بود بنا بر این من هم ازین جهت
افسرده دل بودم" (ظهوری ۹) و رپس پرده
نماند مگر افسرده دلی ؛ داغ یک لخت سرور است
که در سینه کشم ؛ (عرفی ۹) جز دل سوخته را صوفی
افسرده دلست ؛ در خم طره ما باز فشاندی از هوش

(ب) افسرده دلی | بای مصدری حاصل
بالمصدر افسرده دل بودن و شدن است
(ظهوری ۹) افسرده دلیم و زبان داشت ؛
هر آینه بصد زبانه برخاست ؛ (اردو) (الف)
افسرده دل - دیکهو افسرده خاطر (ب) افسرده
دلی - یعنی پژمردگی دلی و رنجیدگی و ملال خاطر که

(۱۲۴۷)

سکتے ہین -

افسرده دم | استعمال - بقول بهار مرادف
افسرده بیان (میرزا رضی دانش ۹) منیت
برنالهٔ افسرده دمان گوش مرا ؛ بلبلی کو که صفیرش
بردارد هوش مرا ؛ (اردو) دیکهو افسرده بیان

افسرده روان | استعمال - بقول بهار
مرادف افسرده جان (که گذشت) بخیال ما مرادف
معنی اولش باشد فقط و با معنی دومش هیچ
تعلق ندارد و همین خیال نسبت افسرده جان
هم ظاهر کرده ایم (صائب ۹) از صحبت افسرده
روانان بگذر باش ؛ چو یای جگر سوختگان همچو
شرر باش ؛ (اردو) دیکهو افسرده جان -

(الف) افسرده شدن | استعمال - بمعنی
ملول و دلگیر شدن است بهار بذیل لفظ افسرده
مصدر افسرده شدن را ذکر کرده است مؤلف
عرض کند که فارسیان استعمال این برای انسان
و غیر ذوی الارواح هم کرده اند چنانکه -

(ب) افسردہ شدنِ تب | بقول صاحب بحر عجم بمعنی دور شدن تب است و بقول بہار کم شدن آن و ما با بہار اتفاق داریم چنانکہ صائب گوید (ے) شد رعشۂ پیری پر و بال طلب تو ۔ یکجو نشد افسردہ ز کافور تب تو ۔۔

(ج) افسردہ شدنِ جہان | بمعنی ظاہر شدن آثار ملالت از جہان چنانکہ حزین اصفہانی گوید (ے) جہان افسردہ شد ای عشق خون آشام اشارت کن کہ این دل مردگان را در رگ جان نشتر اندازد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(د) افسردہ شدنِ قصہ | بہ تحقیق ما اثر نکردن بر دل سامع باشد و بقول بہار کنایہ از تبدل شدن قصہ (باقر کاشی ے) شد قصہ ام افسردہ چو افسانۂ مجنون ۔ پیداست کہ رسوای جہان چند توان بود ۔ (اردو) (الف) افسردہ ہونا۔ ملول ہونا غمگین ہونا۔ (ب) بخار کم ہونا۔ تب کم ہونا (ج) ساری دنیا میں غم کے آثار اور افسردگی پیدا ہونا (د) قصہ کا بے اثر ہونا۔"

افسردہ کالبد | استعمال بقول اندجو در مظہر العجائب بمعنی عاشق است۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اگرچہ این معنی موافق قیاس و کنایہ باشد ولیکن ظاہر نہ باشیم (اردو) عاشق۔ دیکھو افسردہ حال

(الف) افسردہ گفتن | استعمال۔ بمعنی گفتگو کردن و سخنی گفتن کہ در دل مخاطب و سامع اثرے نکند ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) افسردہ گو | اسم فاعل ترکیبی از ہمین مصدر است (ظہوری ے) زاہد افسردہ گو گرمی مکن خواہد فتاد ۔ ژالہ برق رحمتی بر خرمن عصیان ما ۔ (اردو) (الف) ایسی بات کرنا جس سے سامع متاثر نہ ہو اور (ب) اسی کا اسم فاعل ترکیبی ہے یعنی بے اثر بات کہنے والا۔

افسردہ مہر | استعمال۔ بقول بہار و اندنند کنایہ باشد از کم مہر (دانش ے) از این افسردہ

مہران بوی دل سوزی نمی آید ؛ ز پای گل بجاک
نالہ زاری می کشم خود را ؛ مؤلف عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است مرادف سرد مہر۔
(اردو) سرد مہر۔ بقول آصفیہ کم توجہ۔ بے مہر
بے محبت بیرحم۔

(الف) افسر دیر اعظم | اصطلاح بقول
صاحب بحر آفتاب و صاحب برہان گوید کہ
بکسر رابع کنایہ باشد از آفتاب۔ صاحبان
مؤید و جامع و اتند ہم ذکر این کردہ اند
صاحب ہفت صراحت فرماید کہ بہ فتح دال
مہملہ و کسر رای دوم است مؤلف گوید
کہ مرکب اضافی است کہ فارسیان کنایتہً
دیر اعظم فلک را گویند و جہان را نیز پس افسر
را بسوی او مضاف کردند و درین جا افسر
استعارہ باشد از حکمران و پادشاہ اند بہ یصورت
معنی لفظی این بادشاہ فلک یا جہان است
و کنایہ از آفتاب جہانتاب و جاد ارد کہ
بمعنی حقیقی افسر معنی این تاج فلک یا تاج
جہان گیریم و کنایہ از آفتاب جہانتاب و
ازہمین قبیل است ----------

(ب) افسر دیر بلند | کہ بقول صاحب
ناصری کنایہ باشد از آسمان و دیگر کسی از
محققین ذکر این نکردہ عیبی ندارد کہ موافق
قیاس است و صاحب ناصری از اہل زبان
(اردو) (الف و ب) دیکھو آفتاب کے
دوسرے معنی۔

افسر بودن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بہ معنی پادشاہی گرفتن از کسی
است چنانکہ خسرو گوید (ے) آمدنم از پی این
کار بود ؛ کافسر اقلیم توانم ربود ؛ (اردو)
حکومت اور بادشاہی حاصل کرنا۔

افسر ساختن | مصدر اصطلاحی کنایہ
باشد از بر سر نہادن و کمال تعظیم کردن (ظہوری
ے) افسر تارک اقبال ظہوری سازم و کف

خاکستر اگر از درشہ بردارم ؛ (اردو) سر پر رکھنا
بقول آصفیہ تعظیماً کسی چیز کو اٹھا کر سر پر رکھنا نہایت
تعظیم و تکریم کرنا - (جرأت ۵) ہاتھ جرأت
کے جو کل سنگ در یار لگا ؛ کبھی چھاتی سے لگایا
کبھی سر پر رکھا -

افسر سکزی بقول سجر و جامع (۱) نام
سازی و (۲) نام تصنیفی از باربد - بہار گوید کہ
بکسر سین مہملہ بکاف فارسی و ذای تازی نام
سازی کہ بزمانۂ قدیم در ملک سیستان متعارف
بودہ خان آرزو در سراج فرماید کہ این در سنی
لحن داؤدی داخل نیست معنی اول صحیح است
و سکزی سیستانی را گویند - صاحب رشیدی
و سروری بر معنی اول قانع (منوچہری ۵)
بگیر بادۂ نوشین و نوش کن بصواب ؛ ببانگ
شیشم و یا بانگ افسر سکزی ؛ صاحب ناصری
فرماید کہ نام نوائیست از مصنفات باربد و سکز
کوہ سیستان را گویند و سکزی منسوب بہ سیستان

و این یای نسبت است مؤلف عرض کند
کہ مرکب اضافی است بمعنی تاج منسوب بہ
سیستان یعنی مایۂ ناز سیستان و کنایہ از سازی
و آنچہ بر ہان معنی دوم قائم کردہ است اغلب
کہ تسامح اوست - اتفاق اہل تحقیق بر معنی اول
است و صاحب ناصری درست گفتہ کہ این
از مصنفات باربد است و لیکن او ہم تسامح کردہ
کہ ساز را نوا گفتہ از ینجاست کہ مخترعات مصنفات
نوشت (اردو) فارسیون نے افسر سکزی ایک
ساز کا نام رکھا ہے جس کا موجد باربد تھا اور
زمانہ سلف مین سیستان مین اس کا رواج تھا

افسر شدن بقول بر ہان کنایہ از پادشاہ
شدن - صاحبان سراج و جامع و بحر ہمہ بانش
و صاحب ناصری در خاتمۂ کتاب بذیل استعارات
و کنایات این را بسند کلام نظامی آوردہ و سکندری
خوردہ (۵) چو من بر سر خسروان افسرم ؛ چہ
اندیشہ باشد ز اسکندرم ؛ مؤلف عرض کند کہ

ازین سند مصدر افسر شدن حاصل نمی شود و شاہد ناصری برخلاف اوست و بر زبان معاصرین استعمال این مصدر بمعنی حاکم و بالادست شدن است و این کنایہ باشد کہ تاج ہم بالای ہمہ لباس است (اردو) افسر ہونا۔

افسر کج نہادن (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از رعنائی چنانکہ یار را کج کلاہ گویند یعنی تاج را بر سر مائل کردن کہ ادای معشوقان است (ظہوری ؎) چتر افراشتہ از جلوۂ پروانہ نقش بادہ از شعلہ چراغ کج نہ نہد افسر شمع ؛ (اردو) کج کلاہی۔ بقول آصفیہ مؤنث۔ بانکپن (مصحفی ؎) کج کلاہی نہ گئی تا سر تڑگان اس کی ؛ اشک ہے یا ہے یہ لڑکا کسی درّانی کا ؛ اس فارسی مصدر کا لفظی ترجمہ تاج کو مائل کرنا ایک جانب جھکانا۔

(۱۴۴۱)

افسر کردن استعمال۔ بمعنی تاج ساختن است (انوری ؎) فعال مرکب او دارد آن بہا و شرف ؛ غبار موکب او دار دآن محل و خطر ؛ کزان کنند عروسان خلق را یارہ ؛ و زاین کنند بزرگان ملک را افسر ؛ (اردو) تاج بنانا۔

(۱۴۴۲)

افسر گر اصطلاح۔ بقول صاحب ہفت بحوالۂ فرہنگ فرنگ نام طائری است کہ آنرا خطاف و پرستو نیز خوانند۔ صاحبان تحقیق ازین ساکت و شک نیست کہ این کنایہ باشد گویند کہ آشیان این جانور مشابہ تاج باشد ازینجاست کہ فارسیان کنایتہً این را دوست کنندہ و سازندہ افسر گفتہ باشند اسم فاعل ترکیبی است (اردو) ابابیل۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مونث۔ ایک قسم کی چھوٹی سی چڑیا ہوتی ہے جسکی چونچ اور سارے پر سیاہ مگر سینہ سفید ہوتا ہے فارسی میں پرستو کہتے ہیں

افسر نہادن استعمال۔ صاحب آصفی کہ این کردہ و این ہمانست کہ بر افسر بر سر نہادن

گذشت و مجرد افسر نہادن ہم مرادف آنست (ظہوری ؎) کسی را کہ دل دست بر سر نہد ؛ فلک را ز نعلین افسر نہد ؛ (اردو) تاج پہنانا۔

افسر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تاج یافتن و کنایہ از حکومت و شاہی یافتن باشد (حزین اصفہانی ؎) تو اندشد کہ فرقم افسر نقش قدم یابد ؛ اگر گامی فرود از اوج استغنا نہی پا را ؛ (ظہوری ؎) خوشا فرقی کہ افسر یافت از خاک کف پایش ؛ خوشا چشمی کہ حیران گشت بر رخسار زیبایش ؛ (اردو) تاج پانا۔ حکومت پانا۔ بادشاہی حاصل کرنا تاجدار ہونا۔

افسر یاقوت اصطلاح۔ مرکب اضافی و بقول صاحب انند کنایہ از خورشید باشد۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و حیف است کہ سندی پیش نشد۔ بخیال ما خلاف قیاس نیست و آفتاب را تاج یاقوت توان گفت کہ ہمچون یاقوت می درخشد (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی۔

افستین بقول برہان بکسر ثالث و سکون نون و فوقانی بہ تحتانی رسیدہ و بنون زدہ نوعی از بوی مادران کوہی است۔ گل آن بانحوان و تلخی آن بصبر نزدیک است۔ در و چشم را سود دارد۔ صاحب محیط گوید کہ بفتح ہمزہ و سکون فا و فتح سین و کسر تای فوقانی اسم رومی است و گویند لغت یونانی باشد بعربی خترق و بلغت مصر نوع زیون آنرا وسیہ و نوع جبلی آنرا ریل و بفارسی مروہ و موی بخوشہ و ہندی مجتری و شتارو گویند و آن نباتی است برای معدہ و جگر و خصوصاً جہت فم معدہ نافع۔ بقول شیخ گرم در اول و خشک در سوم۔ منفع قابض جالی ملطف مجفف و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا مشہور

نام افسنتین لکھا ہے اور مردہ اور خرنق کا بھی ذکر کیا ہے۔ ایک قسم کی گھاس ہے جس کا پھول بابونہ کے پھول سے مشابہ ہوتا ہے۔

افسور بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول وثالث وراے مہملہ لغت فارسی است (۱) بمعنی شرم وخجالت و (۲) نوعی از حیوان دشتی است دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد وصاحب محیط ہم از معنی دوم این لغت ساکت حقیقت معنی اوّل جز این نباشد کہ فارسیان از افسوس کہ می آید سین مہملہ را برخلاف قیاس بہ راے مہملہ بدل کردہ باشند باقی حال طالب شد۔ استعمال باشیم (اردو) (۱) شرم۔ دیکھو ازرم (۲) ایک حیوان دشتی کا نام افسور کہا گیا ہے اور صاحبان تحقیق اسکی صراحت مزید سے ساکت اور ہم قاصر ہیں۔

افسوس بقول برہان وجامع وناصری با واو مجہول بروزن محبوس (۱) بمعنی ظلم وستم وبیراہی و (۲) دریغ وحسرت و (۳) بازی وظرافت وسخر ولاغ و (۴) نام شہر دقیانوس وبقول بعض بمعنی چہارم لغت عربست۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بمعنی دوم بالفتح باشد وبمعنی سوم بالضم وبحذف الف ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری بذکر ہر سہ معنی اول الذکر ہر یکی را سند دہد (استاد ملیح سرخسی ؎) ای صدر نبی بولایت فرست نوید معزول کن معینک منحوس ذر ورنہ رزہای بیشمار یا فسوس می برد (آخر شمارا دیکن از بہر مزورا (حافظ شیرازی ؎) افسوس ازان کسان کہ ندانند ایقدر کز عمر آن خوشست کہ یک لحظہ باہم اند (ناصر خسرو ؎) برخیزد افسون سخرہ و افسوس کنند و انگہی جزکہ ہمہ تنبل و افسون تخرند فرماید کہ بمعنی سوم بدون الف ہم آمدہ صاحب سروری بمعنی سوم وچہارم قانع و براے ہر دو سندی آوردہ۔

(حکیم انوری ۵۴) آخر افسوستان نیاید از آنک بہ ملک در دست مشت افسوسی است بہ صاحب ناصری نسبت معنی اوّل صراحت کند کہ بمعنی ظلم و ستم کردنست - بخیال ما تسامح اوست کہ از اسم جامد معنی مصدری پیدا می کند - خان آرزو در سراج آورده کہ این کلمہ ایست کہ در وقت دریغ گویند و بمعنی دریغ نیز و بمعنی بیکار کہ سخرہ گویند و بحوالۂ برہان ذکر معنی اول ہم کرده فرماید کہ آنچہ جہانگیری بمعنی لاغ و سخر نوشتہ خطاست و آنچہ رشیدی بمعنی تمسخر گفتہ غلط است و گوید کہ بمعنی چہارم غیر فارسی است - بہار بذکر معنی دوم و سوم فرماید کہ وی از تشبیہات اوست و با لفظ خوردن و داشتن و کردن مستعمل صاحب مؤید گوید کہ بمعنی سخن در دروغ است و ذکر معنی چہارم ہم کند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ خان آرزو بمعنی بیکار آورده خطا کرده حیف است کہ سندی پیش نکرد و آنچہ بر جہانگیری و رشیدی اعتراض کرده غلط است کہ استعمال جملہ معانی مذکرہ بسند کلام اہل زبان ثابت و فسوس مخفف این باشد و فسوسیدن مصدرش کہ بجای خودش مذکور شود و آنچہ صاحب رشیدی فتح اول را بمعنی دوم و ضم اوّل را بمعنی سوم مخصوص میکند موجب نیست و اتفاق محققین بالفتح باشد برای جملہ معانی و صاحب منتخب کہ محقق زبان عرب است ذکر معنی چہارم کرده کہ لغت عرب باشد و معنی بیان کرده صاحب مؤید مجاز معنی سوم است و بس - (اردو) (۱) ظلم - بقول آصفیہ عربی - مذکر - ستم - جور سختی - بے رحمی - زبردستی (۲) افسوس - بقول امیر فارسی - مذکر حسرت - رنج - تاسف آپ فرماتے ہین کہ کبھی حسرت و تاسف کی جگہ آہ اور ہائے کے مثل یہ کلمہ زبان پر آتا ہے وہان رنج کے معنی نہین دیتا بلکہ حالت رنج کو ظاہر کرتا ہے (۳) ٹھٹول - بقول آصفیہ (ہندی) ہنسی - ظرافت - مذاق (۴) ایک شہر کا نام

زبان عرب مین افسوس ہے جو دیانوس سے منسوب ہے۔

افسوس خاستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی صدای افسوس بلند شدن باشد (اثر فیضی ؎) آن ساز نماکہ چون زنی کوس ؛ خیزد ز جہان ہزار افسوس ؛ (اردو) صدای افسوس بلند ہونا۔

افسوس خوردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تاسف و افسوس کردن و افسوس ناک شدن باشد (اثر شیرازی ؎) نی ہمین دانا ز اوضاع جہان افسوس خورد ؛ ہر کہ شد بر خوان ہستی میہمان افسوس خورد ؛ (صائب ؎) بر دوستان رفتہ چہ افسوس منجم ؛ باخود اگر قرار اقامت ندادہ ایم ؛ (اردو) افسوس کھانا۔ بقول امیر تاسف کرنا۔ اظہار قلق کرنا۔ (ظفر ؎) جب کبھی کرتے ہین ہم منھ سے بیان احوال غم ؛ ایک عالم اے ظفر افسوس شکر کھائے ہے ؛ آپ فرماتے ہین کہ افسوس کھانا لکھنؤ مین نہین سنا۔

افسوس داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متاسف شدن باشد (اثر شیرازی ؎) خوش افسونی ز قسم آن بت خونخوار میدارد ؛ کہ انگشتی بخون آلودہ دائم در دہان دارد ؛ (اردو) افسوس کرنا۔ متاسف ہونا۔

افسوس ریختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز سند پیش کردہ اش (افسوس فرو ریختن از دہان) پیدا می شود کہ بمعنی ظاہر شدن افسوس و پیدا شدن صدای افسوس از دہان باشد (حافظ شیرازی ؎) وگر کنم طلب نیم بوسہ صد افسوس ؛ ز حقہ دہنش چون شکر فرو ریزد ؛ (اردو) افسوس ظاہر ہونا۔ منہ سے نکلنا۔

افسوس فرو ریختن از دہان استعمال ہمان است کہ بر افسوس ریختن مذکور شد۔

(اردو) دیکھو افسوس نخستین۔

افسوس کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متاسف شدن است (حافظ شیرازی ؎) نرگسش عربدہ جوئی لبش افسوس کنان ؛ نیم شب دوش ببالین من آمد نشست (اردو) افسوس کرنا۔ (قلق ؎) حال پراس کے کرکے کچھ افسوس ؛ خاص اپنا کیا حال ملبوس ؛

افسون بقول برہان بر وزن افیون (۱) خواندن کلماتی باشد مرغائم خوانان و ساحران را بجہت حصول مقاصد خود و (۲) بمعنی حیلہ و تزویر ہم۔ صاحب ناصری فرماید کہ خواندن کلماتی است بطریق غائم برای دفع چشم زخم و حفظ چیزی۔ و بقول صاحب رشیدی چیزیکہ برای جادوی کسی بخوانند یا بنویسند و بقول سروری سحر است و حیلہ و فرماید کہ او سون نیز گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اول بحوالہ رشیدی کردہ و معنی دوم را بحوالہ برہان نوشتہ فرماید کہ معنی دوم مجاز معنی اول است بہار گوید کہ بالفظ بستن و خواندن و دمیدن و کردن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ انحصار این ہر چہار نیست کہ از ملحقات ظاہر شود و بالجملہ بتحقیق ما این اسم جامد زبان فارسی است بمعنی غزیمت مطلقاً و فسون بحذف الف مخفف و او سون بہ واو مبدل این (عرفی ؎) از فسون عاقبت برمیفروزم روی زرد ؛ در مزاج من نجارد دوزخ و افسون کمی است ؛ (ظہوری ؎) داد از چشمان کہ خوابم را بافسون ربستاند ؛ آب از چشم ترم بر نیل و جیحون بستہ اند ؛ (صاحب گلشن از سروری ؎) ہمہ افسانہ و افسون و بند است ؛ بجان خواجہ کاینہا ریشخند است ؛ (اردو) افسون بقول امیر (فارسی) مذکر (۱) جادو۔ منتر (اسیر ؎) کیا ہاتھ مین اس افعی گیسو کو لگاؤن ؛

افسون نہیں آتا مجھے منتر نہیں آتا ؛ (۲) فریب - مکر و حیلہ (فقرہ ایہ) تمنو تو ابھی ایک ہی مکر دیکھا ہے انہیں ایسے ہزارون افسون یاد ہیں "

افسون آموختن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تعلیم افسون دادن است (مظہر ؎) نمیدانم بہار آموخت طفلان را چہ افسونی ؛ کہ در ہر خانہ می بینیم زنجیری و مجنونی (اردو) افسون سکھانا -

افسون بدل بستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر افسون بستن کردہ و این بمعنی مسخر کردن دل کسی بافسون باشد (علی خراسانی ؎) از رہ مہر و محبت در دل ما جا نہ کرد ؛ این ہمہ افسون بدلہا از رہ نیرنگ بست ؛ (اردو) افسون کرنا - کسی کے دل کو جادو سے مسخر کرنا -

افسون پذیرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متاثر شدن از افسون باشد طالب آملی ؎) مجنون تو افسانہ و افسون نہ پذیرد ؛ با بخیر دی پند فلاطون نہ پذیرد (اردو) جادو یا افسون سے متاثر ہونا -

(۱) افسون پرداز | استعمال - بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ یعنی افسون گر باشد اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) فسون پرداز تر از عشق در عالم نمی باشد ؛ دم طفلان نادان امید مدبیران دانا را ؛ ظاہر است کہ سند متعلق بہ فسون پرداز است عیبی ندارد مرادف این است - - - - - - - - - -

(۲) افسون پژوہ | کہ صاحب بحر ضمیمہ برہان ذکر این کردہ است ایہم اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱ و ۲) افسونگر - دیکھو افسا -

افسونِ جدائی | استعمال - مرکب اضافی است و بقول بہار افسونی کہ برای جدائی دہ کس خوانند و آنرا در تازی دعا ر البغض گویند

(ابو طالب کلیم ؎) دم تیغ را ساحری شد پدید ۔ فسون جدائی بر اعضا دمید ۔ ظاہر است کہ از سند بالا فسون جدائی بحذف الف اول پیدا است عیبی ندارد (اردو) افسون جدائی کہ سکتے ہیں وہ جادو منتر جو دو شخصوں میں مفارقت پیدا کرتی اور جدائی کے لئے افسونگر کرتے اور پڑھتے ہیں

افسون خوان استعمال ۔ بقول بہار ۔ مراد از افسون پرداز ۔ اسم فاعل ترکیبی است (نظامی ؎) آن فسون خانان کہ در تن جان بافسون می دمند ۔ پیش آن لعل فسون خوان لب افسون بستہ اند ۔ از سند پیش شدہ فسون خوان بحذف الف اول پیدا است عیبی ندارد ۔ (اردو) دیکھو افسون پرداز ۔

افسون خوردن استعمال ۔ بقول بہار ۔ و بجر معنی فریب خوردن است متعلق بہ معنی دوم لفظ افسون (مولوی معنوی ؎) زن بروز و بانگ گاہی ناموس کیش ۔ من فسون تو نخواہم

خوردم بیش ۔ از ین سند افسون خوردن بحذف الف اول پیدا است عیبی ندارد (اردو) فریب کھانا ۔ دھوکا کھانا ۔

افسون داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی صاحب افسون یعنی افسونگر بودن (ظہیر فاریابی ؎) آنکہ در دین مسیحا شود از بیت او ۔ نبرد جان اگر افسون مسیحا دارد ۔ تعریف افسون مسیحا بجا لیش کنیم (اردو) افسون سے واقف ہونا ۔

افسون دانستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی یعنی از افسون واقف بودن است (نظامی ؎) اگر خود عشق ہیچ افسون نداند ۔ نہ از سودای عشقت وا رہاند

(اردو) افسون جاننا ۔

افسون دمیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی حقیقی خواندن افسون دمیدن بر کسی باشد چنانکہ نصیر ہمدانی آوردہ

(نثر) لب روزگار را زغایت صدق افسون ہر
برو پیش دمیدہ" (عرفی ؎) چراغ بزم تقدیم
نہ شمع اہل دلیل پاکہ از دمیدن افسون آن واین
میرود (حافظ شیرازی ؎) میدمد ہر کش فسونی
ومعلوم نشد پ کہ دل نازک او مائل افسانہ کیست
(اردو) افسون پھونکنا - بقول امیر منتر پڑھ کر
دم کرنا - (داغ ؎) پڑھا جو میرے وقت ذبح
تو نے منھ ہی منھ مین کچھ پ پڑھی تکبیر یا کچھ پڑھکے
افسون دستان پھونکا پ

افسون ژند | استعمال - بقول صاحب انند
بمعنی افسون آتش پرستان باشد مؤلف عرض
کند کہ مرکب اضافی است دیگر ہیچ (اردو) آتش
پرستون کا افسون -

افسون ساختن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی افسون کردن باشد وبہار

افسون سازیدن | را نوشتہ کہ بمعنی افسونگر وہم
فاعل ترکیبی است (حشمت اصفہانی ع) چشم

فسون ساز تراصد کافرستان در بغل پ وظاہر
است کہ درین مصرع استعمال فسون بدون الف
اول است عیبی ندارد (اردو) (۱) افسون
کرنا (۲) افسونگر - دیکھو افسا -

افسون شنیدن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی باور کردن افسون وحیلہ بازی
ودر فریب آمدن باشد (حزین اصفہانی ؎)
مشنو فسون زہد کہ در تیرہ خاک ہند پ ہرکس نیافت
دولت دنیا فقیر شد پ ظاہر است کہ ازین
سند فسون شنیدن بحذف اول پیدا است عیبی
ندارد (اردو) فریب مین آنا - دھوکا کھانا -

افسونگر | استعمال - بقول بہار مرادف افسون
ساز مؤلف گوید کہ افسون کنندہ را گویند اسم
فاعل ترکیبی است وبزیادت یای مصدری
(افسونگری) بمعنی حیلہ بازی باشد ومرادف عربیت
سازی ہم کہ حاصل بالمصدر افسون ساختن است
(ظہوری ؎) در ان شہری کہ باشد در و کیل

ظہوری قدر افسونگر چہ باشد ؛ (نظامی ۵) چہ عمر ست کو را بچندین خطر ؛ بافسونگری برد باید بسر ؛ (اردو) افسونگر۔ دیکھو افسا۔ دھوکہ بازی۔ فریب دہی۔ (جادوگری۔ افسون سازی بھی کہہ سکتے ہیں)۔

افسون گرفتن در مزاج | استعمال صاحب آصفی ذکر افسون گرفتن کردہ از معنی ساکت و بخیال ما افسون گرفتن در مزاج بمعنی اثر کردن افسون در مزاج باشد (فیضی ۵) افسانہ رفت در علاجش ؛ افسون نہ گرفت در مزاجش ؛ (اردو) افسون کا اثر کرنا۔

افسونِ گرگی | اصطلاح۔ بقول بہار فسانی است کہ چون پیش کسی باشد دیگری بروی غالب نیاید۔ مؤلف گوید کہ بمعنی حیلہ گرگی باشد کہ گرگ در حیلہ بازی معروف است از ینجاست کہ افسون گرگی حیلۂ را نام نہادہ اند کہ دیگری ازان آگاہ نشود و خبر نیابد (نظامی ۵) سیہ ماری افسون گرگی درو ؛ سراماسی از سر زرگی درو ؛ (اردو) بھیڑیے کی سی مکاری۔ یعنی گہری دھوکہ بازی جس سے دوسرا شخص واقف نہ ہو سکے۔

افسون گری | استعمال۔ ذکر این بدیل افسونگر گذشت (اردو) دیکھو افسونگر۔

افسونِ مسیحا | اصطلاح۔ مرکب اضافی است بقول بہار و صاحب بحر کنایہ از احیای موتی۔ (اسیری لاہیجی ۵) با آن لب جان بخش اسیری ؛ کہ تو دانی ؛ افسانہ افسون مسیحا نتوان گفت ؛ صاحب آصفی بحوالہ صہبائی دہلوی فرماید کہ شاید عبارت از بالا رفتن مسیحا باشد بر آسمان گویا این افسون ایشانست کہ از دست یہود خلاص یافتند۔ بہر کیف نسبت افسون بحضرت عیسی غائت سوء ادب است (الخ) مؤلف عرض کند کہ چون مسیحا بحکم قم باذن اللہ مردہ را زندہ میکرد مخالفینش معجزۂ او را سحر نام کردند و اشارہ بہمین است

در کلام اسیری لاہجی یعنی اشارۂ اعجاز مسیحا بزبان مخالفینش کردہ و بدین وجہ کہ مقصود شاعر ازبیان تفوّق اثر لب جان بخش یار بود او نخواست کہ اعجاز مسیحا را اعجاز نام نہد (اردو) دیکھو اعجاز مسیحا۔

افسون نمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی افسون کردن است۔ (خسرو ؎) بیک فسون کہ نمودی درآمدی بدلم ؎ کنون زدل بصد افسون نمی شوی چہ کنم ؎ ازین سند فسون نمودن بحذف الف پیدا است عیبی ندارد (اردو) دیکھو افسون کرنا۔

افسونی | بقول بہار رو وارستہ وانند بمعنی افسون زدہ (محسن تاثیر ؎) افسونی چشم نیم مستی است ؎ آن نرگس ذوالخمار جادوئے ذوالخمار نام شخصی است کہ بسی را از اعدا بطعن نیزہ از جا در آوردہ صاحب اتند گویدکہ ذوالخمار نام اوعوف بن الربیع ابن ذی المحیر و وجہ تسمیۂ او آنکہ او در منقع زن خود کہ او را خمار ہم می گویند مقابلہ کردہ اکثری را بہ نیزہ زد و ہر کس از مجروہان او را پرسیدہ شد کہ کدام کس ترا زخمی کردگفت ذوالخمار۔ (اردو) افسون زدہ وہ شخص جس پر جادو اور منتر کا اثر ہو چکا ہو۔

افشا | بقول بہار بالکسر بمعنی ظاہر و آشکار کردن و بالفظ دادن و شدن و کردن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ لغت عربست صاحب منتخب ذکر این کردہ۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی ظاہر و آشکار را استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در لطفات می آید (ظہوری ؎) در زبان قصہ پردازان سخن کوتاہ شد ؎ زانکہ در افشا نمی گنجد غم پنہان ما ؎ (ولہ ؎) بکام دشمن از افشای راز دل نمی بردم ؎ تف حسرت اگر میخورد خون از اشک غمازی ؎ (اردو) افشا۔ بقول امیر فاش (برق ؎) خواب مین شکوہ دل لب پہ

نہ آیا ہرگز بعد مرنے کے بھی افتانہ مرا سایہ ہوا

افتادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر عدل تو ہر جا دہد افتاد (اردو) اتفاق ہونا۔
این کردہ کہ بمعنی ظاہر شدن است (سنجر کاشی) اسکی مثال لفظ افتاد پر کلام برق سے گزری ہے
سر از ازل و را از ابد بی مدد وحی چون طنطنہ دیکھو افتا۔

افتادن | بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ مصدر فارسی است بمعنی (۱) افشاردن و افشردن (۲) نیز بمعنی سخن فحش گفتن۔ حیف است کہ سند این پیش نہ شد و دیگر کسی از محققین ذکر این مصدر نکرد بخیال ما مخفف افتاردن بحذف رای مہملہ توان گرفت و معنی دوم مجاز باشد کہ سخن فحش گفتن مخاطب را افشاردن است طالب سند باشیم و بیان ماخذ این بہ افشاردن باید (اردو) دیکھو افشاردن۔

افشار | بقول برہان باشین نقطہ دار بروزن دستار (۱) بمعنی افشردن باشد یعنی آب از چیزی بزور دست گرفتن و رنجیدن پی در پی و (۲) ریزندہ نیز و (۳) خلانیدن و (۴) امر بدین معنی ہم یعنی بخلان و بیفشار و بریز و (۵) بمعنی ممد و معاون و شریک و رفیق ہمچون وزد افشار و (۶) نام طائفہ از ترکان۔ غالب دہلوی در قاطع برہان گوید کہ صیغۂ امر بمعنی مصدر و فاعل آوردن غلط است و بمعنی ممد و معاون و شریک و رفیق ہم نیست و دزد افشار بمعنی مددگار دزد نباشد بلکہ آنکہ دزد را با مال گیرد و چیزی از دی بزور بستاند و بگذارد۔ یعنی چنانکہ بہ پیچ و تاب دادن جامۂ نمناک آب گیرند ہمچنین مال از دزد گرفت و نام قومی است از مغول ایرانیہ نہ طائفہ از ترکان (الخ) صاحب جہانگیری ذکر معنی چہارم و پنجم و ششم کردہ صاحب رشیدی فرمایند

که قبیلهٔ از ترکان و افشارنده و امر بافشاردن و شریک همچون وزد افشار و (ز) بمعنی دشنام و فحش - صاحب سروری آورده که پیاپی ریزنده و افشارنده همچون آب افشار و بمعنی خلاننده همچون خار افشار و نیز امر به ریختن و فشردن و بمعنی هرزه و فحش و هرزه گوینده و امر باین معنی نیز و صاحب ناصری فرماید که بمعنی افشردن و خلانیدن و بیفشار و بمعنی معین و شریک و نام طائفه از ترکان که از اولاد اوشار خان است که بافشار مشهور شد صاحب جامع ذکر معنی سوم و چهارم و پنجم و ششم کرده خان آرزو در سراج گوید که بمعنی افشارنده و امر به افشاردن و فحش و دشنام و شریک و قبیلهٔ از ترکان - صاحب بهار عجم فرماید که چیزی که بزور سر پنجه از هم افشرده شود چون شیر دست افشار و زر دست افشار - الخ مؤلف - عرض کند که محققین تدقیق پسند و نازک خیال راه بحقیقت نبرده اند به تحقیق ما افشار بزیادت الف وصلی در اولش مزید علیه فشار است و فشار اسم جامد فارسی زبان که مرکب یافته می شود از فش و آر صاحب منتخب فرماید که فش در عربی زبان بالفتح و تشدید شین بمعنی بیرون شدن باد از مشک و به شتاب دوشیدن شیر از ناقه و آروغ دادن و پیروی و زدی کردن و جای جمع شدن آب و سفله و نادان و سخن چینی کردن (الخ) و آر امر حاضر از آوردن که چون با اسمی مرکب شود افادهٔ معنی اسم فاعل کند - پس درین ترکیب تشدید شین معجمه فش و مد الف آر باقی نماند و فشار بمعنی دوشیدگی آرنده بصورت اسم فاعل ترکیبی قرار یافت و فارسیان آنرا بطور اسم جامد کنایة بمعنی ضغطه استعمال کردند که بقول منتخب بمعنی فشارش و سختی و تنگی باشد که ذریعهٔ دوشیدن شیر است و تعلق دارد با معنی حقیقی ماخذ همین است حقیقت معنی اول و مصدر افشاردن که می آید از همین اسم جامد وضع شد انچه غالب دهلوی

گوید که صاحب برهان صیغهٔ امر را بمعنی مصدری آورده درست نیست - افشار در اینجا اسم جامد است نه صیغهٔ امر و ممکن است که بعد از آنکه ازین اسم جامد مصدری وضع کنیم امرش هم همین آید که ذکرش بر معنی چهارم کنیم ولیکن در اینجا افشار را امر نتوان گفت بلکه اسم جامد و اسم مصدر باشد و بیچاره برهان و نیز بعض دیگر محققین نتوانستند که معنی اسم جامد را بصراحتی بیان کنند که ما کرده ایم و عادت شان است که اسم جامد و حاصل بالمصدر را بمعنی مصدری بیان می کنند از اینجاست که برهان مورد اعتراض غالب دهلوی شد - حالا عرض میشود نسبت معنی دوم که بقول برهان ریزنده باشد و صاحبان رشیدی و سروری و خان آرزو در سراج هم همین معنی را نوشته اند و صاحب بهار عجم همین معنی را بصورت مفعول ذکر کرده قول ما اینست که تسامح ایشان است که معنی فاعلی و مفعولی از افشار پیدا نمی شود تا آنکه با اسمی دیگر مرکب نگردد باید که اول افشار را امر گیریم از مصدر افشاردن و باز آنرا با اسمی مرکب کرده اسم فاعل یا اسم مفعول ترکیبی قرار دهیم درین صورت البته معنی اسم فاعل از افشار پیدا شود ولیکن نمی شود که بدون ترکیب از مجرد لفظ افشار این معنی را پیدا کنیم فتامل اکنون نظر باید کرد بر معنی سوم که بقول برهان خلانیدن است و مقصودش از خلش باشد که حاصل بالمصدر خلانیدن آمده طرز بیان او دائما همچنین است که در بیان حاصل بالمصدر معنی مصدری را استعمال کند با می حال اینمعنی هیچ تعلق با ما خذ ندارد و جا دارد که مجاز گیریم که بقول صاحب بحر خلانیدن متعدی خلیدن و خلیدن بمعنی چیزی در چیزی فرو رفتن است و در افشردن هم انگشتان دست در چیز معمول بزور فرو می رود و بس - نسبت بمعنی چهارم عرض کنیم که امر است از مصدر افشاردن که می آید و شامل بر همه معانی آن (کمال اسمعیل

(ـــ) بخاک پات که آب حیات از و بجکید ؛ اگر مسوّدهٔ شعر من بنیشاری ؛ و
معنی پنجم با ماخذ تعلق کلی دارد که فش بمعنی پیروی و زدی کردن هم آمده چنانکه بالا مذکور شد
اگرچه در مادّه این تخصیص است با دزد ولیکن فارسیان این را بطور عام بمعنی معاون و
و شریک و رفیق گرفتند همچون دزد و افشار بمعنی معاون و دزد انچه غالب دهلوی دزد و افشار را بمعنی مخالف
دزد گرفته متعلق باشد با معنی اوّل افشار و ازین لازم نمی آید که معنی پنجم نباشد و ما برای معنی بیان کرده
غالب از مولوی معنوی سندی هم یافته ایم (ـــ) دلم دزد نظر او دزد آن دزد ؛ عجب آن دزد
دزد و افشار چونست ؛ حالا عرض می شود نسبت معنی ششم که اتفاق اهل تحقیق است که نام
طائفه ایست از ترکان و صاحب ناصری وجه تسمیهٔ این طائفه بیان کرده است که بالا مذکور
شد که مورث اعلای این طائفه اوشار خان نام شخصی بود پس فقط اوشار که جزو نام اوست
به تبدیل واو با فا (مطابق قاعدهٔ فارسی همچون وام و فام) اسم قبیلهٔ مذکور شد - مهنداصاحب
لغات ترکی هم صراحت کرده که نام قومی از ترکمان قزلباش باشد انچه غالب دهلوی بتردید
این معنی زحمت برداشته و این را نام قومی از مغول ایرانیان پنداشته بتحقیق نرسید و اگر فرض کنیم که
در ایران هم نام قومی از مغول باشد دلیل عدم وجود نام قومی از ترکمانان قزلباش نباشد - مجرد
قول غالب دهلوی بر خلاف همه محققین و خصوصاً محقق لغات ترکی اعتبار را نشاید و انچه صاحب
رشیدی و خان آرزو معنی هفتم را ذکر کرده حیف است که سندی پیش نکرده و از محققین فرد ازین
خصوص کسی با او نیست و اگر معنی بیّنه اش را تسلیم کنیم توانیم قیاس کرد که مجازاً متعلق باشد به معنی
سخن چینی که بر لفظ فش در همین بحث گذشت (اردو) (۱) وباؤ - بقول آصفیه بوجه - زور

واب (۲) چکنے والا ٹپکانے والا نچوڑنے والا - (۳) خلش بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث
خلید گی چبن - کھٹک (۴) نچوڑ - چبو - نچوڑنے اور چبونے کا امر (۵) ممد - معاون - شریک
رفیق - (۶) ترکوں کے ایک طائفہ کا نام افشار ہے جو اوشار خان کی اولاد سے سمجھا جاتا ہے
(۷) فحش - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - گالی دشنام - بیہودہ کلام -

افشاردن بقول صاحب بحر بالفتح وری موقوف (۱) آب بزور دست از چیزی گرفتن و ریختن و (۲) پای محکم کردن کامل التصریف مضارع این افشارد - صاحب نوادر نسبت معنی اول فرماید کہ چیزی را سخت بہم گرفتہ زور کردن تا خلاصہ آن بیرون آید و (۳) خلانیدن - و فرد بردن چیزی بہ چیزی و نسبت معنی دوم گوید کہ محکم و استوار شدن و کردن است - صاحب موارد در معنی اول زور پنجہ را داخل کند یعنی بزور پنجہ خلاصہ آن برآوردن و فرماید کہ افشار حاصل بالمصدر این است - بہار نسبت معنی اول گوید کہ ترجمہ این در عربی عصر است و صاحب منتخب نسبت عصر گوید کہ فشردن انگور و جز آن - صاحب مؤید گوید کہ مرادف پشلیدن باشد مؤلف عرض کند کہ ما بر لفظ افشار حقیقت و ماخذش ذکر کردہ ایم و این مرکب است از ہمان اسم جامد پس معنی حقیقی این چیزی را تنگ گرفتن و زور کردن و بہ ضغطہ انداختن است و مجاز آبزور پنجہ از چیز آبدار آب برآوردن باشد فارسیان استعمال این برای چیزہای غیر آبدار و نیز برای انسان ہم کردہ اند - چنانکہ در لحقات این آید و این قریب است بہ معنی حقیقی و معنی دوم و سوم مجاز آن انچہ صاحب بحر پای را داخل معنی دوم کردہ درست نیست ما را در این خصوص با صاحب نوادر اتفاق است - بالجملہ اصل این افشاردن بدون الف چنانکہ بر لفظ افشار صراحت کردہ ایم و فشردن و افشردن بحذف الف دوم مخفف

این کہ می آید (اردو) (۱) نچوڑنا (۲) جمنا جمانا۔ جیسے قدم جمنا۔ قدم جمانا۔ بقول آصفیہ پاؤں افشردن کا ترجمہ محکم ہونا۔ استوار ہونا۔ محکم کرنا۔ استوار کرنا۔ مضبوط کرنا (۳) چیونا۔ ٹھونسنا

افشاردن کسی استعمال۔ بمعنی تنگ در بر گرفتن کسی را کہ مجاز معنی اول لفظ افشار است (صائب ؎) سخت می خواہم کہ در آغوش تنگ آرم ترا ؛ ہر قدر افشردۂ دل را بیفشارم ترا ؛ (اردو) چمٹنا۔ لپٹنا۔ گلے لگانا۔

افشاردن مسودۂ شعر مصدر اصطلاحی مرکب اضافی۔ بمعنی غور کردن و خلاصہ دریافتن از مسودۂ شعر باشد۔ صاحب موارد بر افشاردن معنی خلاصہ برآوردن ہم نوشتہ و این مجاز معنی اولش باشد (نجیب الدین کلیا یکانی ؎) نجات پات کہ آب حیات از دو بچکد ؛ اگر مسودۂ شعرمن بیفشاری ؛ (اردو) مسودہ شعر پر غور کرنا اوسکا خلاصہ معلوم کرنا۔ اوسکا مطلب سمجھنا۔

افشا شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ظاہر و آشکارا شدن است (تاثیر اصفہانی ؎) قماری در محبت با عمی ہمی باختم پنہان ؛ زخمی آمد برون از پردہ و این راز افشا شد ؛ (اردو) افشا ہونا۔

افشا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ظاہر و آشکارا کردن باشد والہ ہروی ؎) من نیز ہر آنچہ سر و اخفا ؛ دل داشت بر تو کردم افشا ؛ (اردو) افشا کرنا۔

افشاگر اصطلاح۔ بقول صاحب بحر و بہار بمعنی آشکارا کنندہ (میرزا جلال الدین اسیر ؎) اگر آہی کشم افشاگر صدر ازمی گردد ؛ اگر مژگان زنم بر ہم پر و ازمی گردد ؛ مؤلف گوید کہ گر کلمۂ ایست کہ با اسمی مرکب شدہ افادہ معنی فاعلی کند و اگر این را مخفف گرای گیریم کہ امر مصدر گرائیدن است جا دارد (اردو) افشا کرنے والا۔

افشان بقول بهار (۱) آنچه بر کاغذ و جز آن از طلا و نقره محلول کنند و این را در عرف افشان غبار گویند و (۲) کاغذ و جز آن که بر آن افشان کرده باشند و کاغذ زر افشانی و کاغذ افشان و کاغذ افشانی هر چهار مستعمل و افشان کاغذ انواع است بعضی را افشان سرموری و افشان چشم مور گویند و بعضی را پرپشه خوانند - بهر تقدیر بالفظ داشتن و شدن و کردن مستعمل خان آرزو در سراج فرماید که بالفتح (۳) افشاننده و (۴) امر بافشاندن و کاغذ را که زر افشان گویند بدان سبب که اوراق طلا و نقره را حمل کرده بر آن ریزند و افشانند و صحیح کاغذ زر افشان یا کاغذ افشانی یا کاغذ زر افشانی بزیادت باشد و کاغذ افشان بدون یای نسبت بنظر نیامد و هم او در چراغ گوید که افشان آنچه بر کاغذ کنند از طلا و نقره و شنگرف و نیز کاغذ و آنچه بدان ماند که بران افشان کرده باشد - صاحب رشیدی بذکر معنی سوم و چهارم فرماید که چیزی که افشانده شود و صاحب مؤید نوشته که ریزان و ریزنده و بریز مؤلف عرض کند که این مرکب است از فش و ان - صاحب برهان گوید که فش بالفتح در فارسی زبان بمعنی پریشان باشد و بقول خان آرزو در سراج بحوالهٔ قوسی بمعنی زینت و نمایش هم پس فارسیان الف و نون را در آخرش و الف وصلی در اولش آورده افشان کردند که مزید علیه فش باشد بمعنی پریشان و پراگنده یا زیب و زینت و مجازاً مستعمل شد بمعنی اول که عمل افشان - کاغذ و چهره را زینت بخشد و رشحات زر و طلا را پریشان کند و همین است اسم جامد و اسم مصدر افشاندن و افشانیدن که می آید حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که بهادر خان آرزو دکرش کرده به تحقیق ما افشان بمعنی کاغذ یا (چیزی دیگر افشان کرده شده) نیامده - کاغذ افشان و کاغذ افشانی و کاغذ

زر افشان و کاغذ زر افشانی بقاعدۂ فارسی درست است مخفی مباد کہ تخصیص زر با افشان چنانکہ بہار گفتہ درست نیست کہ افشان شنجرفی ہم بمشاہدہ رسیدہ و خان آرزو ذکرش کردہ و تخصیص کاغذ چنانکہ خان آرزو کردہ درست نباشد کہ افشان برغیر کاغذ ہم می شود از نجاست کہ بہار تعمیمش کردہ معنی سوم بیان فرمودۂ محققین نازک خیال نتیجۂ تسامح افشان باشد کہ بخیال اسم فاعل ترکیبی در امر حاضر معنی فاعلی را ذکر کردہ اند و این نمی شود تا آنکہ امر حاضر با اسمی مرکب نگردد چنانچہ کاغذ زر افشان کہ درین تمثیل زر افشان بمعنی افشان زر دارندہ اسم فاعل ترکیبی است و این معنی در مجرد لفظ افشان نیست اکنون باقی ماند معنی چہارم و آن امر حاضر مصدر افشاندن افشانیدن است و بس - اقسام افشان بمعنی اول و استعمال این لفظ با مصادر فرس در لغات می آید (صاحب) ببین بدور لبش خط عنبر افشان را ۔ کہ چون شراب برون داده راز پنہان را ۔ بتحقیق ما افشان بمعنی (ه) گریہ آمده و این استعاره باشد (ظہوری) نه دور نخل ہوس نے بار میاند ۔ نه برگ ۔ لرزۂ حسرت چنین گرمی دہد افشان را ۔ (اردو) (۱) افشان - بقول امیر (فارسی) مونث - عورتیں مقیش یا گوٹے کو باریک کتر کے آرایش کے لئے ماتھے پر چنتی اور بالوں پر چھڑکتی ہیں (امیر زاد بیر) لیلاے شب کے حسن کی دولت جو لٹ گئی ۔ افشان جبین سے مہر درخشان کی چھٹ گئی ۔ (بحر) بالوں پر افشان جو تھوڑی سی چھڑک دی یار نے ۔ ہر عارض کی کرن ہر موے کاکل ہو گیا ۔ افشانی کاغذ کا ذکر بھی امیر نے فرمایا ہے یعنی افشان چھڑکا ہوا کاغذ (فقیرۂ امیر) افشانی کاغذ پر ایک رقعہ اور گیارہ اشرفیاں اس پر رکھکر بھیجدیں" صاحب آصفیہ نے لکھا ہے کہ چھڑکاؤ کسی بھی رنگ یا کوئی چمکدار چیز چھڑکی ہوئی - چاندی سونے کا برادہ

جوآرایش کے واسطے ماتھے وغیرہ پر چھڑکتے ہین (۲) افشانی کاغذ - افشانی چہرہ - مذکر (۳) چھڑکنے والا - اسم فاعل (۴) چھڑک - امر حاضر - (۵) گریہ - مذکر -

افشانِ چشمِ مور اصطلاح - بقول صاحب بحر عجم مرادف افشان سرمور کہ می آید نوعی از افشان کہ بر کاغذ وغیرہ کنند و این را در عرف افشان غبار گویند و چشم مور و سر مور بر اشیای بسیار خورد و ریزہ اطلاق کنند و آرستہ ہم ذکر این کردہ (رفیع واعظ ؎

چو حرف دانۂ خالش قلم مذکور می سازد ؛ ورق را گریہ ام افشان چشم مور می سازد ؛ دخان آزرد در چراغ ہم این را آوردہ (سلیم ؎) صفحۂ رنگین خوان خود سلیمان جلوہ داد ؛ از سر شک عاجزان افشان چشم مور داشت ؛ بہار ہم بدیل لفظ افشان سند این آوردہ (میرزا عبد الغنی قبول ؎) ہمچو حرم گوئی پرستخانہ است دیوانم قبول ؛ گرچہ بر اوراق او افشان چشم مور نیست ؛ (اردو) نہایت باریک افشان - مونث -

افشان داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و سندش ہمان است کہ بر افشان چشم مور از کلام محمد قلی سلیم گذشت کہ بمعنی افشان دار بودن است (اردو) افشان کیا ہوا ہونا -

افشاندن بقول صاحب موارد و نوادر و بہار (۱) بمعنی ریختن و پاشیدن صاحب بحر ہم ذکر این کردہ فرمایدکہ مخفف افشانیدن و کامل مصدر تالیف و مضارع این افشاند مؤلف عرض کند کہ این مرکب است از افشان و علامت مصدر دن و ما بر افشان ذکر ما خذش کردہ ایم و معنی حقیقی آن پریشان پس افشاندن مصدر است از ہمین اسم جامد و اسم مصدر بمعنی پریشان کردن و معنی ریختن و پاشیدن از معنی حقیقی پیدا شد مخفی مبادکہ افشاندن بدون الف اول اصل افشاندن

بزیادت الف وصلی مزید علیہش کہ حقیقت این
بر افشان مذکور شد وضرورت ندارد کہ این را
مخفف افشانیدن گیریم بلکہ مرادف آن است و
در افشانیدن یای تحتانی قبل علامت مصدر
زائد باشد و افشانی حاصل بالمصدر است
کہ بجای خودش می آید (اردو) چھڑکنا۔
(۲) افشاندن۔ بقول صاحب موارد و نوادر
و مؤید بمعنی نثار کردن۔ صاحب بحر عجم ہم ذکر
این کردہ (خزین اصفہانی ؎) جبریل باین مرگ
مرد است کہ جان را پروانہ صفت در قدم یار
فشانم ؛ (جامی ؎) گر دست دہد ہزار جانم
در پای مبارکت فشانم ؛ عیبی ندارد کہ ازین سند
فشاندن جان پیدا است کہ بدون الف اول است
و این مجاز معنی حقیقی است کہ بر معنی اوّل ذکرش کردہ ایم
(اردو) نثار کرنا۔ چھڑکنا۔
(۳) افشاندن۔ بقول موارد بمعنی نوشتن ہمچو
رقم افشاندن مؤلف عرض کند کہ غور نفرمودہ اند
مجرد افشاندن بمعنی نوشتن نیامدہ و از سندش
ہم رقم فشاندن بمعنی نوشتن پیدا است (طالب
آملی ؎) رقم شکین فشاند کلک راقم غالباً موئی
ز چین زلف او پیچیدہ بر نوک قلم دارد ؛ (اردو)
لکھنا۔ دیکھو افشاندن رقم۔
(۴) افشاندن۔ بقول موارد و بہار و نوادر حرکت
دادن چیزی را بطریق معہود ہ چون افشاندن
پر و افشاندن دامن و افشاندن دست۔ و
افشاندن دست و پا مؤلف عرض کند کہ این
معنی در خور آن نیست کہ ذکرش بر سبیل تعمیم کنیم
ہمہ تمثیلاتش بجای خودش ہمدرین سلسلہ می آید
و ما صراحت معنی ہر یکی بجایش کنیم و انہم مجاز معنی
حقیقی است (اردو) ہلانا۔ حرکت دینا۔ جھٹکنا
(۵) افشاندن۔ بقول موارد بر تافتن درہم
و دینار بزور ناخن ابہام برای استعلام سرہ از
ناسرہ بطریقیکہ معہود صرافان است صاحب نوادر
ہم ذکر این کند و ہر دو از کلام حکیم خاقانی سند گرفتہ اند

(ے) زرّی کہ بود خلاص کانی ؛ آواز دہد جو
برفشانی ؛ مؤلف عرض کند کہ این سند برفشاندن
است نہ افشاندن طالب سند دیگر باشیم بالجملہ
این ہم مجاز معنی حقیقی است (اردو) روپیہ یا
اشرفی وغیرہ کو انگوٹھے کی حرکت سے اڑا کر پھینکنا
(۶) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی بستر
چون چلّہ افشاندن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر
این نکردہ و این ہم متعلق و مجاز معنی حقیقی است
(حسین ثنائی ے) بی عقاب تیر ہرسو صد شکار
افگندہ ام ؛ چلّہ از شست ہنر چون برکمان
افشاندہ ام (اردو) لگانا - باندھنا جیسے چلّہ
کمان پر لگانا - باندھنا -
(۷) افشاندن - بقول موارد بمعنی انداختن -
ہمچو افشاندن پرتو و افشاندن خاک بر سر و
افشاندن جرعہ - دیگر کسی از محققین مصادر ذکر
این نکردہ و سند ہر یکی بجای خودش درہمین سلسلہ
خواہد آمد و این ہم مجاز معنی حقیقی است (اردو)
ڈالنا -
(۸) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی
کاشتن - چون تخم افشاندن - انہم متعلق و مجاز
معنی حقیقی است - (صائب ے) ہر کسی تخمی
بخاک افشاند و مادیوانگان ؛ دانہ زنجیر دزدان
صحرا کاشتیم ؛ (اردو) بونا -
(۹) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی رسانیدن
ہمچون راحت افشاندن و رحمت افشاندن -
(عرفی ے) ہر کجا تاثیر غم را دادہ اذن عموم ؛
شادی راحت فشان را ناتوان انداختہ ؛ (مولوی
معنوی ے) امروز بر بہشتہ رحمت ہمی فشاند
ہم در بہشت رضوان ہم بر سپہر اختر ؛ مؤلف
عرض کند کہ این معنی ہم متعلق و مجاز معنی حقیقی
است (اردو) پہنچانا -
(۱۰) افشاندن - بقول صاحب موارد بہ معنی
برداشتن است چون افشاندن دست از چیزی
مؤلف گوید کہ بخیال ما کشیدن دست از چیزی

بہتر از برداشتن است کہ معنی مجاز را باحقیقی متعلق گرداند (مولوی معنوی ص) طبع سیم آمد طلاق از وی براند ؛ پشت بروی کرد و دست از وی فشاند ؛ (اردو) کھینچنا چھٹکنا (۱۱) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی کردن چنانکہ افشاندن کرشمہ (عرفی ص) کدام شہوت از آبای سبعہ صادر شد ؛ کدام نطفہ کہ از امہات اربعہ زاد ؛ کرد و گار ریمولو و دشمنان توام ؛ دو صد کرشمہ بیفشاند در مبارکباد مؤلف عرض کند کہ این ہم متعلق و مجاز معنی حقیقی است (اردو) کرنا -

(۱۲) افشاندن بقول صاحب موارد بمعنی صاف و پاک کردن است چنانکہ افشاندن غلہ مؤلف گوید کہ اینہم متعلق و مجاز معنی حقیقی است کہ برای صاف و پاک کردن غلہ آنرا از بالا بہ زیر می ریزند کہ خس و خاشاک از ہوا جدا شدہ غلہ خالص بر زمین می افتد - وہم چاولی کنند - صراحت کامل این بر افشاندن غلہ می آید - (اردو) اسانا - پچھوڑنا - و دیکھو (افشاندن غلہ)

افشاندنِ آستین | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - ہمان است کہ در معدودہ گذشت (اردو) دیکھو آستین افشاندن -

افشاندنِ اشک | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - ہمان است کہ بر اشک افشاندن گذشت (اردو) دیکھو اشک افشاندن -

افشاندنِ بال | مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی گذریز مرغان است یعنی ریختن پر مرغان کہ در اوقات مقررہ بسلسلہ قائمہ می ریزد - سند این بر افشانی می آید (اردو) کریزمین آنا - بقول آصفیہ پرند و نکا پر جھاڑنا - پس این فارسی ہمعنی ہندی کا ترجمہ پر جھڑنا -

افشاندنِ پرتو | استعمال - مرکب اضافی بمعنی پرتو افگندن است متعلق بہ معنی ہفتم افشاندن

چنانکہ ظہوری گوید (ے) آفتاب عشق عالم شد سیہ روزی گذشت ؛ از سواد شام پرتو بر سحر افشاندہ ایم ؛ چون برون آمد نگہ را ہی بجائی می رود ؛ پرتو دیدار بر بام نظر افشاندہ ایم ؛ مخفی مباد کہ معنی افشاندن درین جا مجاز معنی حقیقی است کہ بر لفظ افشان گذشت (اردو) پرتو ڈالنا۔ سایہ ڈالنا۔

افشاندنِ تازہ روئی استعمال۔ بمعنی تازہ رو کردن و تازگی بخشیدن و معنی افشاندن درینجا مجاز معنی حقیقی است (ظہوری ے) بر روی گریۂ من خندید غنچۂ او ؛ صد باغ تازہ روئی افشاند بر گلابم ؛ (اردو) تازگی بخشنا۔

افشاندنِ تخم استعمال۔ مرکب اضافی بمعنی کاشتن تخم است کہ تخم را بر زمین می ریزند و می افشانند و معنی افشاندن درین جا متعلق است از معنی حقیقی و سنداین بر معنی ہشتم لفظ افشاندن گذشت (اردو) تخم بونا۔

افشاندنِ ثمر استعمال۔ مرکب اضافی ریختن ثمر بمعنی متعدی و معنی افشاندن درینجا مجاز معنی حقیقی است (ظہوری ے) بر سر کوی خرابی جان و دل گردیدہ فرش ؛ از نہال آرزو بر خود ثمر افشاندہ ایم ؛ (اردو) پھل گرانا ثمر حاصل کرنا۔

افشاندنِ جان مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی نثار کردن جان است و متعلق بمعنی دوم افشاندن و سند این ہمدر انجا گذشت و از عرفی ہم یافتہ ایم (ے) فرصتم نیست کہ در پای تو جان افشانم ؛ بسکہ می آیدم از دیدن بالای تو خوش ؛ (اردو) جان نثار کرنا۔ صاحب آصفیہ نے چھڑکنا پر جان چھڑکنا بھی لکھا ہے۔

افشاندنِ جرعہ استعمال۔ مرکب اضافی بمعنی انداختن جرعۂ شراب بر زمین باشد متعلق بہ معنی ہفتم افشاندن (عرفی ے) از جرعہ خویش

اگر بخاک افشانم ؛ دریای محیط از و بکشتی گذرد
(طالب ؎) ما صبوحی طلبان صوفی صافی نفسیم ؛ جرعہ بر صبح فشاندلب میخوارہ ما (اردو
؎) اگر شراب خوری جرعہ فشان بر خاک ؛ ازان گناہ کہ نفعی رسد بغیر چہ باک ؛ (اردو)
گھونٹ پھینکنا ۔ بقول آصفیہ شراب بمقدار
جرعہ زمین پہ ڈالنا تاکہ اسکے نشہ مین فرق نہ آئے
یا نظر نہ لگ جائے ۔ شرابیون کا دستور ہے
کہ جب وہ شراب پیتے ہین تو اسمین سے ذرا سی
زمین پر گرا دیتے ہین (نخیر ؎) کیا خاک پر
لٹاتی ہین ساقی کی شوخیان ؛ پھینکے زمین پر
مری نیت کے گھونٹ ہین ؛

افشاندنِ چلّہ بر کمان (مصدر اصطلاحی)
مرکّب اضافی یعنی فشاندن و بستن چلّہ بر
کمان است و کمان را زہ کردن متعلق بہ معنی
ششم افشاندن ۔ سند این ہمہ را نجا مذکور
شد (اردو) چلّہ چڑھانا ۔ بقول آصفیہ
کمان کو زہ کرنا ۔ تانت کو تان کر کمان کے
اوپر لگانا ۔

افشاندنِ چیزی از آستین (مصدر
اصطلاحی) ظاہر کردن آن چیز باشد و عرضہ
دادن آن چنانکہ عرفی گوید (؎) ہزار حسن
کہ شعرم زآستین افشاند ؛ کہ روضہ روضہ گلشن
از دماغ می روید ؛ افشاندن در اینجا متعلق و
معنی حقیقی است (اردو) کسی چیز کو ظاہر
کرنا ۔ پیش کرنا ۔

افشاندنِ خاک استعمال ۔ مرکّب اضافی
بمعنی افگندن و انداختن خاک است و
متعلق بہ معنی ہفتم افشاندن (وحشی جوسقانی
؎) اینچنان گشتہ ام از ضعف کہ می افشانم
خاک کوی تو بباد صبا بر سر خویش ؛ (اردو)
خاک ڈالنا ۔

افشاندنِ خزان مصدر اصطلاحی ۔ مرکّب
اضافی ۔ یعنی دور کردن خزان باشد و این

متعلق و مجاز معنی حقیقی است (ظہوری ؎) خوش آنکہ با د بہار وصال افشاندہ ؛ زنخل گلشن امید ما خزانی چند ؛ (اردو) خزان کو دفع کرنا

افشاندنِ خورشید و ماہ | مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - کنایہ باشد از روشن کردن - (ظہوری ؎) شمع اقبال شبستان تمنا در گرفت یک جہان خورشید و مہ بر بام دور افشاندہ ایم ؛ (اردو) روشن کرنا - (۱۲ م ۱۱)

افشاندنِ خون | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - بمعنی ریختن خون است کہ متعلق و مجاز معنی حقیقی است (عرفی ؎) گر نہ اظہار شفق می کند از کشتن صید ؛ خون مرغان زچہ در چنگل باز افشاندہ ؛ (انوری ؎) خون دل بر خاک می افشانم از دو لاب چشم ؛ تا مرا سودای آن چاہ زنخدان آمد است ؛ (اردو) خون چھڑکنا (۱۲ م ۱۱)

افشاندنِ دامن از چیزی | مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - کنایہ باشد از اعراض و کنارہ کردن از آن چیز - اشارہ این بمعنی چہارم افشاندن گذشت (ظہوری ؎) نگہ دامن افشاندہ بر توتیا ؛ بمژگان غبار رہی بیختم ؛ (ولہ ؎) مرہمی بردل نبوک نیشتر افشاندہ ایم ؛ از مداوا دامن زخم جگر افشاندہ ایم ؛ (اردو) دامن جھٹک لینا - بقول آصفیہ بیچہا چھڑا لینا - الگ ہوجانا - انکار کرنا - دکن مین دامن جھٹکنا کہتے ہین -

افشاندنِ دانہ | استعمال - مرکب اضافی بمعنی کاشتن است کہ در وقت کاشت دانہ را در کشت زار می افشانند - ما اشارہ این بمعنی ہشتم افشاندن کردہ ایم و این مرادف افشاندن تخم است کہ گذشت (صائب ؎) شمع روشن شد چو اشک از دیدۂ بینا فشاند ؛ خوشۂ بر داشت ہر کس دانۂ اینجا فشاند ؛ (اردو) دیکھو افشاندن تخم -

افشاندنِ دُر | استعمال - مرکب اضافی بمعنی نثار کردن دُر است از قبیل افشاندن جان

کہ گذشت و افشاندن گوہر و گہر کہ می آید و این متعلق بہ معنی دوم افشاندن است (عرفی ؎) گردل اہل حقیقت در راز افشاند ۔ زاہد از دامن دل گرد مجاز افشاند ۔ (اردو) گوہر نثار کرنا۔ گوہر چھڑکنا بھی کہ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ چھڑکنا بقبول آصفیہ بمعنی نثار کرنا مستعمل ہے۔

افشاندنِ دُرد استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی انداختن و افگندن دُرد (ظہوری ؎) خندہ شیرین بکام تلخ در کار است بازہ در دہ جام تلخکامی بر شکر افشاندہ ایم ۔ (اردو) دُرد چھڑکنا۔

افشاندنِ دست بر چیزی مصدر اصطلاحی مرکب اضافی مرادف افشاندن دامن از چیزی است کہ گذشت (ظہوری ؎) از تو غیر از تو نمی خواہد ظہوری ہیچ چیز ۔ دست بر ہر آرزوی مختصر افشاندہ ایم ۔ اشارہ این بر معنی دہم نفظ افشاندن گذشت (اردو) ہاتھ کھینچنا۔

افشاندنِ دست و پا مصدر اصطلاحی مرکب اضافی یعنی دست و پا زدن باشد کہ در وقت نزع بسمل و مانند آن بوقوع آید صاحب موارد بر معنی چہارم افشاندن ذکر این کردہ (باقر کاشی ؎) پس از کشتن خلاصی و دزدیدہ جویش باقر ۔ مباد از دست و پائے در دم جان کندن افشاند ۔ (اردو) ہاتھ پاؤں مارنا۔

افشاندنِ دو دِ دل بر روی دعا مصدر اصطلاحی۔ افشاندن در اینجا متعلق بمعنی حقیقی است و این کنایہ باشد از موثر کردن دعا و دعا بصدق دل کردن (عرفی ؎) نور عل داد شمع صفا بہ ۔ دود دل افشاند بر روی دعا ۔ (اردو) صدق دل سے دعا کرنا۔

افشاندنِ راحت مصدر اصطلاحی مرکب اضافی۔ یعنی راحت رساندن است و متعلق بہ معنی نہم افشاندن سند این ہمہ را نجا نذکور شد (اردو) راحت پہنچانا۔ راحت بخشنا۔

افشاندنِ رحمت مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی مورد رحمت کردن و متعلق بہ معنی فہم افشاندن سند این ہمہ آنچہ مذکور شد (اردو) رحمت نازل کرنا۔

افشاندنِ رقم مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی کہ بمعنی رقم کردن و نوشتن باشد ماشاء این بر معنی سوم افشاندن کردہ ایم و سند این ہمہ آنچہ مذکور (اردو) لکھنا تحریر کرنا۔ رقم

افشاندنِ زلف مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - بقول صاحب بحر بر باد دادن آن و این متعلق و مجاز معنی حقیقی افشاندن باشد (صائب ؎) بیا در جلوہ ای سرو روان تا جان بیفشانم ؛ بیفشان زلف کافر کیش تا ایمان بیفشانم ؛ (اردو) زلف کو پریشان کرنا۔ یہ محبوبوں کے ناز و ادا میں داخل ہے۔

افشاندنِ سلسلہ مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - بمعنی حرکت دادن سلسلہ چیزی است

و این مجاز معنی حقیقی افشاندن باشد (عرفی ؎) چہ عجب کز دل محمود فرو ریزد خون ؛ گر صبا سلسلۂ زلف ایاز افشاند ؛ (اردو) سلسلہ جنبانی کرنا ہلانا۔

افشاندنِ شکر استعمال - مرکب اضافی متعلق بہ معنی حقیقی است کہ ریختن شکر باشد (ظہوری ؎) چہ شتابی کز ان لب ہا شکر بر ہر کس افشانی ؛ بپاشی گر نمک بر سینۂ افگار می گنجد ؛ (اردو) شکر چھڑکنا۔ جیسے نمک چھڑکنا۔

افشاندنِ عنبر استعمال - مرکب اضافی بمعنی ریختن عنبر باشد متعلق بمعنی حقیقی و کنایہ از بوی خوش رسانیدن (انوری ؎) تا نسیم عنبر افشانی کہ خلق خواجہ راست ؛ از غلامانش یکی در باغ ریحان آمدست ؛ (اردو) عنبر افشانی کرنا عنبر چھڑکنا۔ خوشبو پھیلانا۔

افشاندنِ غلّہ استعمال - مرکب اضافی (۱) بمعنی ریختن غلّہ از بالا بزیر تا خس و خاشاکش

در ہوا بہ پرد و غلّہ خالص بر زمین ماند ہمین است طریقۂ فلّاحان ہند و عجم و معاصرین عجم استعمال این کنند و غلّہ را بباد دادن مرادف این و (۲) غلّہ را بہ غلّہ افشان دچاولی صاف و پاک کردن ہم کہ بعربی نصف خوانند۔ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) بھوسی اڑانا۔ یہ دکن کا محاورہ ہے یعنی غلّہ کو بلندی پر سے گرا کر صاف و پاک کرنا تاکہ ہوا سے بھوسی وغیرہ اڑ جاے۔ اور غلّہ خالص زمین پر گرے۔ حضرت امیر نے اس کو اسنا کہا ہے (۲) پچھوڑنا۔

افشاندنِ قطرہ استعمال۔ مرکّب اضافی است متعلق بہ معنی حقیقی (عرفی ؎) کدام قطرۂ خوی لیلی از جبین افشاند ؛ کہ گاہ گریۂ مجنون از دو چشم خلد است ہر آن قطرہ خوی ؛ کہ سمند تو بگاہ تک دتاز افشاند ؛ (اردو) قطرہ ٹپکانا

افشاندنِ کرشمہ مصدر اصطلاحی۔ مرکّب اضافی یعنی کرشمہ کردن است و مجاز معنی حقیقی و سند این بر معنی یازدہم افشاندن گذشت (اردو) کرشمہ کرنا

افشاندنِ گرد استعمال۔ مرکّب اضافی متعلق و مجاز معنی حقیقی است بمعنی دور کردن گرد و من وجہ بامعنی دوازدہم افشاندن تعلق دارد و سند این از کلام عرفی بر افشاندن دُر گذشت ؛ (اردو) گرد جھٹکنا۔

افشاندنِ گلاب استعمال۔ مرکّب اضافی متعلق بہ معنی حقیقی افشاندن است بہ معنی پاشیدن گلاب (عرفی ؎) شاہد حسن ازان خون شہیدان طلبید ؛ کان گلابیست کہ در دامن ناز افشاند ؛ (اردو) گلاب چھڑکنا۔

افشاندنِ گوہر و گہر مصدر اصطلاحی مرکّب اضافی۔ مرادف افشاندن دُر است کہ گذشت (عرفی ؎) انچہ در انجمن اہل صفا جلوہ کند ؛ دست ہر ذرّہ بر و گوہر راز افشاند

با محبت گہر عجز و نیاز افشاند ؛ حسن مغرور بر و دامن ناز افشاند ؛ (اردو) گوہر چھڑکنا گوہر نثار کرنا۔

افشاندنِ لب از گفتار (مصدر اصطلاحی) مرکب اضافی کنایہ باشد از ساکت شدن (ظہوری ۵) بحمد اللہ عمل نگذاشت رنج علم را ضایع ؛ لب از گفتار افشاندم بکردارم در آوردی ؛ (اردو) خاموش ہونا۔ (۱۷۵۹)

افشاندنِ مرہم مصدر اصطلاحی مرکب اضافی یعنی قائم کردن و نہادن مرہم بر زخم است صاحب موارد سنداین را بمعنی سوم افشاندن متعلق کردہ تسامح اوست مانندی از کلام ظہوری بر افشاندن دامن نوشتہ ایم کہ مصرع اول آن سنداین باشد (اردو) مرہم لگانا۔ (۱۷۶۰)

افشاندنِ ناز (مصدر اصطلاحی) مرکب اضافی یعنی ناز و ادا کردن است چنانکہ عرفی گوید (۵) منشانید بدامان دلم نقد مراد ؛ کہ بر و طعنہ زند ہمت و ناز افشاند ؛ (اردو) ناز و ادا کرنا۔ (۱۷۶۱)

افشاندنِ نغمہ از لب مصدر اصطلاحی مرکب اضافی یعنی آغاز کردن نغمہ باشد و سرودن مجاز معنی حقیقی است (عرفی ۵) اثر نیش دہد در دلِ ریشم عرفی ؛ مطرب آن نغمۂ ترکز لب ساز افشاند ؛ (اردو) گانا۔

افشان ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف افشان کردن است بر کاغذ یا غیر آن۔ سنداین بر افشان چشم مور گذشت (اردو) دیکھو افشان کردن۔

(۱) افشان سرمور اصطلاح **(۲) افشان سرموری** ۔ صاحب بحر نسبت (۱) گوید کہ نوعی از افشان کہ بر کاغذ وغیرہ کنند مرادف افشان چشم مور کہ گذشت فارسیان سرمور بر اشیای بسیار خورد و ریزہ اطلاق کنند (۲) وارستہ این را بیای نسبت

در آخر نوشتہ و از تاثیر سند آوردہ (ے) ابر
سر لوح بیاض انبساط عاشق است ؛ از ترشح
چون ہوا افشان سرموری کند ؛ بخیال (۱ و ۲)
یای وحدت ہم توان گرفت (اردو) (۱)
و (۲) نہایت نازک افشان جس کو افشان غبار
کہہ سکتے ہین ۔ مذکر ۔

افشان کردن استعمال ۔ صاحب آصفی کر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ ہمان
افشان ساختن است بمعنی حقیقی یعنی کاغذی
یا روئی را با افشان زیب دادن (فکری اصفہانی
ے) گل گل عرق کہ بر رخ پر خال کردہ ؛ افشان
نقرہ بر ورق آل کردہ ؛ (اردو) افشان کرنا۔
صاحب آصفیہ اور امیر نے اسکو مخصوص فرمایا ہے
رنگ کے ساتھ حالانکہ فقط افشان مین صرف
رنگ کی تخصیص نہین ہے ۔ امیر منفور نے
افشان جمانا پر فرمایا ہے کہ سلیقے سے پیشانی اور
رخسارون پر افشان لگانا (مسرور ع) افشان

جمانا آپکو جم جم نصیب ہو ؛ اور افشان جمانا
اور لگانا کو افشان جمانا کا مرادف لکھا ہے
(وزیر ے) یار پیشانی و ابرو بہ چہنے لگا افشان
؛ آج محراب عبادت مین چراغان ہوگا ؛
(مونس ے) تارون کے ٹوٹنے کی جو سیر
انکو بھا گئی ؛ افشان لگا لگا کے چھڑائی تمام رات
آپ ہی نے افشان چھڑکنا پر فرمایا ہے کہ بالون
پر افشان ڈالنا (آتش ے) افشان چھڑک
کے یار نے زلف سیاہ پر ؛ دکھلا دیا وہ سنتے
جو تھے مالدار سانپ ؛ آپ ہی نے افشانی
کاغذ پر فرمایا ہے کہ افشان چھڑکا ہوا کاغذ

افشان گشتن استعمال ۔ صاحب آصفی کر
این کردہ کہ بمعنی افشان شدن و افشان قرار
یافتن است (طغرای مشہدی ے) افشان
داغ چون دم طاؤس گشتہ ام ؛ داغم ازین کہ
غیر کسے را رمی شود ؛ (اردو) افشان ہونا۔ افشان
کی جانا ۔ افشان قرار پانا ۔

افشانی حاصل بالمصدر افشاندن - و افشانیدن باشد - چنانکہ بال افشانی کہ از مصدر مرکب افشاندن بال است (ظہوری ۵) کردہ بر تارک ہمای بخت بال افشانی ؛ شاہبازت دل بدام خط و خال اندر انتیم ؛ (ولہ ۵) ہمایون طایر دل ذوق بال افشانی دارد ؛ دران بستان کہ از پرہای مرغان دام میروید ؛ (اردو) چھڑکاو - مذکر -

افشانیدن بقول صاحب بحر و موارد ونوادر مرادف افشاندن کہ گذشت کامل التصرف مضارع این افشاند مؤلف عرض کند کہ ماخذ

این ہمانست کہ بر افشاندن مذکور شد یای زائد قبل علامت مصدر زائد است مطابق قاعدۂ فارسی کہ در مصادر جعلی می آید و با صول یا مصدر اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد (اردو) دیکھو افشاندن

(۱) **افشای** صاحب شمس ذکر (۱)

(۲) **افشای راز کردن** کردہ و صاحب اینند (۲) را آوردہ مؤلف گوید کہ ضرورت این رحمت نداشت کہ افشا و افشاگردن بجایش مذکور شد و یای تحتانی در (۱) زائد است موافق قاعدۂ فارسی و در (۲) زیادت تحتانی بضرورت اضافت است بسوی راز و گیر پیچ (اردو) (۱) و (۲) دیکھو افشا و افشاگردن -

(الف) **افشر** صاحب شمس نسبت (الف) گوید کہ بضمتین بمعنی سخت دویدن و

(ب) **افشردانیدن** خوشی نمودن در خدمت است دیگر کسی از محققین ذکرش نکرد

(ج) **افشردن** مؤلف عرض کند کہ قولش اعتبار ندارد شاید کہ با ماخذ ہیچ تعلق ندارد و سندی برادعای خود نیارد و کسی از محققین با او نیست بخیال ما خراین نیست کہ (الف) بحذف الف دوم مخفف افشار باشد کہ گذشت و ماخذش ہمدر انجا مذکور شد و اصل این فشر است بدون الف وصلی چنانکہ اصل افشار بدون الف اول فشار باشد - و جا دارد کہ فشر را اصل گیریم و فشار را

مزید علیه آن بزیادت الف بهر دو صورت ماخذ این فش است که ذکرش برانشار کرده ایم - اگر اصلیت فشر را تسلیم کنیم رای مهمله را بر آخر لفظ فش زائد گیریم - چنانکه فارسیان شنار را شنار کرده اند باقی حال (افشر) د (فشر) اسم جامد زبان فارسی و برهمه معانی افشار و فشار شامل فارسیان از همین اسم مصدر مصدر (ب) و (ج) ساخته اند - صاحب بحر عجم نسبت (ب) گوید که متعدی (ج) باشد و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که (ب) متعدی به دو مفعول است و (ج) متعدی بیک مفعول و مرادف افشار دن که گذشت - صاحب بحر در (ب) فرماید که (۱) آب از چیزی بزور دست گرفتن و ریختن پی در پی و (۲) خلانیدن و (۳) پای محکم کردن - سالم التصریف و مضارع این افشرد و بقول صاحب موارد و نوادر مرادف افشار دن - خان آرزو در سراج نسبت (ج) فرماید که آب از چیزی برآوردن است مطلقاً نه بزور دست از همین است افشرده گرکه بمعنی عصار آمده چنانکه قوسی گفته و ذکر معنی دوم هم کرده و در چراغ هدایت معنی سوم را هم نوشته بالجمله این مرادف افشار دن باشد پهر سه معانی که تصفیه آن همه را نجا کرده ایم - اینچه خان آرزو برخلاف جمهور محققین زور دست را از معنی اول خارج می کند و بتائید خیال خود افشره گر یعنی عصار را پیش می فرماید قابل غور است - بخیال ما او از افشره گر و عصار نپرسید که زور دست داخل عمل است یا نی - عصار لغت زبان عربست یعنی روغن گر و افشره گر ترجمه آن در فارسی است و در زمانه پیشین عصاران چیزی را که روغن از وی می خواستند در هاونش می کوفتند و پس از ان بزور دست می افشردند تا روغن می برآمد و در زمانه مابعدش آلهٔ انه برای این کار وضع شد که بدون زور دست بوسیلهٔ آن روغن

می برآید۔ ہمین سبب باشد کہ محقق نازک خیال زور دست را از معنی مصدر افشردن بیخواہد کہ دور کند دمنی واندکہ ماخذ این فش است و بر معنی فش ہم غور نمی فرماید کہ دوشیدن شیر است و دوشیدن شیر زور پنجہ می خواہد فاعل (اردو) (الف) دیکھو افشار۔ (ب) (۱) نچوڑوانا (۲) نچوانا (۳) جوانا۔ قایم کروانا (ج) دیکھو افشاردن۔

(۱) افشردن آستین | مصدر | خون افشردہ پاؤ راہ بیراہی اگر کردیم سر بپا
(۲) افشردن آستین بر دیدہ | اصطلاحی | گیر۔ (ولہ ؎) بر غم یا بہر غیر افشردہ بصد
(۱) کنایہ باشد از روگردانیدن و پروا نکردن | دست خود را بیوفا کردہ۔ (عرفی ؎) عرفی از مہد
و (۲) بمعنی صاف و پاک کردن اشک از چشم و | فلک زود ذکردی امید۔ این قیامت کہ افشردن
ولا ساشدن و غمخواری کردن (ظہوری ؎) | پائی دارد۔ (اردو) قدم گاڑنا۔ بقول
بر نجوشد تا باشک از سینہ گوہرہای غم۔ دمبدم | آصفیہ پاؤن جمانا۔ جم ہوجانا۔ ثابت قدم
بر دیدۂ تر آستین افشردہ ایم۔ (اردو) (۱) | ہونا بھی کہ سکتے ہین۔
دیکھو آستین افشاندن کے پہلے معنی (۲) غمخواری | افشردن پنجہ | مصدر اصطلاحی۔ مرکب
کرنا۔ دلاسا دینا۔ | اضافی کنایہ باشد از غالب آمدن بر حریف
افشردن پا | (مصدر اصطلاحی) مرکب اضافی | پنجہ کردن۔ صاحب بجز ذکر این پنجہ افشردن
بمعنی محکم کردن پای و ثابت قدم بودن کہ پا لغزی | کردہ کہ می آید۔ مخفی مباد کہ معنی حقیقی این محکم
راہ خلی نباشد و این متعلق است بہ معنی سوم | کردن پنجہ باشد متعلق با معنی سوم افشردن
افشردن (ظہوری ؎) بر دل آشفتہ طغیان | و پیچیدن پنجہ مجاز آن کہ چون در مقابلہ پنجہ کسی

محکم و قائم شود پنجۂ مقابل خود را معاً می پیچد و
غالب می آید - صاحب موارد باستناد کلام
صائب بذیل افشردن معنی پیچیدن را نوشتہ و این
سند این باشد (ے) فشردہ پنجۂ عقل بلند باز
را پہ کسی بتاک زبردست بر نمی آید (اردو)
پنجہ پھیرنا - پنجہ لیجانا - پنجہ موڑنا - بقول آصفیہ
غالب آنا - مغلوب کرنا - ہاتھ موڑنا -

افشردن پی | مصدر اصطلاحی - مرکب
اضافی - ہمان افشردن پا باشد کہ گذشت
(میر خسرو ے) این سخن گفت و پی بکین افشرد
او فگندش ززین و مرکب برد (اردو) دیکھو
افشردن پا -

افشردن چیزی از چیزی | مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی صاحب موارد بذیل افشردن
معنی آفریدن و ایجاد کردن ہم آوردہ و جا
دارد کہ از معنی اولش مجاز گیریم ولیکن حاصل
کردن بہتر است از ایجاد کردن و آفریدن
(طالب آملی ے) آنم کہ مہر و مہ ز چراغم فشردہ اند
پہ صبح از تبسم گل داغم فشردہ اند پہ بخیال
ما جا دارد کہ این را متعلق کنیم بہ معنی دوم افشردن
کہ محکم و استوار شدن و کردن آمدہ اند زیصورت
ہیچ ضرورت ندارد کہ معنی آفریدن و ایجاد
کردن را ایجاد کنیم (اردو) پیدا کرنا - ایجاد کرنا
حاصل کرنا - اور ہماری رای آخر کے لحاظ سے
محکم ہونا - استوار ہونا - محکم کرنا - استوار کرنا -

افشردن چیزی بدل | مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی - بدل گرفتن آنچیز باشد یعنی چیزی
را بدل جای را دادن و این مجاز بمعنی دوم
افشردن است (صائب ے) دندان بدل
چگونہ فشارم کہ می شود پہ لب باز کردنت پر پروانہ
بوسہ را پہ مقصود شاعر این است کہ دندان
یار را چگونہ بہ دل خود جای دہم کہ اگر او لب خود
باز می کند و می کشاید - بوسہ را دو لبش پر پروانہ
می شود - یعنی حالت بوسہ بہ پرواز آید و باقی

(۱۰۵۰)

نماند (اردو) کسی چیز کا خیال دل مین جمانا قائم کرنا۔

افشردن خیال مصدر اصطلاحی۔ مرکب اضافی یعنی قائم کردن خیال باشد و متعلق بہ سوم افشردن (قاسم مشہدی ؎) ز بس خیال سر زلف او بدیدہ فشردم ؛ بہر کجا کہ نگاہم فتاد رشک ختن شد ؛ (اردو) خیال قائم کرنا۔

افشردن دل مصدر اصطلاحی مرکب اضافی کنایہ باشد از آوردن دل بقبضہ کہ مجاز معنی اول افشردن باشد سند این از کلام صائب بر افشردن کسی گذشت۔ (اردو) دل لینا۔

افشردن دندان بر چیزی مصدر اصطلاحی مرکب اضافی یعنی دندان را بچیزی فشردن کنایہ از میل و خواہش آنچیز کردن (صائب ؎) بوی خون می آید امروز از لب میگون یار چہ تا بیاد او کہ دندان بر جگر افشردہ است شاعر گوید کہ نمی دانم کہ کدام کس بیاد یار دندان بر جگرش افشردہ است کہ از لب میگون او بوی خون می آید (اردو) دکن مین کہتے ہین دانت لگائے بیٹھنا۔ یعنی کسی چیز کا امیدوار اور خواہشمند رہنا۔ صاحب آصفیہ نے دانت لگانا پر لکھا ہے کہ کسی چیز کی خواہش کرنا میلان کرنا۔

افشردہ بقول بہار خلاصہ چیزی کہ از افشردن بیرون آید۔ تو سی گوید کہ عصارۂ ہر چیز مثل غورہ و مانند آن و عوام آن را آبشلہ بمد و قصر خوانند (طالب آملی ؎) اول از خونابۂ غم زینت دلہا دہد ؛ آنکہ از افشردۂ دل زیب دامانہا کند ؛ (ظہوری ؎) ما میدی کہ صیادی کند سر پنجہ را رنگین ؛ ظہوری آہو پا در گلو افشردہ را ماند ؛ مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول مصدر افشردن است و بس و آنچہ در روزمرہ عوام آبشلہ مستعمل است

اصل آن افشرہ باشد کہ می آید (اردو) نچوڑنا ہوا۔ امیر نے افشرہ کی ذیل مین فرمایا ہے کہ افشردہ بھی اردو مین مستعمل ہے (ظفر ؎) بوسہ اپنے لب شیرین کا ترش رو ہو کر نہ وہ جو دیتا تو ہم افشردہ لیمو پیتے ؛

افشرگر | استعمال۔ بقول صاحب جہانگیری عصارہ باشد و بقول جامع روغن گر و صاحب (دری و پہلوی) ہم ذکر این کردہ بخیال ما اصل این افشروگر باشد کہ بمعنی کشندۂ عرق است مطلقاً دال مہملہ و ہای ہوز تخفیفاً حذف شد افشرگر بماند فارسیان بر سبیل مجاز عصارہ را بدین نام موسوم کردند اگرچہ کارش مخصوص است بہ روغن برآوردن (اردو) تیلی۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ روغن کش۔ روغن گر۔ ایک قوم کا نام جس کا پیشہ روغن کشی ہے۔

افشرہ | بقول بہار۔ مرادف و مخفف افشردہ کہ گذشت و بقول برہان بضم ثالث و فتح رای قرشت ہر چیز کہ او را افشردہ باشند و بعربی عصارہ گویند۔ صاحبان رشیدی و جامع و سروری ہم ذکر این کردہ اند (سراج الدین راجی ؎) افشرۂ خون دل از چشم او ؛ زنخیۂ پالاون مژگان فرد ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ بفتح اول و سکون دوم و ضم شین معجمہ و رای مہملہ مفتوح انچہ از چیزی بفشرند و بگیرند قوسی فرماید کہ عصارہ ہر چیز مثل غوره و آلو و امثال آن و عوام آنرا بشلہ بد و قصر خوانند این غلط عوام است و افشرہ لغۃ موضوع و مقرر است و معرب این انشرج و فرماید کہ حکمہ غلط کردن کلمہ انشلہ مداً و قصراً نمیتوان کرد زیرا کہ تبدیل با بہ فا و را بہ لام قیاسی است و مدہ نیز وجہی دارد صاحب محیط گوید کہ اصل این افشردہ بود بکثرت استعمال افشرہ شد و آن مخصوص بآب میوہ ہای آب دار است کہ بالید یا کوبیدہ فشردہ آب آنہا بگیرند خواہ بر آتش

بقوام آرند کہ رُب نامند و یا در آفتاب گذارند تا غلیظ شود کہ عصارہ گویند و بالفعل عبارت است از آب افشردۂ فواکہ مائی رسیدۂ ترش و چاشنی دار مانند انار و آلو بالو و توت و زرشک یا آب لیمو یا ترنج و یا سرکہ انگوری و یا عرق نساع و تمر ہندی محلول بہ آب و یا آب انبہ خام و فالسہ و جامن و امثال اینہا کہ صاف کردہ و بقدر حاجت قند یا شکر داخل کردہ و آب نیز آن مقدار کہ خوش مزہ گردد با طعام یا بدون آن نوشند۔ مزاج ہر افشرہ بر طبع ہر میوہ کہ از ان افشرہ سازند ولیکن طبع اکثر بارہا دانک و رطب است مؤلف عرض کند کہ محقق

مفردات طب غنی صاحب محیط صراحت خوشی کردہ است معاصرین عجم ہم از افشرہ ہمین معنی خاص مراد گیرند۔ چنانکہ صاحب محیط نوشتہ (اردو) نچوڑا ہوا۔ امیر نے لفظ افشرہ پر لکھا ہے کہ اسم مذکر۔ افشردہ کا مخفف وہ شربت جو لیمو وغیرہ کے عرق سے ترش کیا گیا ہو (آتش ؎) افشرے کا بوسہ بازی مین مجھے ملتا ہے لطف پستہ قند کی ڈلیان دہ لب ہین خال لب ہین فالسے

افشرہ گر اصطلاح۔ ہمان افشرگر است کہ بدون ہای ہوز گذشت و حقیقت و ماخذ این ہمہ را نجا مذکور۔ صاحبان رشیدی و بحر و بہار ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو افشرگر۔

(۱) افشنک بقول برہان و جہانگیری و جامع (۱) بروزن چشنک و (۲) بروزن خرچنگ شبنم را گویند کہ بر روی سبزہ و گل و لالہ نشیند۔ صاحب ناصری

(۲) افشنک بذکر ہر دو برای (۱) سندی آوردہ (زردگی ؎) باغ ملک آمد طری از رشحۂ کلک وزیر۔ زانکہ افشنک می کند مرغان و بستان را طری۔ صاحب رشیدی نسبت ہر دو فرماید کہ انچہ افشانندہ شود مراد از شبنم۔ صاحب سروری بذیل (۱) ذکر (۲) ہم کردہ خان آرزو در سراج

نسبت (۲) فرماید که مخفف افشانک باشد بمعنی هرچه افشانده شود و کاف آخر برای نسبت باشد و (۱) مخفف (۲) و مجازاً بمعنی شبنم شهرت گرفته مؤلف عرض کند که شک نیست که (۱) مخفف (۲) باشد بحذف نون واگر (۲) را مخفف (افشانک) گیریم و کاف آخره عربی را برای نسبت اندرین صورت معنی افشانک آنچه منسوب به افشان است و کنایه از شبنم - مخفی مباد که فشک و فشنگ هر دو لغت ترکی و بقول کنز بمعنی حشوه بارود است و صاحب انندراج فشنگ گوید که معاصرین عجم کارتوس بندوق را گویند مؤلف عرض کند که چاره ندارد که فارسیان قدیم برهمین لغت ترکی الف وصلی زیاده کرده بمعنی قطره شبنم استعمال کرده باشند والله اعلم واضح باد که افشنگ به بای فارسی بعوض فا بهمین معنی بجای خودش گذشته است واز ماخذش هم همدرانجا چیزی نوشته ایم ولیکن مقابله هر دو در اینجا عرض کنیم که افشنگ مبدل افشنگ باشد که فا به بای فارسی بدل شد همچون سفید و سپید و ماخذ افشنگ آنچه خان آرزو بیان کرده قرین قیاس است (ارغو) دیکهو افشنگ -

افشنه بقول برهان و ناصری و جهانگیری بفتح اول و ثالث و نون و سکون ثانی نام دهی است از دهای بخارا - گویند ولادت شیخ بوعلی آنجا شده - صاحب رشیدی گفته که در قاموس بحذف الف است - خان آرزو در سراج فرماید که وجه آوردن صاحب قاموس در لغات عربی هیچ ظاهر نشد مؤلف گوید که بقول صاحب منتخب که محقق زبان عرب است فشن بالضم دهیست در مصر پس ازین نیست که فارسیان الف وصلی در اول دهای نسبت در آخرش زیاده کرده نام دهی تنها و ندکه در بخارا واقع است

(اردو) افشنہ۔ دیہات بخارا سے ایک دیہہ کا نام ہے جو شیخ بوعلی سینا کا مولد کہا جاتا ہے

افشو | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وضم شین منقوطہ بلغت ژندو پاژند بمعنی بیا۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و حالا استعمال این متروک است اگر معنی بیان کردۂ صاحب انند را تسلیم کنیم مصدر این افشو نتن باشد ولیکن محققین مصادر ذکر این نکردہ اند (اردو) آ۔ آنا کا امر حاضر۔

افشون | بقول برہان ورشیدی وسروری وجامع وسراج بروزن افسون چیزی باشد مانند پنجۂ دست و دستہ نیز دارد کہ دہقانان بدان غلہ کوفتہ شدہ برباد دہند تا کاہ ازان جدا شود و مؤلف عرض کند کہ معنی این افشانندہ باشد یعنی پریشان کنندہ مرکب است از افش و آن۔ صاحب برہان برفش گفتہ کہ بمعنی پریشان است و بر کلمہ آن آوردہ کہ برای فاعل شد۔ و اگر ادہ بمعنی فاعل کند ہمچون فشان کہ بمعنی فشانندہ مستعمل است الف بقاعدۂ فارسی بدل شد بواو چنانکہ تارغ و تورغ تافشون شد پس الف وصلی در اولش آوردہ افشون بمعنی افشانندہ آنرا نام نہادند کہ غلہ را بواسطۂ آن پریشان کنند و بباد دہند بمقصد خاص (اردو) وہ ٹوکری جس میں غلہ ڈالکر اساتے ہیں یعنی دائے ہوئے غلے کو ٹوکری میں رکھکر ہوا کے رخ پر اڑاتے ہیں تاکہ بھوسا نکلکر غلہ صاف و پاک ہو جائے۔

افشہ | بقول برہان ورشیدی وناصری وجہانگیری وسراج وجامع بروزن کفچہ (۱) بمعنی بلغور باشد و آن غلہ ایست کہ در آسیا خورد کنند و بشکنند چنانکہ آرد نشود۔ صاحب سروری گوید کہ (۲) بمعنی شبنم است و اوشہ نیز آمدہ۔ مرادف ہمان افشک کہ گذشت و صاحب شمس

ئیا هیئت - صاحب محیط ذکر این نکرد و بر بلغور فرماید که عصیده باشد و بر عصیده نویسد
ی است مصنوع و بلغور هم گویند و از صراحت مزید ساکت صاحب برهان بر بلغور
که بروزن پرزور هر چیز درهم شکسته و درهم کوفته عموماً و گندم نیم پخته خصوصاً که در آسیا
نشکسته باشند و آشی را نیز که از ان پخته باشند بلغور خوانند و صاحب منتخب بر عصیده
له نوع حلوائیست و پس مؤلف عرض کند که افشه بمعنی اول مزید علیه فشه باشد که
وصلی در اولش آورده افشه کردند و فشه بزیادت های نسبت که افادهٔ معنی مفعولی کند
پریشان شده که فش بقول برهان بمعنی پریشان آمده پس افشه کنایه غله را نام نهادند
سیاخورد کرده باشند چنانکه نوبت به آرد نرسد - صاحب جهانگیری سند این از رضی الدین
ری آورده (ع) گندم افشه که مهو داست ؛ و نسبت معنی دوم عرض می شود که
ف (افشک) باشد که بصراحت ماخذ گذشت بعوض کاف نسبت های نسبت درین
واو شه که بهمین معنی می آید مبدل این (اردو) (ا) دلاهوا غله جو آمانه هوا هو
یکهو افشک -

ن | بقول برهان بروزن تسکین نام شخصی که کریم و صاحب همت مانند حاتم بود خان
در سراج فرماید که نام امیری است از امرای خلفای عباسیه که مانند حاتم و معین
د و فرماید که در فارسی بودن این لفظ نظر است و صاحب ناصری صراحت کند که
ی از عجم بود و نزد خلیفه بغداد ملازمت یافته و معتصم او را سردار کرده بجنگ بابک فرستاد
ک را مغلوب و منکوب کرد آخر الامر متهم بطغیان و کشته شد (قطران ص) یکی چون

معتصم دائم زرافشان است در مجلس ؛ یکی دائم بمیدان در سر افشان است چون افشین ؛
(سوزنی ؎) ای مہ بہر مندی از صاحب و از صابی ؛ وے بہ بہ جوانمردی از حاتم و از
افشین ؛ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این جزا این نباشد کہ این مبدّل افشان است الف
بہ یای تحتانی بدل شد چون تازانہ و تازیانہ و این امالہ باشد و بدین وجہ کہ کریم بود و زر افشانی
می کرد افشین نامش نہادہ باشند و اللہ اعلم (اردو) افشین ایک عجمی شخص کا نام تہا جو مثل
حاتم کے کریم تھا۔ اور خلفای عباسیہ کے دربار میں درجہ امارت پر پہونچا تہا۔

(۱) افضال | لغت عرب است بقول منتخب بالکسر نیکوئی کردن و افزون کردن و بالفتح
بخششہا و افزونیہا فارسیان استعمال این بالفتح کنند و نیز آنرا بامصدر کردن مرکب ساختہ
معنی مصدری گیرند پس ----------

(۲) افضال کردن | بمعنی بخشش ہا کردن آمدہ چنانکہ سعدی فرماید (؎) سوال
نیست مگر بر خزانہ کرمش ؛ زہر آنکہ نہ امروز می کند افضال ؛ ہمیشہ در کرمش بودہ ایم و در
نعمش ؛ زآستان مرتی کجا روند اطفال ؛ (اردو) (۱) افضال۔ بقول امیر (عربی) مذکر
بخشش اور مہربانی کرنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ بالفتح بخشش کی جمع اردو میں مستعمل ہے
(وزیر ؎) غزل بے مثل کہتا ہوں وزیر افضال ایزد سے ؛ نہ میری طبع عالی ہے نہ میری
فکر عالی ہے ؛ (۲) بخشش کرنا۔

افضلی | صاحب مؤید بذیل لغات عرب گوید کہ بالفتح بزیادت یای نسبت بمعنی منسوب
بافضل۔ عرف خاقانی باشد کہ نامش افضل الدین و تخلص خاقانی بود و ظاہر است کہ افضل

اسم تفضیل است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) افضلی خاقانی کا عرف ہے

(۱) افطار | بالکسر۔ بقول بہار بہ معنی روزہ کشادن و بالفظ کردن مستعمل صاحب آصفی فرماید کہ بالفظ نمودن نیز مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند چنانکہ بہ وقت افطار رسید و برای معنی مصدری بامصادر فرس چنانکہ ----------

(۲) افطار کردن | بمعنی روزہ کشادن است (الاطغرا ۵۲) غم روزہ بر من بسی بار کرد ؛ چو ساغر می باید افطار کرد (نشتر خرین اصفہانی ۳) در دو سہ روز یکبار بلب نانی اکتفا و افطار نمودی" (اردو) (۱) افطار۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ روزہ کھولنا۔ روزے کی ضد (غالب ۵) افطار صوم کی کچھ اگر دستگاہ ہو ؛ اس شخص کو ضرور ہے روزہ رکھا کرے ؛ (۲) و (۳) افطار کرنا۔ روزہ کھولنا (رند ۵) بوسہ لب شیرین کا لیا وصل کی شب مین ؛ افطار کیا خرمے سے روزہ رمضان کا ؛

افعی | بقول صاحب اند بالفتح و بآخر الف بصورت یا لغت عربست بمعنی بوبہای خوش و نیز نوعی از مار سیاہ کہ بغایت زہرناک و بزرگ باشد و گویند کہ افعی از دیدن زمرد کور می شود و افاعی جمع آن (ظہوری ۵) افعی دست در عم زخم خورد ؛ ساغری از دست تو تریاک باد ؛ (انوری ۵) نمود عکس نگینت بچشم دشمن ملک ؛ چنانکہ عکس زمرد بدیدہ افعی را ؛ (اردو) افعی۔ بقول امیر ایک قسم کا سانپ جو کالا اور بہت زہریلا

ہوتا ہے اور مجازاً ہر سانپ کو کہتے ہیں (بحر ے) ہے اگر اقبال اپنا کیا کریگی زلف یار نہ کیون فریدون کو نہ کاٹا افعی ضحاک نے ؛

افعی آتشین دم | اصطلاح - مرکب توصیفی بقول صاحب بحر و اند و غیاث بفتح دال مہملہ بندوق را گویند مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد نظر بر تشبیہ بندوق با افعی در طوالت و آتشی کہ از نالش بیرون رود دُم افعی را ماند - انچہ صاحبان تحقیق دال مہملہ را مفتوح گرفتہ اند قابل نظر است زیرا کہ تشبیہ بندوق اندرین صورت معکوس می شود زیرا کہ دستۂ بندوق مشابہ سر افعی است نالش با آتشی کہ از دو بیرون شود مشابہ دُم افعی نہ دَم آن کہ از دُم خارج شود (اردو) بندوق - بقول آصفیہ (عربی) اسم مونث - نعوی معنی گولی - اصطلاحی وہ لوہے کی نلی جسمین بارود بھر کر چھوڑتے تفنگ -

افعی دم | اصطلاح - بقول بہار و اند معروف مؤلف عرض کند کہ بفتح دال مہملہ باشد کنایہ از کسی کہ دَم او مثل افعی است یعنی سخنش بہ مخلوق اثر بد کند و زہر افعی را ماند - اسم فاعل ترکیبی است (محمد اسحٰق شوکت ے) با افعی دمان نامۂ می نویسم ؛ منقش زہر زمرد نگینہ ؛ (اردو) زہریلا - بقول آصفیہ فتنہ انگیز شریر بد ذات غضبناک -

افعی زار | استعمال - بقول بہار و اند معروف مؤلف عرض کند کہ از قبیل لالہ زار و گلزار یعنی جائی کہ در آن کثرت افاعی باشد (محمد اسحٰق شوکت ے) عاقلان از دیدن اقبال دولت غافل اند ؛ خویش را زین دشت افعی زار بیرون کردہ اند ؛ (اردو) وہ جگہ جہان سانپ کثرت سے رہین (مونث)

(۱) افعی زرد دام | اصطلاح - مرکب

(۲) افعی زرد فام | توصیفی - (۱) بقول

خان آرزو در سراج کنایہ از قلم و (۲) بقول بحر و برہان و جامع قلم واسطی مؤلف عرض کند کہ قلم واسطی ہمچون افعی دراز باشد و سیاہ رنگ و صناعان بر و نقش دام کنند یعنی بزہ زرد خام بودنش کہ زرد باشد رشتۂ برنگ دام بر پیچید و چون پختہ و سیاہ شود رشتہ را دور کنند و نقشی زرد مانند دام بر و قائم شود ہمین است حقیقت رزد دام و بدین وجہ کہ روی قلم سیاہ بعد تراشیدنش زرد نمایان شود یعنی رنگ داخلی بیرون می آید کنایۃً قلم واسطی و سیاہ را افعی زرد فام گفتند و خیال ما اینست کہ خان آرزو ہم زرد فام نوشتہ باشد قلم کاتب آنرا زرد دام کرد زیرا کہ غلبۂ رائے محققین بر زرد فام است و صاحب اند گوید کہ (۲) کنایہ از زبانۂ آتش ہم و محققین دیگر این معنی را بر افعی زرد فام نوشتہ اند کہ می آید حیف است کہ سندی پیش نشد (ا ر د و) (۱) و (۲) واسطی بقول صاحب آصفیہ ایک قسم کا عمدہ قلم جو شہر واسط سے آتا ہو اور

وہین کے جنگل مین پیدا ہوتا ہے مؤلف کہتا ہے کہ اس قلم کا رنگ سیاہ ہوتا ہو (مذکر)

افعی زرفام اصطلاح - بقول بحر و ضمیمۂ برہان و مؤید (۱) قلم و (۲) زبانۂ آتش - مؤلف عرض کند کہ روی قلم سیاہ بعد از تراشیدنش از رنگ داخلی زردی می باشد و زبانۂ آتش ہم بالای آتش سرخ و زرد بنظر آید ہمچون زر پس افعی زرفام کنایۃً قلم و زبانۂ آتش را گفتند صاحبان اند و ہفت این را کنایۃً بمعنی (۳) فلک و زمانہ گفتہ اند و از معنی اول و دوم ذکری نکردہ حیف است کہ سندی پیش نشد - خیال ما این است کہ قلم کاتب ہفت قلم را فلک و زبانہ را زمانہ نوشت و صاحب اند نقلش برداشت و اللہ اعلم (ا ر د و)

(۱) دیکھو افعی زرد فام (۲) لو - بقول آصفیہ مونث - شعلہ - لپٹ - لہب - زبانۂ آتش (۳) آسمان - مذکر - زمانہ - مذکر -

افعی قربان اصطلاح - بقول برہان وبحر وسراج ومؤید ورشیدی وجامع وہفت کنایہ باشد از کمان تیر اندازی - صاحب جامع صراحت کند کہ بکسر قاف باشد وصاحب ہفت وانند فرماید کہ بضم قاف است مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است وقربان بالضم صحیح باشد کہ بقول منتخب لغت عرب است بمعنی ہم نشین پس افعی کہ ہم نشین تیر یا قرابر تیر است کنایہ باشد از کمان (انوری ۵) سرحیفت کند افعی قربان وچہ آن دید پر پرانہ کند کرکس ترکش طیران را ؛ (اردو) کمان بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مونث - اس خمیدہ آلہ کا نام جس کے وسیلہ سے تیر چلاتے ہین -

افعی کاہ ربا پیکر اصطلاح - مرکب توصیفی است بقول بحر وبرہان - کنایہ از شعلۂ آتش باشد صاحبان رشیدی وجامع وسراج وہفت وانند وشمس ہم ذکر این کردہ اند - مؤلف گوید کہ کاہ ربا پیکر اسم فاعل ترکیبی است یعنی پیکر کاہ ربا دارندہ واین صفت افعی باشد ومعنی حقیقی این ماری کہ پیکر او بمجہ کہربا ست وکنایہ گرفتہ اند از شعلۂ آتش کہ کاہ می رباید ومی سوزد (اردو) شعلہ - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر زبانہ آتش -

افعی گزیدہ از شکل ریسمان می رمد مثل - صاحب انند گوید کہ این مثلی است مشہور یعنی کسیکہ از موذی آزاری کشیدہ باشد ہمیشہ از مثل وشبیہ او ترسد واز مرادفات این است "مار گزیدہ از ریسمان می ترسد" (سلیم ۵) سنبل اسیر زلف ترا دام وحشت است ؛ افعی گزیدہ می رمد از شکل ریسمان ؛ (اردو) دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک پیتا ہے" صاحب آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ کہاوت ہی یعنی ایک چیز سے ڈرا ہوا اوس کی ہم شکل ہر چیز سے

ڈرتا ہے۔ دغا کھایا ہوا یا نقصان پایا ہوا آدمی ادنیٰ کام بھی سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور فوراً ہاتھ نہیں ڈالتا۔

(۱) افعی مرجان رنگ اصطلاح

(۲) افعی مرجان عصب ہر دو مرکب توصیفی است (۱) بقول خان آرزو در سراج کنایہ از شعلہ و (۲) بقول صاحبان برہان و بحر و جامع و ہفت و انند مراد مؤلف عرض کند کہ مرجان رنگ و مرجان عصب ہر دو اسم فاعل ترکیبی است بمعنی رنگ مرجان و عصب مرجان دارندہ و ہر دو صفت افعی و کنایہ از شعلہ کہ سرخ نیم رنگ می باشد ہمچو مرجان (اردو) (۱) و (۲) دیکھو افعی کاہ ربا پیکر

افغان بقول برہان با غین نقطہ دار بر وزن مستان (۱) بمعنی فریاد و زاری و (۲) نام قبیلہ ایست مشہور و معروف و جمعش افاغنہ بر وزن فراعنہ بطریق جمع عربی۔ صاحب رشیدی نسبت معنی اول فرماید کہ نالہ باشد و بحذف اول نیز آمدہ صاحب ناصری در معنی اول با برہان متفق و نسبت معنی دوم گوید کہ اصل ایشان از مصر بود و بمرور دہور از میان بنی اسرائیل بیرون رفتہ بہندوستان افتادند و در انجا بکوہستان قلعۂ خیبر نام بنیاد کردند و بتدریج حکومت و سلطنت در ملک ہندوستان یافتند اکنون افغانستان محکوم خوانین آنہاست و صاحبان سروری و مؤید ہم ذکر این بہر دو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بالفتح نالہ باشد و فغان مخفف و ضم فغان لہجہ عراقیان است اقتضا آن دارد کہ افغان نیز بضم اول باشد و نام قبیلۂ معروف کہ چند گاہی پیش ازین سلطنت ایران از سلاطین صفویہ گرفتند و در ہندوستان بعد از سلطنت خضر خانیہ

بادشاهی کردند و نیز شیر شاه ازین قوم همایون بادشاه ولد بابر شاه را شکست داده اکثر ملک را
بتصرف در آورد و چند گاه برادر و پسر او ماندند و آخر به نیروی قدرت آلهی باز همایون شاه
هندوستان را چون عروس دولت بکنار تصرف در آورد پس در هندوستان و ایران سه دفعه
باین قوم سلطنت رسید - صاحب انند و بهار بحواله تاریخ فرشته و او بحواله مطلع الانوار آورده
که افاغنه از نسل قبطیه فرعون اند وقتی موسی علیه السلام بر ان کافران غالب آمدند بسیار
از قبطیان توبه کرده بدین موسی متحلی گشتند و جماعتی که از ایشان از کمال جهل اسلام اختیار
نکرد جلای وطن گزیده و بهندوستان آمده در کوه سلیمان که مابین ملتان و پشاور است
ساکن شد و قبائل ایشان چون بسیار شد موسوم بافغان گردید و چون اولاد ایشان بسیار
شد بمعموره هندوستان مثل کرمان و پشاور متصرف شد و راجه لاهور که با راجه اجمیر خویشی
داشت قصد دفع فتنهٔ ایشان نمود اما افاغنه بامداد مردم کابل و خلج چند کرت دفع کفار کردند
و کفار بجهت خوف آب نیلاب بمقام خود در برسات مراجعت می کردند و مردم کابل و خلج
نیز بخانهای خود می رفتند و هر که از ایشان می پرسید که احوال مسلمانان کوهستان بکجا انجامید ایشان
جواب می دادند که کوهستان مگوئید و افغان بگوئید که بجز افغان و غوغا در انجا چیز دیگر نیست
و ظاهرا بدین سبب مردم فارس الکنه ایشان را افغانستان و خودشان را افغان میخوانند
(ع) افغان زتو شوخ نامسلمان افغان ؛ افغان زتو آفت دل و جان افغان ؛ افغان
بچهٔ در دل تو رحمی نیست ؛ از دست تو افغان بچه افغان افغان ؛ مؤلف عرض کند که
بهار بر لفظ فغان بدون الف اول صراحت کرده است که بالضم - اما مشهور بکسر است و

مزید علیہ آن افغان پس متحقق شد کہ الف اول وصلی است و اصل این فغان کہ اسم جامد زبان فارسی باشد ہم او فرماید کہ اکثر بمعنی نالہ مستعمل ولیکن حقیقت آنست کہ نالہ۔ فریاد دردمند است خواہ حقیقت خواہ مجاز دفغان شور و فریاد باشد (ع) کہ آہنگ بی پردہ افغان بود یعنی ہر صدائی کہ موافق پردہ اے مقامی از مقامات موسیقی نباشد آن را سرود نمیتوان گفت بلکہ فغان محض است کہ گوش را ایذا رساند (ظہوری ۵) چنین بر دغم او گر تواں مردم را چہ عجب کہ نالہ نساز د فغان مردم را چہ از ین شعر مستفاد می شود کہ نالہ در کیفیت آواز زیادہ از فغان است۔ غایتش بمجاز بمعنی نالہ شہرت گرفتہ (ظہوری ۵) تا بر رگہای جان بستیم از قانون درد نیز ند خوش ناخنی بر سینہ ہا افغان ما چہ (الخ) نسبت معنی دوم عرض می شود کہ عجبی نیست کہ فغان مزید علیہ فغ بفتح اول باشد کہ بقول برہان بلغت فرغانہ و ما وراء النہر بمعنی بت وصنم و کنایہ از جوانان خوبصورت و صاحب حسن آمدہ (الخ) پس جادارد کہ فارسیان این طائفہ را نظر بحسن و خوبی صورتش فغان نام کردند و الف وصلی در اولش آمدہ افغان شد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) افغان بقول امیر (فارسی) (ا) فریاد۔ شور و نالہ آپ فرماتے ہین کہ اسکی تذکیر و تانیث مین قطعی حکم نہین ہوسکتا اس لئے کہ وقت استقرائے کلام شعرا جو شعر ملے ہین اُن مین شور و فغان یا نالہ و افغان موزون کیا گیا ہے اور بول چال مین افغان کا استعمال ہی نہیں آپکی راے یہ ہے کہ فغان پر قیاس کرکے تانیث کو ترجیح دیجاے (ناسخ ۵) اسقدر مشق رہی نالہ و افغان کی ہمین بنیاد محبوب مین ہم طرز سخن بھول گئے (قلق ۵)

جوش گریہ سے خوف طوفان تہا ؛ لب ساحل پہ شور و افغان تہا ؛ صاحب رسالہ تذکیر و تانیث نے اسکو مذکر کہا ہے اور حضرت امیر مغفور کی رائے کا بہی اشارہ فرمایا ہے (مومن ؎) بسبب کیونکہ لب زخم بہ افغان ہوگا ؛ شور محشر سے بھرا اس کا نمکدان ہوگا ؛ (۲) افغان - بقول امیر مسلمانون مین ایک قوم ہے جس کو پٹہان کہتے ہین -

افغان برآوردن استعمال - بمعنی نالہ و فغان کردن است (صائب ؎) از گران جانان جدائی قابل افسوس نیست ؛ در فراق سنگ افغان چون فلاخن برمیارد ؛ (اردو) نالہ و فغان کرنا - (۱۷۹۹)

افغان روئیدن استعمال - بمعنی نالہ و فغان برآمدن باشد (ظہوری ؎) رہ احوال ما گویا مغنی می زند امشب ؛ کہ طور دیگر افغان ازنہا و چنگ می روید ؛ (اردو) نالہ و فغان کا بلند ہونا - (۱۷۹۷)

افغان سر زدن استعمال - بمعنی برآمدن و بلند شدن نالہ و فغان باشد (ظہوری ؎) افغان زبان سر زدہ از سینۂ دوزخ ؛ از آتش ہجران تو گرجستہ شراری ؛ (اردو) نالہ و فغان بلند ہونا - (۱۷۹۷)

افغان شکستن بسینہ استعمال - بمعنی بند شدن و کردن نالہ و فغان باشد (ظہوری ؎) ریش کردی سینۂ تاثیر را ؛ در لب بیچارگی افغان شکن (عرفی ؎) من و شکستن افغان بسینہ در شب غم ؛ بنغمہ سنجی مرغ سحر چہ کار مرا ؛ (اردو) نالہ و فغان کا بند ہونا بند کرنا - (۱۷۹۷)

افغان کردن استعمال - بمعنی نالہ و فغان کردن باشد (ظہوری ؎) ازین افغان کہ بلبل کرد در دام ؛ نہ تنہا خود چمن را در قفس کرد ؛ (اردو) نالہ و فغان کرنا - (۱۷۹۷)

افغان کشی کردن استعمال - بمعنی افغان

کردن است که گذشت (عرفی ؎) در بزم وی ایدل مکن افغان کشی انجا به بانغمهٔ بی شعبه	و آوازه نه سازد به (اردو) نالہ و فغان کرنا۔

(۱) افکانه | بقول جهانگیری با اوّل مفتوح ثبانی زده و کاف عجمی بچه را گویند که نارسیده از شکم مادر بیفتد و آنرا آفکانه بالف ممدوده و فکانه بحذف الف نیز خوانند و صاحب سروری مؤید فرماید که اعم است برای بچهٔ آدم یا حیوان که از شکم مادر افتاده باشد (امیر خسرو ؎) فلک را همش از در خانه افتد به حوادث زاشکمش افکانه افتد به و صراحت نکرده که بکاف عربی است یا فارسی (ثنائی از ناصری ؎) خام گم نام رفته از خانه به که بود خیر جنین افکانه به صاحب هفت صراحت کاف پارسی کرده و در تعمیم معنی با سروری و مؤید اتفاق دارد غان آرزو در سراج فرماید که این مخفف آفکانه است که در ممدوده گذشت و هم او در ممدوده بر آفکانه به کاف فارسی نوشته که اغلب که ماخوذ است از افگندن لیکن هنوز معنی ترکیبی آن بوضوح نه پیوسته مؤلف عرض کند که حالا وقت آن رسید که معنی ترکیبی بوضوح پیوندد۔ بخیال ما اصل این فکانه بدون الف اوّل بکاف عربی است که فارسیان بر لفظ فک (که در عربی زبان بقول منتخب بمعنی جدا کردن دو چیز بهم درشده از یکدیگر و در استعمال فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر انداختن آمده همچون فکّ اضافت) کلمه آنه زیاده کردند که برای اظهار لیاقت آید چون جرمانه و جاودانه که آنه را کلمه نسبت گیریم همچون ماهانه و سالانه و روزانه (بحث این بر آنه گذشت) باقی حال فکانه بمعنی حقیقی۔ لائق فک یعنی لائق انداختن و افتادن باشد و کنایه باشد از بچهٔ ناتمام پس الف وصلی در اوّل این آورده افکانه کردند۔ آنانکه این را بکاف فارسی

گرفته اند مبدل این باشد که کاف عربی بفارسی بدل شود همچون کند و گند که بمعنی آله تناسل آمده و انچه در ممدود به بای عربی و فارسی آبگانه و آپگانه و در مقصوره ابگانه و ابگانه گذشت هم مبدل است که فا به بای عربی و فارسی بدل شود چنانکه زفان و زبان وسفید و سپید و انچه در آبگانه و آپگانه و آفگانه مقصوره بممدوده بدل شد نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است (اردو) دیکهو آپگانه۔

(الف) افکن
(ب) افکندگی
(ج) افکندن

صاحب انند ذکر (الف) کرده که امر (ج) است و هم او (ب) را بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی افتادگی و بندگی و فرسودگی آورده که حاصل بالمصدر (ج) باشد و بقول ضمیمه برهان کنایه از فروتنی و فضله و (ج) بقول موارد (ا) بمعنی انداختن و برزمین زدن فرماید که بکاف فارسی است و مرادف این ابگندن و اوفگندن و فگندن و اوگندن و اوگیندن و بیوگندن مؤلف عرض می کند که ما بر ابگندن ببای عربی اشاره این کرده ایم و اپگندن به بای فارسی هم گذشت و این هر دو مبدل (ج) است و نسبت دیگر مرادفات این بجایش ذکر کنیم با قی حال (ج) بقول مقننین فرس مصدر سماعی است و اصلی و بقول ما قیاسی و جعلی که اصل این فگندن بدون الف وصلی با کاف عربی است و مرکب بالغت عرب فگ و نون زائد و علامت مصدر صراحت فگ بر افکانه کرده ایم۔ آنانکه این مصدر را بکاف فارسی گرفته اند خیال بر ما خذ نکرده اند و جز این نباشد که آن را مبدل این گیریم که کاف عربی به فارسی بدل شود همچون کند و گند پس الف اول این وصلی است و بقول صاحب بحر بمعنی انداختن باشد (کامل التصریف) و مضارع

این افکند (کلیم ؎) کلیم از فکر آن لب ہای پر شور ؛ نمک در دیگ سودا بیش افکن ؛ (اردو) (۱) ڈال - ڈالنا کا امر (۲) دیکھو افتادگی - فضلہ - بقول آصفیہ (عربی) مذکر - بول و براز چرک - (۳) ڈالنا - گرانا -

(۲) افکندن - بقول موارد بمعنی گذاشتن ہمچون واپس افکندن و این مجاز معنی اول است (خسرو ؎) آن حرم قدس چو واپس فکند ؛ راہ در اقصای مقدس فکند ؛ مخفی مباد کہ در مصرع ثانی این شعر راہ افکندن متعلق است بہ معنی ہفدہم (اردو) چھوڑنا -

(۳) افکندن - بقول موارد بہ معنی گستردن است چون افکندن سفرہ و بساط و خوان و این مجاز معنی اول باشد (کمال اسمعیل ؎) ہر کجا چہرۂ تو سفرہ خوبی فکند ؛ دہنت آورد آنجا بلبان شیرینی ؛ (ظہوری ؎) بگلذار افکندہ عشرت بساط ؛ نگنجیدہ در پوست گل از نشاط ؛ (ولہ ؎) مگر افکند عشق خوان کرم ؛ کہ کردند ہم کاسہ لاونعم ؛ (اردو) بچھانا -

(۴) افکندن - بقول موارد بمعنی بریدن چون افکندن زبان یعنی بیکار کردنش کہ مجاز معنی اول است (حسین ثنائی ؎) مگر زباغ ارم با صفاش حرفی گفت ؛ کہ تیغ باد سحر غنچہ را زبان افکند ؛ (اردو) کاٹنا -

(۵) افکندن - بقول موارد بمعنی مقابل شدن ہمچون با کسی افکندن (شیخ شیراز ؎) منکہ با موری بقوت بر نیایم ای عجب ؛ با کسی افکندہ ام کو بکسلد زنجیر پا ؛ صاحب ضمیمہ برہان ہم این را بمعنی برابری کردن نوشتہ و سندی پیش نکردہ و صاحب ناصری در ضمیمہ کتاب باستناد ہمین شعر سعدی معنی برابری کردن را آوردہ مخفی مباد کہ این مجاز معنی اول است

(اردو) مقابل ہونا - ہماری رائے میں پالا پڑنا - اس کا عمدہ ترجمہ ہے - بقول آصفیہ سابقہ پڑنا (مومن ؎) دل بستگی جو ہے کسی زلف دوتا کے ساتھ ؛ پالا پڑا ہے مجھکو خدا کس بلا کے ساتھ ؛

(۶) افکندن - بمعنی فرود آوردن وخوابانیدن چنانکہ خیمہ افکندن یعنی خیمہ استادہ را فرود آوردن وخوابانیدن - صاحب نوادر ذکر این کردہ (؎) بیفگن خیمہ تا محمل برانند ؛ کہ ہمراہان این منزل روانند ؛ ہم او بحوالۂ خان آرزو فرماید کہ این معنی ضد معنی ہفتم است کہ می آید وخصوصاً چون معنی توقف واقامت در موضعی ملحوظ باشد گویند بادشاہ برکنار دریا خیمہ افکند اندرین صورت معنی ہفتم مراد باشد مؤلف عرض کند کہ این متعلق ومجاز معنی اول است وفرق با معنی ہفتم ظاہر شود از صلہ وقرینہ یعنی چون گوئیم کہ از انجا خیمہ ہا افکندیم وروان شدیم معنی خوابانیدن خیمہ مقصود باشد وبر خلاف این چون خواہیم کہ در انجا خیمہ افکند ومقیم شد" معنی ہفتم مراد باشد (اردو) اتارنا - گرانا -

(۷) افکندن - بقول موارد بمعنی نصب کردن وبر پا نمودن ہمچون چارطاق افکندن وخیمہ افکندن ہم درین داخل است (شیخ نظامی ؎) فلک بر زمین چارطاق افکنش ؛ زمین بر فلک پنج نوبت زنش ؛ مخفی مباد کہ این مجاز معنی اول است (اردو) کھڑا کرنا - قائم کرنا - ڈالنا - جیسے خیمہ ڈالنا -

(۸) افکندن - بقول موارد بمعنی کردن ہمچون شمار افکندن وشکار افکندن وگذر افکندن (نظامی ؎) چو در صید شیران شمار افکنی ؛ بہ تیری دو پیکر شکار افکنی ؛

(جامی ۵) گذر افکن بہر باغ و بہاری ؛ قدم نہ بر لب ہر جوئباری ؛ واضح باد کہ این مجاز معنی اول است (اردو) کرنا۔

(۹) افکندن - بقول موارد بمعنی بستن چون امید بخیری افکندن (فرخی ۵) چو زیر گشتم و نومید گشتم از ہمہ خلق ؛ امید خویش نکندم بدستگیر جہان ؛ مؤلف گوید کہ مقصود از بستن سپردن باشد و این مجاز معنی اول است (اردو) سپرد کرنا۔ سونپ دینا۔ وابستہ کرنا۔

(۱۰) افکندن - بقول موارد بمعنی نہادن ہمچون پنبہ در گوش افکندن و در آفتاب افکندن و دست بر دوش افکندن و رخت افکندن و داغ بخیری افکندن و بنیاد افکندن و راہ افکندن و این مجاز معنی اول باشد (ضیاء الدین نخشبی ۵) پنبہ اندر گوش خود باید فکند ؛ تا چیز از ذکر تو دیگر نشنود ؛ (محسن تاثیر ۵) انداختم بروی تو چشم تر اب را ؛ چندے در آفتاب فکندم گلاب را ؛ (ظہوری ۵) چنان مست از شوق ہر چیز ہست ؛ کہ بر دوش شاخ افکند جلوہ دست ؛ (صائب ۵) دور بینان در فراز کوہ میدارند و ما ؛ در رہ سیل حوادث رخت خواب افکندہ ایم ؛ (سلیم ۵) در عشق لالہ را سبب اعتبار شد ؛ داغی کہ با سینۂ صحرا فکندہ ایم ؛ (میر خسرو ۵) چو این بنیاد بر آخود فکندی ؛ گناہ خویش را بر من چہ بندی ؛ (انوری ۵) از تو آباد باد فرخ باد ؛ آنکہ بنیاد فرخ تو فکند ؛ بخیال مؤلف برای بنیاد افکندن معنی قائم کردن بہتر از نہادن است و سند راہ افکندن بر معنی دوم گذشت پس بنیاد افکندن را متعلق بہ معنی ہفدہم باید کرد (اردو) رکھنا

(۱۱) افکندن - بقول موارد بمعنی شکستن چون دندان افکندن (میر معزی ؎) چو تیغ او شکند شیر شرزہ را چنگال ٭ چو تیر او فکند پیل مست را دندان ٭ مؤلف عرض کند کہ در اینجا مقصود از معنی دور کردن و جدا کردن است و مجاز معنی اول و ہمین معنی بر معنی چہارم ہم می آید (اردو) توڑنا - گرانا۔

(۱۲) افکندن - بقول موارد بمعنی محو و ناپدید کردن ہمچون پی افکندن (امیر خسرو ؎) چو نتوانست خونم را پی افکند ٭ گناہم را سیاست بر وی افکند ٭ و این مجاز معنی اول است (اردو) محو کرنا - مٹانا۔

(۱۳) افکندن - بقول موارد بمعنی کاشتن ہمچون افکندن تخم (ثنائی ؎) بسکہ با ما سازگاری کرد و من از درد خویش ٭ تخم خواب اندر دماغ پاسبان افکندہ ایم ٭ مؤلف عرض کند کہ از قبیل افشاندن تخم است کہ گذشت - یعنی چون خواہند کہ کاشت تخم کنند تخم را بر زمین بیفشانند و بیفکنند و این متعلق و مجاز معنی اول است (اردو) بونا۔

(۱۴) افکندن - بقول موارد بمعنی جدا کردن ہمچون دست از دامان افکندن و لباس افکندن و این مجاز معنی اول است (ثنائی ؎) طاقتم بنگر کز ان تیغی کہ بر سر خوردہ ایم ٭ دور دم از دامان لب دست فغان افکندہ ایم ٭ (طالب آملی ؎) آن دل کہ لباس خودی از خود بیفکند ٭ زین دجلہ خون دامن خاکی گذراند ٭ (اردو) جدا کرنا - کھینچ لینا - اتار دینا۔

(۱۵) افکندن - بقول موارد بمعنی زدن چون زخم افکندن و این مجاز معنی اول است (صائب ؎) کی بہ شود بہ مرہم زنگار آسمان ٭ زخمی کہ ما بدل زتمنا فکندہ ایم ٭ (اردو)

ڈالنا - لگانا -

(۱۶) افکندن - بقول صاحب موارد بمعنی ساختن و درست کردن چنانکہ شراب افکندن (علی خراسانی ؎) بادہ گر خام است بزم عیش ما افسردہ نیست ۔ تا کردہ ایم از خون صبوحی تا شراب افکندہ ایم ۔ مؤلف عرض کند کہ درین سند افکندن شراب بمعنی ترک کردن است نہ ساختن - اندرین صورت افکندن بمعنی ترک کردن و ترک گفتن باشد نہ ساختن و این مجاز معنی اول است (اردو) ترک کرنا - چھوڑ دینا -

(۱۷) افکندن - بقول موارد بمعنی ایجاد کردن و آفریدن باشد چنانکہ نقش افکندن (باقر کاشی ؎) حافظ از شوق بیا قرد ہد آمرزش خویش ۔ نقش ہر سجدہ کہ بر خاک مصلا فکنم ۔ مؤلف عرض کند کہ درینجا افکندن بمعنی ساختن و قائم کردن است و من وجہ متعلق بہ معنی ہشتم توان کرد و مجاز معنی اول باشد (اردو) قائم کرنا - کرنا -

(۱۸) افکندن - بقول موارد بمعنی منحصر و موقوف داشتن است ہمچون افکندن بر چیزی و این مجاز معنی اول است (صائب ؎) راہ رو را لنگر آرام در منزل خوشست ۔ خواب خود را در زمین بر خلوت گور افکند ۔ (اردو) منحصر کرنا - موقوف رکھنا -

(۱۹) افکندن - بقول موارد بمعنی نوشتن چنانکہ بدفتر افکندن (خاقانی ع) حدیث عشق را بر دفتر افکن ۔ مؤلف عرض کند کہ درینجا افکندن بمعنی متعلق کردن ہم باشد و من وجہ بامعنی دوم یعنی گذاشتن ہم تعلق دارد و مجاز معنی اول است (اردو) متعلق کرنا - چھوڑنا - لگانا

(۲۰) افکندن - بقول موارد بمعنی دادن باشد چون آب افکندن در چیزی و بر چیزی -

(جیلانی گیلانی ؎) برگ رد یدا ز محبت خوشہ بند واز وفا پہ جای آب ارخون ما برتاک انگور افکند پہ مؤلف عرض کند کہ در ینجا معنی ریختن و افشاندن بہتر از دادن است و این متعلق و مجاز معنی اوّل است (اردو) دینا۔ ڈالنا۔

(۲۱) افکندن۔ بہ تحقیق با معنی آمادہ کردن باشد ہمچون افکندن بہ تقلید و افکندن بخون کہ بجایش می آید و سند این ہم ہمدرا نجا مذکور شود (اردو) امادہ کرنا۔

افکندن آب استعمال۔ این ہمان است کہ در محمد دودہ بر آب افکندن بر چیزی گذشت متعلق بہ معنی بستم افکندن۔ سند این ہم در محمد دودہ گذشت (اردو) دیکھو آب افکندن بر چیزی

افکندنِ امید استعمال۔ مرکّب اضافی بمعنی امید بستن و امید وابستہ کردن۔ متعلق بہ معنی نہم افکندن و سند این ہم ہمدرا نجا مذکور (اردو) امید وابستہ کرنا۔ سونپ دینا۔

افکندن باکسی (مصدر اصطلاحی) بمعنی مقابل شدن باکسی و این متعلق است با معنی پنجم افکندن و سند این از کلام شیخ شیراز ہمدرا نجا گذشت (اردو) کسی کے ساتھ مقابل ہونا۔ پالا پڑنا۔ سابقہ پڑنا۔

افکندن بہ تقلید استعمال۔ آمادہ کردن بر تقلید (ظہوری ؎) سائلان گاہی کریمان را بتقلید افکند پہ خویش را کردم خراب آخر زبس ابرام خویش پہ و این متعلق باشد بمعنی بست و یکم افکندن (اردو) مقلد بنانا تقلید کرنا۔ تقلید پر آمادہ کرنا۔

افکندن بخون استعمال آمادہ بہ قتل کردن و این متعلق بہ معنی بست و یکم افکندن است (عرفی ؎) فرح شادی را بخون افکند دیگر دل کجاست پہ کافرین بر دست و تیغ عرفی غازی کند (اردو) قتل پر آمادہ کرنا

افکندن بر دفتر استعمال - بمعنی نوشتن بر دفتر و متعلق کردن و گذاشتن بر دفتر ہم باشد و این متعلق است بہ معنی نوزدہم افکندن و سند این ہمہ را بنجا مذکور (اردو) دفتر میں لکھنا دفتر سے متعلق کرنا - چھوڑنا -

افکندن بر کسی مصدر اصطلاحی بمعنی منسوب کردن بہ کسی و بذمۂ کسی انداختن و این مجاز معنی اول است و سند این بر معنی دوازدہم افکندن (اردو) سر مارنا - بقول آصفیہ ذمے ڈالنا - سر ڈالنا (داغ ؎) ای محبت دل آشفتہ کا سودا دیکھا اس کی زلفوں سے لیا اور میرے سر مارا ؎

افکندن بساط استعمال - مرکب اضافی بمعنی گستردن فرش باشد متعلق بہ معنی سوم افکندن و سند این ہمہ را بنجا مذکور از قبیل افکندن سفرہ کہ می آید (اردو) فرش بچھانا

افکندن بنیاد استعمال مرکب اضافی - بمعنی قائم کردن بنیاد باشد متعلق بہ معنی دہم افکندن و سند این از خسرو و انوری ہمہ را بنجا گذشت (اردو) بنیاد قائم کرنا - بنا ڈالنا

افکندنِ پنبہ در گوش مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی غفلت داشتن و سخن ناشنیدن صاحب بحر پنبہ در گوش افکندن ذکر این کردہ متعلق بہ معنی دہم افکندن سند این از ضیاء الدین بخشی ہمہ را بنجا گذشت (اردو) کان میں تیل ڈال لینا - کان میں تیل ڈالنا بقول آصفیہ اپنے کو بیخبر اور بہرا بنا لینا - کچھ نہ سننا -

افکندنِ پی چیزی مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی محو و ناپدید کردن نشان آن چیز متعلق بہ معنی دوازدہم افکندن - سند این ہمہ را بنجا گذشت (اردو) کسی چیز کو محو کرنا مٹانا - بے پتا کرنا -

افکندنِ تخم مصدر اصطلاحی - مرکب

اضافی - بمعنی کاشتن و متعلق بہ معنی سیزدہم
از فکندن و سند این ہمہ را نجا گذشت و سند دیگر
از کلام صائب یافتہ ایم (ے) نیست صائب
غیر آہ نا امیدی خوشہ اش تخم امیدی کہ من
در شورہ زار فکندہ ایم ؛ (اردو) بیج بونا۔
بیج ڈالنا - تخم ریزی کرنا۔

افکندن چارطاق | مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی - بمعنی برپا کردن خیمہ - متعلق بمعنی
ہفتم افکندن و سند این ہمانجا مذکور (اردو)
خیمہ ڈالنا - خیمہ استادہ کرنا۔

(۱) افکندن چیزی بچیزی | مصدر
(۲) افکندن چیزی در چیزی | اصطلاحی
مرکب اضافی (۱) منحصر داشتن یک چیز بر چیز
دیگر باشد و (۲) نہادن و انداختن چیزی
در چیزی چنانکہ (۱) افکندن خواب بخلوت
و (۲) افکندن گلاب در آفتاب و افکندن
آب در شیشہ و مماثل آن و این متعلق بہ معنی
ہجدہم افکندن و سند ہر دو ہمدرانجا مذکور شد
(اردو) (۱) کسی چیز کو کسی چیز پر موقوف
رکھنا جیسے سونے کو خلوت پر موقوف رکھنا
(۲) کسی چیز کو کسی چیز میں ڈالنا - جیسے بیجھونا
دھوپ میں ڈالنا - پانی بوتل میں ڈالنا۔

افکندن خوان | مصدر اصطلاحی - مرکب
اضافی بمعنی گستردن خوان از قبیل افکندن
بساط و سفرہ باشد و متعلق بہ معنی سوم افکندن
و سند این از کلام ظہوری ہمدرانجا گذشت
(اردو) دسترخوان بچھانا۔

افکندن خیمہ | استعمال - مرکب اضافی
بمعنی فرود آوردن خیمہ استادہ و این متعلق
است بمعنی ششم افکندن و سند این ہمدرانجا
مذکور (اردو) خیمہ اتارنا - گرانا۔

افکندن داغ | استعمال - مرکب اضافی
بمعنی نہادن و قائم کردن و زدن داغ باشد
سند این بر معنی دہم گذشت کہ این متعلق بآن است

(اردو) داغ لگانا - داغ دینا - داغ ڈالنا

افگندن دام | استعمال - مرکب اضافی - بمعنی گستردن دام باشد متعلق بہ معنی سوم افگندن (عرفی ؎) دانہ می ریزد تغافل می کند دنی ہمین نہان ؛ شیوۂ صیاد بی افگندن دام است و بس ؛ (ولہ ؎) ز مشکلات محبت نیفگنم دامی کہ مرغ عقل نسازد بآب و دانۂ خویش (اردو) دام بچھانا -

افگندن درجیب | استعمال بمعنی دہم افگندن متعلق یعنی نہادن درجیب (ظہوری ؎) درجیب گل افگندہ صبا نافۂ بوئی ؛ گویا کہ سری بر زدہ از حلقۂ موئی ؛ (اردو) جیب میں ڈالنا

افگندن دست از دامان | مصدر اصطلاحی - بمعنی جدا کردن دست از دامان باشد متعلق بہ معنی چہاردہم افگندن و سند این از ثنائی ہمدرانجا مذکور (اردو) دامن سے ہاتھ جدا کرنا - کھینچ لینا - دامن چھوڑ دینا -

افگندن دست بر دوش | استعمال مرکب اضافی - بمعنی نہادن دست بر دوش باشد و متعلق بہ معنی دہم افگندن و سند این ہمدرانجا مذکور (اردو) کاندھے پر ہاتھ رکھنا

افگندن دندان | استعمال - مرکب اضافی بمعنی از ہیچ بر کندن و شکستن دندان باشد و متعلق بہ معنی یازدہم افگندن و سند این ہمدرانجا مذکور (اردو) دانت گرانا - اکھیڑنا - توڑنا

افگندن راہ | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی راہ پیدا کردن و قائم کردن کہ بر معنی دہم و ہفدہم ذکرش گذشت و سند این بر معنی دوم مذکور (اردو) راستہ ڈالنا - راستہ قائم کرنا

افگندن رخت | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی نہادن ساز و سامان باشد و متعلق بہ معنی دہم افگندن و سند این از کلام صائب ہمدرانجا گذشت (اردو) ساز و سامان ڈالدینا -

افکندن زبان مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی یعنی بیکار کردن زبان و کنایہ باشد از بریدنش متعلق بہ معنی چہارم افکندن و سند این ہمہ رانجا مذکور (اردو) زبان کاٹ دینا

افکندن زخم استعمال - مرکب اضافی یعنی کردن و نہادن و زدن زخم متعلق بمعنی پنجم افکندن و سند این ہم ہمہ رانجا مذکور (اردو) زخم ڈالنا - زخم لگانا -

افکندن سایہ استعمال - مرکب اضافی یعنی انداختن و کردن و قائم کردن پرتو و سایہ باشد متعلق بہ معنی ہشتم و ہفدہم افکندن (ظہوری)

ے) افکندہ عشق سایہ بفرقم عجیب نیست
گر مہر رانجیمۂ نیلو فر آورم ؟ (اردو) سایہ ڈالنا -

افکندن سفرہ استعمال - مرکب اضافی از قبیل افکندن بساط و خوان کہ گذشت و سند این از کلام کمال اسمعیل بر معنی سوم گذشت کہ این متعلق بہ آن است (اردو) دیکھو افکندن خوان -

افکندنِ سُم مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی کنایہ باشد از لنگ و عاجز شدن چارپایہ و از ہمین مصدر است افکندہ سم کہ می آید و سندش ہم ہمہ رانجا - و متعلق بہ معنی یازدہم افگندن کہ شکستن است و شکستن لازم و متعدی ہر دو آمدہ پس شکستن سُم سبب لنگ و عجز باشد (اردو) گھوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا

افکندن شراب مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی یعنی ترک کردن شراب باشد صاحب موارد بر معنی شانزدہم ذکر این کردہ و افکندن را بمعنی ساختن گرفتہ ولیکن از سند کلام علی خراسانی کہ ہمہ رانجا مذکور است معنی ترک کردن پیدا می شود نہ ساختن و ما اشارہ این در انجا کردہ ایم (اردو) ترک کرنا چھوڑ دینا -

افکندن شکار استعمال - مرکب اضافی بمعنی شکار کردن باشد و متعلق بامعنی هشتم افکندن و سند این همه را بگذشت - (اردو) شکار کرنا -

افکندن شمار استعمال - مرکب اضافی از قبیل افکندن شکار است که گذشت یعنی شمار کردن - سند این بمعنی هشتم افکندن مذکور (اردو) شمار کرنا -

افکندن طرح استعمال - مرکب اضافی بمعنی طرح نهادن و انداختن و قائم کردن است مرادف افکندن بنیاد باشد و متعلق بمعنی دهم و هفدهم افکندن (ظهوری ؎) طرح محنت خانهٔ افکنده ام در کوی دل ؛ یک جهان فرهاد و مجنون هر طرف مزدور باد ؛ (اردو) طرح ڈالنا - بنیاد قائم کرنا -

افکندن عنان بچیزی مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - بمعنی حمله کردن به تعجیل و روان شدن بسوی چیزی - صاحب بحر عنان افکندن بچیزی ذکر این کرده (عرفی ؎) نومید مشو عرفی و افکنده عنان باش ؛ هر چند که از کعبهٔ مقصود نشان نیست ؛ مؤلف عرض کند که چون خواهند که اسپ را تیزی و تندی برانند عنان را می افکنند که از تنگ عنانی اسپ نمیتواند که به تندی بدود و از همین معنی حقیقی معنی مجازی پیدا شد اردو حمله کرنا - دھاوا کرنا -

افکندن کسی بچیزی مصدر اصطلاحی بمعنی منسوب کردن کسی به چیزی متعلق است بمعنی اول افکندن بمجاز (انوری ؎) بچنین جرم و جنایت که مرا افکندند ؛ ای خداوند خدایت مفکن در اقوال ؛ (اردو) منسوب کرنا -

افکندن گذر استعمال - مرکب اضافی بمعنی گذشتن باشد و سند این بمعنی هشتم افکندن گذشت که این متعلق بآن است (اردو) گزرنا

افکندن لباس | استعمال - مرکب اضافی بمعنی دور کردن لباس باشد بصلۂ ازوند این بر معنی چہاردہم افکندن مذکور و این متعلق است بآن (اردو) لباس اتارنا۔

افکندن موج | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی قائم کردن موج است متعلق بمعنی ہفدہم افکندن (انوری ؎) صدف افکندہ موج بر کہ او پشہم بر اطراف خویش دریاوار (اردو) موج قائم کرنا۔

افکندن نقش | استعمال - مرکب اضافی بمعنی ساختن نقش و قائم کردن آن متعلق بمعنی ہفدہم افکندن - سند این ہمہ را نجا مذکور شد (اردو) نقش کرنا۔

افکندہ | بقول سروری بمعنی (۱) انداختہ و (۲) بمعنی سرکین - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اسم مفعول مصدر افکندن است بر ہمہ معانی آن شامل و معنی دوم مجازاً ان

(اردو) (۱) ڈالا ہوا - گرایا ہوا - ڈالنا - اور گرانا کا اسم مفعول - مصدر افکندن کے جسقدر معنی بیان ہوے ہین اون سب کا مفعول (۲) میلا - بقول آصفیہ (ہندی) بمعنی بول و براز - فضلہ - مذکر۔

افکندہ سم | اصطلاح - بقول برہان جامع (۱) کنایہ از عجز و زاری بسیار و بقول صاحب بحر و بہار (۲) لنگ و عاجز و از حرکت باز ماندہ صاحب جہانگیری فرماید کہ کنایہ از عجز باشد مؤلف عرض کند کہ این اسم مفعول مصدر افکندن سم است کہ گذشت و مخصوص است برای چارپایان سم دار یعنی چارپائیکہ شکستہ سم باشد و مجازاً بمعنی عاجز آنانکہ معنی این عجز و زاری نوشتہ اند و این را مطلق و عام خیال کردہ اند برای غیر چارپایان ہم یکندری خوردہ اند قتالی (میر خسرو ؎) رخش علل در رہش افکندہ سم پشت علت و معلول در و

ہرد و گم ؛ (اردو) (۱) سم گرا ہوا۔ سم ٹوٹا ہوا چارپایہ (۲) لنگڑا۔ عاجز۔

افکندہ عنان باشیدن | مصدر۔ اصطلاحی (۱) عنان را تنگ نہ کردن را فگندن لجام تا اسپ تیز و تند بدود (۲) کنایہ باشد از مستعد و آمادہ بودن برای حملہ و این متعلق است با (افکندن عنان بچیزی) کہ گذشت یعنی مصدر مرکب باشد از اسم مفعول آن سند این ہمہ را انجا مذکور شد (اردو) (۱) باگ ڈھیلی کئے ہوئے رہنا تاکہ گھوڑا خوب دوڑے (۲) حملے اور دھاوے کے لئے مستعد اور آمادہ رہنا۔

افگار | بقول برہان و جامع باکاف فارسی بروزن افسار (۱) جراحت پشت چارپا را گویند کہ بسبب سواری و گرانی بار شدہ باشد و (۲) زمین گیر و بجا ماندہ و (۳) آزردہ ہم۔ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ ولیکن نسبت معنی اول بر پشت ریش قناعت کند و وخان آزردہ را سراج فرماید کہ اگرچہ بقول قوسی معنی اوّل مخصوص است بہ دواب ولیکن در استعمال اعم ازان است حتی کہ در جراحات و ہمیہ نیز مستعمل چنانکہ خاطر افگار و خیال خود ظاہر فرماید کہ افگار بمعنی جراحت پشت دواب محلّ تامل بلکہ اعم باشد و فرماید کہ معنی زمین گیر و بجا ماندہ مجاز باشد و گوید کہ معنی سوم از مجرد افگار حاصل نمی شود بلکہ خاطر افگار و دل افگار بمعنی آزردہ است و صاحب سروری بذکر ہر سہ معانی بالاثبت معنی اول فرماید کہ در کلام اکابر بمعنی مطلق جراحت آمدہ و بقول صاحب رشیدی (۴) ریش مجروح و آوکار مبدّل این۔ بہار گوید کہ مطلق خستہ و مجروح مؤلف عرض کند کہ بخیال ما این از قبیل فشار و بیمار است۔ اصل این (نگار بکاف عربی) باشد کہ مرکب است

از فک و آر - بقول صاحب منتخب فک بزبان عرب بالفتح و تشدید کاف جدا کردن دو چیز بهم و رشده از یکدیگر فارسیان در استعمال خود تشدید را به تخفیف بدل کردند و با آر که امر حاضر از آوردن است مرکب ساختند پس فک آر اسم مفعول ترکیبی بمعنی جدائی آورده شده و کنایه از مجروح که مقام جراحت در جسم نوعی جدائی پیدا کند و جادارد که اسم فاعل ترکیبی گیریم بمعنی جدائی آرنده و کنایه از همان مجروح - و الف اول در افکار وصلی باشد و فتحش خبر می دهد ازین که فکار هم بفتح قابود - عوام ناواقف از ماخذ استعمالش بالکسر کردند و خان آرزو بر فکار گوید که فکال به لام هم آمده و این مبدل باشد و کسر اول را نه نوشت و قناعت براین کرد که مخفف افکار قرار داد و تحقیق ما برعکس اوست یعنی افکار مزید علیه فکار باشد آنانکه افکار را بدون صراحت کاف فارسی بکاف عربی نوشته اند ازان تائید خیال ما می شود و آنانکه صراحت کاف فارسی کرده اند آنرا مبدل گیریم که کاف عربی به فارسی بدل شود همچون کند و گند حالا عرض می شود که معنی چهارم یعنی مجروح اصل است و معنی اول یعنی جراحت اعم ازینکه بطور عام گیریم یا مخصوص مجاز آن که معنی حقیقی فک آر بحیثیت اسم فاعل یا مفعول ترکیبی با معنی کنایه جراحت هم تعلق دارد - اکنون باقی ماند معنی دوم و سوم آنرا هم مجاز توان گرفت مخفی مباد که زین گیر بقول بهار کنایه از چیزیست که از جای خود نتواند جنبید (الخ) یعنی منتهای ناتوان و بجا مانده و صاحب بحر خوش تعریفی کند که افتاده و خاکسار را زمین گیر گویند (انتهی) انچه خان آرزو در سراج نسبت معنی سوم نوشته که خاطر افکار و دل افکار بمعنی آزرده است نه تنها افکار قابل

غور است بخیال ما او غور نکرد۔ ہرگاہ افگار را بمعنی حقیقی مجروح تسلیم کردیم و معنی آزردہ را مجازی گرفتیم ہیچ محل اشکال نیست فاتدبر۔ فارسیان استعمال این بصفت سینہ بیشتر کردہ اند و برای دل و خاطر و شخص ہم چنانکہ ظہوری گوید (ع) نباشد لذتی در شور بختی زندگانی را ؛ کہ مہ روئی نمک بر سینۂ افگار می ریزد ؛ (صائب ع) عشق فکر دل افگار زمن دار و بمیش ؛ دایہ پرہیز کند طفل چو بیمار شود ؛ (ولہ ع) آہ می باشد مسلسل خاطر افگار را ؛ در درازی نیست کوتاہی دل بیمار را ؛ (ولہ ع) قسمت خاصان بود ہر چند درد و داغ عشق ؛ عام کن این لطف را بخشی باین افگار دہ ؛ (اردو) (۱) چارپایوں کی پیٹھ کا زخم جو کثرت سواری یا گرانی بار کی وجہ سے ہوا ہو۔ مذکر (۲) افتادہ۔ عاجز۔ صاحب فراش (۳) آزردہ دیکھو آزردہ (۴) افگار۔ بقول امیر (فارسی) مجروح۔ زخمی۔ چاک چاک (ناسخ ع) پرگیا مژگان قاتل کی جو تلوار ونکا عکس ؛ ہو گیا مانند شانہ ومن افگار آئینہ ؛

افگار شدن استعمال۔ بمعنی مجروح شدن باشد۔ صاحب اند بحوالہ فرہنگ فرنگ این را بمعنی ماندہ و خستہ شدن آوردہ عیبی ندارد کہ کار را زمعنی مجازی افگار گرفتہ (اردو) افگار رہونا۔ اس کی سند لفظ افگار پر گزری۔ خستہ ہونا۔

افگار کردن استعمال۔ بمعنی مجروح کردن باشد (ظہوری ع) باکہ زد ہجرت دمی کز عمر بیزارش نکرد ؛ سینۂ کو کز خراش کینہ افگارش نکرد ؛ (امیر معزی ع) آن گل زداغ دست خود افگار کردہ است ؛ ہرگز کسی بدست خود این کار کردہ است ؛

(۱۲۰۷۱)

(اردو) مجروح کرنا۔	زکار من زبان از کار می ماند ؛ بپوشان
افگار ماندن استعمال۔ بمعنی مجروح شدن است (ظہوری ۵) چہ می پرسی	چشم از زخم نگاہ افگار می ماند ؛ (اردو دیکھو افگار شدن۔

افگانہ بقول برہان ورشیدی وجامع و (دری و پہلوی) بچہ نارسیدہ کہ از شکم مادر افتد مؤلف عرض کند کہ ہمان افگانہ کہ بکاف عربی گذشت۔ صراحت ماخذ ہمدرانجا کردہ ایم و این مبدل آن باشد ہمچون کندو گندو (اردو) دیکھو افگانہ۔

(۱) افلاطن (۱) بقول برہان بضم طای حطی مخفف ومعرب (۲) باشد و او حکیمی

(۲) افلاطون بود مشہور و معروف در زمان سکندر و استاد ارسطو است و سازا غنو مخترع اوست صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ و (۲) بقول بہار افلاطون و فلاطون و فلاطن مرادف یکدیگر (انوری ۵) کمینہ چاکر علمت ہزار افلاطون ؛ کمینہ بندہ فضلت ہزار اسکندر ؛ صاحب انند صراحت کند کہ افلاطون لغت یونانی است (اردو) افلاطون اور فلاطون۔ بقول امیر یونان کے ایک بڑے مشہور حکیم کا نام ہے جو ارسطو کا استاد تھا اور سقراط کا شاگرد (اسیر ۵) وہ مے کش ہوں کہ ہین سامان میخواری تو کیا غم ہے ؛ تن خاکی خم افلاطون کا چلو ساغر جم ہے ؛ آپ فرماتے ہین کہ یہ پہلا حکیم ہے جس نے حکمت اشراقی کے اصول درست کئے ۴۳۰ برس قبل پیدایش مسیح علیہ السلام پیدا ہوا۔ ابتدا ہین اسکی طبیعت صنعتون کی طرف متوجہ تہی اور شعر کہنے کا بہی شوق تہا بیس برس کی عمر مین قصائد مثنویان اور کئی دیوان تصنیف کئے بعد اس کے حکمت و فلسفہ

کی طرف مائل ہوکر آٹھ برس تک سقراطیس کی خدمت مین رہا۔ سقراطیس کے مرنے پر علم کا بہت ذخیرہ جمع کرکے مقام اثینہ مین ایک مدرسہ قائم کیا اور آخر عمر تک پڑھانے کا شغل رکھا۔ اسکی خوش بیانی کی دھوم یہانتک ہوئی کہ عورتین بھی مشتاق کلام ہوکر مردون کے لباس مین آتی تھین ۷۷ برس کی عمر مین انتقال کیا یہ حکیم ذی اخلاق خوش صفت تھا تالیفات مین جو فلسفیات افلاطونہ کے نام سے مشہور ہین پنتیس مباحث اور تیس مکتوبات ہین جن مین مختلف فنون طبعیات منطق۔ سیاست۔ مدن۔ علم تہذیب اخلاق وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔ شعرا جو افلاطون کے ساتھہ خم کا ذکر کیا کرتے ہین اسکا منشا ترجم افلاطون سے معلوم نہین ہوتا۔ البتہ صاحب غیاث اللغات نے بحوالہ کتب تاریخ لکھا ہے کہ افلاطون اپنی آخر عمر مین ایک بڑے خم مین بیٹھ گیا شاگردون نے اوس کی وصیت کے موافق اس خم کا منھ بند کرکے ایک پہاڑ کے غار مین رکھدیا۔

افلاک | بالفتح لغت عرب است جمع فلک بمعنی آسمانہا فارسیان این را با الفاظ فارسی مرکب کردہ استعمالش بمعانی خاص کردہ اند کہ در ملحقات می آید (صائب ۵)

یک دل بیدار در نہ پردۂ افلاک نیست ؎ پردہ خواب است گویا پردۂ این سازہا

(اردو) افلاک۔ بقول امیر۔ فلک کی جمع۔ آسمان (بحر ۵) آج دنیا مین گلہ کرتے ہین جو افلاک کا پھکل وہی زیر زمین شکوہ کرین کے خاک کا ؎

افلاک شناسان | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجان۔ صاحبان ضمیمہ برہان و مؤیدہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری از کلام نظامی سند آوردہ (۵) دفتر افلاک

شناسان بسوزد دیدۂ خورشید پرستان بدزد
مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دو اندرگان احوال افلاک و سیارگان فلک پس کنایہ باشد از منجمان (اردو) منجمین۔ علم نجوم کے عالم واقف۔

افلاک ظل اصطلاح۔ بقول بحر معنی بسیار حمایت صاحب ضمیمہ برہان گوید کہ مرادف آسمان سایہ بمعنی بسیار حمایت۔ صاحب مؤید فرماید کہ بمعنی سخت حمایت کذا فی الادات و این صفت بادشاہی کہ سایۂ لطف او محیط باشد جملہ عالم را مانند افلاک۔ پس معنی ترکیبی۔ سایۂ ہمچون افلاک است چنانچہ شیر دل ای دل ہمچون شیر است و این ترکیب در اصل صفت موصوف بود بر وجہ تشبیہ و بعدہ مقلوب کردند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی مثل افلاک سایہ گستر و شیر دل ہم ازین قبیل است (اردو) مثل افلاک کے تنا گستر۔ بادشاہوں کی صفت۔

افلاک نشینان اصطلاح۔ صاحب انند بحوالہ بہار گوید کہ بمعنی منجمان است و بہار ازین ساکت و سندی کہ برای این پیش کردہ ہمان شعر نظامی است کہ بر افلاک شناسان گذشت بدین تصرف کہ در مصرع اول بجای افلاک شناسان افلاک نشینان نوشتہ بود دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ بخیال ما قسامح او بیش نیست و جا دارد کہ بلحاظ معنی لفظی این کنایہ گیریم از کواکب ولیکن سند استعمال باید و نمیشود کہ منجمان را افلاک نشینان گوئیم فتامّل (اردو) دیکھو افلاک شناسان۔

افلاکیان بقول برہان و ہفت بکسر کاف (۱) کنایہ از ثوابت و سیارات و (۲) طائفہ باشد از بی دینان و بد مذہبان۔ صاحب شمس بذکر ہر دو معنی بالا فرماید کہ (۳) کنایہ از ملائکہ ہم مؤلف عرض کند کہ ہر سہ معنی

خلاف قیاس نیست و ہر سہ کنایہ باشد۔ اینچہ	فلک است (اردو) (۱) ستارے (۲)
طائفہ بی دینان را افلاکیان گفتہ اند وجہ آن	ایک طائفہ کا نام افلاکیان ہے جو بد مذہب
این است کہ اعتقاد شان بر سیارگان و اجرام	اور بے دین ہے (۳) فرشتے۔ ملائک۔

(۱) افند (۱) بقول صاحب نوادر و شمس بمعنی جنگ و خصومت۔ صاحب

(۲) افندیدن (دری و پہلوی) ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت در محدودہ ہم گذشت محدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است بہ تحقیق ما این اسم جامد فارسی زبان است و اسم مصدر (۲) و (۲) مصدریست مرکب از (۱) بزیارت یای معروف و علامت مصدر کہ بقول صاحب بحر و برہان بمعنی خصومت و جنگ کردن است (سالم التصریف) صاحبان ناصری و جامع و سراج و نوادر ہم ذکر این کردہ اند و ہمین مصدر در محدودہ ہم گذشت بخیال ما اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و بقول متقنین فرس جعلی کہ اصول شان بر نقط اسم مصدر گذشت (اردو) (۱) دیکھو آفند۔ (۲) دیکھو آفندیدن۔

افواہ بقول صاحب منتخب بالفتح جمع فوہ و چیزہای خوشبو کہ بدان بوی خوش را اصلاح دہند و نیکو سازند چنانکہ توابل چیزی کہ بدان طعام را خوشبو کنند چون کشنیز و جز آن و صاحب قاموس گوید کہ افواہ توابل یا اینچہ بدان بوی خوش را اصلاح کنند و اقسام شگوفہ و انواع ہر چیز و احدش فوہ۔ صاحب غیاث فرماید کہ مجازاً بمعنی شہرت مستعمل مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بہ معنی بیان کردہ غیاث استعمال کردہ اند

(ظہوری ؎) ناصح زبان بہ بند کہ صد سعی کردہ ایم ٭ تا قصہ برگزیدۂ افواہ گشتہ است ٭
(ولہ ؎) فتادہ در دہن عام قصۂ خاصان ٭ حکایت از لب افواہ برنگردانیم ٭ (انوری
؎) تا کہ در افواہ خلق ہست کہ از چار طبع ٭ اصل فساد جہان فرع کہ گوہر شکست ٭
(اردو) افواہ - بقول امیر (عربی) مونث - فوہ کی جمع جسکے معنی منھ یعنی کوئی بات
بہت سے منھون مین پڑنا مجازاً اڑتی ہوئی خبر - مشہور بات جس کی اصل نہ ہو (آتش ؎)
چھوڑ کر عشق صنم زاہد نہ ہو مفتون حور ٭ کب یقین لاتا ہے دانا دور کی افواہ کا ٭ (میر ؎)
کلی سا ہے کہتے ہین منھ یار کا ٭ نہین معتبر کچھ یہ افواہ ہے ٭

افیلون | بقول برہان بالام بروزن شبیخون درمنہ کو ہی را گویند - اگر خاکستر آنرا بار و غن
بادام بر موضع ریش بمالند موی برآرد و آنرا بعربی شبخ خوانند - صاحب ہفت و جامع
ہم ذکر این کردہ صاحب محیط بر افلین فرماید کہ افیلون و افلیون ہر سہ اسم شبخ جبلی است
کہ آنرا بفارسی درمنہ کوہی گویند و بر درمنہ گوید کہ بکسر دال مہملہ و سکون رای مہملہ و فتح میم و لون
و با اسم فارسی است و بیونانی سار یقون و اقدینا و سوریون و بسریانی ایرو تا و بہ رومی
ابر یطون و بعربی شبخ و بہندی جوہری جوابن گویند و گویند کہ آن اشراس است کہ نبخ
آن خشتی و قسم سوم آنرا بقول بعض افسنتین البحری نیز نامند و جبلی آنرا بیونانی افیلون خوانند
گرم و خشک در سوم و بقول شیخ گرم در دوم و خشک در سوم جمیع اقسام آن محلل ریاح منقطع
للطف و مسکن و در آن قبض کمتر از افسنتین است و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)
صاحب جامع الادویہ نے اس کا مشہور نام ترک فرمایا ہے اور شبخ پر لکھا ہے کہ درمنہ ہی

جسکو عربی مین خشرک بہی کہتے ہین ایک گہانس کا نام مشابہ برگ سداب - سدّون کو کہولتی ہے بلغم کو چہانٹتی ہے اور ادرام کو تحلیل کرتی ہے اور پیشاب اور حیض جاری کرتی ہے (الخ) اور بقول محیط اعظم اسکا ہندی نام جوہری جوا ین ہے -

افیون بقول برہان (۱) معروف است کہ تریاک باشد و بعربی لبن الخشخاش گویند اگر قدری ازان بخود بگیرند زحیر را سود دہد و (۲) کنایہ از سیاہ - صاحب ناصری فرماید کہ اصل این اپیون است و ہپیون ہم ہر دو بہ بای فارسی و افیون معرب باشد و اکنون بتریاک مشہور - دافع زہر و خود زہر - خان آرزو در سراج فرماید کہ ہمان شیرہ خشخاش کہ آنرا تریاک نیز گویند لیکن تریاک در اصل بمعنی پاز زہر باشد و بمعنی افیون متحدث و فرماید کہ خود افیون (۳) بمعنی پاز زہر آمدہ چنانکہ ظہوری گفتہ (۵۳) زخم خوب است اگر سخرہ مرہم نشود ۔ زہر من نیست اگر دستخوش افیون است ۔ صاحب جامع بر معنی اول قانع و دو آرستہ معنی اول و سوم را ذکر کردہ بہار گوید کہ بمعنی اول مبدّل اپیون باشد و بمعنی سوم ہم آمدہ و بہ صراحت سند ظہوری فرماید کہ من در اینجا بمعنی چیزی است شیرین کہ مثل ترنجبین از ہوا بر زمین منعقد گردد صاحب سخندان گوید کہ این را در فارسی اپیون و افیون و ہپیون نام است و در سنسکرت آہیپھن کہ مرکب است از آہی بمعنی مار و پھن بمعنی کف کہ بحالت غیض و غضب و غیرہ از دہن انسان برزد و بدین وجہ کہ از درخت خشخاش شیرہ اش کہ افیون است ہمچو کف می ریزد و رنگش ہم سیاہ می باشد و از خوردنش ہوش ہم از سر برود - اہل سنسکرت این را آہی پھن نام کردند (انتہی) صاحب سوا ر لبسیل فرماید کہ یونانی این را اپیان نامند

صاحب خزانۃ اللغات آوردہ کہ او را در انگلیسی زبان اوپیم نام است و در اردو افیم و صاحب محیط اسم یونانی این ابیون بہ بای عربی نوشتہ و افیون را معرب گفتہ و بالنسبت ماخذ و خاصیت و طبیعت این بحثی مختصر بر ابیون کردہ ایم کہ گذشت۔ صاحب برہان ہنبیون را بہ بای عربی ہم آوردہ بالجملہ این قدر متحقق است کہ افیون معرب یا مبدل (اپیون بہ بای فارسی) است ہمچون سپید و سفید و اپیون مبدل (ابیون بہ بای عربی) چنانکہ تب و تپ و ابیون را لغت یونانی گیریم چنانکہ بالا مذکور شد یا خود اپیون را کہ بای فارسی است مبدل (اُپیان یونانی) کہ فارسیان الف دوم را بہ واو بدل کردند ہمچون تاغ و توغ۔ بہر دو صورت بنیاد این از لغت یونانی یافتہ می شود و جا دارد کہ لغت فارسی گیریم و اصلش آبیون باشد و حقیقتش بر ابیون بیان کردہ ایم و نسبت ہنبیون عرض می شود کہ بقاعدۂ فارسی تبدیل الف بہ ہای ہوز آمدہ چنانکہ انبار و ہنبار و یاسا و یاسہ (اردو) (۱) دیکھو ابیون۔ (۲) سیاہ۔ کالا۔ (۳) تریاق۔ بقول صاحب آصفیہ (معرب) اسم مذکر۔ زہر مہرہ۔ فاد الزہر۔ ایک خاص قسم کی معجون جو دفع زہر کے لئے بناتے ہین۔

افیون خوردن حوادث مصدر اصطلاحی بقول بحر و ضمیمۂ برہان کنایہ از معدوم شدن حوادث باشد مؤلف عرض کند کہ این خلاف قیاس است زیرا کہ افیون خوردن کسی را و را ی معنی حقیقی آن کنایہ توان گرفت از غافل شدنش کہ از خوردن افیون غفلت پیدا شود پس معنی معدوم شدن محتاج سند است حیف است کہ پیش نشد (اردو) حوادث کا دفع ہونا۔ معدوم ہونا۔

افیون دادن (مصدر اصطلاحی) بمعنی حقیقی است

صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت بخیال ماکنایہ باشد از غافل کردن (خان آرزو ۵) در خور قسمت درین محفل رسد ہر خشک و تر ؛ ساقی آردی بہ محفل شیخ را افیون دہد ؛ (ظہوری ۵) جان دہد بیچارگی را چارہ سازیہای چرخ ؛ کردہ زہرم در گلو فریاد اگر افیون دہد ؛ (اردو) افیون کہلانا - غافل کرنا -

(۱) افیون در بادہ ریختن | مصادر
(۲) افیون در بادہ کردن | اصطلاحی
(۳) افیون در شراب ریختن | صاحب
(۴) افیون در شراب کردن | بحر ذکر
(۵) افیون در می کردن | (۱) تا

(۴) کردہ فرماید کہ بمعنی پشت دادن شراب را تا مستی گذارہ آرد - بہار ذکر (۱) و (۴) کردہ معنیً با صاحب بحر متفق و صاحب آصفی (۵) را نوشتہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ ہمہ مرادف یکدیگر باشد بمعنی امداد شراب در زیادتی نشہ کردن (خسرو ۵) تا ہر کہ باشد یار تو بیخود شود در کار تو ؛ ای زیرلب گفتار تو در بادہ افیون ریختہ ؛ (حافظ شیرازی ۵) ساقی اندر قدحم بازمی گلگون کرد ؛ ورمی کہنہ دیرینۂ ما افیون کرد ؛ (اردو) شراب میں افیون ملانا - اسکی نشہ کو بڑھانا -

افیون زدن | (مصدر اصطلاحی) بقول بحر و بہار بمعنی افیون خوردن (میر خسرو ۵) این تنگنا نہ موقع خواب است سر بردار ؛ افیون زدست حارس و مست است پاسبان ؛ (ملا فوقی یزدی ع) از برای منع از زال آنکہ افیون می زند ؛ (اردو) افیون کہانا -

افیونی | بقول صاحب جامع (۱) تریاکی باشد و (۲) کنایہ از عادت کردن بچیزی کہ قدرت بترک آن نداشتہ باشد مؤلف گوید کہ کنایہ از معتاد و خوگرفتہ مطلقاً (ظہوری ۵) چرا افیونی زہرش نگردم ؛ کہ خلقی را زشکر بگذرانم ؛

(اردو) (۱) افیونی - افیچی - افیمی - بقول امیر افیون کا عادی (۲) عادی بقول آصفیہ خوگر - خوگرفتہ وہ شخص جسے کسی امر کی عادت پڑگئی ہو آپ فرماتے ہین کہ چونکہ یہ لفظ عربی - فارسی مستند لغات یا کلام مین اس طرح نہین آیا اسوجہ اہل اردو کا مخترع قرار دیا گیا - لتیا -

(۱) افیونی چیزی شدن | مصدر اصطلاحی

(۲) افیونی چیزی گشتن | (۱) بقول بحر و بہار عادت کردن بچیزی کہ برترک آن قادر نباشد مؤلف عرض کند کہ (۲) مرادف

(۱) (باقر کاشی ۵۱) باقرمن وغم جدا نگردیم زہم ؛ افیونی آشنائی ہم شدہ ایم ؛ (ظہوری ۵۲) کردہ زخم پس سر آرزوی مرہم را ؛ حیف در دست کہ افیونی افسون گردد ؛ سندے از کلام ظہوری بر لفظ افیونی گذشت

(اردو) (۱) و (۲) کسی چیز کا نہایت عادی ہونا جو چھوٹ نہ سکے دکن مین افیونی ہونا کہتے ہین جیسے "کرم علی تو پتنگ بازی کا افیونی ہوگیا ہی" جس کا مطلب یہ ہی کہ تو پتنگ بازی کو ترک کرنے پر خود قادر نہین ہی - لتیا ہونا

الف مقصورہ با قاف

اقارون بقول برہان وہفت و مؤید بارای قرشت بر وزن فلاطون لغتی است یونانی و بعضی گویند رومی و آن دوائی باشد کہ بفارسی اگر د بعربی عود الوج خوانند و سطبر و گرہ دار و سفید می باشد قوت باہ دہد صاحب محیط بر اقارون فرماید کہ وج را گویند و بر اگر گوید کہ اسم عود ہندی است و بر وج نوشتہ کہ بفتح واو و تشدید وجیم عود الوج و بر نجبیل العجم و بیونانی اقورون و بر رومی اقارون و بہندی نیچ نامند (الخ) مؤلف عرض کند کہ این دارو ئے است کہ تعریف کاملش بر (اودی) کردہ ایم (اردو) دیکھو اودی

اقاقیا | بقول برہان بکسر قاف وتحتانی بالف کشیدہ عصارہ خاریست کہ پوست را بدان دباغت کنند وآن صلب وسیاہ رنگ می باشد وبعضی گویند کہ صمغ خار مغیلان است اگر خود برگیرند قطع خون رفتن کند وبقول مؤید صمغ درخت مغیلان کہ ہندی کیکر نامند صاحب محیط فرماید کہ بسریانی وعبرانی گویند وآن اسم یونانی عصارۂ شجر شوکہ مسمی بہ قرظ است وقرظ ثمر شنط کہ آن را بمصری شوکہ ام غیلان وبفارسی خار مغیلان وہندی ببول وکیکر نامند وصمغ آنرا صمغ عربی واقاقیا را ہندی (کیکر کا رس) وبفرنگی اکاکیا وآن عصارہ از ثمر آن یا برگ آن یا از ہر دو با ہم میگیرند۔ گیلانی گفتہ کہ آن عصارہ ثمر درخت بسیار خار دار است کہ از پوست وثمر این درخت ادویہ را دباغت می دہند وآن شجر را قرظ نامند وصاحب صیدنہ گفتہ کہ اقاقیا اسم رومی است وبسریانی وعبرانی قرظی وبفارسی بلبند واطبا اختلاف درین نکردہ اند کہ آن از قرظ است واختلاف در صفت واقع شدہ جالینوس گفتہ کہ آن صمغ آنست واریباسوس گوید کہ آن عصارہ آنست کہ خشک می کنند وقرص می نمایند وشیخ الرئیس فرماید کہ آن عصارہ قرظ است وشارح کاذرونی زبردہ کہ قول حق آنست کہ شیخ در تعریف آن گفتہ وصحیح ترین اقوال آنست کہ عصارہ نوعی از ارام غیلان باشد کہ قرظ نامند وغیر مغسول آن سرد در اول وخشک در دوم ومغسول آن سرد وخشک در دوم بالجملہ اقاقیا مجفف وقابض ودافع سیلان خون وقاطع نفث الدم ومقوی معدہ وجگر ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) درخت کیکر یا ببول کا رس یا شیرہ۔ صاحب آصفیہ نے کیکر پر ببول کا ذکر فرمایا ہے اور فرماتے ہیں اسکی چھال سے چمڑا رنگا جاتا ہے۔

اقامت بقول بهار استادن و برپا داشتن و فارسیان (۱) بمعنی درجای بودن و تمکن گرفتن بالفظ کردن استعمال کنند و (۲) بمعنی ضیافت شخصی که از جای وارد شود بالفظ فرستادن استعمال نمایند - خان آرزو در چراغ گوید که لفظ عربیست بمعنی معروف و فارسیان بمعنی ضیافت شخصی که جائی وارد شود - نیز آرند مؤلف عرض کند که ما صراحت استعمال این با مصادر فرس در ملحقات کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که استعمال این در فارسی بدون ترکیب با مصدر فارسی بمعنی حاصل بالمصدر باشد و بمعنی اوّل خصوصیت مصدر کردن نیست چنانکه از ملحقات ظاهر شود و نسبت معنی دوّم خیال ما نیست که بعض شعرا اقامت را با مصدر فرستادن مرکب کرده بمعنی سامان مهمانی فرستادن گرفته نه ضیافت اگرچه ضیافت جزو مهمانی است ولیکن ساز و سامان دیگر هم لازمهٔ آن است و این همه لوازم - مجازاً پیدا می شود از معنی اول چنانکه حکیم شفائی گفته (ـــ) چون آمدم بدهر فرستاد آسمان ؛ صد گونه رنج و غصّه بهر سم اقامتم ؛ اشرف مازندرانی در کلام خود اقامت را بمعنی فرش و بساط آورده و این هم در سامان مهمانی داخل باشد (ـــ) شب از مهتاب بامش باج می داد ؛ بهر منزل اقامت می فرستاد ؛ شاعر گوید که شب بام ممدوح ما را باجگزار بود از مهتاب یعنی باج مهتاب پیش می کرد و در هر منزل بامش از مهتاب بساط می گسترد - خصوصاً فرشی که آنرا در هندی چاندنی گویند که با مهتاب تشبیه لفظی و معنوی دارد خان آرزو و بهار هر دو که باستناد همین شعر معنی ضیافت را پیدا کرده اند بخیال ما درست نیست زیرا که از مهتاب ضیافت بام کردن هیچ لطف ندارد و معنی سامان مهمانی اندر اینمقام دل چسپ تر است و این معنی لفظ اقامت نظر بمعنی اولش

تعلق مجاز ہم دارد فتامل (اردو) (۱) اقامت - بقول امیر - عربی - مونث - ایک جگہ قیام کرنا - ٹھہرنا (۲) مہمانی کا سامان - مذکر - جس مین فرش فروش سامان حوائج ضروری - مقام اور ضیافت سب داخل ہین -

اقامت بایستن استعمال - بمعنی ضرور ولازم گردیدن و در کار گشتن اقامت باشد (عرفی ؎) تا بکی شاہد معنی بکشد بند نقاب عمر ہا بردر اندیشہ اقامت باید ؛ (اردو) اقامت لازم ہونا -

اقامت دادن استعمال - بمعنی قائم کردن است - صاحب آصفی ذکر این کردہ (خسرو دہلوی ؎) قامت خود کرد موذن در از ؛ داد اقامت بستون نماز ؛ (اردو) قائم کرنا -

اقامت داشتن استعمال بمعنی سکونت پذیر بودن است - صاحب آصفی ذکر این کردہ (نثر - خزین اصفہانی) او در آن شہر اقامت داشت ؛ (اردو) سکونت رکھنا -

اقامت طلبیدن استعمال - بمعنی خواہش اقامت کردن است صاحب آصفی ذکر این کردہ (صائب ؎) آنکہ از عمر سبک سیر و فا می طلبد ؛ لنگر از سیل و اقامت زہوا می طلبد (اردو) اقامت کی خواہش کرنا -

اقامت فرستادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی مذکور خان آرزو و بہار بر لفظ اقامت ذکر این بمعنی ضیافت فرستادن کردہ اند و ہر دو از کلام اشرف مازندرانی سند آوردہ کہ بر لفظ اقامت مذکور شد مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم استعمال این بدین معنی نمی کنند و از متقدمین استعمال کسی کہ پیش ما ست ہمین یک شعر اشرف

اقبال کردن مصدر اصطلاحی - بمعنی پسند و قبول کردن - (ظہوری ؎) مکحل گشتہ چشم دولت از خاکسترم آری ؛ بنخاشاک وجودم آتش اوکردہ اقبالی ؛ (اردو) قبول کرنا - پسند کرنا -

اقبالمند استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی صاحب اقبال است و بقول برہان مند بروزن قند بمعنی صاحب و خداوند باشد ہمچون دردمند و حاجت مند پس اقبالمند ازہمین قبیل است اسم فاعل ترکیبی - معاصرین عجم ہم استعمال این کنند (اردو) اقبالمند - بقول امیر - صاحب اقبال - نصیب والا - خوش قسمت ؛ (رشک ؎) ارباب وصل ہستند ہین مہجورون پریجا ؛ اقبالمند اورہے غمناک اورہے ؛

اقبالی کردن استعمال - بیای نسبت بمعنی صاحب اقبال کردن است - بہار بر لفظ اقبالی گوید کہ بمعنی کار اقبال است وسندی کہ از شیخ العارفین پیش کردہ مصدر اقبالی کردن راست (؎) ننگ و رعشق وجنون نام مرا عالی کرد ؛ آمد ادبار درین کوچہ و اقبالی کرد ؛ (اردو) صاحب اقبال کرنا - اقبالمند کرنا -

اقبال یک ہفتہ اصطلاح - مرکب اضافی - بقول صاحب بحر و مؤید و ضمیمہ برہان بمعنی دولت اندک روزہ مؤلف گوید کہ کنایہ باشد (اردو) چند روزہ دولت عارضی اقبال - اقبال چند روزہ -

اقتباس بالکسر - لغت عرب است - بقول منتخب بمعنی آتش فراگرفتن و علم آموختن - از کسی و فایدہ گرفتن - بہار ذکر این کردہ - فارسیان این را با مصادر کردن و نمودن مرکب کردہ بمعنی مصدری استعمال کنند و بدون ترکیب بمعنی حاصل بالمصدر یعنی استفادہ (صائب ؎) نباشد ز اقتباس نور چشم ماہ را سیری ؛ الٰہی ہیچ کافر تشنہ نان گدائی را ؛ (اردو)

باس - بقول امیر عربی - مذکر روشنی لینا کسی تالیف یا تصنیف سے کچھ انتخاب کر کے
پنے کلام مین داخل کرلینا (اسیر ۵) تارے مہر سے جب کفش یار کے چمکین بنجوم
وس اقتباس ہو کہ نہ ہو ؛

اقتباس کردن	استعمال - یعنی
اقتباس نمودن	حاصل کردن

ری و فائدہ گرفتن - صاحب آصفی ذکر
ی کردہ از معنی ساکت (انوری ۵) انظر دنا
بس من نور کم کای گفت چرخ ؛ کافتا
آفتاب ہمتش کرد اقتباس ؛ (صائب ۵)

کی بہر چشمی نظر بازان تماشایش کنند ؛ ہم مگر
نور اقتباس از روی زیبایش کنند ؛ (نصیر
ہمدانی نشر ۲) از باطن فیض مواطن جدیر گوا
خویش و سائر روشندلان آن سرزمین اقتباس
نور بختیاری و التماس فتوحات غیبی نمودند
(اردو) اقتباس کرنا کسی چیز کا حاصل کرنا استفادہ کرنا

تدا	بقول بہار پیروی کردن فرمایدکہ بالفظ داشتن وکردن مستعمل مؤلف گوید کہ

سر لغت عرب است وصاحب منتخب ہم ذکر این کردہ - فارسیان استعمال این بہ معنی
صل بالمصدر یعنی پیروی کنند وبرای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در
ات آید (اردو) پیروی - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث - تقلید کسی کے
م بقدم چلنا - اطاعت - فرمان برداری -

تداد اشتن	استعمال - صاحب آصفی

ست بدشت از تو قہقہہ ؛ در باغ بلبلان
ستو دارند اقتدا ؛ (اردو) پیرو ہونا -

(۱) اقتدا کردن	استعمال - ہر دو بہ معنی

ا این کردہ کہ بمعنی پیرو بودن و پیروی داشتن
ت (حزین اصفہانی ۵) آموخت کبک

(۲) اقتدا نمودن | پیروی کردن است صاحب آصفی ذکر ہر دو کردہ (سلمان ساوجی ۵) جہت قضا دوری از پئی کار جہان ؎ عقل بد و اقتدا کرد کہ این کار اوست ؎ (نشتر خانقاہی اصفہانی ۲) او نیز اقتدا بہ سنن سنیۂ اجداد عالی نژاد نمود (اردو) پیروی کرنا۔

اقتران | بقول صاحب آصفی بمعنی نزدیک شدن و بقول انند نزدیک شدن و یار شدن بدیگری مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است فارسیان این را بمعنی نزدیکی و قرب استعمال کنند کہ حاصل بالمصدر باشد و برای معنی مصدری با مصادر فارسی مرکب سازند مخفی مباد کہ معاصرین عجم ہم اقتران را بمعنی قرب آوردہ اند چنانکہ صاحب یوسف سراج گوید (نثر) پانزدہ روز از نوروز گزشتہ از اقتران مریخ و عقرب" (اردو) قرب۔ مذکر نزدیکی۔ مؤنث۔ دیکھو اتصال۔

اقتران دادن میان دو چیز | استعمال صاحب آصفی ذکر اقتران دادن کردہ کہ بمعنی قرب پیدا کردن است (حزین اصفہانی ۵) لطفت میان معجز و سحر امتزاج داد ؎ لعلت میان آتش و آب اقتران دہد ؎ (اردو) ایک جگہ جمع کرنا۔ ملانا۔

اقتران یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قرین شدن است (نشتر خانقاہی اصفہانی) ہر دعائیکہ از درگاہ رب العزت مسئلت می نمود بشرف اجابت اقتران می یافت (اردو) مونا نزدیک

(الف) اقتراح | بقول بہار بی اندیشہ سخن گفتن و تحکم در خواستن چیزی مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بالفظ کردن کردہ اند یعنی ----------

(ب) اقتراح کردن | بمعنی بی اندیشه سخن گفتن آورده اند (میر معزی ـه) از عقل
و فضل کرد اقتراحی ؛ وز و سنجت در جود کرد امتحانی ؛ (اردو) (ب) بلا تامل کوئی بات کہنا

(۱) اقتصار | بقول آصفی کوتاهی کردن و بر یک چیز ایستادن مؤلف عرض کند که لغت
عرب است و بقول منتخب بالکسر بر چیزی ایستادن و کوتاه کردن و پی کسی رفتن فارسیان
این را با مصادر فرس مرکب کرده بمعنی مصدری استعمال کرده اند چنانکه ---------

(۲) اقتصار کردن | بمعنی قناعت کردن آمده (نثر حزین اصفهانی) امّا بسا باشد که
(۳) اقتصار نمودن | بدویت و کمتر از ان اقتصار کند" و بتحریر اندک از بسیار و یکی
از هزار اقتصار نماید (اردو) (۲ و ۳) قناعت کرنا ـ

اقتضا | بقول صاحب آصفی بمعنی خواستن مؤلف عرض کند که بالکسر لغت عرب است
و بقول اند بحواله منتهی الارب دام بازخواستن ـ فارسیان استعمال این بمعنی خواهش و
تقاضا ـ کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس که در لحقات آید (ظهوری ـه) گر ظهوری
رفت رسوا و مرنج ؛ اقتضای عشق پنهانیست این ؛ (انوری ـه) بدست ما چو این
حل و عقد چیزی نیست ؛ بعیش ناخوش و خوش کر رضا دهیم سزاست ؛ که زیر گنبد خضرا
چنان توان بودن ؛ که اقتضای قضاهای گنبد خضراست ؛ (اردو) اقتضا ـ بقول
امیر ـ عربی (مذکر) خواہش کرنا ـ تقاضا (سزاوار ـه) غم این مسرور اوس کے دیدی
جان ؛ تہا یہی اقتضا محبت کا ؛

(۱) اقتضا فرمودن | استعمال ـ صاحب | (۲) اقتضا کردن | آصفی ذکر این کرده

(۳) **اقتضا نمودن** کہ بمعنی خواہش و تقاضا کردن است (نثر خسرو) بلکہ نیر اعظم با مداد بہروزی چنان اقتضا فرمود" (نثر منشی اصفہانی) (۲) کرم جبلی اقتضای آن کرد" (ظہوری ۵۲) نمی نالم اگر بر من جفا کرد چہ جرم او را وفا این اقتضا کرد (انوری ۵۲) و در ہر آنچہ رای تو کرد اقتضای آن تقدیر جز بعین رضا ننگرستہ باد (نثر خزین اصفہانی ۳) از مرکز دولت بہر طرف رای شریفش اقتضا نماید سفر گزیند" (اردو) پسند کرنا مقتضی ہونا۔ صاحب آصفیہ نے مقتضی پر فرمایا ہے کہ خواہش کرنے والا۔ چاہنے والا۔ تقاضا کرنے والا

اقتضا یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی مناسب بنظر آمدن و مناسب نمودن و مقتضی شدن است (نثر نصیر ہمدانی) از سوانح وقت و خواطف زبان انچہ در ہر مقام اقتضا یافت بر آن افزود" (اردو) مناسب نظر آنا۔ مناسب رای۔ مناسب حال ہونا

اقتنا لونی بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و کسرہ فوقانی و نون بالف کشیدہ و لام بہ واو و قاف بہ یا رسیدہ لغتی است یونانی و معنی آن در عربی شوکۃ البیضا است و آن را بفارسی باد آورد گویند و آن بوتۂ خاری باشد سفید۔ صاحب محیط بر باد آورد فرماید کہ این را کنگر سفید نیز گویند و بہ رومی لوفیقی و بسریانی ساناحورو و بیونانی اقتنالونی و اقطالونی و بعربی شوکۃ البیضا کہ بمعنی خار سفید است و بقول بعض بہندی جواسا و وہ ماہا شبیہ بخار خسک الا این در سپیدی شدیدتر و خارہای این دراز تر از ان گرم و خشک در اول و گویند در دوم۔ در یخ این تبرید و تجفیف باندکی تحلیل و در تخم این قبض برای نزوف است و منافع بسیار دارد (اردو) بقول محیط جواسا۔ صاحب

جامع الادویہ نے جواسا پر اشتر خار لکھا ہے اور دھاہا کا ذکر بھی فرمایا ہے جو جواسا کے سوا ہے اور شوکۃ البیضا پر جواسا ہندی ہماری تحقیق مین اشتر خار اور چیز ہے جس کا بیان گزر چکا ہے - صاحب مخزن نے بھی باد آور کا عربی نام شوکۃ البیضا اور ہندی نام جواسا لکھا ہے اور صاحب ساطع نے جواسا پر خار شتر کا اشارہ کیا ہے ہم خیال کرتے ہین کہ مشابہت نے یہ اختلاف پیدا کیا ہے -

افجنوش بقول برہان باجیم ونون بروزن نمدپوش ریم آہن باشد کہ آن را بعربی خبث الحدید خوانند - صاحب محیط ذکر این نکردہ و بر خبث الحدید صراحت کافی فرمودہ و این ہمان است کہ ذکرش بر اسقورون گذشت و این ہم لغت یونانی است (اردو) دیکھو اسقورون -

افچہ بقول صنیعہ برہان لغت ترکی است بمعنی درم و فارسیان استعمال این کردہ اند - صاحب مصطلحات ہم این را نوشتہ (فوقی یزدی ؎) از افچہ میتوان کرد کام از لجوج حاصل ؛ یارب کہ ہیچ مغلم بی سیم و زر نباشد ؛ (اردو) درم - بقول آصفیہ درہم کا مخفف ایک چاندی کے سکے کا نام مثل چونی کے ½ ۳ ماشہ کا وزنی -

افوان بقول برہان بفتح اوّل وحای حطّی بروزن ارغوان معرب الخوان است کہ شگوفہ ریحان و بابونہ باشد - گویند اگر آب آنرا بگیرند و بر خصیہ و آلت مردی طلا کنند نہایت قوّت مجامعت دہد و آن را بعربی احداق المرضی و خبز الغراب خوانند و در موصل شجرۃ الکافور و در شیراز بابونہ گاو گویند و بضمّ اول و ثالث ہم بنظر آمدہ - صاحب محیط فرماید کہ

بضم ہمزہ وسکون قاف وضم حای مہملہ وفتح واو والف ونون لغت عربی است - و احداق المرضی وعین البقر وعرار وخبز الاعراب نیز گویند وبمصر کرکاش وبہ مغرب شجرۂ مریم وبموصل شجرۃ الکافور وبافریقیہ کافوریہ ورجل الدجاجہ وبیونانی اوبانس وبالاتین وبسریانی فرابیون وبعبرانی فیفاقفا وبفارسی بابونہ کاوو بابونہ گاوچشم وبہار وگل گاوچشم وکوہلہ وکرہانک وہندی سوبھل گویند مؤلف گوید کہ این ہمانست کہ تعریف این بر ہامیں گذشت (اردو) دیکھو اسامیں -

اقرار بقول بہار لغت خود ثابت کردن چیزی را وبگفت خود ثابت شدن وفرمایدکہ بالفظ آوردن وداون وداشتن وکردن وکشیدن وگرفتن مستعمل مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عربست بقول صاحب منتخب ثابت کردن برخود چیزی را وبقرار آوردن کار راو آرام دادن وخنک گردانیدن - فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی (۱) اعتراف استعمال کنند کہ ضد انکار باشد (ظہوری ؎) بیع حسنی رو کن نقد قبولت در کف است ؛ صد زیان بہتر زیک انکار اقراری بخر ؛ و (۲) بمعنی وعدہ وپیمان کہ سند این بر اقرار شکستن می آید - (اردو) اقرار (۱) - بقول امیر (عربی) مذکر - انکار کی ضد - اعتراف (فقرہ امیر) مجھے تو آپ اپنی خطا کا اقرار ہے " (۲) بمعنی وعدہ (اسیر ؎) غیر ممکن ہے کہ پورا ہو کوئی وعدۂ وصل ؛ مدتوں سے یہی اقرار چلے آتے ہیں ؛ (صبا ؎) دیکھئے آج وہ تشریف کہاں فرمائیں ؛ ہم سے وعدہ ہے جدا غیر سے اقرار جدا ؛

(۱۶۸۲)

اقرار آوردن	استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی اقرار واعتراف کردن است

(نثر نصیر ہمدانی) درخود بہ ازین کمال ندارم
کہ بی ہنرہای خود اقرار آرم" (انوری ؎)
گشت بر محضر اقبال بزرگیش گواہ ؛ ہر دو گیتی
چو قضا و قدر آورد اقرار (اردو) اقرار کرنا
بقول امیر اقبال کرنا (فقرہ امیر) اپنی خطا کا
اقرار کرنا کونسی بے عزتی ہے"

اقرار دادن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی قبول و اعتراف کردن است
(نظامی گنجوی ؎) تا بتو اقرار خدائی دہد ؛
بر عدم خویش گواہی دہد (انوری ؎) کرد
چرخش بسروری تسلیم ؛ دادہ دہرش بہ بندگی
اقرار ؛ (اردو) دیکھو اقرار آوردن -

اقرار داشتن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی مقر بودن است و اعتراف
داشتن (طالب آملی ؎) اگر عشق کفر است
از منکرانم ؛ وگر کفر دین است اقرار دارم ؛
(اردو) مقر ہونا - اقرار کرنا - معترف ہونا -

(۲۰۷ ب)

اقرار ستدن استعمال - بمعنی معترف
گردانیدن و باقرار آوردن و اقرار گرفتن -
و قبول کنانیدن (انوری ؎) ای وقف
کردہ دولت موروث و مکتب ؛ بر تو قضا و
بستدہ اقرار روزگار ؛ (اردو) اقرار کرانا
اعتراف کرانا - قبولوانا -

(۱) اقرار شکستن - مصدر اصطلاحی -
(۲) اقرار شکستہ صاحب بحر عجم دہار
نسبت (۲) فرماید کہ اقراری کہ درست نبا
(میرزا طاہر وحید ؎) دلی دارم چو اقرار
شکستہ ؛ درش بستش کن بگفتار شکستہ ؛ خان آرزو ہم
در چراغ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ
(۱) بمعنی پیمان شکستن و برخلاف وعدہ عمل
کردن است و (۲) مرکب توصیفی و اسم مفعول
آنست بمعنی لازم یعنی پیمانی کہ وفا نشدہ باشد
و این متعلق بہ معنی دوم لفظ اقرار باشد (اردو)
(۱) عہد توڑنا - وعدہ خلافی کرنا - (۲) جھوٹا

وعدہ - وہ وعدہ جس کا ایفا نہ ہوا ہو۔

اقرار کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی اعتراف کردن است۔ (نظامی ؎ نیکی ادبین و بہ کار کن ؛ بدی خویشتن اقرار کن ؛ و بہ تحقیق ما (۲) اظہار رغبت و گوارائی کردن ہم کہ متعلق و مجاز معنی اول لفظ اقرار باشد (ظہوری ؎) بہر جور و جفا اقرار کردم در وفاداری ؛ ولی از رشک می ترسم کہ در انکار اندازد ؛ (اردو) (۱) اقرار کرنا۔ اعتراف کرنا (۲) گوارا کرنا۔ اظہار رغبت کرنا۔

اقرار کشیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت بخیال ما بمعنی اقرار گرفتن است یعنی پیمان گرفتن و این متعلق بمعنی دوم لفظ اقرار باشد (علی خراسانی ؎) تا نگوید راز دل در پیش ہر کس برملا ؛ از زبان خویشتن اقرار می باید کشید ؛ ای باید وعدہ گرفت از زبان کہ راز دل را بیرون نیارد۔ (اردو) اقرار لینا۔ بقول امیر وعدہ لینا۔ عہد لینا (رشک ؎) جو سمجھتے کہ ہے انجام مین خاطر شکنی ؛ تجھسے اقرار ہم اے عہد شکن کیون لیتے۔

اقرار کہ مشروط شود اقرار نیست کہ خوش کند (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ و از معنی و محل استعمال ساکت ما از معاصرین عجم ہمین مثل را با اختلاف جزئی شنیدہ ایم یعنی چون کسی پیمان و وعدہ را مشروط بہ شرطی کند مخاطب گوید کہ "اقرار چو مشروط شود نیست مقرر" نمی دانیم کہ صاحب محبوب الامثال الفاظ "کہ خوش کند" را بعوض "نیست مقرر" چگونہ نوشت جا دارد کہ در بعض حصص ہند از امثال نگنجیدہ باشد با ہمی حال از برای اقرار غیر دانش استعمال این مثل می شود۔ دیگر صاحبان امثال ازین ساکت اند و درین مثل لفظ اقرار بمعنی وعدہ

مستعمل (اردو) دکن مین کہتے ہین کہ "یہ شرطی وعدہ سرے سے جھوٹا" اقرار مین اگر مگر کیا" ان دونون کا یہ مطلب ہے کہ جس وعدہ مین کوئی شرط لگائی جاے وہ قابل اعتبار نہین مثلاً کہین "اگر فرصت ملی تو مین ضرور آؤنگا" ایسے وعدہ شرطی کے ایفاء پر بھروسہ نہین کیا جاسکتا۔

اقرار گرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پیمان گرفتن است (والہ ہروی ؎) دل بدرد امروز بنود آشنا بگرفتہ اند حسن پیش از عشق و عشق از پیش حسن اقرار ازو ؛ (اردو) اقرار لینا - دیکھو اقرار کشیدن

اقرار نامہ استعمال - بقول صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بہ معنی عہد نامہ و دیگر کسی از صاحبان تحقیق ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت نامۂ اقرار است - معاصرین عجم کاغذی را گویند کہ متضمن باشد بہ معاہدہ مطلوب (اردو) اقرار نامہ - بقول امیر وہ سادہ یا اسٹامپ کا کاغذ جس پر کوئی معاہدہ لکھا جاے -

اقرار نمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف اقرار کردن باشد و اعتراف نمودن (خسرو ؎) من چون بگی نمودم اقرار تو شیری خویش انگہدار ؛ (اردو) اعتراف کرنا

اقریطس بقول برہان و ہفت و آنند بفتح اوّل و سکون ثانی و رای بی نقطہ تحتانی رسیدہ و ضم طا و سکون سین بی نقطہ نام جزیرہ ایست از جزایر یونان (اردو) اقریطس یونان کے جزائر سے ایک جزیرہ کا نام ہے -

اقسم بقول بہار بحوالہ تاج المصادر بضم سین مہملہ کسیکہ در فکر کاری باشد کہ چسان سر انجام نماید و قسم بسکون فکر کردن در چیزی کہ چگونہ باید کرد و آرستہ ہم ذکر این کردہ

و بسند کلام ظہوری فرماید کہ بنای قافیہ این بر تکلم و تبسم است (ظہوری ؎) این قسم اشتلم بحریفان نکردہ کس ؛ ناخوردہ بادہ محتسب شہر اقسم است ؛ صاحب انند بر قسم فرماید کہ بالفتح لغت عرب است بمعنی تردد در کاری و اقسم را بحوالۂ بہار و تاج المصادر ذکر کردہ صراحت نہ کند کہ لغت کدام زبان است بخیال ما اقسم بہ فتح اول و سوم اسم تفضیل است بمعنی تردد زیاد در کاری کنندہ و ظہوری بہ تصرف در اعراب سین مہملہ بمعنی متردد تر آوردہ جز این نیست کہ این را لغت عرب گیریم (اردو) بہت متردد و متفکر بہت فکرمند۔

اقسوس بقول برہان بروزن افسوس بیونانی دانہ ایست مانند زرشک و چون او را بشکنند چیزی چسپیدہ و لزج از درون آن برآید۔ باز رنیخ بر ناخن تباہ شدہ نہند بر ویاند و جمیع ورم ہا و آماسہا را نافع بود و مویزج عسلی ہمان است۔ صاحب محیط گوید کہ آنرا اقرقس ہم گویند و آن مشہور بمویزج عسلی است و بر مویزک عسلی فرماید کہ اسم فارسی دبق و بر دبق نویسد کہ بہ یونانی قسوس و اقسیوش و بعربی مویزج عسیلی و بفارسی مویزک عسیلی و کشمش کابلیان نامند و آن ثمری است کوچک مثل نخود و چون بشکنند در جوف آن رطوبتی چسپندہ ظاہر شود گرم در آخر دوم و خشک در اول دگویند گرم و خشک در سوم۔ تفتیح سدد نماید و جہت عرق النسا و نواسیر و امراض بارد نافع و محلل اورام بارد و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) اقسوس اور قسوس زبان یونانی مین ایک دوا کا نام ہے جسکو عربی مین دبق کہتے ہین اور صاحب محیط نے اس کا مشہور نام مویزک عسیلی لکھا ہے

مثل زرشک اور نخود کے ایک دانہ نما چیز ہے جسکو توڑنے سے رطوبت نکل آتی ہے دوسرے درجہ میں گرم اور اول درجہ میں خشک۔ تحلیل اورام بارده کے لئے نہایت مفید دوا ہے اور عرق النسا اور نواسیر کو بھی نفع بخش ہے افسوس ہے کہ اس کا اور کوئی مشہور نام نہیں معلوم ہو سکا۔ صاحب جامع الادویہ نے اسکو ترک کیا ہے۔

اقشون بقول برہان باشین قرشت بروزن افیون لغت یونانی و بعضی گویند رومی دوائی است گرم و لطیف و آنرا بشیرازی سعادہ خبیصی خوانند۔ صاحب محیط این را بسین مہملہ نوشتہ فرماید کہ این را افشون ہم گویند بزیادت تحتانی سوم و ثانی مثلثہ بعوض سین مہملہ اسم یونانی نباتیست شوکی در اندلس بر راس الشیخ معروف۔ گرم در دوم و خشک در اول۔ بسیار لطیف۔ ضماد آن جہت تشنج عام در بدن نافع و کذا برای فالج و کزاز خلقی و منافع بسیار دارد (الخ) و بر اقشوریون فرماید کہ غیر معروف و بحوالہ قانون نویسد کہ اقشور دوائی است کرمانی فارسی۔ گرم و لطیف و گویند ذہن را زکی و حفظ را جید گرداند۔ صاحب ہفت و اند ہم نقل برہان کردہ اند و ضعیف است کہ تعریف مزید این معلوم نہ شد و بر نگشود کہ نام این در السنہ غیر چہ باشد۔ بخیال ما اتحاد و بیان و اختصار تعریف اقشون ہمان است کہ صاحب محیط بر اقشوریون نوشتہ کہ برای ادویہ ترک آن بر این قسم بیان تفوق داشت و آنچہ صاحب محیط این را بسین مہملہ نوشتہ حقیقت آن ہم بوضوح نہ پیوست الا اینکہ بیانش قدری واضح تر از اقشون است و بس صاحب جامع الادویہ از اسمای معروف این ہر دو ساکت و این ہر دو اسم را ترک کرد و راس الشیخ و سعادہ خبیصی را ہم کسی نہ نوشت تا آنکہ

صاحب برہان ہم آخر الذکر را بجای خودش بگذاشت (اردو) اقسٹون ایک دوا کا یونانی نام ہے جس کی تعریف فریدے اہل لغت طب ساکت ہین۔

اقصی بلاد | بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار در روزمرہ معاصرین عجم بمعنی انتہای شہر مستعمل و مقصودش جز این نباشد کہ انتہای آبادی بلاد را گویند اقصی۔ بقول منتخب بالفتح لغت عرب است بہ الف مقصورہ آخر بمعنی دور تر و نہایت رسندہ تر۔ و بلاد ہم لغت عرب باشد جمع بلدہ پس معنی لفظی این مطابق است با استعمال معاصرین (اردو) شہرون کی آبادی کی انتہا۔

اقطاع | بقول بہار چیزی را از خود بریدہ بکسی دادن و فارسیان بمعنی راتبہ و جاگیر و زمینی کہ بنوکران و مستحقان دہند از ینجا گرفتہ اند و بالفظ خوردن مستعمل و ارستہ گوید کہ بالفتح بمعنی گوشہ ہای زمین است و جمع قطعہ مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب بالکسر لغت عرب است و بالفتح اطراف زمین فارسیان قطعہ زمین را اقطاع نام نہادہ اند کہ از مقبوضات خود جدا کردہ بہ کسی دہند خواہ تبرعاً یا بسبیل معاوضہ خدمتی و ہیچ خصوصیت با نوکران و مستحقان نیست و این عام است از برای (جاگیر کہ قسمی خاص باشد) و غیر آن و قسم خاص کہ مقطعہ نام دارد کہ بخشش بجای خودش کنیم مشتق از ہمین (اقطاع بالکسر) است۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات تعریف خوشی کردہ فرماید کہ بکسر زمینی کہ سلاطین و حکام بہ کسی بخشند۔ ما گوئیم کہ بالفتح باشد و مجاز معنی کہ بقول منتخب بالفتح گذشت (اثر شیرازی ۵) ای کہ جور آباد شمشیرت باقطاع من است ۔ سایۂ دستی کہ ایام بکام دشمن است ۔ مخفی مباد کہ جور آباد نام جائی است

در ایران (انوری ؎) درکوی ہنر مباش کان کوی ؛ اقطاع قدیم شاہنگ است ؛ (ولہ ؎) خواستم گفت آسمان رفعت گفتا گوی ؛ کاسمان از جملۂ اقطاع مایک طارم است ؛ (ولہ ؎) جزوی زملک وجاہ تو اقطاع اختران ؛ نوعی زرسم جود تو آثار روزگار (اردو) اوس زمینی عطاکو فارسیون نے اقطاع کہا ہے جو بادشاہون کی جانب سے عطا ہوتی ہے جیسے مقطعہ اور جاگیر۔ پس اقطاع کا ترجمہ اردو کے استعمال مین جاگیر (مونث) اور مقطعہ (مذکر) ہے

(۱) اقطاع خوار

(۲) اقطاع خوردن

(۱) اسم فاعل ترکیبی است ؛ یعنی کسی کہ عطای اقطاع بقبضہ او باشد بہار ذکر این کردہ فرماید کہ یعنی جاگیردار و راتبہ خوار است مؤلف گوید کہ جاگیر یا مقطعہ دار را داخل اقطاع خوار توان کرد ولیکن راتبہ خوار ورا این باشد کہ اقطاع را باعطای غیر زمینی یعنی نقد تعلقی نباشد (ظہوری ؎) زلطفش صد امید اقطاع خوار ؛ مؤلف زطبعش چو عشرت ہزار ؛ و (۲) مصدر مرکب یعنی متمتع شدن از عطاے اقطاع و اقطاع خوار بودن۔ (شیخ شیراز ؎) گرفتم کہ خود ضدمتی کردہ ؛ نہ پیوستہ اقطاع او خوردہ ؛ (اردو) (۱) جاگیردار یا مقطعہ دار (۲) جاگیر یا مقطعہ سے متمتع ہونا۔

اقطاع گردانیدن

مصدر اصطلاحی عطیہ۔ جاگیر و مقطعہ قرار دادن باشد (عرفی ؎) بہ بخشا خلق را یارب بحجیم اقطاع من گردان ؛ مسیح اعمال زشت من کہ طاقت نیست میزان را ؛ (اردو) مقطعہ یا جاگیر قرار دینا۔

(۱۰۷۸)

اقطن

بقول برہان بفتح اول و کسر طای حطی و سکون ثانی و نون بلغت اہل مین علتہ است

که آنرا ماش می گویند صاحب محیط فرماید که این لغت یونانی است و بقول بعض لغت اهل یمن و اسم ماش است و برماش گوید که اسم عربی است و مج نیز و بفارسی هم مشهور بماش و بیونانی اذانیون و اقطن و هندی مونگ نامند و مج معرب منگ فارسی است و فرماید که آنچه بعض مردم هند ماش می گویند - مراد از آن دمی باشد نه مونگ بالجمله مونگ غله ایست معروف و در اکثر بلاد کثیر الوجود و دانه آن کوچک و مدور اندک طولانی - سرد و در آخر اول مائل بخشکی و گویند خشک در اول کثیر الغذا و مولد خلط صالح ولیکن بطی الانحدار و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) مونگ - بقول صاحب آصفیه اسم مونث - ایک قسم کا غلّه جو ماش کی قسم سے ہوتا ہے (فارسی) نوماش - مج - عربی حکما اسکی دال اکثر بیماروں کو کھلاتے ہین -

اقطی بقول برهان باطای حطی بروزن افعی بیونانی نام درخت بیل است و بیل میوه ایست در هندوستان مانند انار و آن شیرین و از درختی حاصل می شود مانند زردآلو و آن درخت را هم بیونانی خامانطی گویند و این میوه را در جوارشات داخل سازند صاحب محیط نماید که بفتح همزه اسم یونانی خمان کبیر است و برخان گوید که بروزن مکان هم بطی است و آن نباتی است که دو قسم می باشد یکی کبیر که ثمر آن را بیل و فل گویند دوم صغیر - بالجمله این سرد و خشک در دوم و سردی آن غالب باندک گرمی - مجفف و محلّل و ضماد برگ این جهت التیام جراحات مفید و ذکر این برابل مذکور شد (اردو) دیکھو ابل -

اقلی بقول برهان و هفت واند بضم اوّل بروزن فعلی بلغت یونانی کلید را گویند (اردو) کنجی

بقول آصفیہ (ہندی) اسم مونث - کلید - چابی - مفتاح - تالی -

اقلیدس بقول برہان بضم اول وکسر دال ابجد وسکون سین بی نقطہ (۱) نام کتابیست از ارقام ریاضی و (۲) نام صاحب کتاب کہ مصنف آن باشد ہم ومعنی آن بزبان یونانی کلید ہندسہ وبکسر اول وفتح دال نیز گفتہ اند - صاحب سروری برای ہر دو معنی بالا سند آوردہ (خواجو ۵) در اقلیدس ونحو وطب ونجوم ؎ چنان شد کہ شد داستان در علوم (جامی ۹۳) ز تشکیکش مجسطی سخت آسان ؎ ز تحریری اقلیدس ہر اسان ؎ (اردو) اقلیدس - بقول امیر (۱) علم ہندسہ میں ایک کتاب کا نام ہے جو اقلیدس کی تصنیف سے ہے (۲) ایک مشہور ریاضی دان تھا اسکندریہ میں مدرسہ ریاضی کی بنا اسی نے ڈالی تھی اسکو علم ہندسہ سے ایسا ذوق تھا کہ اسکا نام ہی اقلیدس ہو گیا -

اقلیم بقول اللہ بالکسر لغت عرب است (۱) وآن ہفتمین حصہ باشد از ربع مسکون کہ عبارت از زمین آباد است کہ یک سر بمشرق دارد وسر دیگر بمغرب وہر اقلیم منسوب بہ یکی از سبعہ سیارہ ودر بعضی کتب - اسمای ہفت اقلیم ومناسبت ہر یکی بسیارہ نوشتہ اند مثلاً صاحب مؤید الفضلا نوشتہ کہ ہندوستان بزحل وچین بمشتری وترکستان بمریخ وایران بشمس وماوراء النہر یعنی توران بزہرہ وروم بعطارد وبلخ بقمر منسوب است واطلاق اسم اقلیم برین ملکہا مخالف قرارداد حکماست چنانچہ تفصیلش بر ہفت اقلیم آید ولفظ اقلیم از منتخب وکشف وغیرہ بالکسر ثابت شدہ وبالفتح غلط است و (۲) ہم نام موضعی است بمصر - (ظہوری ۵) چہ می ترسی ز مردن بار بر بند ؎ رہ اقلیم جانہا نام

اجل نیست ؛ (اردو) (۱) اقلیم - بقول امیر - (عربی) مونث - انگلے حکمای یونان کی تحقیق کے موافق ربع مسکون یعنی کرۂ ارض کی خشکی کے حصے کا ساتوان ٹکڑا - (ذوق ؎) ہے مزاج اہل عالم یہ قریب اعتدال ؛ ساتون اقلیمین ہین گویا اب بخط استوا ؛ (۲) ملک مصر کے ایک موضع کا نام اقلیم ہے -

اقلیما بقول برہان بروزن مہ سیما نام دختر آدم علیہ السلام - صاحبان سفت داشتند ہم ذکر این کردہ اند و بہ تحقیق مالغت عربی است و مخفف اقلیمیا کہ بزیادت تحتانی ششم می آید - صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل دستور پنجم (لغات غریبہ) این را لغت ژندو پاژند گفتہ فرمایدکہ (۱) نام دختر آدم کہ در حبالۂ نکاح ہابیل بود و (۲) ثقل فلزات (اردو) (۱) اقلیما آدم علیہ السلام کی لڑکی کا نام جو ہابیل کی بی بی تھین (۲) فلزات کا ثقل - دیکھو اقلیمیا -

اقلیم بزیر نگین در آمدن مصدر اصطلاحی - فتح شدن اقلیمی باشد و بہ قبض و تصرف در آمدنش (ظہوری ؎) بزیر سکۂ خالش رسیدہ محضر خوبی ؛ بلی در آمدہ اقلیم حسن زیر نگینش ؛ (اردو) اقلیم قبضہ مین آنا - (۱۷۸۵)

اقلیم فتح کردن استعمال - قابض شدن (۱۷۸۹)

بر اقلیمی (ظہوری ؎) فتح اقلیم سخن کردم ؛ در اقلیم دکن ؛ بزبان حرف شہ گیتی ستان خوش غالب است ؛ (اردو) اقلیم فتح کرنا

اقلیم کدہ اصطلاح - بقول بہار معروف و محشی بہار گوید کہ بر قیاس میکدہ و بتکدہ مولف عرض کند کہ آفرین بر ہر دو باد استعمال این در کلام فرس ندیدیم و در روزمرہ معاصرین

نه شنیدیم - مدعی سندی پیش نه کرد و محققین ازین ساکت (اردو) اقلیم کده - بهارنے به معنی مقام اقلیم خیال کیا ہے -

اقلیم گرفتن استعمال - بمعنی قابض اقلیم شدن و اقلیم را فتح کردن (ظهوری ؎ ازبسکه کرده اند مدارا بدشمنان ؛ اقلیم دوستی به تطاول گرفته اند ؛ (اردو) اقلیم فتح کرنا - قبضه مین لانا -

اقلیمیا بقول برهان بکسر اول و میم و یای ششم (۱) خلطی باشد که بعد از گداختن طلا و نقره و دیگر فلزات در خلاص میماند و آن بانواع می باشد فضی و ذهبی و نحاسی و معدنی - و اقلیمیای عملی هم هست از نقره و مرقشیشا که یکی از اجزای دارو دی چشم است و او را حجر النور گویند و بهترین وی آن بود که از جزیره قبرس آورند و آنرا در میان آب یابند و بعد ازان معدنی بود و باید که برنگ لاجورد باشد و بعضی گویند ریزه نقره و طلا باشد و امتحان آن باین طریق است که قطره آب لیمو بر دی شمشیر و تیغ فولادی ریزند و از هر قسم که باشد بر آن مالند همچنان اثری که از طلا بر محک میماند باید که دران تیغ نیز بماند و (۲) نام دختر آدم علیه السلام صاحب سروری بذکر هر دو معنی نسبت معنی اول گوید که در نسخهٔ میرزا - گرانی جسد زر و نقره باشد که بعد از گداختن باقی ماند امّا در اختیارات مذکور است که ریزه زر و نقره و بقول بعض کفکلیت که از جوهر زر و نقره پدید آید در وقتی که آن هر دو را از معدن بیرون آرند و بعضی گفته اند که بر جوهر زر و نقره بایستد در وقتی که زر و نقره را با آتش از جوهرش جدا کنند (خاقانی ؎ ازین شیر سگ خورده شیری نه بینی ؛ زریم آهن اقلیمیائی نه یابی ؛ صاحب (دری و پهلوی) هم ذکر هر دو معنی کرده صاحب سوا بسبیل نسبت معنی اول بر ثقل زر و سیم قانع - و صاحب انندراج را

لغت عرب گوید و صاحب منتخب کہ محقق زبان عرب است فرماید کہ بالکسر و بی ہمزہ ہم۔ چرک زر و سیم باشد کہ در وقت گداختن بالا آید و نام دختر آدم علیہ السلام۔ (اردو) (۱) سونے اور چاندی یا دوسری دھاتوں کا ثقل اور چرک جو بعد گلنے کے نکل آئے (۲) آدم علیہ السلام کی بیٹی کا نام۔

اقنوم | بقول برہان بفتح اوّل و ضم نون بر وزن معلوم لغت یونانی و نام کتابی است از یہودان و بر و می بمعنی اصل و سبب ہر چیز و نصاری گویند کہ اقنوم عبارت از ظہور ذات باری تعالی است او ست وجود کل جلّ جلالہ داب و ابن و روح القدس اشارہ بدو و اقنوم سہ باشد (۱) اقنوم وجود (۲) اقنوم علم (۳) اقنوم حیات و اینہا نہ عین ذاتند و نہ زاید بر ذات و بضم اول ہم آمدہ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ و از حکیم خاقانی سندی آوردہ (ے) سہ اقنوم و سہ قرقف را بر ہان ؎ بگویم مختصر شرحی موفا ؎ صاحب سواء السبیل فرماید کہ یونانی این را گنومی نام است و اقنوم معربش و جمع این اقانیم۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ و بمعنی اصل ہر چیز آوردہ و صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات غریبہ و دستور پنجم ذکر این فرمودہ (اردو) ہر چیز کا سبب۔ ذات باری تعالےٰ۔ یہود کی ایک کتاب کا نام اقنوم ہے۔

اقومارثون | بقول برہان بفتح اول و ثانی بہ واو رسیدہ و میم بالف کشیدہ و کسر رای قرشت و ثانی مثلثہ مضموم بواو و نون زدہ بلغت یونانی راز یانہ صحرائی باشد و بخذف ہمزہ ہم آمدہ۔ صاحب محیط فرماید کہ بادیان بری است و بر بادیان گوید کہ اسم فارسی است و بفارسی

عامّه - رازیانه و معرب آن رازیانج وبشیرازی جولو وبسیتانی بادتخم و یونانی مارسیون و ماردیون وهرمیا و قوماریون وبرومی شمار وبمغربی بسباس وبانگلیسی انیسیڈ وبهندی سونف وسونپ وبربائی نامند وآن بستانی وبری می باشد بستانی را مارسون وبرّی را قوماریون نام است گرم وخشک در دوّم وبقول بعض گرم در اوّل سوّم وخشک در آخر اوّل - مفتح سدد ومجفف وملطف ودافع ومحلل ریاح است وصداع نیارد ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) سونف - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مونث - اصل مین سونپ یا سونپہہ تھا جواب بہی دہاتی اور ہند وبولتے ہین یہ کار آمد دوا ہے -

اقومالی بقول برہان بامیم بالف کشیده ولام به تحتانی رسیده لغتی است یونانی ومعنی آن بعربی مار العسل وطریق ساختش چنان باشد که دو جزو آب ویک جزو عسل را باهم آمیخته بجوشانند چندانکه ثلثی برود وثلثان بماند ومنافع آن بسیار است بجهة دلستن آبستنی بخورد زنی بدهند اگر صدا و قرا قر برد در ناف او بهر سد آبستن باشد والا نباشد - صاحب محیط فرماید که مار العسل را بیونانی اقومالی خوانند وبقول صاحب مخزن اقومالی چیزی است که در آن عسل را حل کنند ونگهدارند وجوش ندهند وبرار العسل گوید که آن ساده ومرکب باشد وساده آن گرم وتر دجالی وملیّن وقاطع اخلاط لزجه ومفتح ومنضج بلغم غلیظ ومقوی قوی اعضای بارده ودافع امراض بارده عصبانیه ودماغیه ومنافع بسیار دارد ودفرماید که یک وزن عسل خالص را در دو وزن آب باران یا آب صاف شیرین بآتش ملایم طبخ دهند وکف آنرا برداارند تا دو ثلث بماند پس صاف نموده نگاهدارند وبرای مرکب

بعضی ادویہ مناسبہ گرم یا سرد بسبب عرض و مرض اضافہ نمایند (الخ) (اردو) وہ پانی جس کے دو حصون مین ایک حصہ شہد ملاکر جوش دین اور جب دو ثلث باقی رہ جائے تو مار العسل کہا جائیگا۔ صاحب مخزن نے جوش نہ دئے ہوے کو مار العسل کہا ہے۔

اقویلاسمون بقول برہان بفتح اوّل وضم ثانی بواو رسیدہ وکسر تحتانی ولام بالف کشیدہ وفتح سین بی نقطہ ومیم مضموم بواو ونون زدہ بلغت یونانی روغن بلسان راگویند وبعربی دہن البلسان۔ صاحب محیط ہم ذکراین کردہ وبر بلسان نوشتہ کہ بیونانی بلسامن ولوسیرسون گویند درختی است مصری۔ روغن آنرا دہن البلسان وتخم آنرا حب البلسان نام است ودہن البلسان، البن البلسان وصمغ البلسان ہم گویند وفی الحقیقت آن شیر است نہ روغن وطریق امتحان خوبی آن این است کہ قطرہ از ان در شیر اندازند وآن را فی الحال منجمد سازد۔ بقول شیخ گرم تر از عود وحب آن مجفف ومسخن ودر قوت الطف از نباتات۔ مقوی معدہ۔ رافع برودت ومنافع بسیار دارد (اردو) روغن بلسان۔ بقول صاحب جامع الادویہ اس کا مشہور نام ہے گرم وخشک دماغ اور پٹھون اور معدہ اور رحم کو قوت بخشتا ہے اور گردے اور مثانہ کی پتھری کو توڑتا ہے۔

الف مقصورہ باکاف عربی

اک بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی بمعنی آفت وآسیب وہلاکت باشد۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان آک کہ در ممدودہ گذشت صاحبان جہانگیری وجامع ہم ذکراین کردہ اند مؤلف عرض کند کہ بخیال ما این ماخوذ است از لغت ترکی (ایگ) کہ بقول صاحب

لغات ترکی بکسر ہمزہ وسکون تحتانی وکاف فارسی بمعنی کسل وبیماری آمدہ وصاحب مؤید بدیل لغات ترکی این را بکاف عربی بمعنی رنجوری نوشتہ وہم او بر لفظ اک گوید کہ بالکسر بمعنی علت است ومادر ممدودہ بر لفظ آک صراحت کردہ ایم کہ بمعنی آفت وآسیب آمدہ پس عجبی نیست کہ فارسیان از لغت ترکی ایگ تحتانی را بالف بدل کردند ہمچون یرمغان وارمغان وکاف فارسی را بعربی چنانکہ گند وکند پس آک را بمعنی آفت وآسیب وہلاکت استعمال کردند کہ مجاز معنی حقیقی کسل وبیماری است اندرین صورت باید کہ این را منفرس گیریم بالجملہ اصل این ممدودہ باشد ومقصورہ نتیجہ لب ولہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آک کی دوسری معنی

اکار بقول برہان وجامع مانند بضم اول بروزن دوچار بمعنی مزارع وزراعت کنندہ وباغبان ودر عربی ہم بہمین معنی آمدہ صاحب منتخب فرماید کہ بالفتح وتشدید کاف چاہ کن وبزگر گویند مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ فارسیان تشدید را دور کردہ ہمان لغت عربی را استعمال کردہ اند (اردو) مزارع - باغبان - مالی - مذکر -

اکارس بقول برہان بفتح اول بروزن مدارس سمار وغ را گویند وآن ستنی باشد کہ از زمینہای نمناک متعفن مثل زیر سرگین وزیر خم شراب ومانند آن روید وآن نوع را کہ زیر خم شراب روید چون پوست بازکنند وخشک سازند ومقدار نیم درم بخورند بیہوشی رود ہدوانچہ زیر سرگین وجاہای نمناک روید خوردنش نسل را منقطع سازد واگر از دو درہم بیشتر خوردہ شود ہم ہلاکت باشد وگویند اول نباتات است وبعربی حماث خوانند صاحب رشیدی بسمار وغ قارنج وبقول سروری گیاہیست کہ کاہ نام دارد وصاحب جامع گوید کہ بعربی حماۃ وبترکی

کوبلک نامند۔ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ خان آرزو فرمایدکہ این را ہندی کہنبہی نام است و صاحب برہان برسمار و خ و سمار و غ گویدکہ خایہ دیس و کلاہ دیوان و چتر مارم گویند مؤلف عرض کند کہ ما ذکر این در ممدودہ بر آکارس کردہ ایم۔ جز این نیست کہ این اسم جامد فارسی زبان باشد ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است صاحب خزانۃ اللغات گوید کہ این را در سنسکرت چترم بھومی و در فارسی چترزین گویند (اردو) کھمبی۔ مونث۔ گگن دھول۔ دیکھو آکارس۔

اکاریوم بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار معاصرین عجم حوض را گویند۔ صاحب بول چال صراحت مزید کند کہ حوضی کہ در و ماہیان و دیگر جانوران آبی را می پرورند حیف است کہ حقیقت این ظاہر نشد کہ مال کدام زبان است کہ بطور اسم جامد صورت گرفتہ و در فارسی زبان مستعمل شدہ (اردو) وہ حوض جس مین مچھلیون اور آبی جانورون کو پرورش کرتے ہین (مذکر)

اکامہ بقول برہان بفتح اوّل و سیم رودہ گوسفندی باشد کہ آنرا بگوشت و مصالحہ پرکردہ باشند و بعربی عصیب خوانند و بضمّ اوّل نیز آمدہ و بقول صاحب جامع رودہ مصالحہ کہ می پزند۔ صاحب منتخب بر عصیب فرماید کہ شش بارودہ باشد پیچیدہ و بریان کردہ مؤلف عرض کند کہ بتحقیق ما اسم جامد فارسی زبان است و معاصرین ہم بر زبان دارند و مطلقاً کباب دل و جگر و رودہای گوسپند را گویند اعم از ینکہ در و مصالحہ و چیزہای دیگر داخل کردہ بریان کنند یا بدون آن (اردو) بکری کے پھیپھڑے اور کلیجی اور دل اور اوجھڑی کا کباب

یا وہ کباب جو بکری کی آنتون مین مصالحہ وغیرہ بھر کر بھونین۔

اکبیا | بقول برہان بکسر بای ابجد بروزن اغنیا بلغت ژند و پاژند بمعنی پی باشد و بعربی عصب خوانند۔ صاحب ضمیمہ برہان در (جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند) ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم است و حالا استعمال این متروک (اردو) عصب۔ بقول آصفیہ (عربی) مذکر۔ پے۔ پٹھا۔ ایک سفید چیز کا نام جس سے حس و حرکت اور اعضای حیوانات کی مضبوطی ہے۔

اکت | صاحب بول چال فرماید کہ معاصرین بکسر اول و سکون دوم این را بمعنی صورت بازی استعمال می کنند۔ و صاحب روزنامہ گوید کہ بمعنی بازی مطلقا۔ بخیال ما این مفرس است از لغت (ایکٹ) کہ در انگلیسی زبان بمعنی کار کردن و نقالی یعنی صورت بازی است معاصرین فرس تحتانی را حذف کردند و تای ہندی را بہ تای عربی بدل کردہ اکت بمعنی صورت بازی یا مطلق بازی استعمال کردند (اردو) بہروپ۔ بقول آصفیہ طرح طرح کے بھیس بدلنا۔ سانگ بھرنا۔ نقالی کرنا۔ صورت بازی۔ بازی۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث۔ کھیل۔ تماشا۔ کرتب۔

اکتساب | بالکسر۔ بقول صاحب منتخب لغت عرب است بمعنی حاصل کردن چیزی بسعی خود مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در محققات می آید (اردو) اکتساب۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ کوشش سے حاصل کرنا (ناصر ۵) دونون جہان مین جہل سے بدتر

نہین ہے عیب ؛ انسان کے لئے ہے ضرور اکتساب علم ؛

اکتساب کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل کردن بسعی خود باشد (کمال اصفہانی ۹) سال و مہ دامن بگستردہ است کوہ رہ نشین ؛ تا کند از فیض جودش خوردہ زر اکتساب ؛ (نثر حزین اصفہانی) مراتب متداولہ علمیہ را اکتساب نمودہ" (اردو) زور بازو سے کسی چیز کو حاصل کرنا۔

اکتساب نمودن

اکتفا بہار بحوالہ صراح ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی پسندہ کردن است و بہ تحقیق ما اکتفا بالکسر لغت عرب است و بقول منتخب بس شدن و برگرداندن و نگون کردن ظرف آب و مانند آن مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این ترکیب فارسی با مصادر فرس کنند بمعنی کافی و بس کہ در لمحقات آید (اردو) امیر نے اکتفا کرنا کا ذکر فرمایا ہے اس لئے کہ صرف لفظ اکتفا اردو مین مستعمل نہین ہے جیسا کہ فارسی مین نہین دیکھا گیا۔ کافی۔ بقول آصفیہ بس جسب ضرورت۔ دلخواہ۔

اکتفا پذیرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی کافی شدن است (نثر خسرو) عزائم غزوات کہ در مستقبل ایام مصمم خواہد شد یا بشارت فتح و فیروزی اکتفا پذیرد" (اردو) کافی ہونا۔

(۱) اکتفا فرمودن استعمال - صاحب

(۲) اکتفا کردن آصفی ذکر این کردہ

(۳) اکتفا نمودن کہ بمعنی بس کردن است (نثر منشی اصفہانی (۱)) کرم جبلی اقتضای آن کرد کہ از خون او در گذرد لاجرم بہمان قدر اکتفا فرمود" (کلیم ہمدانی ۵۲) حوض می باید دہ و در دہ بہنگام وضو ؛ میکنی از پنج وقت اما یک وقت

اکتفا: (نثر۔ نصیر ہمدانی (۳) تکلف نمی کند و بوظیفۂ وقت اکتفا می نماید	(اردو) اکتفا کرنا۔ بقول امیر قناعت کرنا جیسے "وہی سطر پر اکتفا کی"۔

اکت ملت بقول ابان بفتح اوّل وکسر ثانی وسکون نون وقانی ومیم مفتوح وکاف مکسور ونون وقانی ساکن بلغت سریانی دانۂ باشد سیاہ وبسیار سخت وبہ بزرگی جوز بوا وآنرا حجر الولادۃ خوانند چہ ہرگاہ زنی دشوار زاید در زیر وی دود کند بآسانی خلاص شود وآن را بشیرازی کن ابلیس گویند یعنی خایۂ شیطان واگر بر درختی بندند کہ میوہ آن نا پختہ بیفتد۔ دیگر نیفتد وآنرا حجر النسر وحجر العقاب گویند۔ صاحب محیط فرماید کہ لغت سریانی است وگویند عربی وبیونانی اناطیطس بمعنی سنگ ولادت ودر مصر معروف بحجر ایلاقی وحجر الولادت وحجر الملک وحجر النسا وبعضی حجر النسر وبعضی حجر العقاب ودر فارسی خرمای ابوجہل وعوام الناس خایۂ ابلیس وبحراسان اشنگ مریم وبہندی کرنجوہ۔ کرنجہ۔ کنجہ ودر زبان سنسکرت شاکر کہولہ وآن ثمر درختی است پرخار شبیہ بسنگ در سختی۔ گرم در سوم وخشک در اول وبعضی سرد خشک در سوم نوشتہ اند برای عارضہ صرع نافع ومانع اسقاط وسہولت در ولادت پیدا کند۔ محلل اورام حابس نزف الدم ومنافع بسیار دارد (اردو) کرنجوا۔ بقول صاحب جامع الادویہ خایۂ ابلیس ایک خاردار درخت کا پھل ہے وبلے ہوائی کو دفع کرتا ہے بخار کہنہ کو نافع۔

اکج بقول برہان وسراج وجامع بفتح اول وثانی وسکون جیم میوہ ایست صحرائی کہ در خراسان علف شتران ویعربی تفاح البری وزعرور خوانند صاحب محیط فرماید کہ زعرور

است و بقول گیلانی از زروت مؤلف عرض کند که بحث این بر ازدف گذشت و این لغت یونانی است (اردو) دیکھو ازدف ۔

اکچ بقول برہان و جہانگیری بفتح اول و سکون ثانی و کسر حای حطی و جیم ساکن جلاب را گویند و آن دارویی چند است جوشانیده و صاف کرده شده تکمیل بحث این بر (انکچ) کنیم که بہ نای معجمہ سوم می آید (اردو) دیکھو انکچ ۔

(الف) اکحل بقول صاحب مؤید لغت عرب است بمعنی رگ و سرمہ چشم ہم گذانی الدستور و بقول صاحب منتخب بالفتح آنکہ جای رستن پلک چشم او سیاہ باشد و سرمہ در چشم کردہ و رگی در دست میان قیفال و اسلیم کہ فصد آن می کنند و آنرا رگ ہفت اندام گویند فارسیان استعمال این با مصدر کشادن یعنی ۔۔۔

(اردو) دیکھو اقحوان۔

(۱) اکخ | صاحب شمس نسبت (۱) گوید کہ با کاف مفتوح و خای منقوطہ زدہ و (۲)

(۲) اکخ | بفتح کاف و سکون ما بعدش بمعنی جلاب است و صاحبان سروری وجامع (۲) را بفتح ہمزہ و کسر خای معجمہ بمعنی جلاب نوشتہ اند و صاحبان برہان و جہانگیری و ہفت و امثالہم ہمین لغت را بہ حای حطی سوم بعوض خای معجمہ آوردہ اند چنانکہ بجایش گذشت و ہمین لغت در ممدودہ ہم مذکور شد و ہمدرانجا ہمین قسم اختلاف در حای مہملہ و منقوطہ واقع و صاحب جہانگیری ہمدرانجا بر (آکخ) نوشتہ کہ چون این لغت فارسی زبان است حای حطی غلط باشد و ما درینجا ہم با رایش اتفاق داریم کہ حای حطی را درین دخلی نیست تسامح اہل تحقیق است کہ بجای حطی آوردہ اند و این ہر دو اسم جامد فارسی قدیم و حالا در روزمرہ معاصرین عجم متروک است۔ ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجہ لب ولہجۂ مقامی است (اردو) (۱ و ۲) جلاب۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر سہیل۔ دستاؤدوا

اکد | بقول صاحب رہنما و بول چال مرادف اکت است کہ بہ تای فوقانی گذشت و ما صراحت ماخذ و تعریف ہمدرانجا کردہ ایم و جز این نیست کہ درین لغت تای عربی بہ دال مہملہ بدل شد ہمچون زرتشت و زردشت و توت و تود باید کہ این را ہم بکسر اول وسکون دوم خوانیم و از لغت انگلیسی ایگیٹ مفرس دانیم (اردو) دیکھو اکت۔

اکدش | بقول برہان بکسر اوّل و دال ابجد بر وزن کشمش و بفتح اول نیز (اردو) تخمہ را گویند از حیوان و انسان مطلقاً و جمع این اکدشان۔ خان آرزو در سراج ذکر این

کردہ فرماید کہ مبدل این یکدش آمدہ۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ صاحب رشیدی فرماید کہ دو تخمہ از ترک و ہند و مانند آن کہ بعربی مولّد گویند مؤلف عرض کند کہ این لغت ترکی است۔ صاحب لغات ترکی ذکر این کردہ فرماید کہ بکسر اول و سوّم ترکی کہ مادر او ہندی بود و آنچہ از دو جنس پیدا آید (انتہی) (اردو) دوغلا۔ بقول آصفیہ دونسلا وہ شخص جس کے ماں باپ ایک قوم کے نہ ہوں۔

(۲) اکدش۔ بقول برہان و ناصری امتزاج و اتصال دو چیز با یک دیگر۔ صاحب جامع فرماید کہ امتزاج و اتصال دو چیز و دو تخم بہ یکدیگر۔ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این در ترکی زبان بر نمبر اول گذشت فارسیان مجازاً این را بمعنی مجموعۂ دو چیز استعمال کردہ اند (نظامی ۵) دل کہ بر و خطبۂ سلطانی است ؛ اکدش روحانی و جسمانی است ؛ (اردو) دو چیز کا مجموعہ۔

(۳) اکدش۔ بقول برہان و ناصری و رشیدی و جامع و سراج اسپی کہ پدرش از جنسی و مادرش از جنسی دیگر باشد کہ آنرا بعربی مجنّس خوانند۔ صاحب سروری بحوالہ فرہنگ ذکر این کردہ (ظہیر فاریابی ۵) نعل می بستند روزی اکدشانت را بروم ؛ حلقۂ گم شد ازان در گوش قیصر یافتند ؛ صاحب سروری بحوالہ نسخۂ نیازی گوید کہ یعنی اسپی کہ یک طرفش تازی باشد و طرف دیگرش ہندی مؤلف عرض کند کہ این متعلق است بہ تعمیم معنی اوّل کہ بقول صاحب لغات ترکی گذشت پس تخصیص تازی و ہندی درست نباشد (اردو) مجنّس (عربی) دکن میں اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو عربی اور ہندی کے

نسل سے ہو یا دو مختلف نسل سے۔

(۴) اکدش۔ بقول برہان ورشیدی وجامع بمعنی محبوب ومطلوب۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ واز کلام نزاری سند آوردہ (ے) تنہا نشین ندارد از عمر ہیچ لذت ۔ دریاب ہر دو عالم ترتیب اکدشی کن ۔ مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ صاحب سروری استعمال اکدش بمعنی محبوب ومطلوب ثابت نمی شود و با معنی حقیقی این لغت ترکی کہ بر نمبر اول مذکور شد این معنی را تعلق مجاز ہم نیست۔ ما طالب سند دیگر باشیم وسند پیش شدہ را متعلق بہ معنی دوم دانیم کہ بخیال ما مقصود از ترتیب اکدشی۔ ضد تنہائی است یعنی شاعر گوید کہ تنہا نشینی از عمر ہیچ لذت ندارد پس باید از ہر دو عالم ترتیبی کرد کہ اکدشی باشد یعنی جامع ہر دو عالم فقط (اردو) محبوب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ پیارا محب۔ دوست۔ معشوق۔

(۵) اکدش۔ بقول برہان باعتقاد محققین نفس ناطقۂ انسانی کہ آن مرکب است از لاہوتی وناسوتی مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ مجاز معنی دوم گیریم وطالب سند استعمال باشیم (اردو) نفس ناطقہ۔ دیکھو اسپہبد۔

(۶) اکدش بقول خان آرزو در سراج ہر مرکب از ضد دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این معنی نکرد و نہ تعلق دارد با معنی حقیقی کہ بر نمبر (۱) مذکور شد وچرین نباشد کہ مصداق معنی آفرینی است۔ بخیال ما خان آرزو از تعریف معنی اول بغلط افتادہ واین معنی را از ان پیدا کرد یعنی صاحب برہان بر معنی اول نوشتہ "دو تخمہ را گویند از حیوان و انسان مطلقاً" محقق

نازک خیال دانسته باشد که از یک انسان و یک حیوان دو تخمه مراد است و مقصود برهان غیر این است از اینجاست که معنی مرکب از اضداد را پیدا کرده و برای این معنی از کلام نظامی سندی آورده (ص) نظامی اکدش خلوت نشین است نه که نمی سر که نمی انگبین است بخیال ما کلام نظامی سند معنی دوم است و معنی دوم که مجاز معنی اول باشد اجتماع اضداد نمی خواهد و سند دیگر هم از کلام نظامی همدر اینجا ندکور نه که جامع روحانی و جسمانی را اکدش گفته اگر بوسیلهٔ این هر دو سند سر که و انگبین و روحانی و جسمانی را من وجه اضداد یکدیگر گیریم تعلق مجاز با معنی حقیقی خوش نمی نماید که محقق ترکی گوید که "آنچه از دو جنس پیدا آید" اکدش است فتامل (اردو) دو ضد کا مرکب۔

(۱) اکدش روحانی | اصطلاح دارندهٔ روح و جسم است متعلق به معنی دوم اکدش و کنایه از دل۔ و نسبت نمبر (۱) البته وجه کنایه پیدا نیست۔ طالب سند باشیم (اردو) دل۔ بقول آصفیه (فارسی) اسم مذکر دیکھو آئینهٔ خاکیان۔

(۲) اکدش روحانی و جسمانی | بقول صاحب بحر بمعنی دل باشد دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف گوید که (۲) موافق قیاس است و مرکب توصیفی که به معنی امتزاج

اکدوک | بالفتح۔ بقول صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار معنی آبشخور مؤلف عرض کند که تباه کنندگان زبان فارسی این را از السنه غیر اخذ کرده مفرس کرده باشند و نمی کشاید که مال کدام زبان است و چقدر تصرف راه یافته این لغت هم یکی از آثار تنزل زبان فارسی است که متاع حقیقی زبان را معدوم می کند (اردو)

گہاٹ - دیکھو آبخور -

اکراد بقول صاحب انند بالفتح (ا) لغت عرب است جمع کُرد بالضم کہ قومی است از عجم - اکثر ایشان صحرانشین - صاحب بول چال بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) اکراد - کُرد کی جمع اور کرد عجم کی ایک صحرانشین قوم ہے -

اکرام بقول بہار گرامی کردن و بزرگ داشتن و نواختن و بخشش کردن مؤلف گوید کہ بالکسر لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی بزرگی کنند و برای معنی مصدری یا مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) اکرام - بقول امیر (عربی) مذکر - بزرگی - توقیر - عزت (رشک ؎) جو قدر نبی پیش خدا ہی دو جہان تہی ؛ اتنا ہی نبی کرتے تھے اکرام علی کا ؛

اکرام کردن استعمال - صاحب آصفی

اکرام نمودن ذکر این کردہ کہ بہ معنی بزرگی کردن و بزرگ داشتن است (مغربی نیشاپوری ؎) بندگان درخدستا وچون خداوندان شوند ؛ ازپس اکرام خداوندی کہ با ایشان کنند (نشر دولت شاہ ثمرقندی) شیخ بہاءالدین ذکریا ہموارہ مراقب حال عراقی بودی و اکرام نمودی (اردو) اکرام کرنا - اسکی سند لفظ اکرام پر گزر چکی ہے

اکراہ بقول بہار زور و بر کاری داشتن و فارسیان بمعنی کراہت و سماجت استعمال نمایند مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ (ظہوری ؎) خوشست رغبت احرام کعبۂ دل را ؛ زراہ دیر باکراہ برنگردانم ؛ (اردو) اکراہ - بقول امیر - عربی - مذکر - کراہت - نفرت (میر ؎) چلے ہم اگر تم کو

اکراہ ہے ؛ فقیروں کی اللہ ہی اللہ ہے ؛

اکراہ داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی نفرت داشتن است (ناظم ہراتی ؎) زبوی پیرہن اکراہ دارد ؛ ہوای شستہ گاذرگاہ دارد ؛ (اردو) نفرت رکھنا۔

اکراہ کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی کراہت کردن باشد (قدسی مشہدی ؎) چنان ز عدل تو با ہم مخالفان صافند ؛ کہ داغ سینہ ز مرہم نمی کند اکراہ ؛ (اردو) کراہیت کرنا - نفرت کرنا۔

اکرفس بقول برہان کرفس باشد و آن معروف است گویند خوردن آن شہوت را زیادہ کند خواہ مرد خورد خواہ زن ۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و صاحب محیط فرماید کہ ہمان کرفس است و بر کرفس نویسد کہ معرب است از کرفش فارسی و گویند از کرنسب فارسی کہ بیونانی کرفسا و سالیون و بسریانی کرفشا و بروی باطرانیون و بشامی سرد و بفرنگی سلری و بلاطینی سلدہری و بہندی اجمود مانند و آن نباتیست و اقسام آن بسیار - گرم و خشک در اوّل دوّم مفتح و محلّل و مطیب و مسکن اوجاع ضاد آن تنہا با عسل محلل اورام و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ فارسیان بر کرفس معرب - الف وصلی زیادہ کردہ اکرفس کردہ اند و ما ذکر اجمالی این بر اجمود کردہ ایم کہ گذشت (اردو) اجمود - صاحب جامع الادویہ نے بھی اسکا ذکر فرمایا ہے - اور یہی مشہور نام ہے -

اکروفس بقول برہان لغت رومی است و بفارسی مستعمل ما ذکر این بر اغیرس کردہ ایم

که جوزروی است بتحقیق ما فارسیان بر لغت رومی گردش الف وصلی زیاده کرده اند (اردو دیکھو اغیرس -

اکروہک بقول برہان بفتح اول و های هوز و سکون کاف صمغ خاریست که آنرا مشائخ خوانند و آن بسیار تلخ می باشد و در مرهم ها بکار برند و عنزروت همان است صاحب محیط فرماید که انزروت باشد و برانزروت گوید که بعین مهمله بعوض الف عنزروت هم آمده که بسریانی صرقولا و باصفهانی انجدک و کنجده و اکروہک و بشیرازی کدرو و بعربی کحل فارسی و کحل کرمانی و بهندی لائی ولاهی نامند و آن صمغ درختیست خاردار در بلاد فارس می روید گرم و خشک در اول و گویند در دوم - مفتح محلل مجفف بالذع و شرب وضماد آن مسکن اورام و منافع بسیار دارد (اردو) لائی - بقول صاحب جامع الادویه کنجده - انزروت - ایک خاردار درخت کا گوند جسکو عربی مین سائکہ کہتے ہین -

اکسپوزیشیون صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار ذکر این کرده فرماید که نمائشگاه را گویند مؤلف عرض کند که مفرس (اکزی بشن) لغت انگلیسی است معاصرین عجم نمائشگاه را که لغت خاص شان بود پسند نکردند و در روزمره خود همین مفرس را استعمال کردند و درین قسم تفریس که معاصرین عجم می کنند در تبدیل و حذف هیچ دخل قیاس و پابندی قواعد فارسی نیست (اردو) نمائشگاه - بقول آصفیه (فارسی) اسم مونث وه جگه جهان صنعت وحرفت کا میلا ہو -

اکستم بقول صاحب شمس بمعنی ناقص خلقت و بریده گوش فرماید که لغت فارسی است

واز صراحت اعراب ساکت دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف عرض کند
که بیچاره مؤلف شمس لغت عرب اکشم را که بقول منتخب به همزه و کاف عربی و شین معجمه و میم بهمین
معنی آمده نوشته و کاتبین چابکدست تحریف در کتابت کردند و منتظمین مطبع فای علامت فارسی
بر و زیاده نمودند این است حقیقت سرمایهٔ تحقیق اگر قرنی دیگر برین بگذرد و مؤلفی نقلش بر دارد
لغتی در سرمایهٔ زبان فارسی زیاده شود و خیال کنیم که فارسی قدیم است تحقیق ماخذ که در
موضوع کتاب ما داخل است حقیقت این را ظاهر کرد -

اکسولایاتون بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی و سین بی نقطه بواو رسیده و لام
بالف کشیده و تحتانی بالف و فوقانی بواو رسیده و نون زده لغت یونانی رستنی باشد که آنرا
بعربی حماض الماء گویند و آن پیوسته در آب روید و برگ آن بدرازی انگشتی باشد نزدیک
ببرگ کاسنی و بر سر آن تخمی بود سیاه رنگ مائل بسرخی صاحب محیط ذکر این نکرد و بر حماض
مائی گوید که در کنار آبها می روید دبی گل است و شبیه بکاسنی و آنرا حماض الماء و حماض
السواقی و حماض البقر و سلق مائی نامند سرد و خشک و قابض و نافع خفقان حاره و غثیان و منافع
بسیار دارد (الخ) بتحقیق نام این در فارسی زبان و هندی یافته نشد (اردو) صاحب
جامع الادویه نے ان نامون کو ترک کیا ہے اور سلق پر فرماتے ہین کہ چقندر کا نام ہے
اور حماض پر چوک لکھا ہے اور صاحب محیط نے حماض پر لکھا ہے کہ اس کا ہندی نام چوکا
اور چوکے کی بھاجی اور اسی کو حماض بری کہتے ہین - حاصل یہ ہے کہ حماض مائی کا اردو یا
مشہور نام محققین طب نے نہین لکھا اور اسقدر متحقق ہے کہ چوکے کی ایک قسم ہے جو کاسنی سے

مشابہ او در کنارۂ آب پیدا ہوتی ہے۔

اکسون بقول برہان بفتح اوّل بروزن افسون جامۂ سیاہ قیمتی باشد کہ اکابر بجہۃ تفاخر پوشند و بکسر اول ہم آمدہ یعنی نوعی از دیبای سیاہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ و از شیخ عطار سند آوردہ (ے) اطلس و اکسون مجنون پوست است ؛ پوست پوشد ہر کہ لیلی دوست است ؛ صاحب سروری فرماید کہ بکسر ہمزہ جامۂ سیاہ کہ ملوک و سلاطین پوشند و بحوالہ معیار جمالی گوید جامہ ایست مثل دبیقی و بحوالہ حسین وفائی نویسد کہ نوعی از دیبا (ظہیر فاریابی ے) بر سم خدمتی اندر پئ جنیبت تو ؛ فگندہ دہ ہزار روز اطلس و ز شب اکسون ؛ خان آرزو در سراج و صاحبان رشیدی و مؤید و جہانگیری و (دری و پہلوی) و جامع ہم ذکر این کردہ اند و باتفاق ہمہ محققین اسم جامد زبان فارسی است (اردو) اکسون۔ ایک قیمتی اور سیاہ کپڑے کا نام ہے از قسم دیبا۔

اکسیر بقول برہان بکسر اول و ثالث بروزن دلگیر (۱) کیمیا را گویند و آن جوہریست گدازندہ و آمیزندہ و کامل کنندہ یعنی مس را طلا کند و (۲) ادویہ مفیدہ و (۳) نظر مرشد کامل را نیز مجازاً اکسیر گویند بخیال ما معنی دوم و سوم استعارہ نباشد یعنی از محض اکسیر پیدا نمی شود بلکہ در استعمالش معنی حقیقی اکسیر قائم باشد مثلاً گویند کہ "این نسخہ مرکب بحق بیمار اکسیر است" یعنی خیلی مفید است پس اکسیر در اینجا بمعنی خیلی مفید مستعمل شد و خصوصیت با ادویہ ندارد و ہمچنین "نظر مرشد بحق مریدش اکسیر شد" یعنی حالت مرید را متغیر کرد و خیلی سودمند شد و تبدیلی پیدا کرد کہ خلاف قیاس بودہ در اینجا ہم لفظ اکسیر بمعنی نظر مرشد کامل نیست بلکہ صفت او واقع شد بالجملہ تحقیق ما

این است کہ استعمال لفظ اکسیر بمعنی مجازی مخصوص با ادویہ یا نظر مرشد نباشد بلکہ برای خمیر آن ہم مستعمل۔ چنانکہ ظہوری گوید (۳) می کنم بیرون بجوش از دل بخار آرزو ؛ عشق اکسیریست آری جسم را جان می کنم ؛ و بہ تحقیق ما (۴) اکسیر بمعنی نایاب ہم آمدہ و این ہم مجاز معنی اول است کہ خود اکسیر یعنی کیمیا نایاب است و معدوم سند این بر اکسیر باشیدن می آید و ہمچنین (۵) اکسیر بمعنی قیمتی باشد چنانکہ سند این بر اکسیر شدن مذکور شود (اردو) اکسیر۔ بقول امیر (عربی) مؤنث (۱) کیمیا۔ وہ شے جس سے تانبے کو سونا اور رانگے کو چاندی بناتے ہین (ناسخ ؎) سفید آگے ترے چاند اور سورج زرد ہے ظالم ؛ یہ ہے اکسیر سونے کی وہ ہے اکسیر چاندی کی ؛ (۲) کسی مرض کے لئے نہایت مفید اور سریع الاثر دوا (فقرہ امیر) دوا کیا ہے اکسیر ہے۔ ادہر گلے سے اتری اُدہر بخار کافور ہو گیا" (۳) معنی سوم کے متعلق امیر نے صرف اسقدر لکھا ہے کہ عموماً ہر ایک مفید مطلب اور پر اثر بات کی نسبت اکسیر کہتے ہین جیسے " میرے حق مین آپکی ذرا سی سفارش اکسیر ہو گئی" (نواب میرزا شوق ؎) لکھتے ہین صوفیان باتوقیر ؛ عشق اللہ ہے عجب اکسیر ؛ پس ہماری راے مین مرشد کی نظر کو بھی اکسیر کہہ سکتے ہین جس سے مرید کی حالت بدل جاتی ہے جیسے " مرشد کی ایک نگاہ اکسیر ہے" جس طرح کلام شوق مین عشق اللہ اکسیر ہے (۴) ہماری راے مین لفظ اکسیر نایاب کے معنون مین بھی مستعمل ہو سکتا ہے۔ جیسے " آجکل آپ کا کلام اکسیر ہو گیا یعنی ملتا ہی نہین" امیر نے اس استعمال کا ذکر نہین کیا ہے پس اس معنی کا ترجمہ صرف نایاب اور نادر اور معدوم ہے (۵) اکسیر۔ بمعنی قیمتی جیسے " آپکے آستان کی خاک اکسیر ہے جس کو مل گئی وہ مالا مال ہو گیا" امیر نے اس استعمال کو بھی

ترک فرمایا ہے بنا ر علیہ معنی چہارم کا ترجمہ قیمتی ہے۔

اکسیر باشیدن استعمال - بمعنی نایاب بودن است و این متعلق باشد بمعنی چہارم لفظ اکسیر چنانکہ ظہوری گوید (ے) در آن شہری کہ باشد درد اکسیر ؛ ظہوری قدر افسونگر چہ باشد ؛ (اردو) نایاب ہونا - عنقا ہونا معدوم ہونا

اکسیر دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عطا کردن اکسیر است (عرفی ے) تقدیر پی کاہش اجزای وجودش ؛ اکسیر فنا داد گذارش گر غم را ؛ (اردو) اکسیر دینا -

اکسیر رنگ اصطلاح - بقول بحر و دستور دہبار کنایہ از شراب یعنی چیزی کہ ہمچو اکسیر است در منافع (صائب ے) بدہ بدست من اکسیر رنگ ای ساقی ؛ کہ ہمچو برگ خزان دیدہ است رخسارم (اردو) شراب یونٹ

اکسیر ریختن بخاک استعمال صاحب آصفی ذکر اکسیر ریختن کردہ است کہ بہ معنی ضائع کردن اکسیر است (کلیم ہمدانی ے) انتظار ساغر ساقی مکش دیگر کلیم ؛ فکر خود کن کس نمی ریزد بخاک اکسیر را ؛ (اردو) اکسیر کو پھینک دینا - ضائع کرنا

اکسیر زدن بر چیزی استعمال - صاحب آصفی ذکر (اکسیر زدن) کردہ کہ بمعنی انداختن اکسیر بر چیزی و اثر اکسیر رسانیدن بر آن است (اثر شیرازی ے) تربیت سودی نمی بخشد چو استعداد نیست ؛ برس تا بیدہ می باید زدن اکسیر را ؛ (نظیری ع) قلب ما را زد اکسیر چو بگداخت ریخ ؛ (اردو) اکسیر ڈالنا - اکسیر کا اثر کسی چیز پر پہنچانا -

اکسیر ساختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی درست کردن اکسیر است (ظہوری ے) گر اکسیر سرور و سور سازند ؛ ز خاک پاک نیشاپور سازند ؛ (اردو) اکسیر بنانا

کیمیا بنانا۔

اکسیر شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی اکسیر قرار یافتن است و این متعلق است بہ معنی پنجم لفظ اکسیر (شانی مشہدی ؎) چون بر آتیم ز شکر نعمت ای عشق کہ ما؛ خاک بودیم و باصلاح تو اکسیر شدیم؛ (اردو) اکسیر ہوجانا۔

اکسیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ساختن و درست کردن اکسیر است (حافظ شیرازی ؎) جز قلب تیرہ ہیچ نشد حاصل و بنوز؛ غافل درین خیال کہ اکسیر می کنند؛ (اردو) اکسیر بنانا۔ کیمیا بنانا

اکسیر گر استعمال۔ بقول بہار و صاحب بحر و اند کیمیا گر باشد بمعنی حقیقی (خواجہ نظامی ؎) چو در کورۂ مرد اکسیر گر؛ فرو برد آہن بر آورد زر؛ (اردو) کیمیا گر۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ مہوس۔ کیمیا بنانے والا۔

اکسیر مردمی اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بحر و دارستہ و بہار کنایہ از شراب باشد (جانی گیلانی ؎) نقد جان را بجرعۂ امروز؛ میفروشند و نیک ارزان است؛ زود بستان و در بہا بفرست؛ انچہ اکسیر مردمی آنست؛ (اردو) شراب (مؤنث)

اکسیری بقول بہار بمعنی کیمیا گر مؤلف گوید کہ بہ یای نسبت باشد یعنی منسوب بہ اکسیر (درویش والہ ہروی ؎) بدعا ہیچ دہانی در لب باز نکرد؛ گرچہ اکسیری این قلب چو تانبر شدیم (اردو) کیمیا گر۔

اکسیہ بقول برہان و جامع و ہفت برو زن الفیہ بوزہ را گویند و آن شرابیست کہ از آرد و جو و امثال آن سازند و بعربی نبیذ خوانند۔ خان آرزو در سراج این را بہ شین معجمہ نوشتہ بخیال ما ہمین اصح است کہ مرکب است از کشی کہ در فارسی زبان بقول برہان بمعنی

سرور و تندرستی آمدہ فارسیان الف وصلی در اوّل و ہای نسبت در آخر این آوردہ اکشیہ کردند کہ معنی این منسوب بہ سرور و تندرستی است و شرابی را نام نہادند کہ ذکرش بالا گذشت آنانکہ این را بہ سین مہملہ نوشتہ اند مبدّل باشد کہ شین معجمہ بہ مہملہ بدل شود۔ ہمچون شار و سار (اردو) ایک قسم کی شراب جو جَو یا اور کسی غلّہ کے آٹے سے بنائی جاتی ہے جسکو فارسیون نے اکسیہ اور عربون نے نبیذ کہا ہے۔

اکشوث بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی کشوث است و آن رستنی باشد مانند درمنہ کہ تخم آنرا بعربی بذر الکشوث خوانند و چون باسرکہ بخورند فواق را تسکین دہد و آنرا بتازی حماض الارنب گویند۔ صاحب محیط ذکر این کردہ گوید کہ ہمان کشوث و بر کشوث فرماید کہ اسم عربی است و بقول بعض معرب و کشوثا ولیف مکی نیز گویند و بیونانی بشسر و طوس و بسریانی دیثار و بروی کشمورین و بفارسی برش و فرنبج و زجمول گویند زجمول اسم تخم کشوث است و بہندی امربیل و اکاس بیل۔ ہم او بر افتیمون ترجمہ ہندی آن آکاس بیل و لایتی نویسد و بر اکاس بیل گوید کہ مشابہ بہ افتیمون باشد باقی حال اکشوث و رای افتیمون است و مشابہ آن گیاہی است مانند ریسمان باریک بر درختہا می پیچد۔ بقول شیخ گرم در اول اولی و خشک در آخر دوم۔ مقوّی احشا و مخفّف رطوبات ملطّف و مفتّح و مخرج فضول لطیفہ و منافع بسیار دارد۔ بخیال ما فارسیان الف وصلی بر کشوث زیادہ کردہ مفرّس کردہ اند و این ہمان است کہ تعریفش بر افرنبج کردہ ایم (اردو) امربیل۔ اکاس بیل۔ دیکھو افتیمون

اکفا بقول منتخب بالفتح لغت عربست بمعنی ہمسران و مانند آن جمع (کفو بالضم) و بالکسر

نوعی از عیوب قافیہ کہ بعضی ابیات را حرف روی دیگر باشد و بعضی را دیگر صاحب غیاث نسبت معنی اصطلاحی صراحت مزید کند کہ بالکسر یکی از عیوب قافیہ را گویند کہ حرف روی یا قید مختلف باشد بشرط قرب مخرج چون صباح و سیاہ و بحر و شہر مؤلف گوید کہ فارسیان ہمین اصطلاح را بہمین معنی استعمال کنند و لفظی دیگر در فارسی برای آن ندارند (اردو) قافیہ مین جب حرف روی یا قید مین اختلاف ہو اور دونون قریب المخرج ہون تو اس کا نام اکفا ہے اور یہ عیوب قافیہ سے ہے جیسے صباح و سیاہ - بحر - اور شہر اردو مین بہی یہ اصطلاح اسی نام سے مستعمل ہے -

اکفودہ | بقول برہان وجامع وسراج با فا بر وزن افزودہ نام دریای گیلان - صاحب ناصری فرماید کہ نام دریای مازندران وآن را از راہ کفودہ گویند و زراہ بمعنی مطلق دریا آمدہ رود دریای خزر و دریای گیلان و دریای خزران و خزروان و آبسکون و آسکون نام ہمین دریاست مؤلف عرض کند کہ اصل این کفودہ باشد مبدل کفیدہ بہ تبدیل واو با یای تحتانی برخلاف قیاس کہ بمعنی شکافتہ واز ہم باز شدہ و ترکیدہ آمدہ جادارد کہ در آغاز این دریا زمین آنجا شگافتہ شدہ فارسیان الف وصلی در اولش آوردہ اکفودہ کردند (اردو) مازندران کی ایک دریا کا نام اکفودہ ہے -

(۱) اکگرا | بقول برہان (۱) بروزن فلک ساو (۲) ہموزن حرم سرا دارویی است

(۲) اکلکر | کہ آنرا عاقرقرحا گویند - صاحب محیط بر عاقرقرحا گوید کہ معرب اکرکرہ ہندی است وگویند لغت نبطی و بقول بعض لغت عرب است مشتق از عقر و تقریح جہت آنکہ

فعل آن تفریح است و این را بیونانی فوردثون و فورثون و قوس درہ و قوبردن و بلغت بربری تاغند و بفارسی کاکرہ و کاکلو و کاکلوہ و کرترخون و کزوم و بشیرازی اکلوا نامند نباتیست کہ در بلاد مغرب یافتہ می شود۔ گرم و خشک در آخر سوم تا اوائل چہارم و بقول بعض سرد لطیف و نیز جذاب و محرق و مفتح سدد و منقی فضول دماغی و جالی بلغم و نافع امراض عصبانی و منافع بیشمار دارد (الخ) فارسیان در اوائل لغت (کاکرہ) الف وصلی آوردہ اکاکرہ کردند و الف دوم بکثرت استعمال حذف شدہ (اکرہ) ماندیس ہای ہوز را بقاعدۂ خود بالف بدل کردند ہمچون خارہ و خارا و نسبت اکلکرا عرض می شود کہ در اکرکرۂ ہندی رای مہملۂ اول را بلام بدل کردند چنانکہ چنار و چنال پس (۱) لغت فارسی باشد و (۲) مفرس صاحب جامع ہم ذکر ہر دو لغت کردہ (اردو) عاقرقرحا۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ اکرکرا ایک تیز اور دلدار جڑ کا نام جو دانتون کے درد تقویت باہ وغیرہ کے کام مین آتی ہے اور آگ کا اثر زائل کر دیتی ہے۔

اکلید بقول خان آرزو در سراج ہمان کلید معروف و اقلید و مقلید معرب آن و مقالید جمع و این لفظی است کہ در کلام مجید واقع شدہ و در اصل فارسی است چنانکہ علامہ سیوطی در مہذب آوردہ (انتہی) دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ کلید لغت ترکی است بمعنی مفتاح۔ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است ذکر این کردہ و فارسیان الف وصلی در اولش آوردہ اکلید کردند و کلید ہم در فارسی زبان مستعمل است تا لغت فارسی نیست ازینجاست کہ اکثر اہل تحقیق کہ پابند لغت فرس اند این را ترک کردہ اند البتہ

اکلیدہ را مفرس توانیم گفت (اردو) کنجی - مونث - دیکھو اقلی -

اکلیل الملک بقول صاحب برہان رستنی باشد کہ آنرا بفارسی گیاہ قیصر خوانند - مؤلف عرض کند کہ ما ذکر این بر ارجیقہ کردہ ایم (اردو) دیکھو ارجیقہ -

اکلیون بقول برہان وجامع وہفت بفتح اول وثانی وضم ستحتانی بروزن طبرخون (۱) کتاب ترسایان باشد (۲) نام انجیل عیسی ویعضی گویند (۳) صفحہ ایست کہ مانی نقاش ساختہ بود واو را معجزہ امید انستند (۴) بوقلمون را نیز گویند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد زندو پازند بمعنی اول ودیگر ہمہ معانی مجاز آن (اردو) (۱) آتش پرستوں کی ایک کتاب کا نام زندو پازند مین اکلیون ہے (۲) مجازاً انجیل عیسی کو بھی فارسیون نے اکلیون کہا ہے (۳) بر سبیل مجاز اس صفحہ کو بھی اکلیون کہا گیا ہے جو مانی نقاش نے بنایا تھا (۴) بوقلمون یعنی دیبائے رومی کو بھی فارسیون نے مجازاً اکلیون کہا ہے -

(الف) اکماک بقول برہان بامیم بروزن افلاک بمعنی (۱) تی واستفراغ وشگوفہ باشد و (۲) تبرکی نان را گویند وہم او ----------

(ب) اکمال بہ لام در آخر بروزن بدحال بمعنی اول آوردہ - صاحب سروری ذکر (الف) کردہ بمعنی اول قانع وبقول صاحب جامع (الف وب) بمعنی اول صاحب جہانگیری (الف) را بمعنی اول وبضمن آن ذکر (ب) ہم کردہ وصاحب رشیدی ذکر الف بہر دو معنی کند وفرماید کہ در بعضی فرہنگ ہا بجای کاف اول لام بنظر آمدہ خان آرزو در سراج فرماید کہ (الف) درست است ودر (ب) تصحیف وفرماید کہ انچہ در سروری

(الماک بہ لام دوم) آوردہ این نیز تصحیف باشد مؤلف عرض کند کہ صاحب سروری ذکر الماک نکرد البتہ صاحب رشیدی ذکر آن کردہ بخیال ما (الف) مفرس است از الکمک کہ لغت ترکی است بمعنی رش و نشر۔ رش در عربی بمعنی چکیدن آب و اشک و خون و جز آن و باران اندک و نشر ہم بعربی بمعنی بنی فشاندن پس فارسیان بزیادت الف دوم بعد میم مفرس کردہ باشند و بمعنی استفراغ استعمال کردہ و (ب) کاف بدل شد بہ لام و این قسم تبدیل در فارسی زبان آمدہ و صاحب توانین و شگیری ذکر این کردہ و بہ ہمین تبدیل خیال صاحب رشیدی نسبت الماک ہم درست باشد و خیال خان آرزو نسبت تصحیف الماک و الحاک قابل غور و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ در ترکی زبان الکمک بمعنی نان است نہ الحاک کذا فی الکنز (اردو) (۱) قے۔ مؤنث۔ دیکھو اشتگفتہ۔ (۲) نان۔ مذکر۔ روٹی۔ مؤنث

الکموبزان | بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و ثالث بواو رسیدہ و نون زدہ و فتح بای ابجد و زای ہوز بالف کشیدہ و نون ساکن دانہ ایست مانند ماش و عدس آنرا منتشر کردہ بہ گاو دہند گاو را فربہ کند و بہ فارسی آنرا کنک و بعربی رعی الحمام خوانند۔ صاحب محیط ذکر این نکرد و برکنک فرماید کہ کرسنہ باشد ما صراحت این برارونس کردہ ایم و وجہ تسمیۂ این اسم مرکب چنین نباشد کہ فارسیان لفظ کمون را کہ بعربی زبان بمعنی زیرہ آمدہ مضاف کردہ باشند بسوی بزان و معنی مرکب این زیرہ گوسفندان و الف وصلی در اولش آوردند و نون اوّل حذف شد بکثرت استعمال الکموبزان باقی ماند و صاحب محیط ترجمۂ کنک کہ در السنۂ متعددہ نوشتہ کہ ذکرش برارونس گذشت در آن ہم الکمون بزان داخل نیست

ولیکن ہمدرانجا این قدر متحقق شد کہ برای نرہبی گوسفندان بکار می خورد (اردو) دیکھو ارونس۔

اکنون بقول سروری و برہان وجامع بمعنی این زمان والحال۔ بہار گوید کہ کنون ونون مخفف این است صاحب ناصری صراحت کردہ کہ بفتح اول وضم نون باشد وصاحب برہان ہم بروزن مجنون آوردہ اما صاحب غیاث درست گوید کہ کنون بضم اول است واین مزید علیہش۔ پس باید کہ بضم الف باشد کہ چون الف در اول ثلاثی ورباعی وغیرہ در آورند ما بعد او ساکن کنند وہمان حرکت ما بعد بدو دہند مؤلف گوید کہ اندرین صورت باید کہ نون را مخفف کنون گیریم واکنون را بزیادت الف وصلی مزید علیہش ولیکن برزبان معاصرین اکنون بالفتح است واتفاق برین است کہ این لغت فارسی زبان باشد صاحب کنز کہ محقق ترکی است اعتراف این کردہ (صائب ؎) اکنون کہ خبر دارشد از چاشنی درد ۔ مشکل کہ علاج دل بیمار تواں کرد ۔ (اردو) اب۔ بقول امیر (ہندی) شاید آد سے بگڑ کر بنا ہے جس کے معنی سنسکرت مین اسوقت ہین (فقرہ امیر) جاتے ہو تو اب جاؤ پھر جانے سے کیا حاصل "مجھے روپیہ کی اب ضرورت ہے۔

اکوان بقول برہان وجامع بفتح اول وسکون ثانی و واو بالف کشیدہ ونون زدہ (۱) نام دیوییست کہ رستم را بدریا انداخت وہم بدست رستم کشتہ شد وبفتح اول وثانی (۲) گل ارغوان راگویند وصاحبان ناصری وجہانگیری ورشیدی وسراج بمعنی اول قانع۔ صاحب مؤید این را بہر دو معنی بکاف فارسی آوردہ مؤلف عرض کند کہ اصل این بمعنی دوم باشد کہ

مبدّل ومخفف ارغوان است یعنی فارسیان غین معجمہ را حذف کردند ورای مہملہ را بکاف فارسی بدل ساختند وجا دارد کہ مبدّل ومخفف ارجوان گیریم کہ برارغوان گذشت اندرین صورت رای مہملہ را محذوف گیریم وکاف فارسی را مبدّل جیم عربی چنانکہ آہنجیج وآہنگ - تحریک کاف مؤید خیال ماست آنانکہ این را بکاف عربی گرفتہ اند مبدّل بہ تبدیل ثانی است کہ کاف عربی بہ فارسی بدل شود وہمچون گند وکند بالجملہ معنی اول مجاز معنی دوم باشد کہ رنگ دیو مذکور ہم مثل ارغوان - سرخ باشد (اردو) (۱) اکوان ایک دیو کا نام ہے جس نے رستم کو دریا میں پہینکا تہا اور بالآخر رستم ہی کے ہاتھ سے مارا گیا (۲) ارغوان - دیکھو ارغوان -

اکول صاحب بول چال فرماید کہ معاصرین عجم این را بمعنی مدرسہ استعمال کنند وصاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ بخیال ما معاصرین عجم از لغت انگلیسی (اسکول) بہ تخفیف سین مہملہ مفرس ساختہ اند وبکسر اول وضم دوم استعمال کنند - (اردو) مدرسہ - درسگاہ - مذکر -

اکہوان این ہمان است کہ تعریف این برالکوان بہ حاے حطی گذشت واشارہ این ہمہ را بنجا مذکور (اردو) دیکھو الکوان -

الف مقصورہ باکاف فارسی

اک بقول برہان وناصری بفتح اول وسکون ثانی بلغت ژند وپاژند گندم را گویند وبعربی حنطہ خوانند - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند

مندرجۂ دستور چہارم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ حالا در استعمال معاصرین عجم متروک است صاحب محیط برگندم فرماید کہ اسم فارسی است و بعربی بُر و قمح و حنطہ و بیونانی و فیری و فعدوس و خوردوس و بترکی بوقدہ و بہندی گیہون گرم در اول و معتدل در تری و خشکی و تازہ خشک نشدہ آن در دوم تر و بہترین اغذیہ تندرستان سمین بدن و مضر صاحبان سدہ و عرق دماغ و منافع بسیار دارد (اردو) گیہون۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ گندم۔ کنک۔ ایک غلہ کا نام۔

اگال بقول بہار بالضم فضلہ پان کہ بعد جاویدن پان بہ کسی دہند یا بیندازند و این لفظ ہندیست (ظہوری ؎) چمن از پان گزیدنت رنگین ؛ غنچہ چون بگشفد گرفتہ اگال ؛ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم از ظہوری سندی آوردہ (؎) شود چہرۂ زرد خورشید آل ؛ دہندش اگر ماہ رویان اگال ؛ مؤلف عرض کند کہ این لغت سنسکرت است بقول ساطع فضلۂ ہر چیز خائیدہ عموماً و فضلۂ پان خصوصاً و از ہمین است اگالدان لغت زبان اردو بمعنی تف دان (اردو) اگال۔ بقول امیر (ہندی) مذکر۔ گلوری کا پہوک (ظفر ؎) بستر پہ تیرے دیتے ہین کس کے اگال کے ؛ اسکو لہو پلاؤنگا اسکا نکال کے ؛

اگپ بقول انند و مؤید بالفتح با کاف فارسی و بای عربی بحوالہ رفائگو یا لغت فارسی است بمعنی رخسارہ و بحوالہ ادات الفضلا گوید کہ از اسلاف ہمچنین معلوم می شود کہ معنی این بفارسی رخسارہ باشد مؤلف عرض کند کہ دیگر اہل تحقیق ازین لغت سکوت ورزیدہ اند و ما در ممدودہ آگپ و آگپ را بہ کاف و بای عربی و فارسی بیان کردہ ایم و ہمدرا نجا

معنی این کہ متحقق شد رخسارہ نیست بلکہ حصہ اندر رخسارہ باشد و اشارہ این ہم بجانب انجا مذکور (اردو) کلا - دیکھو آگپ -

اگج بقول انند بفتح اوّل و ثالث و سکون جیم عربی بحوالہ کشف اللغات لغت فارسی است بمعنی قلاب آہنین سر کج کہ بدان برف از رود خانہ ہا و دیگر آبگیرہا بدر کشند و اخج مثلہ - دیگر محققین ازین ساکت مؤلف عرض کند کہ ما صراحت معنی این بر آگج در ممدودہ کردہ ایم کہ بکاف عربی گذشت و ہمین لغت در ممدودہ بکاف فارسی ہم مذکور شد - ممدود و مقصورہ چیزی نیست نتیجہ لب و لہجہ مقامی است این قدر متحقق است کہ اسم جامد زبان فارسی است (اردو) دیکھو آگج -

اگر بقول برہان و ناصری و جامع بروزن سفر (ا) (الف) کلمہ شرط است بہار گوید کہ ترجمہ کو - وان (صائب ۵) آب می گردید در چشم ترا ز و گوہرش ؛ یوسف مصری اگر می دید بازار ترا ؛ و بقولش (ب) در لغت سرخیان بجای ترا دید مستعمل کما فی حدائق العجم - و فرماید کہ حق آنست کہ خصوصیتی با اہل سرخس ندارد بلکہ عموماً و اہل خراسان خصوصاً - استعمال این بدین معنی کردہ اند (۵) این طرفہ ترکہ ہست بر اعدات نیز تنگ ؛ پس چاہ یوسف است اگر چاہ بیژن است ؛ و بقولش (ج) بمعنی اگرچہ ہم (فراہانی ۵) روز می خوردن و شادی و نشاط و طرب است ؛ ناف ہفتہ است اگر غرہ ماہ رجب است ؛ فرماید کہ در زمان قدیم ہر سہ شنبہ ملوک جشنی می کردند و می خوردن و عشرت مشغول می شدند و در آن سال کہ حکیم این قصیدہ گفتہ غرہ ماہ رجب بحسب اتفاق سہ شنبہ بود - ممدوح یعنی پادشاہ

ارادہ داشت کہ آن سہ شنبہ بواسطہ تعظیم ماہ رجب جشن نہ کند و مجلس نسازد پس شاعر خطاب بہ ممدوح کردہ می گوید کہ اگرچہ غرہ رجب است امروزی است کہ ناف یک ہفتہ باشد یعنی در وسط ہفتہ (یعنی سہ شنبہ) بہار گوید کہ انسب و اصوب آنست کہ در اینجا اگر عوض یا ئے تردید گیریم یعنی این روز ذو جہتین است ازین کہ ناف ہفتہ است فراخور عیش یا ازین جہت کہ غرہ رجب است مستحق زہد و عبادت (الخ) و ما خیال آخرش را پسند نہ کنیم قائل (میر خسرو ے ج) ای کہ نبی گفتہ خود گفتہ ٭ مردہ تو ان گفت اگر خفتہ ٭ (محسن تاثیر ے) اقادی اگر دیر بسر وقت ہلاکش ٭ تاثیر ولی گشت فدای تو بزودی ٭ صاحب تحقیق القوانین آوردہ کہ (د) بعض جا این لفظ مکرر آمدہ مفید معنی مساوات باشد چنانکہ درین قول ظہوری (ے) بہر سوز دہقانی صبحدم ٭ خیابان خیابان ہوای ارم ٭ اگر شام اگر چاشت از خرمی ٭ ہوا صبحی و سبزہ ہا شبنمی ٭ یعنی از شدت خرمی چہ بشام و چہ بچاشت ہوا صبحی و سبزہ ہا شبنمی می نماید و فرماید کہ حذف این ہم بضرورت اختصار و وزن شعر در نظم و نثر وارد ہست چنانکہ "خدا خواہد با صفہان می روم" یعنی اگر خدا خواہد (سعدی ے) سخن آخر بدہان می گذرد موذی را نخنش تلخ نخواہی دہنش شیرین کن ٭ و این لغت فارسی است (اردو) (ا) الف۔ اگر بقول امیر (فارسی) حرف شرط (فقرہ امیر) اگر آپ سے پوچھا جاے تو کیا بتائیے گا" (ب) یا بقول صاحب آصفیہ۔ حرف تردید جیسے یہ لوگے یا وہ" (ج) اگرچہ۔ بقول امیر (فارسی) کلمۂ شرط۔ باوجودیکہ۔ ہرچند (د) کیا بقول آصفیہ مساوات کے لئے جیسے "کیا بٹیر کیا بٹیر کی لات"

(۲) اگر۔ بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن سفر یعنی سرین و کفل ہم آمدہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) چوتڑ۔ دیکھو است۔

(۳) اگر۔ بقول برہان و ناصری و جامع (الف) نام دوائیست کہ آن را اوج گویند و آن سفید و خوشبوی و گرہ دارمی باشد۔ گرانی زبان را سود دارد و قوت باہ و ہضم (ب) چوب عود را نیز گویند و بقول صاحب جہانگیری برادر زادۂ عود مؤلف عرض کند کہ (الف) ہمان است کہ تعریف آن برادوی گذشت و اسم فارسی این اگر ترکی و (ب) لغت سنسکرت باشد کذا فی السراج یعنی چوب عود و فارسیان استعمالش کردہ اند۔ بقول صاحب محیط اسم ہندی درخت عود است و بقول ہندیان پنج نوع بود و ہر یکی را نامی علحدہ و در خواص باندک تفاوت طبعش آن زمخت و تیز و گرم و خوشبو و خشک و سبک دافع بیماری چشم و قدری صفرا انگیز و مشتہی و مقوی باہ (اردو) (الف) دیکھو ادوی (ب) اگر بقول امیر (سنسکرت) مذکر۔ ایک پہاڑی عظیم الشان درخت کی لکڑی جس کا رنگ بہورا سیاہی مائل ہوتا ہی جلنے سے خوب خوشبو دیتی ہے اور پانی مین ڈالنے سے غرق ہوجاتی ہے اس کا مزاج دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک خفقان غشی۔ کہانسی نقرس وغیرہ کے لئے مفید۔ اسہین اور بہت سے منافع ہین۔

اگرا بقول برہان و ناصری و جامع و سروری بضم اوّل بر وزن بقرا نوعی از آتش آرد باشد۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بہای ہوز در آخر ہم آمدہ صاحب جہانگیری آوردہ کہ مثل کاچی از آرد بپزند (بوربہای جامی ۵) کنج کلدی ز فراق تو ببرغو

خوردم ؛ ناچشیدہ بہم از توی وصالت اگرا ؛ خان آرزو در سراج گوید کہ انچہ بہندوستان ماش و برنج کہ شوربا دارپختہ بہ بیماران دہند و اطبای ہندوستان آنرا اگرہ گویند صحیح نباشد صاحب محیط فرماید کہ نام ہندی این آوگرا بوادوم است و آن غذائی است رقیق کہ از برنج و ماش و توابل گرم برای مریضان سازند مؤلف عرض کند کہ اگ بزبان زند و پازند بمعنی گندم گذشت و ز آ در فارسی زبان بمعنی از ہم آمدہ (کذا فی القوانین) پس (اگ را) بمعنی از گندم بود و نام آشی کہ از آرد سازند (اردو) گیہون کی آش۔ مونث صاحب محیط نے تسامح کیا ہے جو اس کا ہندی ترجمہ اوگرا لکھا ہے۔ اوگرا۔ بقول ایک ہندی مین بدمزہ غذا کو کہتے ہین۔ ابالا (مسروع) اوگرا بھی ہمارا نعمت ہے" بدینوجہ کہ بیمارون کی کھچڑی یا آش بدذائقہ ہوتی ہے لہذا اطبای یونانی اسکو اوگرا کہنے لگے اور یہ حقیقت مین لغت فارسی اگرا کا ترجمہ نہین ہے۔

اگر این بار جان برم زغمت	مثل۔ موقع پر کہی جاتی ہے جب کہ کوئی شخص اپنے
دیگرم عاشقی ہوس بود	صاحب ہاتھون کسی مصیبت مین مبتلا ہو۔
اگر باور کنم عقلم نباشد	مثل۔ صاحبان

خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ چون کسی دست خود مبتلای مصیبتی شود و از کردہ خود منفعل گردد این مثل رازنند (اردو) ابکی بچ گئے تو عمر بھر نام نہ لین گے" یہ دکن کی کہاوت ہے اوس

خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ اگر فارسیان قولی را ناقابل وثوق و محض دروغ دانند این مثل رازنند (اردو) احمق ہو جو

باور کرے " کسی بے وقوف سے کہتے ہیں " دکن مین اس موقع پر کہتے ہین جب کسی کا کلام محض غلط معلوم ہو۔

ع اگر بر آسمان رفتہ است از دانیکا رنمی آید

مثل - صاحب بحر فرماید کہ یعنی اگر خواہد بلند پروازی کند وسعی فوق مقدور بجا آرد این کار از دستش برنیاید (کلیم ۵) نمک زگریہ تاثیر از فغان رفتہ است ؛ دعا اثر نکند گر بر آسمان رفتہ است ؛ وآرستہ سندی دیگر از شفیع اثر آوردہ (۵) اگر بر آسمان رفتست ماہ نو زیکتائی ؛ بنون قوسی ابروی یار مانمی ماند ؛ بہار دانند ہم ذکر این کردہ واز ہمین دو شعر سند آوردہ مؤلف گوید کہ چون فارسیان کسی را در کاری مبتلای خیالات بلند بینند گویند کہ او سلیقہ این کار ندارد واین مثل را زنند یعنی اگر او انتہای بلند پروازی کند کامیاب نہ شود (اردو) دکن مین کہتے ہین " اگر وہ آسمان پر اڑے جب بہی یہ کام نہین کرسکتا " یعنی اسکی بلند پروازی بیکار ہے وہ اس کام کا اہل نہین ہے -

اگر بحسن ارادت نظر کنی در دیو | مثل فرشتہ است بنماید بچشم کروبی

صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ واز معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را باظہار خاطر پسندی کسی زنند یعنی چون کسی بدصورتی را بہ پسند در چشم او محبوبی است (اردو) من بہائے تو ڈھیلا سپاری " صاحب محبوب الامثال نے اسکو لکہا ہے دکن مین کہتے ہین " جس کو پیا چاہے وہی سہاگن "

اگر بشکار شغال بروی سامان شیر کن

مثل - صاحبان خزینہ وامثال فارسی واردو ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ این مثلی است کہ فارسیان برای حزم واحتیاط زنند مقصود شان انیست کہ

۴ افسوس کہ مقدم موخر ہوگیا -

اگر عزم شکار شغال کنی وبصحرا روی ممکن است
کہ از شیر دوچار شوی پس باید کہ حفظ ماتقدم
کنی وسامان شکار شیر با خود مہیا داری ورنہ
جا دارد کہ زیان بر داری (اردو) دکن مین
کہتے ہین "ہر حال مین احتیاط اولی" یہ عام
مغون مین اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے نیز
کہتے ہین "پتا ہے تو بندوق چلے" اس کا بھی
یہی مطلب ہے۔ نواح مدراس مین کہتے ہین
"بلیون کی لڑائی پلٹن آگے بڑھائی" اس
مثل کا ایک قصہ مشہور ہے پرانے لوگ انگریزی
افواج کی چوکسی اور ہوشیاری کا ذکر اسطرح
کرتے ہین کہ غدر کے زمانے مین جب رات
دن فوجین تیار رہتی تہین تو ایک شب مین
بلیان آپس مین لڑین اور چوکیداروں نے
انتہای احتیاط کے لحاظ سے بیوگل بجائی اور
فوج تیار ہوگئی تحقیق سے معلوم ہوا کہ کوئی نئی
بات نہین صرف بلیون کی لڑائی ہے۔

اگر بگوئی ماں سپید است باور نمی کنم

مثل۔ بہار گوید کہ در مبالغہ تکذیب و تحقیق و
تجہیل کسی گویند و صاحب اند ہنر بانش ما
در روزمرہ معاصرین عجم این مثل را شنیدہ ایم
کہ بجای گوئی استعمال گوید کنند۔ صاحب بحر عجم
و دارستہ ہم موافق استعمال معاصرین نوشتہ
و بر آخر این مثل بجای الفاظ نمی کنم لفظ نیست
آوردہ مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون
در وغ گوئی کسی را ضرب المثل کنند مبالغہ بیان
بوسیلۂ این مثل کنند (سلیم ۵) باہر کہ نشیند
نفسی خواجہ حسن را ز گاو زگو سالہ خود گفت
و شنید است ز بسکہ سفیدی زندازماست
بمردم باور نکنم گوید اگر ماست سپید است
(اردو) دکن مین اوس شخص کے لئے جو
جھوٹ بولنے مین مشہور ہو مبالغۃً کہتے ہین
واہ رے سفید جھوٹ دن کہے تو رات سمجھو

اگر پدر نتواند پسر تمام کند

مثل۔ صاحب

محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل
استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این اشارہ باشد
بدین کہ آغاز کاری باید کرد کہ اگر انجامش در
حیات بادی نشود دلپسرش بانجام رساند
و زائد این نباید توقع کرد کہ نسل ہای آیندہ
بانجامش پردازد و این ہم منتہای امید
است کہ اگر کاری در حیات پدر بانجام
نرسد جا دارد کہ پسرش سرانجام دہد واز
تفرقہ لیل و نہار پیش ازین توقع نباید کرد
یعنی آغاز کار مختصری کن کہ خود بانجامش
رسانی و اگر نرسانی پسر تو برساند و بس تو
توقع مدار کہ ابن الابن و اولادش بانجام
رساند کہ گردش و تفرقہ لیل و نہار مقتضی
آن نیست اگر فارسیان کسی را بادی کاری
بینند ہمین مثل را بطور پند و موعظت زنند
و اگر پسر کسی را بہ تکمیل کار پدر مشاہدہ کنند
ہمین مثل را زنند و این منتہای توقع و امید

کاروبار جہانیان باشد (اردو) دکن مین
کہتے ہین "باپ کا کیا بیٹے تک" باپ کا کیا
پوت سنبہالے الا ماشا اللہ" اس کا یہ مطلب
ہے کہ جس کام کو باپ آغاز کرتا ہے صرف
بیٹے سے توقع ہوتی ہے کہ اوسکو پورا کرے
اور یہ توقع بہی شاذ و نادر ہے اس سے
زیادہ آیندہ نسلون سے توقع کرنا غلطی
ہے دکن مین اس فارسی مثل کو بہی استعمال
کرتے ہین اوس مقام پر جہان بیٹے کو کسی
ایسے کام کی تکمیل مین دیکہین جس کی ابتدا
باپ نے کی تہی مقصد یہ ہے کہ چونکہ بیٹا اپنے
باپ کے مقاصد اور اصول سے واقف رہتا
ہے ممکن ہے کہ وہ باپ کے کسی کام کو ادہورا
نہ چہوڑے پوتے اور پروتے سے ہرگز
توقع نہ کرنی چاہیئے۔

اگر چند | بقول برہان و بحر با جیم فارسی
بروزن کمر بند بمعنی ہر چند باشد کہ مرادف

چندان است۔ صاحب ناصری فرماید کہ
بمعنی اگرچہ و ہرچند و چندان (فردوسی ؎)
گرفتار فرمان یزدان بود ٭ اگرچند دانش
سندان بود ٭ صاحب ضمیمۂ برہان فرماید کہ
مخفف اگرچہ اند۔ صاحب مؤید گوید کہ یعنی
ہرچند کذا فی شرفنامہ وقیل۔ مختصر اگرچہ اند ک
و نیز مرکب از اگر و چند مؤلف عرض کند
کہ ما خیال خود را بر آرچند ظاہر کردہ ایم کہ گذشت
و در اینجا این قدر صراحت کنیم کہ تسامح اہل
تحقیق است کہ این را مرادف چندان گرفتہ
اند کہ معنی چندان آنقدر باشد نہ ہرچند (اردو)
دیکھو ارچند۔

اگر چنین شدہ است او می کند مقولہ
صاحبان وارستہ و بحر و بہار گویند کہ چون
امر مکروہی سرزند از ہر کہ گمان خصمی داشتہ باشند
گویند "ہرچہ می شود او می کند" سعید اشرف
(؎) رشتۂ جان گر گسست آن تار گیسو
می کند ٭ خانۂ دل گر شکست آن طاق ابرو
می کند ٭ مؤلف عرض کند کہ این در خور
آن نبود کہ مقولہ عجم گردانیم و ہرچہ درین است
او می کند) کہ بمعنی حقیقی است و ضمیر او بسوی
خدای تعالیٰ و یار و خصیم بسوی ہر کہ خواہیم و در نیز
ہر کہ پیدا کنیم راجع تواند شد و خصوصیت باکار
مکروہ ہم ندارد۔ از اینجاست کہ محققین اہل زبان
این را بطور مقولہ قائم نکردہ اند بادی این و آن
و پیرو او بہار و بحر و انند است و مخالف این
مؤلف (اردو) دہی کرتا ہے۔

اگرچہ بقول ضمیمۂ برہان بمعنی ہرچہ چنانچہ
اگرچند بمعنی ہرچند صاحب مؤید و انند گوید
کہ بمعنی ہرچہ نیز می آید مؤلف گوید کہ مرادف
ارچہ باشد کہ ذکرش گذشت و بمعنی ہرچہ بنا شد
از مدعیان معنی ہرچہ طالب سند باشیم (انوری
؎) اگرچہ دل ہدف تیر محنت و غم است
وگرچہ تن سپر تیغ آفت است و بلاست ٭ زرد

خوش است این ہمہ جز آنکہ لبم پ زدستبوس
نہاد ندر روزگار رجل است پ (ولہ ے) تقدیر
اگرچہ رزق بحکم خدای بود پ توجیہ رزق از تو
بانس و بجان رسید پ (اردو) دیکھو ارچہ۔
اگر حریف انگشت بکونش می گذارد
خیال کند جیب قبایش می دوزد

مقولہ۔ صاحبان بحر و ارستہ ذکر این کردہ گویند کہ
بہ تحقیق و تجہیل کسی گویند۔ بہار ازین مقولہ
انگشت را ترک کردہ فرماید کہ محاورہ بوطیان
است در مقام حماقت شخصی استعمال کنند مؤلف
عرض کند کہ بہار برای خصوصیت محاورہ ترک
انگشت و وجود ما بعدش را اعتبار کند ونمی
داند کہ نقط حریف خصوصیت نخواہد (اردو)
فارسیان کسی سادہ لوح اور احمق کے بیان
مین اس مقولہ کا استعمال کرتے ہین۔ دکن مین
مشہور ہے کہ کسی جنگلی اور دیہاتی کو جو نا رسید
کیا تو وہ بگڑا جب کہا گیا کہ گرد جھاڑی ہے تو

تو جھک کر سلام کیا۔

اگر خنظل خوری از دست خوش خو
بہ از شیرینی از دست ترش رو

مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض
کند کہ فارسیان در بیان خوبی خوشخوئی و مذمت
ترش روئی این مثل را زنند دیگر ہیچ (اردو)
دکن مین کہتے ہین "میٹھی زبان کی گالی بھی
میٹھی" اس کا مطلب یہ ہے کہ اخلاق اور
خوش خوئی سے سخت کلامی ناگوار نہین ہوتی

اگر خاری کاری ہمن نہ دروی

مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف گوید
کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ نتیجۂ
کار بد بد بر آید (اردو) جو بو کر گیہون نہ کاٹے
"کانٹے بوئے کانٹے پائے" دکن مین مروج
ہے صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے"

جو بوؤگے وہی کاٹوگے" صاحب محبوب الامثال فرماتے ہین "جو بو کر گیہون کاٹنے کی امید" ان سب کا مقصد یہ ہے کہ اچھے عمل کا نتیجہ اچھا ہوگا اور برے عمل کا برا - جیسا بیج ہوگا ویسا پھل

اگر خر نمی بود قاضی نمی شد مثل - صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ در زمانہ سلف اکثر علما و فضلا عہدہ قضا را نظر بر اہمیت فرائض آن قبول نمی کردند کسی کہ قبول می کرد فارسیان بحق او این مثل می زدند مقصود شان این است کہ بر خری و ابلہی کسی دلیل است کہ فرائض نازک قضارت را قبول کرد و بعضی از معاصرین گویند کہ وراء ابلہی یعنی در انتخاب قضارت عالمی را قبول می کردند کہ در سواری او خری باشد کہ سواری خر در انجا عام است و مقصود شان این بود کہ کسی کہ با وجود علم و فضل چیزی فارغبال و صاحب سواری است عہدۂ قضائت را سزاوار است و عالم فلاکت زدہ در خور آن نیست پس سوقیان اشارہ بہمین دستور نسبت قاضی می گفتند کہ اگر خر نمی بود یعنی اگر خر بسواریش نمی بود قاضی نمی شد و ازین مقولہ فی المعنی خریت قاضی ہم ظاہر می شود واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) اگر گدھا نہوتا تو قاضی نہوتا - یہ صرف ترجمہ ہے - ہندیین کوئی ایسی کہاوت نہین ہے جس سے قاضی کی توہین ہو -

اگر خفتی مُردی اگر مُردی جان بردی مثل - صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان باظہار مشکلات و مخمصہ ہای دنیا و خوبی ہای موت این مثل را زنند گویند کہ خفتن ہمچو مردن است کہ از دنیا و مافیہا خبری نباشد و مردن - جان بردن یعنی نجات یافتن

ازہمہ تکالیف دنیوی - معاصرین عجم برانند کہ
در ندمت خفتن مستعمل کہ خواب انسان را غافل
کند و مماثل مردہ گردانند و مردن بہتر است
از خفتن کہ نجات از مشکلات دنیا حاصل شود
مقصود این است کہ تا آنکہ انسان زندہ باشد
بہ بیداری بسر کند یعنی غافل نہ شود (اردو)
جاگے سو کا جے سووے سو روے" صاحب
صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر
کیا ہے - دکن مین کہتے ہین "سویا سو رویا
سونے سے موت پہلے" اس کا مطلب یہ ہے
کہ مرے ہوے پر اور لوگ روتے ہین - سویا
ہوا یعنی غافل شخص اپنی حالت پر خود روتا ہے

اگر در خانہ کس است حرفی بس است

مثل - صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت و معاصرین
عجم ہم این را بر زبان دارند - مؤلف گوید
کہ فارسیان این مثل را بصفت عقل زنند
یعنی اگر رمقی عقل در سر است یک اشارہ
کافی و اگر خانہ خالی یعنی سر از عقل خالی است
بعوض یک حرف صدای بلند سودی نہ بخشد
(اردو) صاحب محبوب الامثال نے لکھا
ہے "عقلمند کو اشارہ احمق کو پھٹکارا"
دکن مین کہتے ہین "عاقل کو اشارہ
کافی ہے -

اگردک بفتح اول و دوم - بقول صاحب شمس مخفف آب گردک کہ نیلوفر باشد
حیف است کہ آب گردک در محدودہ ترک شد و سبب آن بود کہ از ہمہ محققین کسی ذکر آن
در انجا نکرد مؤلف خیال می کند کہ فارسیان نیلوفر را آب گردک بدین وجہ گفتہ باشند
کہ گل آن دائما بر آب می باشد و گردشی می کند پس آب گرد اسم فاعل ترکیبی است
یعنی گردش بر آب کنندہ و در اصطلاح فرس گرداب را گویند کہ در محدودہ گذشت و کاف

تصغیر یا تحقیر بر آخرش زیادہ کردہ آب کروگ نیلوفر را نام کردہ باشند کہ گرداب حقیر را
ماند صاحب محیط بر نیلوفر فرماید کہ در ہندی نیلوپتر و بونانی نیمقا و بقول گیلانی نیمقاد
بسریانی کرنبا و مایا و بہندی کمو و پیلا و کوئل لکڑی و آن گلی است معروف و نبات
آن در آبہای ایستادہ کہ بہندی جھیل و تالاب نامند می روید و برگ آن شبیہ برگ
لوف و بر روی آب مفروش و بر سر آن گل بیرون از آب در دو م سرد در تر منوم
مسکن صداع حار صفراوی مضعف دماغ و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) نیلوفر
بقول ہصفیہ فارسی - اسم مذکر - ایک قسم کے نیلے رنگ کا پھول جس کی دو قسمین ہین ایک
نیلوفر آفتابی جو کنول گٹے کا پھول ہے اور سورج نکلنے کے وقت کہلتا ہے دوسرا نیلوفر
مہتابی جسکی بیلین ہوتی ہین یہ بیمارون کو دوا کے طور پر دیا جاتا ہے (ظفر ۵) خال
مشکین آتش رخسار پر پیدا ہوا ؎ چشمہ خورشید مین بھی نیلوفر پیدا ہوا ؎

اگر دل خونابہ باشد از دیدہ بتراود

بنیلگویند راست است "اگر در دل خونابہ
باشد از دیدہ بتراود" و استعمال این را نوعی
از غم خواری دانند (اردو) دکن مین کہتے ہین
"دل کا غم آنکھون سے ٹپکتا ہے" "خون
دل آنکھون سے بہتا ہے" یہ دونون کہاوتین
کسی مغموم کے حق مین بطور دلاسا و غمخواری کہی
جاتی ہین -

تل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی و اہل
ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند کہ مراد این است کہ اگر در دل
رنج و غم است از گریہ ظاہر شود فارسیان
این را بحق مغمومان و عاشقان زنند
یعنی چون کسی را بحالت غم و ہم و گریہ دیدکا

اگر روزی بدانش برفزودی
زنادان تنگ روزی ترنبودی

مثل صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان چون نادانی را بر پایہ جلیل نبیند این مثل را زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "خدا کی دین مین کیا دانا اور کیا نادان" جب کسی نااہل اور نادان کو بڑے مرتبہ پر دیکھتے ہین تو اس فارسی مثل کا بہی استعمال کرتے ہین۔

اگر زانکہ استعمال۔ بقول بہار مزید علیہ اگر کہ حرف شرط است و صاحب اینند ہمزبانش و صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ حالا بزبان معاصرین عجم استعمال این متروک و قواعد فارسی ہم ازین ساکت (صائب ؎) خورشید بدر کردہ ما تمام را پنہ بانا قصان بساز اگر زانکہ کاملی ؛ (طالب املی ؎) شعلہ گر زانکہ درین فصل میان بکشایند

دستہای گل نوریش بفشند زنغل ؛ ہم او شد استعمال (ارزانکہ بذیل اگر زانکہ پیش کردہ (اسیر لاہجی ؎) ساقی جانہا شراب ارزانکہ زین دستان دہد ؛ نست عالم بہر جامی بستان می نہد ؛ (اردو) دیکہو لفظ اگر کے پہلے معنی۔

اگر ساقی تو باشی می توان خورد

مثل صاحبان حزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائی استعمال کنند کہ مقصود شان از اظہار انتہای اعتبار و اعتماد و امتثال ممدوح و مخاطب باشد یعنی با وجودیکہ می حرام مطلق است۔ اگر ممدوح ما ساقی شود باعتبار و اعتماد و امتثال حکمش عذرے نیست در خوردن شراب (اردو) دکن مین کہتے ہین "تو کہے تو آگ مین کود جاؤن" انتہاے اطاعت کا اظہار ہے اور بس۔

اگر سوی خورشید تیز بینی چشم

مثل

ترا زیان است نہ خورشیدرا | صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این مصداق و مرادف (قہر درویش بجان درویش) و (تف بروی فلک بروی خود است) باشد مقصود این است کہ با بلندان تندی بکار نباید جز این کہ نقصانی بمقابل ضعیف برسد (اردو) دکن مین کہتے ہین "سورج پر پھونکو کہ اندہا ہوا" یہ اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جب کہ کوئی چھوٹا شخص بلند مرتبت کا مقابلہ کرکے تباہ ہوجاتا ہے۔ صاحب محاورات ہند نے انہین معنون مین لکھا ہے "آسمان کا تھوکا حلق مین پڑتا ہے" آپ ہی نے صراحت کی ہے کہ اگر برمے بزرگ کی حقارت کرتا ہے تو آپ بے عزت ہوتا ہے۔

اگر شہ روز رہ را گوید شب است این | بباید گفت اینک ماہ و پروین

(مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ پند است برای مقربین سلطان کہ خلاف رایش رفتن خطرہا دارد (اردو) دکن مین اسی فارسی مثل کو عام و خاص استعمال کرتے ہین۔

اگر صد سال در مشکی کنی دوغ | ہمان دوغ و ہمان دوغ و ہمان دوغ

مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ مقصود اینست کہ بدسرشت از صحبت نیک اثر نگیرد اگرچہ مدتی دراز بگذرد و این مرادف است بہ (ے) خر عیسی اگر بمکہ رود چون بیاید ہنوز خر باشد (اردو) بری عادت کبھی نہین ٹلتی" صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔ دکن مین کہتے ہین "گدھا سو برس کے بعد بھی گدھا ہے" اور فارسی شعر متذکرہ بالا بھی دکن مین مستعمل ہے

اگرفت بقول برہان وجامع بفتح اوّل وکسر ثالث بروزن نگرفت بقانون فارسیان بمعنی اخذ باشد معین از گناہان آدمی - صاحب ناصری فرماید کہ مثال این در عربی اخذ و مواخذہ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور چہارم ذکر این بذیل لغات زند و پازند کردہ مؤلف عرض کند کہ گرفت اسم جامد فارسی زبان است بمعنی اخذ والف زائد در اول این وصلی باشد فارسیان این را مجازاً بمعنی مواخذہ گناہان استعمال کردند وتعریف اہل تحقیق مواخذہ را ظاہر نمی کند (اردو) انسان کے گناہوں کی ایک مقدار معین - مواخذہ - یقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - گرفت - باز پرس - جواب طلبی - بدلہ - مکافات

اگر می المثل دُر فشاندن نادانی	**مثل** - بقول کرکے ہیک مانگنے مین بہی دریغ نکری -
ہمہ حال دُر چیدن آخر توانی	**صاحبان** اگر قارورہ پاک است از طبیب چہ باک

خزینہ وامثال فارسی) ذکر این کردہ اند واز محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را لحق کسی زنند کہ باوجود تمول وقدرت ممسک وآمادہ باخذ باشد (اردو) وکن مین کہتے ہین "دینے مین نہی لینے مین تو مشاق ہین" یہ اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو باوجود مالداری کے سخت بخیل اور جز منافع کے لئے آمادہ ہو یعنی بلا لحاظ اپنی مالداری کے ذلت

مثل - صاحبان خزینہ وامثال فارسی واحسن ومحبوب الامثال ذکر این کردہ اند واز محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم این را بہ تقدیم وتاخیر بعض الفاظ برای شخص پاکدامن زنند وگویند (ع) قارورہ چہ پاکست چہ حاجت بہ طبیب ۔ واین مرادف باشد با "آنرا کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک" (اردو) سانچ کو آنچ نہین" صاحب

محبوب الامثال نے اس کا ذکر فرمایا ہے دکن
مین کہتے ہین "پاک رہو بے باک رہو" دیکھو
"ترا کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک"
اگر قحط الرجال افتد ازین سہ انس کم گیری
اول افغان دوم کمبو سوم بدذات کشمیری

مثل - صاحب خزینہ ذکر این کردہ از محل
استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ عجمیان
از افغان و کمبو و کشمیری خیال نیک ندارند و
چون کسی را ازینہا در معاملہ بینند این مثل
زنند مقصود اینست کہ بحالت قحط الرجال ہم ازین
ہر سہ احتراز اولی باشد و بعض اوقات بطور
ظرافت ہم با اینہا استعمال این مثل کنند (اردو)
یہی مثل اردو مین بھی مستعمل ہے صاحب محاورات
ہند نے اسکو لکھا ہے فرماتے ہین کہ یہ تینون
قومین اپنی طبیعت مین ایذا رسانی رکھتے ہین
افغان دلاوری سے اور کمبو دغا سے اور
کشمیری حیلہ اور فریب سے (ے) ز افغان

کینہ می آید ز کمبو حیلہ می آید ز کشمیری نمی آید بجز
اندوہ و دل گیری ؎

اگر ماند شبی ماند شب دیگر نمی ماند

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند
از محل استعمال ساکت فارسیان این مثل را
در مذمت ناپائداری دنیا می زنند برای غم و
شادی ہر دو و مصرع اول این (ع) مجلس
نوعروسی و رزن و شوہر نمی ماند ؎ (اردو)
دکن مین کہتے ہین "جو آج ہے وہ کل نہین
جو کل ہے وہ پرسون نہین" نیز یہی فارسی مثل
بھی دکن مین مستعمل ہے دنیا کی ناپائداری کے
بیان مین ہر خوشی اور غمی مین اسکا استعمال کرتے
ہین لیکن اکثر خوشی کے موقع پر مستعمل ہے صاحب
محاورات ہند نے بھی اسکا ذکر فرمایا ہے -

اگر من بیا رشوم می میرم

مثل - صاحب خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند کہ ما از زبان معاصرین

عجم فعل اول را در نفی شنیدہ ایم می گویند کہ اگر
بیمار نشویم بمیریم و اکثر اہل ولایت کہ تولید خون
در ملک شان بسیاری شود ہمین طور می گویند و
ہمین سبب استرہ بر سر می زنند تا خون زائد
خارج شود نمیدانم کہ صاحب خزینہ و امثال
فارسی ہر دو فعل را در اثبات بچہ خیال نوشت
بخیال ما غلطی کتابت بیش نباشد و اگر ہمین مثل
را صحیح دانیم معنیش چنین نباشد کہ قائل این
مقولہ بتعریف صحت خود گوید کہ صحت من آنقدر
خوب است کہ بیماری را راہ نمی دہد و اگر باوجود
این بیماری را ہ یابد علامت موت است گویند
کہ اگر اہل ولایت مبتلای مرضی شوند جملہ مرض
بہ قوت تمام می شود و بدینوجہ کہ عوام ایشان بلکہ
اکثر خواص ہم خود گرد معالجہ نمی باشند و علاج کمتر
کنند - بعد لحوق مرض زود می میرند و گویند کہ
مرض بادیہ عارض شود زود ہلاک کند جادارد
کہ این مقولہ کہ حکم مثل ندارد - مصداق آن باشد

(اردو) بیماری کیا ہے موت کا پیام ہے"
یہ دکن مین اس بیمار کے لیے کہتے ہین جس کے
مرض کا حملہ قوی ہو - دکن کے بعض قدیم لوگون
کو جنکی تندرستی بہت اچھی تھی ہم نے یہ کہتے
سنا ہے کہ "ارے میان ہم تو کبھی بیمار نہ ہونگے
اور جس دن بیمار ہونگے پھر نہ بچین گے -

اگر منعم بود آرایش اوست
اگر درویش باشد دستگیر است

مثل - صاحب
محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال
ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این را بہ
صفت علم می زنند کہ زینت منعم است و دستگیر
درویش بخیال ما این مقولہ ایست نہ مثل (اردو)
بقول صاحب محبوب الامثال "علم غریبون
کی دولت امیرون کی زینت ہے -

اگر مور چہ بر سر سلیمان رود عیبش نگیرد

مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن
ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت اند مؤلف

عرض کند کہ فارسیان این مثل را بہ صفت تحمل و بردباری عالی مرتبگان زنند کہ اگر از کم پایہ خلاف ادب حرکتی سرزند اغماض کنند و عیبش نگیرند (اردو) مگس رانی نہ کی منظور تیری بردباری نے ؎ بنایا جب مگس نے تخت اپنا تاج شاہی کو غالباً یہ حضرت جلیل کا شعر ہے جس سے اتصاف کن کے تحمل اور بردباری کی صفت ظاہر ہوتی ہے اور فارسی مثل کا ترجمہ ہے۔

اگر مولی نظر سازد بہائی بی بہا گردد

مثل صاحب خزینہ ذکر این کردہ از تعریف مزید ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان برائے متوجہ کردن ممدوح و مخاطب یا بہ ذکر توجہ ممدوح این مثل را زنند (اردو) دکن مین ایسے موقع پر جبکہ ممدوح مخاطب کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہتے ہین یہ شعر پڑہتے ہین (ع) آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؎ آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند ؎ تیرکہتے ہین "بادشاہون کی ایک نگاہ بس ہے"

اگر نان گندمی نیست زبان گرمی را شاید

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و صاحب محبوب الامثال بجای لفظ مردمی۔ گندمی نوشتہ۔ معاصرین عجم با محبوب الامثال اتفاق دارند و گویند کہ این مثل بحق کسی زنند کہ باوجود بخل زبان ہم شیرین ندارد و درشت گوید۔ مخفی مبادکہ زبان گندمین در محاورہ عجم کنایہ از زبان ملائم و چرب و نرم باشد (صائب ع) نان تو پختہ است بہر جاکہ می روی ؎ صائب زبان خویش اگر گندمی کنی ؎ (اردو) دکن مین کہتے ہین "شکر نہ دے نہ دے میٹھی زبان سے کام لے" کچھہ نہ دے مگر گالی بہی ندے"

اگر ننویسی قلمی تراشش

مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را

بطور پند و موعظت از برای بیکاران زنند
مقصود اینست که اگر نتوانی حرفی رقم کنی از
بیکاری بهتر است که قلم را بتراشی تا دیگران از تو
بنویسند مخفی مباد که قلم نے غیر از تراشیدن و دریست کردن
بکار کتابت نمی خورد و تراشیدن قلم هم در زمانه
سلف کاری بود و قلم تراشان ملوک و امرا
معین و مقرر بودند و این کار هم چون خدمتی
مخصوص بود اما مهمل ترین کارها حاصل است
که بیکار رہا ش (یعنی شغل خود کن) (اردو)
و کن مین کہتے ہین " بیکار رہا ش کچھ کیا کرے "

اگرنہ | بقول آنند بجواله فرہنگ فرنگ
یعنی اگر نه و ورنه مؤلف گوید که ورنه تخفیف
وارنه باشد پس ورنه مرادف وگرنه باواو
عطف بود بخیال ما اگر نه مخفف (اگر نه چنین
بودی) باشد و استعمال این واو با واو عطف
بنظر آمده چنانکه " بنده بیمارم وگرنه همرکاب
جناب می بودم " پس کلمه نه درین جا
نفی فعلی می کند که ماقبل او گذشت یعنی اگر نه
چنین بودی و بیماری عارض نبودی
همرکاب جناب می بودم پس بخیال ما باید
که این را در ردیف واو (وگرنه) قائم بکنیم
که مرادف او (ورنه) باشد نه اگر نه دیگر کسی از محققین
فرس ذکر این نکرد (اردو) ورنه بقول امیر وارفتا
واگرنه - نہین تو - (غالب ۵) عشق
نے غالب نکما کر دیا ورنه هم بهی آدمی
تهے کام کے ؛

(الف) اگره | بقول رشیدی و سروری همان اگر باشد که بخشش با الف در آخر بجایش
گذشت و -

(ب) اگره انجین | بقول رشیدی کاردی که بدان آش اگره بیزند (این یمین ۵)
دائم آتش بود تنور آشوب ؛ اگره انجنیش این بود بپیوست ؛ مؤلف گوید که انجنیش

۵ صاحب ازاحة الاغلاط گوید که الف لفظیست که ملایان کتب نویسند و این غلط محض -

بقول صاحب بحر بمعنی ریزہ ریزہ کردن وانجین بقول برہان بمعنی ریزہ ریزہ و امر باین معنی ہم یعنی ریزہ ریزہ کن (الخ) پس (ب) اسم فاعل ترکیبی باشد بمعنی ریزہ ریزہ کنندہ و کنایہ از کاردی کہ بدان آش اگرہ را ریزہ ریزہ کنند و ببرند (اردو) (الف) دیکھو اگرا (ب) فارسیون نے اگرہ انجین اس چھری کو کہا ہے جس کے ذریعہ سے اگرے کی باریک باریک قاشین کاٹی جاتی ہین۔

اگر ہوس است ہمین قدر بس است

مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بہ بینند کہ از ہوسناکی مبتلای مصیبتی شدہ است خطاب باو کنند و ہمین مثل زنند مقصود آن باشد کہ بیش ازین ہوس مکن۔ حاصل ہوس ہمین قدر کافی است (اردو) دکن مین کہتے ہین "بس ہوس پوری کرلو" یعنی آیندہ پھر ہوس نہ کرو۔ یہ اوس شخص کے لئے کہتے ہین جو بوالہوسی سے کسی آفت اور مصیبت مین پھنس جاے۔

اگر ہیمہ آتش شوی خود را بسوزی

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این مراد ف (ہر کہ آتش افروزد اندران بسوزد) باشد یعنی ہیمہ وسیلۂ آتش افروزی است کہ وجودش آتش را روشن کند۔ خود در آن بسوزد مقصود این است کہ فتنہ پرداز و برپا کنندۂ فتنہ و فساد۔ اول خود نقصان بردارد (اردو) دکن مین کہتے ہین "جو آگ لگائی وہی جل مرے"

اگر یار اہل است کار سہل است

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این

کردہ از محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را در فرق اہل و نا اہل زدند مقصود این است کہ اگر یار نا اہل باشد کار بآسانی نہ گراید و اگر اہل است برآمد کار آسان باشد یعنی کار با کسی کہ متعلق است اہلیت او شرط است برای کامیابی و کاربراری (اردو)

دکن مین کہتے ہین "نا اہل نا اہل سے توقع کرے" یعنی جس نے نا اہل سے کسی کامیابی کی توقع کی وہ خود نا اہل ہے یہ کہاوت بلفظہ اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے نیز کہتے ہین "نا اہلون سے عذاب مین جان ہے" یعنی نا اہل کا کوئی کام اپنے موافق نہین ہوتا۔

اگریون | بقول برہان و ناصری و جہانگیری و جامع و انند با یای حطی بروزن طبرخون علتی و مرضی است کہ آزا بعربی قوبا گویند و بہندی داد اتفاق برین است کہ لغت فارسی است و اصل این گریون و الف اول۔ وصلی است ماذکر این برادرفن کردہ ایم (اردو) دیکھو ادرفن۔

اگست | بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و ثانی و سکون سین بعض و تای فرشت ستارۂ سہیل را گویند و بقول سراج بزبان سنسکرت نام فرشتہ محققین فرس این را لغت فارسی گفتہ اند و جا دارد کہ فارسیان ہمان لغت سنسکرت را کہ بمعنی فرشتہ بود برای ستارۂ سہیل استعمال کردہ باشند (اردو) سہیل۔ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ ایک نہایت تابان ستارے کا نام جو ملک یمن مین طلوع ہوا کرتا ہے اس کی تاثیر سے چمڑے مین خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اور کل حشرات الارض مر جاتے ہین۔

اگنش بقول برہان وناصری وجامع وسروری ورشیدی بکسر نون بروزن ورزش برآوردن دیوار عمارت وامثال آن باشد خان آرزو در سراج گفتہ کہ صاحب رشیدی این را مرادف اشکنش گوید ودر حقیقت مخفف اشکنش است وبا صراحت این بر (اشکنش بہ کاف فارسی) کردہ ایم واگر بقول خان آرزو این را مخفف اشکنش خیال کنیم جاوار ولیکن چیزی کہ در ینجا بخیال ما میرسد وراے آنست یعنی اگنش بہ محدودہ واگنش بمقصورہ ہر دو یکی است وما بر اگنش در محدودہ بقول صاحب شمس بیان کردہ ایم کہ یعنی برآوردن وپر کردن دیوار ہم باشد یعنی حاصل بالمصدر آگندن وآگندن ومجازاً بہ معنی خاص پس اینچہ برای برآوردن دیوار اند کی بقدر ضرورت توی زمین تا تہ سخت آن مغاک کردہ آنرا بہ سنگ وخشت وغیرہ پر کنند تا بالای آن دیوار قائم کنند ہمین است اگنش واگنش کہ معنی لغظی این پری است ومقصود از پری پایۂ دیوار (اردو) پایۂ مکان یا دیوار کی بھرتی جو پایہ کھود کر پتھر۔ اینٹ۔ مٹی یا چونے سے بھرتے ہین اور اسکو در حقیقت پایۂ دیوار یا مکان کہ سکتے ہین۔

اگوش بقول صاحب شمس بالفتح یعنی آغوش است دیگر کسی ذکر این نکردہ شاید استعمال پیش شد اعتبار را نشاید معاصرین عجم ہم بزبان ندارند ہمین لغت در محدودہ گذشت کہ مبدل آغوش است ہمچون غلولہ وگلولہ (اردو) دیکھو آگوش۔

اگہ بقول انند بفتحتین وسکون ہای ہوز لغت فارسی است وآن آہنی است کہ بدان گوشت از دیگ کشند وبتازی منشار خوانند۔ صاحب مؤید بحوالہ قنیہ ذکر این بذیل لغات فارسی

کردہ مؤلف عرض کند کہ منشار۔ بقول منتخب در عربی زبان ترجمہ آرہ باشد۔ معاصرین عجم بر آنند کہ این حالا بزبان متروک است و فارسیان قدیم آلہ را اگہ می گفتند کہ بشکل آرہ آہنی بر چوبی قائم می کردند و در مطبخ مہیا می بود پارہ ہای گوشت بر و می برید ند یعنی برای این کار آن آلہ را حرکت نمی دادند بلکہ تکہ گوشت را از دست گرفتہ بر دندانہ ہایش می کشیدند کہ پارہ ہا بوسیلہ آن جدا می شد و بعضی از معاصرین بر انند کہ نہ چنین باشد بلکہ آلہ را اگہ نام بود کہ بوسیلہ آن گوشت نیم پختہ را از دیگ می کشیدند تا بہ بینند کہ سخت است یا نرم شدہ بای حال منشار ترجمہ این نباشد (ا ر د و) دکن مین در اصل اس آہنی آلہ کا نام ہے جو باورچی خانہ مین ایک تختہ پر قائم ہوتا ہے جس کے دندانے مثل آرہ کے ہوتے ہین اسی آلہ پر گوشت کے تکون کو کاٹا جاتا ہے اور بقول محققین فارسی اگہ اوس آلہ کا نام ہے جس کے ذریعہ سے نیم پختہ گوشت دیگ سے نکال کر دیکہا کرتے ہین کہ آیا نرم ہوچکا ہے یا ہنوز سخت ہے دکن مین یہ کام کفگیر سے لیا جاتا ہے۔

الف مقصورہ بالام

ال بقول برہان و جامع بضم اول (۱) بمعنی او باشد کہ ضمیر غائب است و بعربی ہو گویند و بکسر اول بزبان سریانی (۲) از نامہای خدای تعالی جل جلالہ و (۳) نام شہر و ولایت ہم و (۴) در عربی عہد و پیمان را خوانند۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب دستور پنجم بذیل لغات غریبہ ذکر معنی دوم و چہارم کردہ و در اصل کتاب معنی اول و سوم را۔ صاحب سروری بر معنی دوم قانع و فرماید کہ بدین معنی ایل ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج

نسبت معنی اوّل گوید که معلوم نیست که فارسی کجاست و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب مؤید این را
بمعنی سوم لغت ترکی گفته بهار ذکر معنی اول کرده با خان آرزو همزبان و فرماید که در آوردن
الف و لام بر مسند الیه و مضاف الیه و مانند آن مخصوص عرب است لیکن بعضی از متأخرین
در پارسی نیز آورده اند و این نوعی از تصرفات ایشان بود چنانکه استاد در رویش واله هروی
(ذو الخور شیدین) بصیغهٔ تثنیه استعمال فرموده (ـه) تا مهر تو گشت نور افشان ؛ ذو الخور شیدین
شد خراسان و همچنین در بین بیت نعمت خان عالی (ـه) گل مگر لاف انا الیار بگلبش زده است
بر سر دار خیال سر منصور کنم ؛ و ازین عالم است این مصراع ماده تاریخ سال ولادت
پسر محمد فرخ سیر بادشاه مظلوم که میرزا عبد القادر بیدل یافته (مصرع) النوید آفتاب
عالم تاب ؛ (الخ) مؤلّف عرض کند که انچه فارسیان الف و لام را بقاعدهٔ عربی بالفاظ
فارسی آورده اند محض تصرف ایشانست بقاعدهٔ عربی و انچه میرزا بیدل در ماده تاریخ آورده ضعف
اوست در فن جمل - معاصرین ذی علم ازین احتراز می کنند و باید که احتراز کنند - نسبت
معنی اوّل تحقیق ما اینست که اوّل بتفخیم ضمّه همزه و سکون لام در ترکی زبان بمعنی او آمده
صاحب لغات ترکی ذکر این کرده و عجبی نیست که فارسیان ضمیر غائب فارسی بحذف لام ا
همین اوّل وضع کرده باشند باقی حال محققین ناواقف از حقیقت حال اُل را بضم
اول کلمهٔ فارسی خیال کردند و هم او گوید که در ترکی زبان ایل بالفتح بمعنی ولایت آمده و همین
است حقیقت معنی سوم و نسبت معنی چهارم عرض می شود که بقول صاحب منتخب آل -
بالکسر و تشدید لام است بمعنی همان پس بخیال ما این لغت بهیچ وجه در خور آن نبود که پابند ان

لغت فارسی ذکرش کنند۔ حالا بمین تحقیق ماخذ از حقیقت ہر چہار معنی واقف شدیم (اردو)
(۱) اول ترکی مین ضمیر غائب یعنی وہ (۲) اِل سریانی زبان مین خدای تعالی کا نام
(۳) اِل ترکی زبان مین شہر اور ولایت کو کہتے ہین (۴) آل۔ عربی زبان مین بمعنی
عہد و پیمان۔

الا بقول برہان و ہفت بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ کلمہ خطابست یعنی ای و بعربی یا گویند۔ صاحب جامع فرماید کہ بمعنی ای دآگاہ باش خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید و درست گوید کہ ہمان کلمۂ عربی است کہ برای تخصیص و آگاہ انیدن استعمال کنند و کلمۂ خطاب کہ مراد از کلمہ ندا داشتہ نیست (اردو) ہان۔ بقول آصفیہ کلمہ تنبیہ۔ خطاب تاکید جو آگاہ اور متنبہ کرنے جتانے اور ہوشیار رکھنے یا کرنے کے واسطے آتا ہے۔

الاجتناب اجتناب لغت عرب است بقول صاحب منتخب بکسر اول و سوم بمعنی دور شدن و جنب شدن ماذکرش بجای خودش کردہ ایم فارسیان در اول این تقاعدہ عربی الف و لام آوردہ بمعنی خبردار باش استعمال کنند۔ چنانکہ انوری گوید (ے) لطف تو ہر ساعتم گوید کہ ہین الاعتذار۔ قہر تو ہر لحظہ ام گوید کہ ہان الاجتناب۔ (اردو) خبردار بقول آصفیہ حرف تنبیہ۔ جیسے "خبردار یہ کام نہ کرنا"۔ (۱۷۸۹)

الاچق بقول صاحب اتند بحوالہ فرہنگ وصاف و غیاث بضم اول و ضم جیم فارسی لغت فارسی است بمعنی خانۂ صحرائیان کہ از موسازند و آنرا الاچوق ہم گویند مؤلف عرض کند کہ الچوق بقول صاحب لغات ترکی بفتح ہمزہ و لام و تفخیم ضمہ جیم فارسی و سکون قاف

بزبان ترکی کاشانہ راگویند معلوم می شود کہ اصل این در ترکی آلچق باشد بفتح اوّل و دوّم وضم سوّم و بقاعدۂ ترکی در رسم الخط - الف بعد لام برای اظہار فتحہ و او بعد جیم فارسی برای اظہار ضمہ زیادہ کردند ازینجاست کہ صاحب انند ذکر الاچوق ہم کردہ است فارسیان پنجم از ماخذ در کثرت استعمال واو علامت ضمہ را حذف کردند و برای سہولت تلفظ الف دوم را قائم داشتند باقی حال این لغت ترکی زبان است بمعنی کاشانہ و تصرف فارسیان در معنی ہمین قدر کہ معنی عام را خاص کردند ضمّ اوّل در لفظ ہم تصرف باشد - دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد - معاصرین عجم این را بزیادت تحتانی بعد جیم فارسی الاچیق گویند - صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ و صاحب بول چال این را خیمہ نمدی یا سائبان خپوش گفتہ و بقول صاحب رہنما کلبۂ خس پوش (اردو) و ہ پشمی سائبان یا خیمہ یا چھولداری جنگلی لوگ ٹاٹ یا نمدے وغیرہ سے قائم کرتے ہین -

الاچی بقول صاحب برہان با جیم فارسی بہ تحتانی رسیدہ ہیل را گویند و بعربی قاقلہ صفار صاحب انند گوید کہ بالفتح و کسر جیم فارسی لغت فارسی است و صاحب جامع ہمزبانش صاحب محیط بر الاچی فرماید کہ اسم معروف در ہندی است و در ہندی مالک نیز گویند و در سنسکرت اپلا نامند و بر قاقلہ گوید کہ بیونانی قطیدا وس و بعبرانی فیا و بسریانی شرفیون و شوشما و بانگلیسی کاردم و بفارسی ہیل و بہندی الاچی نامند و آن از جملہ افادیہ عطریہ شمری است ہندی - و دو نوع باشد صغیر و کبیر - قاقلۂ کبار گرم و خشک در سوم و بقول صاحب تحفہ در دوم مفرح و مسخن و محلل و مقوی دل و معدہ و ہاضم طعام و محرک آرو غ و مفتح سدد

ولمطف وجالی وقاقلہ صغار گرم وخشک در دوم وبا قوت تریاقیہ وقابضہ ومفرح ولمطف وجالی ومحلل وخوشبو کنندہ عرق ورایحہ دہان ومنافع بسیار دارد الخ صاحب ساطع صراحت کردہ کہ الائچی لغت ہندی است پس جزین نیست کہ فارسیان استعمالش در فارسی کردہ اند (اردو) الاچی - دیکھو ابل کے دوسرے معنے

الاچیق | این ہمان است کہ بدون تحتانی گذشت - صاحب روزنامہ وہنما وبول چال ذکر این کردہ اند وصراحت ماخذ این ہم ہمدرآنجا کردہ ایم (اردو) دیکھو الاچق -

الارم | بقول صاحب رہنما بیدار کردن از خواب وبقول بول چال متنبہ کردن مؤلف گوید کہ ناصر الدین شاہ قاچار در سفرنامۂ خود استعمال این کردہ وجز این نیست کہ این در انگلیسی زبان بمعنی متنبہ کردن ہم است وساعت بیدار کنندہ را ہم گویند (اردو) متنبہ کرنا - بیدار کرنا - بیداری کی گھنٹی - مؤنث - امیر نے الارم کلاک کا ذکر کیا ہے یعنی جگانے والی گھڑی جو وقت معینہ پر اسقدر بلند آواز دیتی ہے کہ سوتا آدمی جاگ پڑتا ہے -

الاساندرا | بقول برہان نام اسکندر ذوالقرنین است واسکندر مخفف آن یا معربش صاحب جامع گوید کہ اسکندر معرب این باشد صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است ما صراحت اسکندر بجایش کردہ ایم وبخیال ما الاساندر لغت فارسی نباشد بلکہ یونانی واللہ اعلم (اردو) دیکھو اسکندر -

الاطینی بقول برہان بروزن تباچینی بلغت رومی گیاہی است کہ بر درختہا می پیچد و آن را ارغ لبلاب و عشقہ و حبل المساکین خوانند و ما صراحت کامل این بر آرنج کردہ ایم (اردو) دیکھو ارغ

الاغ بقول برہان بروزن چلاغ و بقول جامع بروزن سماغ (۱) قاصد و پیک را گویند و بجای غین قاف ہم درست است - صاحب سروری گوید کہ کسی را کہ بہ تعجیل بجائی فرستند و بجہت او در ہر منزل اسپ آسودہ نگاہدارند یا او ہر جا اسپی بیند بگیرد گویند الاغ گرفت - خان آرزو در سراج فرماید کہ قوسی گفتہ کہ اسپی کہ راکب آن بسرعت بجائی فرستادہ باشند و اسکدار مرادف آن ولیکن این خطاست چرا کہ خود در تحقیق اسکدار نوشتہ کہ اسکدار شخصی کہ بر اسپ مذکور نشیند زیرا کہ اسپ الاغ را اسک می گویند و ہمچنین در لفظ اسک قاصد و الاغ نوشتہ و این نیست مگر تناقض بخیال ما مقصود خان آرزو چنین نباشد کہ الاغ بمعنی قاصد است نہ اسپ قاصد و ہم او ذکر قول برہان و رشیدی کردہ و بالاخر فرماید کہ این لفظ ترکی است و بقاف صحیح است کہ عراقیان بہ تغیر لہجہ بغین معجمہ خوانند و اگر بغین می بود بقاف می خواندند چنانکہ ضابطۂ انہاست ولیکن در اشعار بعضی از متاخرین کہ چندان قابل اعتماد نیستند الاغ را با باغ قافیہ کردہ اند و این ظاہر از ان باشد کہ قاف در فارسی نیست - قدما بنا بر استعمال قاف آلاق را بغین بدل کردہ باشند - پس این تفریس باشد مؤلف عرض کند کہ صاحب لغات ترکی ذکر الاغ کردہ فرماید کہ بضمہ ہمزہ تیز روی کہ برای او اسپ و توشہ مہیا دارند تا بجائی کہ نام زد باشد بزودی برسد پس متحقق شد کہ این لغت ترکی است بمعنی قاصد و پیک او را نچہ فارسیان این را بہ قاف ہم استعمال کردہ اند کہ می آید مبدل

این است کہ بقاعدۂ فارسی غین معجمہ بہ قاف بدل شود چنانکہ چناغ وچناق وآروغ وآروق وعراقیان این قسم تبدیل اکثر کنند اندرین صورت تحقیق ما برخلاف خان آرزو است زیرا کہ الاق باقاف در ترکی بدین معنی نیامدہ والاغ باغین مفرس نیست بلکہ بالعکس این الاق بقاف رامفرس توان گفت (اردو) دیکھو اسکدار۔

(۲) الاغ - بقول برہان اسپی کہ در راہ ہا بجہت قاصدان گذارند۔ صاحب جامع فرماید کہ اسپ باشد یا خر۔ صاحب سروری فرماید کہ اسپ خرد وبحوالہ تحفۃ السعادت گوید کہ بر خر نیز اطلاق کنند (شیخ شیراز ؎) مثال اسپ الاغ اندر مردم سفری ۔ نہ چشم بستہ وسرگشتہ ہمچو گاو وعصار ۔ صاحب مؤید بدیل لغات ترکی گوید کہ اسپ راگویند اسپی کہ مہیا دارند تا بجائیکہ نامزد بود برود وبرسد مؤلف عرض کند کہ اسپ الاغ بمعنی اسپ قاصد باشد وہمچنین خرالاغ نہ مجرد الاغ بمعنی اسپ یا خر وسند شیخ شیراز موافق ادعای ماست وصاحب مؤید سکندری خوردہ کہ الاغ را در ترکی بمعنی اسپ نوشتہ وما صراحت معنی لغت ترکی بر معنی اول کردہ ایم۔ بہار این را مطلقاً بمعنی خر نوشتہ واز سنجر کاشی سند آوردہ (؎) لنگان لنگان مسیح ازین دشت ۔ می رفت وزپی الاغ خالی ۔ مؤلف عرض کند کہ این بمجاز باشد کہ خرالاغ را سنجر بمعنی مطلق خر از لفظ الاغ پیدا کرد (اردو) ٹٹو کا گھوڑا۔ یا گدھا۔ مجازاً مطلق گھوڑا یا گدھا۔

(۳) الاغ - بقول برہان بیگار ونیز ورکار فرمودن وبقول جامع کار بی مزد فرمودن وبقول سروری ہر شخصی کہ او را بی مزد کاری فرمایند وبقول رشیدی مرکبی کہ بیگار گیرند

و بدالچوکی در راه گرفته بران سوار شوند و شخصی که بی مزد و اکار فرمایند و فرماید که این ترکی است و با قاف بعوض غین هم آمده مؤلف عرض کند که اصلا این معنی در لفظ الاغ نیست کم غوری محققین است دیگر هیچ صاحبان تحقیق این معنی ازان واقعه پیدا کرده اند که ذکرش بر معنی اول گذشت یعنی چون الاغان یعنی قاصدان بر دالچوکی اسپ سواری نیابند هر کجا اسپی بینند به بیگار گیرند ازین طرز عمل شان فارسیان الاغ گرفتن را بمعنی بیگار گرفتن استعمال کرده اند که بجای خودش می آید و معنی لفظی الاغ گرفتن به قاصدی گرفتن اسپ و خری باشد و بس - پس ازین لازم نمی آید که الاغ را بمعنی مصدری بیگار و بزور کار فرمودن و بی مزد فرمودن گیریم فتامل (اردو) اس کا ترجمہ بلحاظ معنی بالا بی گار مین پکڑنا - تحکماً کام کرانا - بغیر معاوضہ کے جبراً کام لینا - کسی گھوڑے کو بیگار مین پکڑنا - دیکھو الاغ گرفتن

الاغ دادن | مصدر اصطلاحی - صاحب ناصری در ضمیمہ کتاب گوید که کنایه باشد از خرچ سفر دادن و فرماید که این مرکب است از ترکی و فارسی چه الاغ لغت ترکی است بمعنی برید که بسرعت راه طی نماید دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که صاحب ناصری از معاصرین زبانداں است قولش اعتبار را شاید ما بر لفظ الاغ صراحت کامل کرده ایم پس فارسیان معنی الاغ درین جا بر سبیل مجاز بمعنی خرچ سفر گرفته اند وخصوصاً معاوضه باشد که برای سفر خرچ بیک بدهند تعمیم معنی بیان کرده صاحب ناصری قابل غور است (اردو) خبر رسان اور پیک کو خرچ سفر دینا -

الاغ گرفتن | مصدر اصطلاحی یعنی بیگار گرفتن است یعنی اسپ و خری را بضرور

خبر رسانی یا نامہ بری بدون ادای معاوضہ برای سواری پیک گرفتن - ماصراحت این برمعنی سوم الاغ کردہ ایم (شیخ آذری ؎) گند شان گوہ را گرفتہ الاغ ؛ حدت از گند شان گرفتہ داغ ؛ (خلاق المعانی ؎) تختہ گردنش کند امین ؛ مرد را از گرفت و گیر الاغ ؛ گرفت و گیر الاغ ہمان عمل جبریست کہ ذکرش بالا گذشت و بیانش بذیل معنی اول الاغ ہم اردو کسی گھوڑی یا گدھی کو ٹٹہ کی بیگار میں پکڑنا -

الاق مبدل و مفرس الاغ است کہ بہ غین معجمہ گذشت و ذکر این بر لفظ الاغ کردہ ایم (اردو) دیکھو الاغ -

(الف) الام بقول برہان و ناصری و جامع (الف) بروزن غلام (۱) پیغام

(ب) الام الام و نوشتہ را گویند کہ زبان بزبان و دست بدست برسانند و (۲) پیغام رساننده را نیز گفتہ اند و تکرار الام نیز بہمین معنی دارد خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ ظاہرا یکی ازین دو تصحیف باشد صاحب اند نسبت الف بذکر ہر دو معنی بالا بحوالہ فرہنگ وصاف فرماید کہ بمعنی (۳) جای و منزل باشد صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور پنجم متعلق بہ لغات غریبہ ذکر (ب) کردہ و از حکیم نزاری سند آورده (؎) ہزار نامہ سیہ کردہ ام بدودہ دل ؛ بدست باد صبا دادہ ام الام الام ؛ مؤلف گوید کہ (الف) اسم جامد زبان فارسی و (ب) تکرارش و از ہر سہ معنی بالا معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن کہ پیغام بمعنی پیغامبر مستعمل - سند این از نظر ما نگذشت و حیف است کہ پیش نشد و خیال خان آرزو نسبت تصحیف یکی ازین ہر دو بوضوح نہ پیوست کہ بچہ حجت این را تصحیف داند نسبت معنی سوم عرض می شود کہ محققین فرس ازین ساکت اند طالب سند باشد

(اردو) (الف وب) (۱) پیغام۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ پیام جو کچھ کہلا کر بھیجین (۲) خط بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نوشتہ تحریر لکھت۔ نوشت (۳) جائے موئث۔ موضع مقام۔ مذکر۔

الامان بقول بہار کلمہ ایست کہ در وقت نزول حوادث و آفات گویند و معنی آن فریاد کردن و امان خواستن بود و بالفظ برخاستن و برداشتن و زدن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ امان لغت عرب است بمعنی ایمن بودن و ایمنی و زینہار فارسیان بقاعدۂ عربی استعمال این با الف و لام بمعنی پناہ بخدا کردہ اند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و تخصیص این سہ مصدر بیان کردہ بہار نباشد (ظہوری ؎) کند تیغ ستم ہر جا علم جلاد ہجرانش ؛ زخون تا روز محشر خاک جوش الامان دارد ؛ (ولہ ؎) سخت دشوار است جان از رشک دادن الامان ؛ گر دہم در ہجر پندارم کہ آسان تر دہم ؛ (اردو) الامان۔ بقول امیر۔ موئث۔ کسی بات سے تنگ آ کے مصیبت اور خوف وغیرہ کی حالت مین کہتے ہین۔ حاصل اسکا یہ ہوتا ہے (الامان مطلوب) لیکن کثرت استعمال کی وجہ سے خبر گرا دی گئی فقط مبتدا مستعمل رہا یہ الف لام محض تعریف کا ہے جو مبتدا پر داخل ہوتا ہے (داغ ؎) موت آئی ہوئی ٹلجاے یہ آئی نہ رکے ؛ الامان دارغ قیامت ہے طبیعت تیری ؛

الامان برخاستن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی بلند شدن صدای الامان باشد (صائب ؎) ز رفتار الامان از عالم ایجا در خیزد ؛ بجای گرد از بنیاد ہستی داد برخیزد ؛ (اردو) الامان کی صدا بلند ہونا۔

الامان برداشتن مصدر اصطلاحی بقول صاحب بحر بانگ الامان بلند کردن (صائب ؎) ملامت از دل بیباک من فغان برداشت ؛ زسخت جانی من سنگ الامان برداشت ؛ (اردو) الامان کہنا۔ بقول امیر پناہ مانگنا (مومن ؎) ماجرا سن کے تیغ کا تیری ؛ الامان الامان کہیں کافر ؛ ہماری راے مین الامان پکار اُٹھنا بھی کہ سکتے ہین۔

الامان خاستن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ مرادف الامان برخاستن است (حزین اصفہانی ؎) جائیکہ ریزد از خم تیغ تو برق کین ؛ روز یکہ خیزد از وصف خصم تو الامان ؛ (اردو) دیکھو الامان برخاستن

الامان زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی الامان گفتن است مرادف الامان برداشتن (صائب ؎) تیر از تنم بر آورد انگشت زینہار ؛ از خون گرم من لب تیغ الامان زند ؛ (اردو) دیکھو الامان برداشتن۔

الامان کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی پناہ خواستن از خدا است (رضی ارتیمانی ؎) الامان اینجا کنند از الامان ؛ الامان اینجا کنند از الخذر ؛ (اردو) الامان کہنا۔ دکن مین الامان کرنا بھی کہتے ہین۔ صاحب آصفیہ اور امیر نے اس کو ترک کیا ہے۔

الامان گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ است کہ بمعنی الامان کردن است (سعدی شیرازی ؎) بکمندی درم کہ ممکن نیست ؛ ترسکارے بہ الامان گفتن ؛ (اردو) الامان کہنا۔

الان بقول برہان بفتح اول بروزن کلان (۱) نام ولایتست از ترکستان و بعضی گویند (۲) نام کوہی ہم است در عرفات۔ صاحب جامع فرماید کہ این مرادف آلان است

کہ بالف ممدودہ گذشت۔ صاحب سروری بذکر معنی اول گوید کہ بقول بعض نام شہری (نظامی ۵) بگرداگرد خرگاہ کیانی ؎ فروہشتہ نمدہای الانی ؎ و فرماید کہ در معجم البلدان بہ تشدید لام آوردہ وگفتہ کہ نام بلاد واسعہ ایست از جبال قبق و ملوک آن را کنداج گویند بضم ہر دو کاف و میان مملکت الان و جبال قبق قلعہ ایست کہ باب الان نام دارد۔ (خاقانی ۵) تف تیغ ہندیش ہندوستانی ؎ علی الروس در روس والان نماید ؎ صاحب رشیدی ہمزبان سروری است کہ بحوالہ معجم البلدان بالا گذشت۔ صاحب (دری و پہلوی) بر معنی اول قانع۔ صاحب انند بذکر ہر دو معنی گوید کہ این لغت فارسی است مؤلف گوید کہ وجہ تسمیہ این متحقق نہ شد و ہمین لغت در ممدودہ ہم گذشت و صاحب ناصری در انجا سند خاقانی را کہ بالا مذکور شد ذکر کردہ کہ دران لفظ آلان بمدہ آوردہ نہ بہ لام مشدد (ا) ترکستان سے ایک ولایت کا نام آلان ہے (۲) نیز عرفات مین ایک پہاڑ بھی اسی نام سے مشہور ہے۔

الانیون بقول برہان بکسر نون و تحتانی مضموم بو او و نون دیگر زدہ بلغت یونانی راسن را گویند و آن نوعی از فیلگوش است بیخ آنرا مربا کنند و آنرا زنجبیل شامی خوانند نافع جمیع دردہا و الہاست کہ از سردی باشد و بجای تحتانی بای ابجد ہم بنظر آمدہ صاحب محیط این را الانیتون بزیادت تای فوقانی بعد تحتانی نوشتہ فرماید کہ اسم رومی راسن است و گویند کہ دوائی دیگر باشد و بر راسن نویسند کہ لغت ہندی باشد و باین اسم در بلاد دیگر مشتہر گردیدہ و آنرا سوسن جبلی و زنجبیل شامی نیز گویند و بعربی قلموج و بیونانی انیسون۔

وبسریانی ریہ وبلغت اہل مغرب جناح وباندلس کلموخ وبفارسی ناتران وبہندی عامہ راسین نامند وباسی سرنی نیز وآن بیخی است چوبی خوشبو وتند وتلخ بقول شیخ گرم وخشک در دوم۔ نافع جمیع آلام وادجاع بارده وہیجان ریاح ونفخ است ومنافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف گوید کہ درصحت نام این کہ دریونانی انیسون گفتہ محل نظر است وصراحتش برانیسون آید (اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا فارسی نام راسن لکھا ہے اور یہی مشہور نام ہے اور اسی پر زنجبیل شامی کا بھی اشارہ کیا ہے گرم وخشک ومفرح ومقوی باہ ومعدہ (الخ)

الاو بقول برہان بفتح اول وثانی بالف کشیدہ وبہ واو زدہ آتش شعلہ ناک را گویند صاحب جہانگیری گوید کہ آلاو باشد کہ در ممدودہ گذشت بمعنی آتش خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفف آلاوہ کہ آتش مشتعل باشد ودر ممدودہ گوید کہ آلاوہ بزیادت ہا نیز آمدہ مؤلف عرض کند کہ آلاو در ممدودہ بمعنی آتش شعلہ ناک گذشت وآلاوہ مراوفش وہم آلاوہ بمعنی جائیکہ آتش روشن باشد بتحقیق ما آلاوہ بممدودہ لغت ترکی است بمعنی آتش شعلہ دار کذا فی لغات ترکی وآلاوہ بزیادت ہای نسبت در آخر۔ مفرس آن بمعنی جائیکہ در انجا آتش شعلہ دار باشد فارسیان بلب ولہجۂ مقامی ممدودہ را بالمقصورہ بدل کردند ودر بعض مقامات بممدودہ ہم استعمال کردند وانچہ آلاوہ را ہم بمعنی آلاو گرفتہ اند مجاز وبرخلاف حقیقت است ما صراحت ماخذ در ممدودہ نکردہ ایم بناء علیہ درین مقام تلافی ما فات شد وآلاو در ہندی بقول صاحب ساطع بمعنی آتش بازی است پس معلوم می شود کہ ترکان این لغت را از ہندی

گرفتہ یعنی مطلق آتش شعلہ ناک یا ہندیان از ترکی گرفتہ یعنی آتش بازی استعمال کردند واللہ اعلم (اردو) الاو بقول امیر (فارسی) مذکر۔ آتش زن شعلہ۔ کوراکرکٹ اور گھانس پھونس وغیرہ جمع کرکے ڈھیر لگاتے اور جاڑوں میں جلا کر تاپتے ہیں۔ اس ڈھیر کو الاو کہتے ہیں

الایچی خان آرزو در سراج و صاحب محیط ہم ذکر این کردہ و باحث این برالایچی کردہ ایم (اردو) دیکھو الایچی

البا بقول برہان بضم اول وسکون ثانی و بای ابجد بالف کشیدہ قلیہ پوتی را گویند و آن دل و جگر قیمہ کشیدہ و در روغن بریان کردہ باشد و حسرۃ الملوک ہمان است و بفتح اول (۲) بلغت زند و پازند بمعنی شیر باشد کہ عربان لبن گویند و (۳) خطمی صحرائی را نیز گفتہ اند و باین معنی بجای بای ابجد یای حطی ہم بنظر آمدہ صاحب جامع بر معنی اول و سوم قانع۔ صاحب ناصری نسبت معنی اول فرماید کہ طعامی است ترکان را و البہ بہای ہوز ہم آمدہ (حکیم سوزنی ؎) رویت چو یکی کاسۂ اکراشدہ زاژ نگ پوزکاج قفاگشتہ بزنگ شش البا پا تا روی پر آژنگ و خفای تو بدیدند میرند ہمہ خلق زالبا و زاکرا۔ صاحب جہانگیری ہم بتبادر ہمین کلام سوزنی بر معنی اول قانع۔ و خان آرزو در سراج ذکر معنی اول کردہ مؤلف عرض کند کہ محققین ترکی ازین لغت ساکت اند و بقول اند بحوالہ منتہی الارب بالکسر لغت عرب است بمعنی شیر نخستین دادن مادر بچہ را نجیال ما البا بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی دوم مفرس بہ تصرف در اعراب از لغت عربی بمعنی مطلق شیر و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ صاحب محیط بر خطمی فرماید کہ این را بیونانی البا گویند و بعربی خبازی شجری و بفارسی ہشت و ہاز و خیرہ و آن نباتی است معروفہ بقول جالینوس سرد و تر مسکن اوجاع

یلین اورام ومانع آنہا از تزیید ومحلل ومنافع بسیار دارد (انج) (اردو) (۱) ایک خاص قسم کے قلیے کو جو دل اور جگر کے قیمے کو گھی مین بھون کر پکاتے ہین فارسیون نے البا کہا ہے (۲) دودھ - مذکر (۳) خطمی - بقول صاحب آصفیہ عربی - اسم مونث - گل خیرو - ہماری راے مین البا کے تیسرے معنی کا ترجمہ خبگلی خطمی ہے -

البادا بقول برہان وجہانگیری وجامع بکسر اول بروزن دل شاد بہ زن وحلاج را گویند - صاحب ناصری از حکیم سوزنی سند آوردہ (سہ) نروی مشتہ البادی درکون کمت ؛ بہجا گفتن ازین مجلس بیرون کمت ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ رشیدی حلاج را حلاجی خواندہ کہ بہ تحتانی رسیدہ بمعنی مصدر ریست ونوشتہ کہ چون البادا از لبد کہ معنی نمد است گرفتہ اند بمعنی نمد مالیدن عربی است نہ فارسی لیکن در عربی این مصدر یافت نشد ولبّاد بمعنی نمدمال آمدہ رشیدی گوید کہ شاید کہ درین شعر سوزنی لبّاد بود نہ البادا ولیکن رای خان آرزو انیست کہ البادا بمعنی مصدری در ینجا ہرگز منظور ومحظوظ نیست چنانکہ گذشت ولبّاد را بجای البادا بمعنی نمدمال گفتن غلط محض است چراکہ کلمہ مشتہ دلالت صریح دارد کہ بمعنی حلاج بود مؤلف عرض کند کہ باخان آرزو اتفاق داریم ومحققین فارسی صراحت کنند کہ این اسم جامد فارسی زبان است وبہ تحقیق ما منفرس کہ مرکب است از ایل کہ بقول صاحب لغات ترکی بہ تفخیم کسرہ ہمزہ وسکون یای مطلی ولام بمعنی مردم آمدہ وبادِ بفتح فارسی است بمعنی ہوا پس معنی ایلبادمردم ہوا است وکنایہ از حلاج کہ بتائید ہوا کار خود سرانجام دہد - فارسیان یای علامت کسرہ را کہ در

رسم الخط ترکی بود حذف کردہ الباد کردند و مفرس ساختند (اردو) نداف - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - روئی دھنکنے والا - دھنیا - دھنا -

(۱) **الباغ** بقول سروری (۲) بضم ہمزہ قسمی باشد از جامہ و فرماید کہ الباغ ہم بنظر

(۲) **الباق** آمدہ کہ غین معجمہ بجای قاف باشد (بسحاق گوید ؎) آن قامت دراز کہ زناج برکشید ؛ الباق نان پہن بقدش تصیر شد ؛ (احمد اطعمہ ؎) قلیہ را پوشد کدو الباق سبز از خرمی ؛ مید ہ چنگال خرما را قبای شنشری ؛ صاحب رشیدی فرماید کہ بہ بای فارسی لغت ترکی است و بہ غین و قاف در آخر ہر دو آمدہ و بحوالہ فرہنگ گوید کہ پارچہ ایست کہ برگرد بیان جامہ از جانب پشت دو زند بجہت خوش آیندگی و بفارسی زور نیم خوانند صاحب ضمیمہ برہان فرماید کہ (۲) بقول بعض پارچہ ایست کہ در پس جامہ دو زند و در سر ما بندہای آنرا بر پیشانی بندند تا گردن را گرم نگاہ دارد خان آرزو در سراج ذکر (۲) کردہ و اسم فارسی این زبر نیم گوید و صراحت کند کہ الباق بہ بای فارسی لغت ترکی است - صاحب مؤید (۲) را بہ بای عربی بذیل لغات فارسی آوردہ مؤلف عرض کند کہ اگرچہ محققین ترکی زبان ازین ساکت اند ولیکن از معاصرین تصدیق می شود کہ (۲) بہ بای فارسی لغت ترکی است جز این نیست کہ فارسیان بای فارسی را بہ عربی و قاف را بہ غین معجمہ بدل کردہ الباغ و الباق ہر دو را استعمال کردہ اند ہمچون تپ و تپ و آروغ و آروق پس (۲) بہ تبدیل یک حرف (۱) بہ تبدیل دو حرف مفرس باشد (اردو) فارسیون نے الباغ اور الباق اوس کپڑے کو کہا ہے جو اہل ولایت اپنے لباس میں گردن کے

قریب ٹاکدیتے ہین اور موسم سرما مین اسکو گردن پر بلند کرکے اوس کے بندون کو پیشانی پر باندھ دیتے ہین تاکہ ہوائے سرد سے گردن محفوظ رہے اور یہ ویسا ہی ہے جیسا کہ واٹر پروف یعنی برساتی لباس مین حفاظت سر کے لئے ہوتا ہے ۔

البتہ زیر کاسہ بود نیم کاسہ (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت فارسیان این مثل را بجای زنند کہ مقصود شان از بیان اصلیت وجود چیزی باشد و این مرادف (تا نباشد چیزی کی مردم نگویند چیزہا) است معنی حقیقی این مثل آنست کہ در زیر ہر کاسہ پائین ظرف بودن لازم است کہ بہ عربی آنرا اسافل گویند و بفارسی بن کاسہ تا کاسہ بوسیلہ آن بر زمین قائم شود و چون کاسہ را معکوس کنند بن کاسہ ہمچون کاسۂ خوردی ظاہر شود ازینجاست کہ فارسیان بن کاسہ را نیم کاسہ ہم گفتہ اند۔ مقصود ازین مثل آنست کہ وجود نیم کاسہ یا بن کاسہ در زیر ہر کاسہ بنیاد آن کاسہ باشد کہ کاسہ بدون آن قائم نشود پس برہمین قیاس چیزی کہ شہرت یافتہ باید کہ بنیادش ہم چیزی باشد و محض بی اصل نبود

(اردو) صاحب محبوب الامثال نے کہا ہے "آگ بن دھوان کہان" بات ہوگی تو پنگڑا بنے گا" "دکن مین کہتے ہین "کچھہ تو ہوگا جب تو شور مچا"

البرز بقول برہان بفتح اول و ضم ثالث و سکون ثانی و رای بی نقطہ و زای نقطہ دار (۱) نام کوہی است مشہور میان ایران و ہندوستان و (۲) نام پہلوانی ہم و (۳) کنایہ از مردم بلند قامت و دلاور۔ صاحب ناصری بحوالۂ صاحب رشیدی گوید کہ کوہی است بمازندران از نواحی طالقان گذشتہ و رستم۔ قباد را از انجا آوردہ چنانکہ (ے) قباد

گزین راز البرز کوه پیش من آورده ام درمیان کرده پژ فرماید که این کوه معروف ایران است که کوه قفقاز و آتشکری داغ گویند و البرز قلعه ایست ازین کوه و ارتفاع آنرا در جام جم هفده هزار و هفتصد و نود و شش فوت نوشته و الله اعلم و این کوه را در هر جا بنامی خوانند در تبرستان بنام قارن ملک الجبال کوه قارن خواندندی و در حدود دری کوه البرز گویند و در شام کوه لکام خوانند و کوه قاف و جبل عام همین است ابتدای این کوه از جبل قمر است که در مملکت ستاره از بلاد سودان و زنگبار در او اسط خط استوا است و منبع رود نیل از انجا باشد که دو شاخ میگردد یکی بطرف شمال ممتد شده با قلیم صعید و مصر از اقلیم دوم و سوم و وسط اقلیم چهارم بجانب مغرب کشیده به محیط منتهی می شود و دیگری بجانب مشرق و شمال رفته بقرامان و اناطولی آمده از وسط اقلیم رابع ببلاد گرجستان و آذربایجان و شیروان و گیلان گذشته از شمالی طهران و جنوب تبرستان و خراسان و زابل و کابل و ترکستان و بدخشان و کشمیر و تبت و ختا و چین از نیگاله مرور کرده بمحیط منتهی می شود طول آن یکهزار و پانصد فرسنگ است و دوازده هزار شهر و ولایت در جوانب آن آباد و مهتا و لغت اسم آن کوه مذکور می شود و سی صد طائفه که مذاهب مختلفه دارند در آن مسکن کرده اند (انتهی) خان آرزو در سراج ذکر هر سه معنی کرده و صاحبان رشیدی و سروری بر معنی اول قانع و صاحب جهانگیری بر معنی اول و دوم بعض اهل تحقیق گفته اند که لغت فارسی است و بخیال ما یا اینکه فارسیان البرز عربی را که بمعنی ظهور است بتخفیف و او البرز کرده این کوه را نام کردند که مفرس باشد یا بر لغت بزرگ که بقول برهان بمعنی مطلق

نوٹ مفرس نوٹ است که در انگلیسی زبان قدم را گویند مؤلف

بلندی آمدہ بقاعدۂ عربی الف ولام در اولش زیادہ کردہ این کوہ را نام نہادند و این قسم زیادتی
بر لغات فارسی بنظر آمدہ کہ ذکرش بر لفظ آل گذشت و معنی دوم و سوم بر سبیل مجاز باشد
و متعلق بہ معنی اول بر سبیل تشبیہ (اردو) (۱) البرز ایک پہاڑ کا نام ہے جس کو کوہ قاف
کہتے ہین مذکر۔ (۲) البرز ایک پہلوان کا نام (۳) فارسیون نے ہر بلند قامت اور دلاور
کو بہی البرز کہا ہے۔

البوم | بفتح اول در روزمرہ معاصرین عجم کتابی را گویند کہ دران نقوش و تصاویر جمع کنند
ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این در سفرنامۂ خود کردہ و صاحب رہنما بدول چال این را آوردہ
و این مفرس است بزیادت (ا) و بعد بای موحدہ از لغت انگلیسی البم کہ بہمین معنی باشد
(اردو) البم بقول امیر انگریزی (مذکر) وہ کتاب جس مین تصویرین لگائی جاتی ہین۔

البہ | این ہمان است کہ بحث این بہ الف در آخر گذشت صاحبان رشیدی و سروری
و ضمیمہ برہان ذکر این کردہ اند (بسحق ؎) سوز درون بسیخ کباب جگر بریز؛ مستان البہ ریز
بسا غر نوشتہ اند؛ (ولہ ؎) دوش ترکانہ مرا البہ دلارام افتاد؛ معدۂ سوختہ ام در طمع
خام افتادہ؛ (اردو) دیکھو البا۔

التجا | بقول بہار پناہ گرفتن و بالفظ آوردن و بردن و کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت
عرب است بکسر اول و سوم و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را بہ معنی درخواست
بمنت و سماجت ہم استعمال کنند و برای معنی مصدری بامصادر فارسی مرکب سازند و تخصیص
باہر سہ مصادر بالا نیست (اردو) التجا۔ بقول امیر عربی۔ مؤنث۔ نست۔ سماجت۔ گزارش

درخواست (داغ ؎) خدا ہے حشر کے دن التجا تیری نہ مانون مین ؛ مرے منھ سے نہین
نکلے ترے منھ سے قسم نکلے ؛ (ولہ ؎) دل جو واپس طلب کیا تو کہا ؛ یہ نئی التجا نکالی ہے ؛

التجا آوردن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ آوردن وعرض حال
کردن است (حافظ شیرازی ؎) رساند
رایت منصور بر فلک حافظ ؛ چو التجا بجناب
شہنشہی آورد ؛ (اردو) التجا لیجانا - بقول
امیر کچھ عرض حال کرنا - تمنا ظاہر کرنا - آپ
فرماتے ہین کہ اس محاورہ کا استعمال آگے اور
پاس کے ساتھہ ہوتا ہے (رشک ؎) پیر ہو کر
التجا لیجاے جو پیش مرید ؛ پیر کے دن سے برا
گنتا ہون ایسے پیر کو ؛ (رند ؎) زد پہنچا
کسی نے بھی نہ اس دلبر کے پاس ؛ لے گیا یہ
التجا ہین بشیر اکثر کے پاس ؛ مؤلف عرض
کرتا ہے کہ التجا لانا بھی کہہ سکتے ہین جیسے "آپکی
بارگاہ مین ایک ادنیٰ التجا لایا ہون"

التجا بردن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ مرادف التجا آوردن است
(صائب ؎) گر احتیاج رہ گذارد بتارکش ؛
غیرت کجا بہ ہمچو خودی التجا برد ؛ (اردو) التجا
لیجانا - دیکھو التجا آوردن -

التجا کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی عرض حال کردن بہ عاجزی
باشد (سلمان ساوجی ؎) گر چتر ہمتت
فگند سایہ بر زمین ؛ دیگر بآسمان نکند خاک
التجا ؛ (انوری ؎) ای کردہ مومنان بجناب
تو التجا ؛ کان جانب از حوادث ایام بامن است
(اردو) التجا کرنا - بقول امیر منت اور
خوشامد کرنا - گڑگڑانا (؎) بحر شاکر رہ مقدر
پر ؛ کس و ناکس سے التجا نہ کرو ؛

التجا گرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کردہ کہ مرادف التجا بردن است (شاپور طہرانی

ے) از بیم غمزہ دل بدعا التجا گرفت ؛ زین فتنہ خویش را بہ پناہ خدا گرفت ؛ (اردو) دیکھو التجا بردن۔

التجا نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف التجا کردن است (نشتر منشی اصفہانی) التجا نمودن طہمورث خان بدرگاہ جہان پناہ بوساطت داؤد خان ولد اللہ وردیخان (اردو) دیکھو التجا کردن

التزام بکسر اول و سوم لغت عرب است و بقول منتخب برخود لازم کردن و برگردن گرفتن کاری را۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی لزوم استعمال کنند و برای معنی مصدری بامصادر فارسی کہ در ملحقات آید (ظہوری ے) بخصمان بحث التزام ظہوری کی درست آید ؛ سخن در لب شکستن تا نباشد التزام کس ؛ (اردو) التزام۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ کسی بات کو لازم کرلینا (منیر ے) التزام ایسے قواعد کے کئے ہین مین نے ؛ جن شرائط مین حریفون سے بہ شکل ہو غزل ؛

التزام یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی لازم التزام کردن است (نثر خسرو دہلوی) دریکی نسبت متنوع التزام یافتہ دوم بہ نسبت خاصہ شرفا مشرف گشتہ" (اردو) لازم کرلیا جانا۔

التفات بقول بہار بگوشہ چشم نگریستن۔ دم بدم از صفات اوست و بالفظ بودن و کردن مستعمل مؤلف گوید کہ فارسیان (ا) بمعنی توجہ و مہربانی استعمال کنند۔ و برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (ظہوری ے) باد افزون مرحمت ہای گدایان درت ؛ از زروی التفات خان و سلطان کم شدہ است ؛ (اردو) التفات بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ توجہ۔ مہربانی (ناسخ ے) مجکو ساقی سوائے جام شراب ؛ جم کی جانب

بہی التفات نہین ؛

التفات افتادن استعمال - بمعنی واقع شدن التفات و توجہ باشد - (ظہوری ؎) التفات افتاد و خوش سرشار با بیگانگان پنظر انیم نیست حرف آشنا خواہم نوشت ؛ (اردو) التفات واقع ہونا -

التفات بودن استعمال - بمعنی توجہ بودن است صاحب آصفی ذکر این کردہ (حافظ شیرازی ؎) مرا بکار جہان ہرگز التفات نبود و رخ تو در نظرم این چنین خوش آراست ؛ (اردو) التفات ہونا -

التفات خواستن استعمال بمعنی خواہش توجہ کردن است (ظہوری ؎) ہر کہ رسوائی خوش کند رسوا ؛ التفات نہان نمی خواہم ؛ (اردو) التفات چاہنا -

التفات داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متوجہ بودن است (رفیعی ارتیمانی ؎) چہ التفات بخار و خس چمن داری ؛ کہ عار و ننگ ز نسرین و نسترن داری ؛ (اردو) التفات رکھنا - متوجہ ہونا -

التفات فرمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ است کہ بمعنی توجہ کردن و متوجہ بودن باشد (نشر نصیر ہمدانی) ہم مگر خود التفات فرمایند و این نیم بسمل ہجران را چارہ سازند ؛ (اردو) التفات کرنا - التفات فرمانا

التفات کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف التفات فرمودن باشد (صائب ؎) از آب زندگی بشراب التفات کن ؛ از طول عمر صلح بعرض حیات کن ؛ (اردو) التفات کرنا -

التفات نمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف التفات کردن است (میر کرمانی ؎) اگر بر ندر روی تو نسخہ بہشت

کی التفات نماید کسی بصورت حورہ (اردو) التفات کرنا۔

التماس بقول بہار بمعنی درخواستن واین در عربی بحالت مساوات باشد چنانچہ در کتب قدیم مذکور است و در فارسی از خردان بہ بزرگان و نیز کاغذیکہ خوردان احوال خود در آن نوشتہ بہ بزرگان دہند واین مجاز است خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ و بہار نقل قولش برداشتہ (ظہوری ؎) زخضرم التماس این مدد ہست ؛ کہ تشنہ برکنار جو بمیرم ؛ و فرماید کہ در مقام شفاعت می گویند مؤلف عرض کند کہ فارسیان مجرد التماس را بمعنی عرض حال و درخواست و عریضہ و برای معنی مصدری با مصادر فرس استعمال کنند کہ در لحقات می آید (اردو) التماس - بقول امیر (عربی) مؤنث - عرض - گزارش (منیر ؎) گدا کی ہے نغفور سے التماس ؛ سیہ بخت کی نور سے التماس ؛ آپ فرماتے ہین کہ دلی مین مذکر بولتے ہین (میر حسن ؎) سب کی عرضی سے خوش ہوا ایک ولی ؛ ہو خفا التماس سے میری ؛

التماس افتادن بر زمین (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر التماس افتادن کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ کنایہ از مقبول نشدن التماس باشد (وحید قزوینی ؎) مردمان چون باغ از انجا گل بدامن می برند ؛ التماس عاشقان افتادہ ہر جا بر زمین ؛ (اردو) التماس قبول نہ ہونا۔

التماس بودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عرض حال بودن است (فغانی شیرازی ؎) ہمین قدر کہ نمک بر جراحتم نزنند ؛ بود ز مردم آسودہ التماس مرا ؛ (اردو) التماس ہونا۔

التماس پذیرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی قبول شدن عرض حال است معاصرین عجم هم برزبان دارند (خان آرزو ؎) ناکرده التماس پذیرفتن از رقیب ؛ عرض نیاز ما همه نشنفتن انچنین ؛ (اردو) التماس قبول هونا -

التماس دادن مصدر اصطلاحی یعنی پیش کردن عرض حال و التماس کردن است صاحب آصفی ذکر این کرده (ظهوری ؎) کدای شاعر شاه شاعر شناس ؛ ز لطف فلک داد این التماس ؛ (اردو) التماس کرنا - عرض حال کرنا -

التماس داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی التماس و عرض حال کردن است (عرفی شیرازی ؎) آنجا که لطف او عمل کیمیا کند ؛ زر دارد التماس طلبیدن ز سنگ ؛ (اردو) التماس کرنا -

التماس روئیدن مصدر اصطلاحی بمعنی ظاهر شدن و پیش شدن عرض حال باشد (عرفی ؎) آن شکارم کز برم تیر و سنان می رویدم ؛ التماس زخم تو از لامکان می رویدم ؛ (اردو) التماس ظاهر هونا - عرض حال پیش هونا ؛

(۱) **التماس کردن** استعمال - صاحب

(۲) **التماس نمودن** بحر و خان آرزو در چراغ ذکر (۱) کرده فرماید که در محل شفاعت مستعمل (مخلص کاشی ؎) مرا زکشته شدن نیست آن زمان پروا ؛ که پیش یار کند غیر التماس مرا ؛ مؤلف عرض کند که معنی این عرض حال کردن است و در خواستن و در خواست کردن و تخصیص با محل شفاعت بخیال ما ضرورت ندارد و (۲) مراد فش (عرفی ؎) التماس خون من کردند و از خونم گذشت ؛ یاری یاران کم از خونخواری دشمن نبود ؛ (طالب آملی ؎)

چو شعر طالب از وشوق التماس نمود ؛ بصد مضائقہ بیت دوئی بخواند و برفت ؛ (اردو) (۱ و ۲) التماس کرنا - عرض کرنا -

آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عریضہ نوشتن است (عالی شیرازی ؎) بنویس التماس کہ دائم علاج تو ؛ نواب مستطاب معلی جناب کردہ ؛ (اردو) عریضہ لکھنا -

التماس نوشتن استعمال - صاحب

التمغا بقول صاحب اسند ہمان آل تمغا باشد کہ در محدودہ گذشت دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکردہ ما صراحت ماخذ این ہمہ - انجا کردہ ایم - در ترکی زبان آل بمعنی سرخ بہ محدودہ باشد نہ بمقصورہ پس استعمال التمغا بفتح اول بنظر نیامدہ طالب سند باشیم (اردو) دیکھو آل تمغا

(۱) التہاب بقول بہار بر افروختہ شدن و زبانہ کشیدن آتش مؤلف عرض کند کہ لغت عربست بکسر اول و سوم صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این ہمین معنی با مصدر داشتن کنند و صاحب آصفی ذکر ----------

(۲) التہاب داشتن کردہ و از معزی نیشاپوری سندی آوردہ (؎) آہن و پولاد باعزمت ندارد محکمش ؛ آتش خورد باخشمت ندارد التہاب ؛ (اردو) (۱) بھڑک مونا (۲) بھڑک اٹھنا - دیکھو امیر اللغات -

التیام بقول بہار بمعنی باہمدیگر پیوستہ شدن و بہم آمدن و استقرار کردن سر زخم مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بکسر اول و سوم - صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی مصدری با مصادر فرس کنند کہ در لحقات آید و مجرد این بمعنی حاصل بالمصدر (انوری ؎) ای جوادی کز اثر دحام سحاب ؛ باکفت ہست التیام لیام ؛ و بہ تحقیق بابای

غیر زخم ہم بمعنی موافقت و اتحاد باہمی انسانان کہ سند استعمال این در ملحقات بر التیام داشتن و یافتن می آید (اردو) (۱) التیام - بقول امیر (عربی) مذکر - زخم کا بھر جانا (بمعنی حاصل بالمصدر) یعنی چنگا پن (ناسخ ؎) زخم دہان خلق کو ہے اس سے التیام ؛ مرہم سے ہی زیادہ اثر میری بات کا ؛ (۲) التیام - بقول امیر آپس میں ملجانا - میل ملاپ (فقرہ) ایسے دشمن سے التیام کی کیا ضرورت ہے " (بحر ؎) اب مجھ سے التیام کی باتیں نہ کیجئے ؛ دل تمسے پھٹ چکا جگر افگار ہوگیا ؛

التیام پذیر فتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہم پیوستن و خشک شدن زخم باشد (نزاری قہستانی ؎) کہ از جراحت عشق است گو امید مدار ؛ کہ التیام پذیرد بہ صنعت جراح ؛ (اردو) چنگا ہونا - التیام پانا -

التیام دادن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی پر کردن (انوری ؎) چون سد آہنی لگد چرخ رخنہ کرد ؛ آن رخنہ را بہ تیغ و بہ رائے التیام داد ؛ و (۲) بمعنی اتحاد و اتفاق پیدا کردن (انوری ؎) تا چہ افعالی کہ چرخ ستند ہرگز نداد ؛ و دریں فرمان میان امر و نہیت التیام

(اردو) (۱) بھرنا - بند کرنا - (۲) ملانا - متحد کرنا - میل ملاپ پیدا کرنا -

التیام داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی موافقت و یکرنگی داشتن است (نثر خزین اصفہانی) بسخن لطف التیامی داشت و اشعارش یکدست ہموار بود " (اردو) موافقت رکھنا -

التیام یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی پر شدن و (۲) موافق شدن باشد (ظہوری ؎) زخم دلم زبان شکایت کشودہ است ؛ یا بد مگر بہ مرہم لطف

(۴۹۳)

تو التیام :(نشر ابو الفضل (۲)) روابط قرابت قدیم باضوابط مخبر جدید بدان گونہ انتظام و	التیام نیافتہ" (اردو) (۱) التیام پانا بھرنا (۲) موافق ہونا۔

الج | بقول برہان وجہانگیری وناصری وسروری وجامع ورشیدی وسراج بفتح اول وسکون ثانی وجیم مردم صاحب غرور ومتکبر را گویند وخرامیدن بناز وتنعم را نیز گفتہ اند مؤلف گوید کہ مقصود بہار ازخرام ناز باشد۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ لغت فارسی است مؤلف گوید کہ اسم جامد باشد صاحب شمس این را لغت عرب گوید ومادر لغات عربی نیافتیم (اردو) متکبر۔ بقول آصفیہ (عربی) تکبر کرنے والا مغرور۔ خود پسند۔ اترانے والا۔

(۱) الجہ | بقول بہار مال وجنسی و بندی کہ در تاخت از ملک بیگانہ گیرند (والہ ہروی

(۲) الجی | در ہیجو ترکی ؎ اگر صاحب الزمان را وقت ظہور می بود ؛ از بہر الجہ میرفت دنبال لشکر او ؛ (خواجوی کرمانی ؎) آن سرو سہی چون قدح می بگرفت ؛ از آتش می برگ گلش خوی بگرفت ؛ بیچارہ دل ریش مرا سوختہ بود ؛ آن دلبر ماہ چہرہ الجی بگرفت ؛ صاحب انند صراحت کردہ کہ ہرد وبالضم لغت ترکی است وہم او بحوالہ غیاث ہرد ورا بہ جیم فارسی وکسر آن آوردہ وصاحب غیاث بحوالہ مصطلحات بالفتح نوشتہ گوید کہ لغت ترکی است مدار ہم ذکر این ہرد ولغت کردہ صراحت کند کہ ترکی است ومحققین ترکی ازین ساکت مؤلف عرض کند کہ غلطی کتابت بہار باشد کہ بہ جیم عربی نوشت وازسند خواجوی کرمانی می گشاید کہ (۲) بفتح جیم است نہ بکسر آن (اردو) مال غنیمت جس مین غلام اور لونڈیان بھی داخل ہین۔

الجخت بقول برہان وناصری وسراج وسروری ورشیدی بفتح اول وجیم فارسی بروزن بدبخت بمعنی طمع وحاجت وامید وچشمداشت فرماید کہ بکسر وضم اول آمدہ (فرد دسی ؎ بالجخت خود رامفگن بدام ۔ پسیان دلیران شوی نیک نام ۔ (شمس فخری ؎) یگانہ شیخ ابو اسحق شاہی ۔ کہ انس وجان بدو دارند الجخت ۔ صاحبان اند وشمس صراحت کنند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) طمع ۔ مذکر ۔ حاجت ۔ امید ۔ مونث ۔

الجنگ بقول صاحب ضمیمہ برہان بحوالہ ظفرنامہ بفتح اول وجیم فارسی (۱) بمعنی رعیت پرور وفرماید کہ در بعضی از تواریخ مسطور است کہ (۲) مغول جد سوم راگویند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد ۔ بخیال ما شان لغت گوید کہ ترکی است ولیکن محققین ترکی ہم ازین ساکت ۔ حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد ومعاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) (۱) رعیت پرور ۔ بادشاہ کی صفت (۲) پردادا کا باپ جس کو دکن مین سردادا کہتے ہین اور بقول صاحب آصفیہ دلی مین سکڑدادا ۔

الچہ ہمان است کہ باجیم عربی بجایش گذشت وذکر این ہم ہمدرانجا کردہ ایم (اردو)

الچی دیکھو الجہ والجی ۔

الحاصل بقول بہار چون از ادا کردن مطلبی عاجز شوند وخواہند کہ سخن را مختصر کنند ہمین لفظ وحاصل کلام وسخن مختصر وسخن کوتاہ وامثال آن گویند وایہا گویا مرادف ہم اند وفی الجملہ نیز ازین عالم است مولف عرض کند کہ لغت عرب است وفارسیان بمعنی بالجملہ استعمال این کنند نہ فی الجملہ وفی الجملہ ورای این است نہ مرادف این وآنچہ بہار استعمال این را مخصوص

کند بحالت عجز در ادای مطلب درست نیست بلکہ بعد ادای مطلب کامل نتیجہ آن را با این لفظ ظاہر کنند و مقصود ازین آنست کہ سخن را دراز نہ کنیم و مختصر کنیم و نتیجہ عرض کنیم (اردو) الحاصل - بقول امیر (عربی) آخر کار - قصہ کوتاہ -

الحال بقول صاحب انند بحوالہ غیاث بالفتح لغت عربی است بمعنی اکنون و مرکب است از الف ولام عہد کلمہ حال و فرماید کہ بعض مردم یک لفظ مفرد دانند و بالکسر خوانند خطاست - صاحب ازاحۃ الاغلاط ہم ذکر این کردہ و در فارسی مستعمل است بمعنی حالا (اردو) الحال - بقول آصفیہ (عربی) اب - بالفعل - ابھی - اسی وقت - امیر نے اسکو ترک فرمایا ہے -

الحق بقول انند - بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث لغت عرب است بمعنی فی الحقیقت درست است و یقیناً و بیشک - و در فارسی مستعمل معاصرین عجم ہم بر زبان دارند و صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ کہ بہ معنی تحقیق است (انوری ص) حال من بندہ زحال دیگران بودی بتر ؛ حال رعد الحق بتر باشد کہ باشد بی رباب ؛ (اردو) الحق - بقول امیر (عربی) حق ہے - سچ ہے (انشا ص) ہوا ک سر موحید رصقد رسے . جنہیں بغض ؛ الحق کہ وہ کافر ہین احادیث کی روسے ؛

الدنگ بالفتح و فتح دال مہملہ و سکون نون و کاف فارسی در روزمرہ معاصرین عجم بمعنی بی پروا مستعمل - ناصر الدین شاہ قاچار استعمال این در سفرنامۂ خود ہم کردہ بخیال ما جائز نیست کہ معاصرین عجم لغت دنگ را کہ بقول برہان بمعنی بی خبر و بیہوش است بزیادت الف

و لام در اولش بمعنی بی پروا استعمال کردہ اند و ذکر این قسم زیادت بر کلمہ آل گذشت۔
(اردو) بے پروا۔

الرد | بقول برہان و جامع و جہانگیری بفتح اول و ثانی و سکون را و دال بی نقطہ جوالی باشد از ریسمان کہ مانند دام بافند و آن را با غبانان و سبزی فروشان پر از شلغم و چقندر و پیاز و امثال آن سازند و بر خر و گاو کار و بار کنند و بہر جا کہ خواہند ببرند صاحب ناصری فرماید کہ این بشکل دام ساختہ می شود کہ بدان کاہ و امثال آن کشند۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ ترجمہ این در ہندی جالی است صاحب رشیدی بضم لام گفتہ (ہمام تبریزی ؎) بساز پر شکم از زرد و چقند رخام ۔ کہ جای شلغم و زرد ک بود ہمیشہ
الرد ۔ بخیال ما اسم جامد فارسی زبان است و صاحب انند ہم نوشتہ (اردو) وہ جالدار تھیلا جس مین گھانس ترکاری وغیرہ بھر کر کاروبار کے لئے بیلون پر لیجاتے ہین۔

الزام | بقول بہار لازم کردن و برگردن کسی انداختن کاری و معترف بعجز گردانیدن کسی را بالفظ دادن مستعمل۔ صاحب منتخب ذکر ہر دو معنی اول الذکر کردہ فارسیان این را بمعنی خطامندی استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند (ظہوری ؎) بخصمان بحث الزام ظہوری کی درست آید ۔ سخن در لب شکستن تا نباشد التزام کس ۔ (اردو) الزام۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ قصوروار ٹھہرانا۔ خطاواری۔ حرف گیری (آتش ؎) عاشق ہون ہر طرح سے گنہگار ہون ترا ۔ حاجت قصور کی نہین الزام کے لئے ۔

الزام بازدادن بہ صفتی | استعمال بمعنی برگردانیدن الزام بمدح کہ بازدادن بقول الجر

(۱۷۹۴)

بمعنی برگردانیدن آمدہ (عرفی ؎) ای وہم آبرو مدہ از کف کہ بارہا ؛ الزام وسوسہ بخرد بازدادہ ایم ؛ (اردو) الزام کا تعریف سے بدل دینا جیسے وسوسہ کے الزام کو عقلمندی سے بدل دینا جیسے "ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ وسوسہ میں مبتلا ہیں مگر آخر پر ثابت ہوا کہ وہ عین عقلمندی تھی"

الزام دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ملزم گردانیدن کسی راست وعائد کردن الزام بذمہ کسی (ثنائی مشہدی ؎) چہ جای صبر کہ آتش بکائنات زند ؛ تجلی تو کہ الزام اہل طور دہد ؛ (ظہوری ؎) در بحث صنم برہمنان را ؛ الزام باعتقاد دادیم

(ولہ ؎) بحث طاقت چو درمیان آمد ؛ ہمہ طفلان دہند الزام ؛ (ولہ ع) می دہی در ہر سخن الزام من انصاف نیست ؛ (اردو) الزام دینا - بقول امیر خطا وار ٹھہرانا کسی کے ذمے قصور قرار دینا (مومن ؎) یہ غدر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا ؛ میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا ؛

الزام ساختن استعمال - منسوب کردن کسی بہ الزامی و در فکر الزامی بودن (ظہوری ؎) خموشی بر ظہوری گشت لازم ؛ برایش ہر دم الزامی نسازند ؛ (اردو) الزام گھڑنا الزام دینے کی فکر کرنا -

(۱۶۱۵)

السا بقول برہان دہقت و اند بفتح اول وسکون ثانی وسین بی نقطہ بالف کشیدہ تخمیست کہ بر روی نان پاشند و آنرا نانخواہ نیز گویند صاحب محیط فرماید کہ نانخواہ است کہ آنرا اساسم نیز خوانند و برنا نخواہ فرماید کہ اسم فارسی است بمعنی طالب نان بہر آنکہ اشتہای طعام بسیار آرد و بشیرازی زنیان و بیونانی انیسی و قرمینون و انیلوس و باسلیقون و بعربی کمون و در انگریزی پٹی کونٹیس و بہندی اجوائن تخمی است شبیہ بانیسون - بقول شیخ

گرم وخشک در سوم وگویند در دوم ودر ان قوت مسخنه مجففه تریاقیه محلله ملینه مفتحه است هاضم طعام ومنافع بسیار دارد صاحب انند صراحت فرماید که انرا هم لغت فارسی است (اردو) اجوائن - مونث - دیکھو امیر اللغات وجامع الادویه -

الست بقول برهان وجامع وهفت بفتح اول وثانی وسکون سین بی نقطه وفوقانی کفل وسرین را گویند - صاحب برهان همین لغت را به همین معنی در ممدوده هم ذکر کرده مؤلف عرض کند که بخیال ما فارسیان این را از لغت عرب الاست گرفته اند که در عربی زبان است بالکسر بقول منتخب بمعنی مقعد وحلقه دبر آمده وبقاعده عربی چون الف ولام در اول آورده اند الاست شد واز همین لغت در فارسی بکثرت استعمال الف دوم حذف گردیده الست باقی ماند واین را مفرس توان خواند که تصرف در حروف واعراب هم شده است (اردو) دیکھو آلست -

الط بقول برهان بفتح اول وضم ثانی وسکون طای حطی بلغت رومی ریحانیست که او را سیسنبر گویند وآن حشیشی باشد میان نعناع وپودینه فواق را نافع - صاحب محیط بر انست فرماید که نمام وسوسنبر است وبرسوسنبر گویند که همان سنبر وسنبر را ذکر کرده وبر نمام فرماید که اسم عربی است بمعنی تیزبو وآنرا نمام الملک ونمامانیز گویند وبهندی کاکی تلسی وبیونانی هرفولیون وبه تکاپین زرداش وبقول شیخ آن سیسنبر است وبغدادی سیسنبر را غیر نمام دانسته وابن جلجل گفته که سیسنبر بیونانی نمام را گویند وگویند نمام بری است بالجمله آن نباتی است از قسم ریحان بری وبستانی - بقول شیخ گرم در سوم وخشک تا سوم مفرح ومفتح ومقوی

احشا و روح دماغی و قلبی باقوت تریاقیہ و مدر و محلل ریاح و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) جنگلی تلسی - کالی تلسی - صاحب جامع الادویہ نے تلسی پر جنگلی تلسی کا ذکر کیا ہے۔

الطریق الطریق | بہار گوید کہ بطور تحذیر واقع می شود ای احذروا اللہ و صاحب انند نقل نگارش (اسیری لاہجی ۵) وقت کوچ آمد نفیر الطریق است الطریق یعنی راہ خطرناک است یاران وانمائید از رفیق یعنی دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ مقولۂ عرب است کہ چون کثرت واثر دحام خلائق باشد راہرو گوید الطریق الطریق یعنی راہ بدہید و راہ بگذارید تا بگذرم - دیگر ہیچ عجب است از ہر دو محققین بالاکہ معنی تعجب خیز پیدا کردند و فارسیان درین تصرفی نکردہ اند و اسیر لاہجی ہمان محاورہ عرب را بمعنی خود استعمال کردہ است (اردو) ہٹو ہٹو - راستہ دو۔

العطش | بقول بہار بالتحریک تشنگی و تشنہ شدن فرماید کہ بالفظ گفتن و زدن بمعنی اظہار تشنگی خود کردن است - صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ در محاورہ عرب تشنہ بشدت تشنگی بطلب آب گوید "العطش العطش" معنی لفظی این تشنگی و تشنگی فارسیان آب آب گویند و ہمین است ترجمہ این در فارسی دیگر ہیچ - استعمال این بامصادر فارسی در لغات آید و انحصار در مصادر بیان کردہ بہار خوش ننماید (عرفی ۵) بہ العطش کشا لب کہ خضر وادی عشق ز گلوی تشنہ بآب حیات دزمزم سوخت ؛ (اردو) العطش بقول امیر (عربی) پیاس کی شدت - فرماتے ہین کہ یہ لفظ مبتدا ہے خبر اوسکی شدید ہے - کثرت استعمال سے خبر محذوف - اگرچہ العطش سے مطلق پیاس سمجھی جاتی ہے لیکن عرب شدت تشنگی

مین کہتے ہین کبھی بہ تکرار بھی مستعمل ہوتا ہے۔ الف لام جنس کا ہے جو محض تعریف مبتدا کے واسطے لایا گیا (ناسخ ؎) دہان غنچہ روے گل تر سے آنے سے کیا سوکھا ؎ کہ بانگ العطش آتی ہے گلشن مین لب جوسے ؎

العطش چیزی زدن استعمال صاحب آصفی ذکر العطش زدن کردہ فرماید کہ بمعنی اظہار تشنگی کردن است و بخیال ما از سند ش (العطش چیزی زدن) پیدا است کہ بمعنی طالب و مشتاق چیزی بودن است و این معنی مجاز است یعنی چنانکہ تشنہ لب در طلب آب بیقرار و خواہان آب بدل می باشد ہمچنان در طلب چیزی کہ اضافت العطش بسوی اوست بیقرار و خواہان او بودن بہ دل (ظہوری ؎) گرم پرواگیم العطش شعلہ زنیم پنگمان مژدہ کہ سیر از شکر و شیر شدیم ؎ (اردو) کسی چیز کے طلب مین بیقرار ہونا اور دل سے اس کا خواہان ہونا کسی چیز کا پیاسا ہونا بھی کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے پیاسا پر لکھا ہے۔ خواہشمند حاجتمند۔ غرضمند جیسے "ہر درشن کی پیاسی انکھیان ہر درشن کی پیاسی"

العطش خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی صدای العطش بلند شدن است (حزین اصفہانی ؎) ہنوز حوصلہ در دم العطش خیز است ؎ پر از چکیدہ دل گر کنند کاس مرا ؎ (صائب ؎) ز شوق تیغش ز خاک شہیدان العطش خیزد ؎ کہ ہر کس تشنہ خواہد آب را در خواب می جوید ؎ (اردو) صدائے العطش بلند ہونا۔

(۱) العطش گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آب گفتن است یعنی بسبب تشنگی تقاضای آب کردن (ملک قمی ؎) جان فدای دوزخ آشامی کہ در گرمای حشر

العطش می گفت و میل چشمۂ کوثر نداشت ۔ نواز (ظہوری ۵) تا سحاب کرم فرو بارد ۔ العطش گوگیاہ میخواہد ۔ (ولہ ۵) العطش گویان صحرای غمت ۔ تشنگی در نیل و جیحون می کشند ۔ (اردو) (۱) العطش کہنا (۲ و ۳) پیاسا ۔

(۲) العطش گو | کہ (۲) بمعنی عام تشنہ
(۳) العطش گویان | و (۳) مزید علیہ العطش

الغ | بقول برہان و جامع و ہفت بلغت اول و کسر ثانی و سکون غین نقطہ دار خیر و نامرد و مخنث را گویند و (۲) بضم اول و ثانی بلغت ترکی بمعنی بزرگ باشد کہ مقابل کوچک است و ارستہ و بہار و شمس بر معنی دوم قانع (جلالای طباطبا در توحید ۵) کافر و ترسا یہود و گبر و مغ ۔ جملہ را روسوی آن سلطان الغ ۔ مؤلف عرض کند کہ در ترکی زبان کلان و بزرگ را اولوغ گویند بہ واو علامت ضمہ بعد الف و واو دوم بعد لام ہم علامت ضمہ باشد صاحب لغات ترکی ذکر این کردہ فارسیان ہر دو واو را حذف کردہ بمعنی دوم استعمال کردہ اند و این مفرس باشد ۔ نسبت معنی اول عرض می شود کہ صاحب مؤید صراحت کند کہ این ہم لغت ترکی است حیف است کہ محققین ترکی زبان ازین ساکت اند و لیکن شان لغت مؤید قول مؤید ۔ صاحب کنز کہ محقق ترکی است آیلق را بمعنی عادہ النساء گفتہ جاوار کہ فارسیان یای تحتانی را حذف کردند و قاف را بہ غین معجمہ بدل کردند چنانکہ آردق را آردوغ کردند و بحذف و تبدیل این را بمعنی اول استعمال کردند اند ۔ بنصورت اینہم مفرس باشد ۔

(اردو) (۱) مخنث ۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر ۔ خصی بنایا ہوا ۔ زنانہ ۔ ہیجڑا ۔ زنخہ وہ شخص جسکو نامرد بنایا ہو ۔ (۲) بزرگ ۔ بڑا ۔

الغدہ بقول برہان وجامع وہفت واسند بفتح اوّل وثانی وسکون ثالث ودال بی نقطہ مفتوح بمعنی مخلوط وآمیختہ مؤلّف عرض کند کہ مصدر آغاردن بمعنی آمیختن گذشت۔ واسم مفعولش آغارده بمعنی آمیختہ شدہ ومبدلش آغالده کہ رای مہملہ بلام بدل شود ہمچون چنار وچنال ومخفف آن بحذف الف دوم اغلده ومقلوب بعضمش الغده چنانکہ استخر واسطرخ وافزار وافزاز جادارد کہ این را اسم جامد گیریم مگر توجیہ بالا خوش می نماید (اردو) مخلوط۔ ملا ہوا۔

الغمزہ ہمان غمزہ کہ حرکت چشم ومژہ برہم زدن باشد از روی ناز کہ بجای خودش می آید فارسیان در اول این بقاعدہ عرب الف ولام آورده اند چنانکہ ذکرش برآں گذشت (ظہوری ۵) بصد بی باکی اول بخون خود کند بازی ۔ چو فرد اکشتہ الغمزۂ بیباک برخیزد (اردو) غمزہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ معشوق کا آنکھ یا بھوں سے اشارہ کرنا چشمک۔ ایما کرشمہ۔ عشوہ۔

الغنجار بقول برہان وجامع وسراج بضم ثالث وجیم بروزن گندم زار (۱) آلو گردہ را گویند وآن میوہ ایست شبیہ بہ زردآلو ورنگ آن زرد ونبقش وسبز وبرنگہای دیگر می باشد وطعمش مینوش بود (۲) خشم واعراضی را نیز گویند کہ خوبان از روی ناز وعشوہ کنند صاحبان رشیدی وسروری وجہانگیری ذکر معنی اول ودوم کردہ وسند مختاری آورده (۵۲) چو پیر گشتی بیدار گشتی ای ناوان ۔ ترش بود پس ہفتاد لاشک الغنجار ۔ صاحب ناصری فرماید کہ این شعر قصیدہ ایست کہ عثمان مختاری در باب غلام سیاہ ہندی خود گفتہ

کہ الفاظش چنین است (ع) ترش بود پس ہفتاد شرک استغفار ۔ و گوید کہ از معنی بیت
واضح می شود کہ بعد از ہفتاد شرک طلب مغفرت کردن بی حاصل است و بالآخر قرار
کہ الغنجار را کہ صاحبان رشیدی و برہان و فرہنگ جہانگیری آوردہ اند لفظاً و معنیً غریب
است مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب ناصری در مصرع دوم شعر مختاری الغنجار را
استغفار نوشتہ است و این لغت را لفظاً و معنیً غریب گوید جزین نیست کہ از استعمال زمانہ
سلف خبر ندارد جاد ارد کہ در زمانہ حال معاصرین عجم ازین لغت آگاہ نباشند کہ متروک
الاستعمال باشد بہ تحقیق ما وجود این لغت ثابت است (انوری گفتہ ؎) از کریمی
و حلیمی است کہ می مینوشی ۔ کہ بود از پس ہفتاد ترش الغنجار ۔ صاحب ضمیمہ برہان
صراحت فرماید کہ بمعنی اول لغت اہل بلخ است بہ تحقیق ما غنج بقول صاحب منتخب
لغت عرب است بالضم و بضمتین بمعنی کرشمہ و ناز و بفتحتین کرشمہ و ناز کردن و مرد پیر
و الف و لام در ادلش موافق قاعدۂ عربی است پس فارسیان لغت عرب الغنج را با لفظ
آر مرکب کردند کہ امر است از مصدر آوردن پس مجموعۂ این مرکب اضافی شد بہ معنی
ناز و کرشمہ آرندہ و کنایہ از خشم و اعراض خوبان ۔ این است حقیقت این لغت بمعنی دوم
و نسبت معنی اول عرض می شود کہ صاحب محیط از آلو گردہ و الغنجار ہر دو ساکت اما صاحب
ضمیمۂ برہان صراحت فرماید کہ بلغت اہل بلخ انواع آلو را گویند ہمچو زرد آلو و سرخ آلو
(انتہی) پس این قسم خاص آلو نباشد و ہمین سبب باشد کہ صاحب محیط بذکر ہمہ اقسام
آلو این را ترک کردہ ۔ آنچہ خان آرزو نام این گرد آلو و خلوگردہ گوید وجود آن در برہان یافتہ نشود

کہ بقولش گردہ آلو بضم اول میوہ ایست شبیہ بزرد آلو و برخلو نوشتہ کہ آلو باشد و آن میوہ ایست معروف انار آلوی بزرگ و بعضی گویند شبیہ بہ شفتالو ما ذکر این بر اخلوک کردہ ایم (اردو) (۱) ایک قسم کا آلو جسکو فارسیون نے گردہ آلو اور خلوگردہ اور خلوکہا ہی اور یہ شفتالو اور زرد آلو سے مشابہ ہوتا ہے - دیکھو اخلوک (۲) محبوبون کا منہ پھیر لینا اور غصہ جو ناز و عشوے سے کرین -

الغونہ بقول صاحب انند لغت فارسی است یعنی سرخی کہ زنان بر روی مالند - صاحب شمس مؤید ہم ذکر این کردہ صراحت کند کہ فارسی است مؤلف عرض کند کہ مبدل الگونہ و مرادف گلگونہ باشد - فارسیان کاف فارسی را بہ غین معجمہ بدل کنند ہمچون گلولہ و غلولہ و آل بزبان ترکی یعنی سرخ و گونہ در فارسی بمعنی غازہ آمدہ پس معنی لفظی این غازہ سرخ باشد - ما صراحت این در ممدودہ کردہ ایم و ممدود و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است - (اردو) دیکھو الغونہ - ممدودہ مین -

الف بفتح اول و کسر لام لغت عرب است - بقول صاحب انند مرد جواد و سخی و بقولی مرد بی زن و نام یکی از حروف تہجی و آن خط مستقیم است کہ در میان لفظی یا آخر لفظی ساکن واقع شود بی ضغطہ زبان و اگر آن خط مستقیم در ابتدای لفظ متحرک باشد یا در میان یا در آخر لفظ ساکن بضغطہ زبان واقع شود بہمزہ نامیدہ بود مگر در عرف و محاورات فارسی ساکن باشد یا متحرک بہر دو حال آنرا الف گویند (انتہی) مؤلف گوید کہ الف باعتبار صورت و صوت بر دو قسم است (۱) ممدودہ (۲) مقصورہ و باعتبار معنی قسم ہا دارد کہ بحث آن در ملحقات آید - فارسیان الف را بحرف دیگر ہم بدل کنند و بالعکس آن ہم چنانکہ صاحب قوانین دستگیری آوردہ -

(۱) الف بدل شود بہ بای عربی ہمچون اندیشہ و بندیشہ و افختن و بافختن و اسغدیدن و بسغدیدن

(۲) الف بدل شود بجای معجمہ چنانکہ استہ و خستہ ----------

(۳) الف بدل شود بہ دال مہملہ چنانکہ بآن و بدان و باین و بدین کہ درین ہر دو یک الف از دو الف ممدودہ بہ دال بدل شد یعنی فارسیان قدیم الف ممدودہ را بدو الف می نوشتند یعنی رسم الخط آن بدو الف (آان) بود از ہمین دو الف - الف اول بدل شد بہ دال مہملہ

(۴) الف بدل شود بازای ہوز چنانکہ باوگفتم و بزو گفتم و باو گفتم و باز و گفتم - مثال اول محاورہ اہل خراسان است - برین تقدیر زروغ - مبدل ازروغ صحیح باشد -

(۵) الف بدل شود باکاف فارسی ہمچون اورنج و گرگانج کہ نام دار الملک ولایت خوارزم است - سراج الدین سکزی گوید (ے) تہنیت را خدمتی ترتیب کن گزاد رکنج رایت سنجر شہی بر طالع میمون رسید ----------

(۶) الف بدل شود بہ لام ہمچون سگ آبی و سگ لابی کہ جانوریست (پوربہای جامی ے) گرچہ سگ لابی بدریا در شود ۔ پوستینش کند خواہم چون فنک ----------

(۷) الف بدل شود بہ نون چنانکہ اگل و نگل ----------

(۸) الف بدل شود بہ واو ہمچون آرنج و وارنج و تاغ و توغ و یکسان و یکسون -

(۹) الف بدل شود بہ ہای ہوز چنانکہ اپیون و ہپیون آبناز و ہنباز - یاساو و یاسہ -

(۱۰) الف بدل شود بہ یای تحتانی ہمچون ارمغان و ریمنان اکدش و یکدش و منحنی بباد کہ عدد الف در جمل یک است (ا ر د و) الف - حروف تہجی عربی کا پہلا حرف جو ہڑی

لکیر کی شکل مین ہوتا ہے - مذکر - جمل مین اس کا عدد ایک ہے -

الفاختن بقول برہان با فای سعفص بروزن پرداختن بمعنی بہم رسانیدن واندوختن وجمع کردن باشد صاحب بحر گوید کہ کسب کردن ہم (سالم التصریف) صاحب موارد فرماید کہ الفختن والفخیدن والفخذن والفقدن والفقدن والفنجیدن والفیدن ہمہ مرادف این است - صاحب سروری بمعنی کسب کردن قانع وصاحبان رشیدی وجہانگیری وجامع وناصری وسراج ومؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ الفنج در فارسی قدیم بمعنی ذخیرہ آمدہ واہل تحقیق غور نکردہ اند ابوشکور گوید (ے) ز الفنج دانش دلش گنج بود ۔ جہاندیدہ ودانش الفنج بود ۔ واز ہمین اسم جامد وضع شد مصدر الفنجیدن کہ می آید واسم مصدر الفاختن ہم ہمین الفنج باشد کہ فارسیان بقاعدۂ تبدیل آنرا الفاخ کردند بہ تبدیل نون بالف ہمچون نغل وانغل وجیم بہ خای معجمہ چنانکہ اسفانارخ واسفاناج وپس ازان علامت مصدر تن در آخرش زیادہ کردہ الفاختن را بہ معنی جمع کردن واندوختن استعمال کردند وحقیقت دیگر مصادر بجایش مذکور شود ومتقنین فرس این را مصدر سماعی گفتہ اند وبہ تحقیق ما قیاسی وموضوع وبدین وجہ اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد (اردو) جمع کرنا -

الف از باندانستن اصطلاح - بقول صاحب ناصری کہ در خمسۂ کتاب بر الف از باندانستن گوید کنایہ از مرد نادان وبی سواد چنانکہ صاحب دیوان علی آبادی گفتہ (ے) ہنوز از الف باندانستہ علم ۔ بزد راہ ودانش کہ نیست نہ در خورۂ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد (اردو) وکن مین کہتے ہین الف کا نام بہالا نہ جاننا یعنی محض جاہل ہونا - امیر نے لکہا ہے

"الف کے نام بے نہین جانتے" یعنی بالکل انپڑھ ہین۔

الف استوا اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از خط استوا و آن سطحی باشد از منطقہ معدل النہار کہ بر سطح کرہ زمین دائرہ عظیمہ احداث کند صاحب بحر بر خط استوا قانع (انوری ۵) بماندی الف استوا تا ابد بزشرم رای تو سر پیش در فگندہ چو جیم (اردو) خط استوا۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر وہ فرضی خط جو زمین کے دو برابر حصے کرتا ہے اور اسپر آفتاب پہنچنے سے رات دن مساوی ہو جاتا ہے۔ مجازاً معدل النہار کو بھی کہتے ہین یہ خط مشرق سے مغرب تک فرض کیا گیا ہے۔

الف اصلی استعمال۔ مرکب توصیفی این را الف کلمہ نیز گویند بر دو قسم باشد (۱) آنکہ ہیچ وجہ آنرا حذف نتوان کرد ہمچون ناز و نیاز و عبا و قبا کہ بصورت حذف الف معنی اصلی این الفاظ فوت شود (۲) آنکہ اگر آنرا بنا بر ضرورت وزن شعر یا در محاورہ حذف کنند در بنای کلمہ خلل روی ندہد بلکہ آن کلمہ بر معنی حقیقی ثابت باشد چون راند و ماند و شاہ و ماہ و خاموش و مانند اینہا (اردو) الف اصلی اس الف کو کہتے ہین جو جزو کلمہ ہو۔ یہ بعض الفاظ مین حذف نہین ہو سکتا جیسے ناز و نیاز اس لئے کہ بحالت حذف اس لفظ کے معنی باقی نہین رہتے اور بعض الفاظ مین یہ حذف بھی ہوتا ہے اور معنی لفظ مین کوئی نقصان نہین واقع ہوتا جیسے شاہ و شہ۔

الف اقلیم اصطلاح۔ بقول صاحب جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب بدیل دستور دوم نوشتہ کنایہ از اقلیم اول است و بقول برہان و جامع و بحر اقلیم اول از اقالیم سبعہ (اردو) پہلی اقلیم۔ سونث۔

الف الصاق استعمال مرکب اضافی بقول

صاحب قوانین الفی است کہ بہ معنی مع در و
اسم متجانس آمدہ افادہ الصاق و اتصال دہد
چنانکہ در دمادم و دوشادوش و سالاسال
و شباشب کہ بہ معنی دم بدم و دوش بدوش
و سال بسال و شب بشب باشد۔ (اردو)
الف الصاق وہ الف ہے جو دو اسم متجانس
مین آکر اتصال کی معنی پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے
شباشب بمعنی راتون رات۔ تمام رات۔

الف انحصار استعمال۔ مرکب اضافی
بقول صاحب قوانین الفی کہ بمعنی تا ی انتہائی
میان دو اسم واقع گشتہ مفید مفہوم ہمہ و تمام
بود چنانکہ سراسر و سراپا بمعنی از یک سر تا سر دیگر
و از سر تا پا (ہلالی ۵) یار ما ہرگز نیامد اردل
اغیار را۔ گل سراسر آتشست اما نسوزد خار
را۔ (اردو) الف انحصار فارسی مین اس
الف کا نام ہے جو دو اسم کے درمیان بمعنی
تا ے انتہائی واقع ہو کر تمامی معنی پیدا کر دیتا ہے
جیسے سراسر اور سراپا۔

الف باتا اصطلاح۔ بقول برہان و بحر
و جامع کنایہ باشد از لوح و قلم و کرسی۔ صاحب
جہانگیری در خاتمہ کتاب بنقل دستور دوم فرماید
کہ کنایہ باشد از چیزی کج مؤلف عرض کند
کہ تسامح یا غلطی کتابت صاحب جہانگیری نیست
نیست کہ برخلاف محققین است۔ صاحب ناصری
در خاتمہ بر لوح و قلم قانع و کرسی را ترک کردہ صاحب
ہفت بذکر لوح و قلم و کرسی فرماید کہ سہ حرف
اول جمل مشہور نیز مؤلف گوید کہ خیالش بزانجا
آدم رفتہ کہ جمل غیر معروف است و از جمل مشہور
سہ حرف اولش الف و با و جیم باشد۔ مخفی مباد
کہ آنچہ صاحب ناصری بر لوح و قلم قناعت کردہ
کرسی را گذاشت نزاکت خیال اوست کہ قلم
با الف و لوح با با و تا مشابہ باشد و خداوند
تعالی اول از ہمہ احوال عالم را از قلم قدرت بر لوح
محفوظ نوشت و الف با تا ہم حرف اول از حروف تہجی

است (سعدی ؎) اگر خود ہفت سبع از بر نخوانی: چو آشفتی الف با تا ندانی: (اردو) لوح و قلم - بقول آصفیہ اسم مذکر - لوح محفوظ اور قلم قدرت -

الف بتن کشیدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف الف برتن کشیدن کی آید (اردو) دیکھو الف برتن کشیدن -

الف بخاک کشیدن | مصدر اصطلاحی بقول صاحب بحر مرادف الف برخاک کشیدن کی آید خان آرزو ہم در چراغ ذکر این کردہ با صراحت این مصدر اصطلاحی بر (الف بر خاک کشیدن) کنیم کہ می آید (اردو) دیکھو الف برخاک کشیدن -

الف برتن کشیدن | مصدر اصطلاحی بقول صاحب بحر و بہار مرادف الف برسینہ کشیدن (ملا منیر ؎) زرشک قطعہ زنگینیش نگاشتہ الف ہا می کشد: زسرو برتن: (اردو) دیکھو الف برسینہ کشیدن -

(۱) الف برخاک کسی کشیدن | مصدر اصطلاحی

(۲) الف برخاک کشیدن | (۲) بقول بہار کنایہ باشد از خجالت کشیدن و فرماید کہ در مذہب امامیہ رسم است کہ میت را در خاک دفن کردہ ہفت بار سورہ انا انزلناہ خوانند و ہر بار بر قبر خط کشند صاحب بحر عجم معنی آخر الذکر را متعلق بہ (۱) کند و وارستہ ہمزبانش مؤلف گوید کہ (۱) بمعنی حقیقی اوست متعلق بہ رسمی کہ بالا مذکور شد و جز این نباشد کہ خطوط بشکل الف برای شمار می کشند و (۲) کنایہ باشد از عادت فطری یعنی چون کسی خجل و نادم شود بر زمین نشیند و نظر بر زمین کند از ندامت و بقرط خجالت از انگشت خود بر زمین نقش ہا کشد بشکل الف ہا (صائب ؎) برخاک ما بجای الف تیغ می کشد: خصم سیہ دلی کہ پی ما گرفتہ است (ولہ ؎) زسایہ سرو صنوبر الف کشد بر خاک

بہر چمن کہ کند جلوہ قد رعنایش ؛ (اردو) (۱) مذہب اثنا عشریہ مین یہ دستور بیان کیا گیا ہی کہ میت کے دفن کے بعد وہ سات دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑہا کرتے ہین اور ہر دفعہ ایک خط بشکل الف قبر پر کھینچتے ہین اور غالبًا یہ خط شما کے لئے ہے اسی کو فارسیون نے (الف بر خاک کسی کشیدن) کہا ہے (۲) خجل ہونا۔ نادم ہونا شرمندہ ہونا۔

الف بر زمین کشیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و وارستہ و (خان آرزو در چراغ) مرادف الف بر خاک کشیدن کہ گذشت صاحب بحر ذکر (الف بزمین کشیدن) ہم بہ ہمین معنی کردہ (صائب ؎) بلند بخت نہالی کہ از خجالت او ؛ الف کشد بہ زمین سرو جوئبار این جا ؛ (اردو) دیکھو الف بر خاک کشیدن۔

(۱) الف بر سینہ بریدن مصدر اصطلاحی

(۲) الف بر سینہ کشیدن صاحبان بحر و بہار و خان آرزو در چراغ ذکر ہر دو مصادر کردہ اند۔ بہار گوید کہ در ولایت رسمیست کہ عاشقان و قلندران در میان الف بر سینہ کشند و گاہی نعل و داغ ہم می کشند و خان آرزو بہ معروف قانع و صاحب بحر خوش صراحتی کند کہ بہ معنی خط کشیدن بر سینہ از جا رحہ بشکل الف و داغ بصورت الف بر بدن سوختن و بقول بعض در ایام ماتم استرہ ہا بر سینہ زدن کہ نشانہا بشکل الف ہا پیدا می شود مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد (ظہوری ؎) داغداران تو بر سینہ بریدند الف ؛ ای خوشا جلوہ گریہا می سرو گردن داغ ؛ (صائب ؎) خلوت فانوس جای شمع عالم سوز نیست ؛ این الف بر سینہ پروانہ می باید کشید ؛ (ولہ ؎) تو کہ بر سینہ الف می کشی از جلوہ سرو ؛ آہ از آن روز کہ آن قامت دلجوئی نبی ؛ (محسن تاثیر ؎) الفہا

می کشد بر سینہ ہر دم ؛ دل از دنبالۂ چشم سیاہی

(اردو) سینہ کو آلہ جارحہ سے بحالت غم مجروح کرنا جس سے جراحت کے خطوط بشکل الف ظاہر ہوں۔

(۱) الف بر سیب افزودن مصدر اصطلاحی

صاحب ناصری در خاتمۂ کتاب ذکر این کرد فرماید کہ کنایہ از رنج رسانیدن پس از نعمت است (خاقانی ؎) سیب صفاہان الف فزود در اول ؛ تا خورم آسیب جانگزای صفاہان (بقول از استادی دیگر ؎) از بلاغ وصال آن مہ مہر فریب ؛ گفتم کہ بری برم پس از بار شکیب ؛ انگشت نہادم بر نخدانش گفت ؛ بر سیب الف منہ کہ گیرد آسیب ؛ مؤلف عرض کند کہ این ہم یکی از اصطلاحات تازہ پیدا کردۂ معاصر محقق عجم است بخیال ما از سند خاقانی (الف بر سیب افزودن) پیدا نیست ونہ معنی بیان کردہ اش واز سند دیگرش۔

(۲) الف بر سیب نہادن پیدا است کہ کنایہ باشد از داغدار کردنش کہ چون خطی بر سیب پختہ قائم شود زود خرابش کند (اردو) (۲) سیب پر خط ڈالکر داغدار بنانا۔

الف بر زین کشیدن دیکھو الف بر زین کشیدن

الفت بقول بہار بالضم خوگر شدن وبالفظ دادن وکردن وگرفتن ونہادن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب است بالفتح وضم فاخار سیان بمعنی انس ومحبت استعمال کنند وبرای معنی مصدری بامصادر فرس کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) تسخیر وحشت کردہ ام در فکر الفت یاس کو ؛ میبایدش رامی شدن آری رمی خوش کردہ ام (اردو) الفت۔ بقول امیر۔ عربی۔ مونث۔ دوستی۔ محبت (آتش ؎) الفت جو زلف سے ہے دل داغدار کو ؛ طاؤس کو یہ عشق نہ ہوگا سحاب کا ؛

(۴۹۹)

الفت آموز | استعمال - بقول بہار معروف وصاحب انند نقل نگارش بخیال ما اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی تعلیم انس ومحبت دہندہ وکنایہ باشد از صانع مطلق خدای عزّ وجلّ ومصدر این الفت آموختن باشد (مظفر حسین میرزا ۵) خارخاری دہ دلت از عشق پیدا می کند ؛ الفت آموزی کہ پنہان کرد آتش زاہنگ ؛ (اردو) الفت آموز یعنی لفظی الفت سکھانے والا لیکن اس کا ترجمہ ترجمہ الفت دلون مین پیدا کرنے والا یعنی خدا تعالیٰ شانہٗ۔

الف تازیانہ | اصطلاح - مرکب اضافی بقول بحر عطی کہ از ضرب تازیانہ بر بدن ظاہر شود وارستہ ہم ذکر این کردہ (میر الٰہی ہمدانی ۵) حرف نخست ابجد لوح جفای تست ؛ ہر جا کہ بر دلم الف تازیانہ است ؛ (اردو) وہ خط جو کوڑے کی مار سے جسم پر نمایان ہو۔

الفت افزودن | استعمال - یعنی زیادہ کرنا محبت وانس است چنانکہ ظہوری گوید (۵) رمیدن ہای آہو چشم شیر انداز را نازم ؛ کہ کرد آزادم از ہستی نگاہ الفت افزایش ؛ (اردو) الفت ومحبت زیادہ کرنا۔

الف تاکید | استعمال - مرکب اضافی - بقول صاحب قوانین الفی کہ بنا بر تاکید مفہوم دعا بعد الف دعا آورده شود چنانکہ باد او مباد او رساد او مرساد (ہلالی ۵) از یار دور ماندہ ام وائے وطن جدا ؛ کس از دیار ما ومیار مباد او چو من جدا ؛ (اردو) الف تاکید وہ الف ہے جو مفہوم دعا کو موکد کرنے کے لئے آخر کلمہ مین لایا جاتا ہے جیسے مبادا۔

الفت بودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انس ومحبت بودن است (شعیب جوشقانی ۵) ہجوم بلبلان دیدم بگرد خویش بنشستم ؛ کہ باہم الفتی می بود دلہای

پریشان راہ (اردو) الفت ہونا۔ الفت رسا

الفت پذیر استعمال۔ اسم فاعل ترکیبی (۱۸۰۲)
است از مصدر الفت پذیرفتن۔ بمعنی قبول
کنندۂ محبت و انس (ظہوری ۵) افغان
جملہ از دل وحشت گرای تو ؛ فریاد من ز خاطر
الفت پذیر تست ؛ (اردو) الفت پذیر۔
اردو میں کہ سکتے ہیں بمعنی محبت رکھنے والا۔

الفت پناہ استعمال۔ بقول بہار و اند
معروف مؤلف گوید کہ معنی لفظی این پناہ
دہندہ الفت۔ اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از
انس و محبت دارندہ (ظہوری ۵) دل
وحشت گزین الفت پناہ است ؛ بخود نازد
محبت دستگاہ است ؛ (اردو) محبت رکھنے والا

الفتہ بقول صاحب شمس بضم لام
کسی کہ رند و اوباش اہل مشرب باشد و بحوالہ
جہانگیری گوید کہ بمعنی آشفتہ و فرماید کہ ماخذش
ظاہر نیست مؤلف عرض کند کہ ما در جہانگیری

این را نیافتیم و دیگر اہل تحقیق ہم ازین ساکت
اند و بقاعدہ فارسی ہم وضع این از لفظ الفت
خلاف قیاس است و سندی ہم پیش نشد
و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند۔ بخیال ما
تسامح صاحب شمس یا غلطی کتابت باشد کہ
الفتہ را بزیادت تای فوقانی دوم نوشت و این
بالف مقصورہ ہمان آلفتہ باشد کہ صراحت ماخذش
ہمدرا بنجا کردہ ایم (اردو) الفتہ۔ بقول امیر
فارسی۔ مفت خور۔ لچا۔ شہدا (فقرہ ۱۵) میں
انکے یہان دنیا بھر کے الفتے جمع ہیں لوٹے
کہاتے ہیں "

الفت خاستن استعمال۔ بمعنی پیدا (۱۸۰۳)
شدن محبت و انس باشد (ظہوری ۵)
الفت از احتراز می خیزد ؛ ذوق دارم ز
احتراز کسی ؛ (اردو) الفت و محبت پیدا ہونا

الفت دادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بہ معنی مانوس و موافق کردن

باشد (شمس شہرستانی ؎) ابہ زمی سنگ را باشیشہ الفت می توان دادن ؛ دران ساعت کہ پای کارسازی درمیان باشد؛ (اردو) مانوس کرنا۔ موافق کرنا۔

الفت داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی محبت و انس داشتن باشد (ظہوری ؎) زعجب زہد بارندان ندارد الفتی زاہد؛ برو حمست پندارم درین پندارمی ماند؛ (اردو) محبت رکھنا۔

الفت دانستن | استعمال۔ بمعنی واقف و آگاہ بودن از محبت و انس (ظہوری ؎) زترک الفتش جانم بہ بین الفت نمی داند؛ زشوق صحبت او خلوتی خلوت نمی داند (اردو) محبت سے آگاہ رہنا۔

الفت شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی پیدا شدن محبت و انس باشد (غضنفری گلچاری ؎) یارو رقیب را بہم اینہمہ الفت از چہ شد؛ شرم رقیب برطرف تندی خوی یار کرد؛ (اردو) الفت ہونا۔ الفت پیدا ہونا۔

الفت طلبیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی خواہش انس و محبت کردن است (نثر علوی) علوی دارا از خاطر یاران جستہ شوق گزاری و الفت طلبی پیشہ دارد" (اردو) الفت چاہنا۔

الف تعظیم | اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول بہار عبارت از الفی است کہ در وسط لفظ تعظیم در حرف ظا مندرج است صاحب اند نقل نگارش (میرزا اسمعیل ایما ؎) سر بلندان جہان کی بہ پی تقدیم اند؛ در نشستن ہمہ جا چون الف تعظیم اند؛ مولف عرض کند کہ الف تعظیم کنایہ باشد از قامت کہ بغرض تعظیم کسی برخیزند دیگر ہیچ۔ مخفی مباد کہ تعظیم لغت عرب است بقول منتخب بمعنی بزرگ

کردن و بزرگ داشتن فارسیان قدیم و معاصرین عجم در محاورۂ خود تعظیم قیامی را گویند کہ صاحب منزل برای شخص وارد اختیار کند یعنی اگر صاحب خانہ نشستہ باشد و عزت مندی بملاقاتش در آید مالک منزل از جای خود برمی خیزد و گوید خوش آمدی بیا و بنشین و ہمین عمل استادنش را تعظیم گویند و ہمین عادت است در ہند ہم پس شاعر گوید کہ آنانکہ سر بلند اند در پی تقدیم نباشند یعنی نمی خواہند کہ شخص نو وارد تقدیم و سلام کند بلکہ تقدیم سلام خود می کنند و در مصرع ثانی گوید کہ سر بلندان در نشستن ہم مانند الف تعظیم می باشند یعنی راست و سر افراختہ می نشینند و آمادہ بہ تعظیم شخص وارد می باشند۔ حیف است کہ معنی پیدا کردہ بہار و اتباع اند را ہیچ نہ فہمیدیم (اردو) قیام تعظیم۔ یعنی وہ قیام جو مالک مکان آنیوالے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے جس کو فارسیوں نے الف تعظیم کہا ہے۔

الفت کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی محبت کردن باشد (متین اصفہانی ؎) ماتم پرورد گان باجور الفت کردہ ایم ؛ در دل ما می کند جا ہر چہ خار پای ماست ؛ (اردو) الفت کرنا۔ بقول امیر محبت کرنا (مسرور ؎) دل کو سولی ہے یاد قامت کی ؛ تمسے الفت جو کی قیامت کی ؛

الفت گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی مانوس شدن و انس گرفتن باشد (دانش مشہدی ؎) بسکہ دل الفت بمشک از شوق آن کاکل گرفت ؛ داغ ما عادت بوی خوش چو زخم گل گرفت ؛ (اردو) مانوس ہونا۔ محبت کرنا۔ الفت پیدا کرنا۔

الفت گری استعمال۔ بقول صاحب آصفی بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی دوستی و موافقت و موانست باشد مؤلف گوید کہ از قبیل محبت گری باشد۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردہ و در

روزمرهٔ معاصرین عجم گوش ما نخورد (اردو) دوستی محبت

الفت نهادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی الفت و انس پیدا کردن است (والهٔ هروی ؎) آنقدر کاندر طبیعت عشق را الفت نهاد چون را از ربط صد چندان معرا ساختند (اردو) محبت اور انس پیدا کرنا - الفت کرنا -

الفتة بفتح اول وضمّ دوّم وسکون سوّم وفتح تای فوقانی همان آلفته که در محدوده گذشت و اشاره این بر الفتة مذکور شد که بتسامح صاحب شمس قائم شد (اردو) الفتة دیکھو الفتة -

الفجیدن بقول صاحب بحر بفتح اول وثالث بمعنی اندوختن وجمع کردن - سالم التصریف دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرده وبخیال ما مخفف الفجیدن باشد که می آید بحذف نون اوّل مرادف الفاختن که گذشت و ماخذ این هم الفجیدن که ذکرش بر الفاختن کرده ایم (اردو) دیکھو الفاختن

(۱) الفخت (۱) بقول برهان بروزن

(۲) الفختن بدخت ماضی الفختن صاحبان

(۳) الفخته ناصری ورشیدی هم ذکر

این کرده اند - صاحب سروری فرماید که فعل ماضی از اندوختن مطلقاً (شمس فخری ؎) بجز وی کیست کاند - بادشاهی ؛ بعدل و داد نام نیک الفخت ؛ مؤلف عرض کند که حیف است از طرز بیان صاحب سروری که الفخت را ماضی اندوختن نوشت وچرا نه نوشت که ماضی مطلق الفختن است معلوم می شود که لفظ را گذاشت و از معنی کار گرفت ونمیداند که در اینجا ضرورت لفظ است نه معنی - نسبت (۲) عرض می شود که مصدر یست که صاحب موارد مرادف الفاختن گفته وبقول صاحب بحر (وجان آرزو در سراج) مخفف الفاختن - صاحبان رشیدی وجهانگیری ونوادر وجامع وناصری هم ذکر این کرده اند (امیر خسرو ؎) آنکه مرادش درم الفختن است ؛ پیشهٔ او سوختن وسختن است ؛ صاحب بحر صراحت کرده

کہ سالم التصریف باشد مؤلف عرض کند کہ ماخذ این ہمان الفتح کہ ذکرش بر الفاختن کردہ ایم و (۳) بقول برہان و سروری و رشیدی و ناصری و نوادر بمعنی اندوختہ شمس فخری ؎ تا جہان باشد بجاگر اصطناع ۔ نام نیکو در جہان الفختہ (امیر خسرو ؎) غزی کو بغارت بہ بندد دیبا ۔ در الفختہ خویش بیند زیان ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول الفختن است و بس (اردو) (۱) جمع کیا (۲) جمع کرنا (۳) جمع کیا ہوا اندوختہ مذکر

(۱) الفخذن | صاحبان رشیدی و موارد و نوادر ذکر (۱) کردہ کہ مراد از الفختن است و صاحب رشیدی ذکر (۲) ہم کہ بمعنی اندوختہ باشد مؤلف گوید کہ (۱) مخفف الفخیدن است کہ می آید۔ فارسیان یای تحتانی را حذف کردہ الفخذن کردند و الفخیدن مرکب باشد از الفاخ کہ مبدل الفتح باشد و ذکر این تبدیل بر الفاختن کردہ ایم۔ پس فارسیان بہ تخفیف الف

(۲) الفخذہ

دوم آنرا الفتح کردند و پس ازان بقاعدہ مصدر جعلی یای معروف و علامت مصدر دن در آخرش زیادہ کردہ الفخیدن ساختند و جا دارد این مصدر را مبدل الفختن گیریم کہ گذشت فارسیان تای فوقانی را بدال مہملہ بدل کردند ہمچون زرشت و زردشت و جا دارد کہ تبدیل علامت مصدر گیریم یعنی بعوض علامت مصدر تن کہ در الفختن بود دن آوردہ الفخذن کردند و (۲) اسم مفعولش مخفی مباد کہ ذکر این مصدر بر الفاختن کردہ ایم (اردو) دیکھو (۱) الفاختن و (۲) الفختہ

الف خنجری | اصطلاح - مرکب توصیفی بقول بحر و بہار الف خردکہ در رسم الخط قرآن بجای فتحہ نویسند۔ خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ و از تاثیر سند آوردہ (؎) جزمن کہ زخمیم زقد خرد سالگی ۔ یکی کشتہ ستم بالف خنجری نشد ۔ مؤلف گوید کہ خنجر بہ نسبت تیغ خرد تر می باشد چنانکہ گویند (ع) تیغ چون نیکست

خنجری شود ؛ پس نظر بر تشبیہ کوچکی خنجر۔ الف خنجری الف خرد را نام نہادند و بہ تحتانی آخرہ کہ برای نسبت است معنی این الفی کہ منسوب بہ خنجر است و الف خنجری درین شعر بلفک اضافت باشد (اردو) فارسیون نے الف خنجری اس چھوٹے الف کو کہا ہے جو رسم الخط قرآنی مین بعوض فتحہ لکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

الفخیدن مرادف الفاختن و اصل (الفخدن کہ مخفف ہمین است) و صراحت ماخذ این بر الفخدن کردہ ایم۔ صاحبان موارد و نوادر و جامع ذکر این کردہ اند و ہم اشارہ این بر الفاختن گذشت (اردو) دیکھو الفاختن۔

الف داغ اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول صاحب بحر و بہار و (خان آرزو و برہان) (۱) داغیکہ بصورت الف سوزند و (۲) در ہندوستان داغیکہ بر سرین اسپان امرا کنند (وحید در تعریف عطار ؎) دگر نیست اصلا درین شک مرا ؛ کہ سوزد الف داغ میخک مرا ؛ (ولہ ؎) حلقہ ہای دیدۂ بینندگان زنجیر شد ؛ چون الف داغ تبان شد جامۂ پیری مرا ؛ (نوقی ؎) ساجت حاصل دنیا و دین شان ؛ الف داغی لوندی بر سرین شان ؛ مؤلف عرض کند کہ معنی اول عام است برای انسانان کہ بعضی طفلان را برای دفع امراض از سوزن بر پشت و شکم داغ زنند و بعضی بیماران را بسیخ آہنی یا میخ و بعضی ملزمین را بحکم سلاطین بر سرین و (۲) مخصوص است برای اسپان کہ بطور علامت ملازمت سرکار بر کفل شان زنند و لیکن در ہند رسم الف داغ نیست بلکہ (صح) بہ صاد و حاکہ مخفف صحیح باشد الحاصل بخیال ماہر سہ سند بالا متعلق بہ معنی اول است (اردو) (۱) الف داغ۔ فارسیون نے اس داغ کو کہا ہے جو سیخ آہنی یا سوئی یا تکلہ سے انسانون کے پیٹ یا پیٹہ پر بضرورت علاج مرض یا سرین پر بطور سزا لگایا جاتا ہے (۲) سرکاری

ملازم گھوڑوں کے پیچھے پر بطور علامت ملازمت

الف دعا استعمال - مرکب اضافی - بقول صاحب قوانین الفی کہ بنا بر حصول مفہوم دعا در صیغۂ واحد غائب فعل مضارع معروف پیش حرف آخر آورده شود چنانکہ رساناد و گرداناد و چون برای تخفیف از بواد بعد دور کردن ضمہ باد نقل نمودن فتحہ و او بران - واو را حذف کردند باد باقی ماند و مستعمل جمہور ہمین لفظ مخفف است (حافظ ۵) حسن تو ہمیشہ در فزون باد چو رویت ہمہ سال لالہ گون باد و لیکن در صورت منفی بودن آن فعل نون نفی را میم نہی بدل نمایند بدین مناسبت کہ دعا نیز مانند نہی دلالت کند بر معنی طلب چنانکہ مباد - و مگناد و مبیناد (سعدی ۵) جوان مرد را تنگدستی مباد بہ کہ سفلہ خداوند ہستی مباد (اردو) الف دعا - وہ الف ہے جو حصول مفہوم دعا کے لئے صیغۂ واحد غائب فعل مضارع معروف پر حرف آخر کے قبل لایا جاتا ہے جیسے رساناد - رساناد -

الف زاید استعمال - مرکب توصیفی - بقول صاحب قوانین الفی است کہ محض بضرورت شعر بعضی اسما و افعال ملحقست چنانکہ بلفظ کشورا و گوہرا و رفتا و گفتا - (اردو) الف زائدہ الف ہے جو آخر اسما و افعال پر زیادہ کیا جاتا ہے بضرورت وزن شعر اور معنوں پر کچھ اثر نہیں کرتا جیسے کشورا - گوہرا - رفتا - گفتا -

الف شدن مصدر اصطلاحی - بقول سحر و ضمیمہ برہان مجرد و مفلس گردیدن - صاحبان ہفت و انند ذکر ماضی مطلق این (الف شد) کردہ اند بمعنی مجرد شد و مفلس گشت مؤلف گوید کہ الف مجرد است از نقط و مرکز و غیرہ و لیک بہ ہمین تشبیہ کنایہ باشد از مفلس شدن (اردو) مفلس ہونا - غریب ہونا -

الف شدن، اسپ مصدر اصطلاحی بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ کنایہ از برداشتن اسپ ہر دو پای مؤلف عرض کند کہ چراغ پا شدن وبدین وجہ کہ قد الف راست و بلند است فارسیان در اینجا الف را بمعنی بلند و راست گرفتہ اند یعنی چون اسپ ہر دو پای پیشین را بلند کرد و چراغ پا شد مشابہ شد بہ الف (اردو) چراغ پا ہونا۔ بقول آصفیہ گھوڑے کا الف ہونا۔ سیدھا کھڑا ہو جانا۔ یعنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو جانا۔ آپ ہی نے الف ہو جانا کو بفتح لام لکھا ہے۔

الف عطف استعمال۔ مرکب اضافی بقول صاحب قوانین الفی کہ در دو کلمہ متغائر واقع شدہ مفید معنی واو عطف باشد چنانکہ تخمینا دو سہ سال و ماہ و شب و روز و کم و بیش یعنی تک دو سہ سال و ماہ و شب و روز و کم و بیش باشد الف عطف وہ الف ہے جو دو کلمہ متغائر کے درمیان واقع ہو کر واو عطف کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے تخمینا بیش بمعنی کم و بیش۔ صاحب آصفیہ نے تگا پو پر فرمایا ہے (فارسی) اسم مونث۔ دوڑ دھوپ۔

(۱) الفغدن (۱) بقول صاحبان برہان

(۲) الفغده و موارد و بحر و رشیدی و سراج و ناصری و نوادر بمعنی اندوختن و (۲) بمعنی اندوختہ۔ مؤلف عرض کند کہ ما اشارہ (۱) بہ مصدر الفاختن کردہ ایم و ذکر ماخذش ہم ہمدرانجا گذشت و الفختن مخفف آن بجایش مذکور شد و الفخدن مبدل الفختن ہم پس این مبدل الفخدن باشد فارسیان خای معجمہ را بہ غین معجمہ بدل کنند چنانکہ تاخ و تاغ و (۲) اسم مفعول (۱) باشد و بس (ناصر خسرو ؎) تو بی تمیز بر الفغدن ثواب مرا چو اگر ندانی مزدور را نگان شدہ (اردو) دیکھو (۱) الفخدن۔ (۲) الفخدہ۔

الف فاعل و مفعول استعمال۔ مرکب

(۱۸۰۷)

(۱۸۰۸)

اضافی - بقول صاحب قوانین الفی است کہ
باآخر صیغۂ واحد امر مخاطب معروف متصل شدہ
مفید معنی اسم فاعل بود چنانکہ دانا و بینا و شنوا
وگویا بمعنی داننده و بیننده و شنونده و گوینده
فرماید کہ جائی این الف مفید معنی اسم مفعول نیز
باشد و برین تقدیر بالف مفعول موسوم گردد
چنانکہ بلفظ پذیرا (اردو) الف فاعل اور الف
مفعول وہ الف ہے جو صیغۂ واحد امر مخاطب
معروف کے آخر میں داخل ہوکر معنی فاعلی اور
مفعولی پیدا کرتا ہے - جیسے دانا اور پذیرا

الف قامت استعال - الف قامت
قامت باشد کہ نظر بر راستی و بلندیش با الف
تشبیہ دادند (صائب ؎) پیش از اندم کہ
دہد خامہ بدستش استاد ۔ الف قامت او شق
قیامت می کرد (اردو) قامت یار کو الف
قامت کہہ سکتے ہیں -

الف قامتان مژگان اصطلاح - بقول
صاحب بحر و اند و بہار و وارستہ نگاہ باشد
مؤلف عرض کند کہ محل نظر است زیرا کہ
الف قامتان اسم فاعل ترکیبی است یعنی قامت
الف دارندگان و این را کنایہ توان گرفت از
مژگان ولیکن ہرگاہ اضافت این بسوی مژگان
کردند یعنی مژگان مستعل شدند نمیدانیم کہ ہر چہار
محققین بالا این را یعنی نگاہ چہ طور گرفتند یا
شان بکار شان نمی خورد - چنین نیست کہ الف
قامتان مژگان - مژگان باشد - (طالب آملی
؎) خمیدہ است الف قامتان مژگانش
زہار غمزہ کہ در چشم فتنہ بار شکست ؛ (محمد قلی سلیم
؎) کرشمہ سنج نگاہ ستیزہ خو یانیم ؛ سواد
خوان الف قامتان مژگانیم ؛ (اردو) مژگان
بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث - مژہ کی
جمع - پلکیں - ظفر نے واحد بھی باندھا ہے (؎)
ہجوم عشق سے مژگان اگر اونچی نہیں ہوتی ؛ عجب
کیا کہ شاخ پر ثمر اونچی نہیں ہوتی ؛

الف قد استعمال - بدون اضافت بقول بہار و انند از اسمای محبوب است از جہت راستی قامت وی از عالم سرو قد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی قدی ہمچون الف دارندہ (ابو طالب کلیم ۵) شوخ الف قد من ہر گہ کمان کشیدہ ؛ پند اشتم خدنگی در خانہ کمانست ؛ (صائب ۵) الف قدی کہ متم سینہ چاک بالایش ؛ بہر سبزۂ خوابیدہ ایست در پایش (اردو) فارسیون نے یا کو الف قد کہا ہے۔

الفقدن بقول صاحبان موارد و نوادر مرادف الفاختن مؤلف عرض کند کہ مبدل الفغدن یا الفخدن است کہ گذشت فارسیان غین و خای معجمہ را بقاف بدل کنند ہمچون آبوق و سالا آروق و پخاخ و چقاق و اشارۂ ماخذ بر الفغدن سال و غدن کردہ ایم (اردو) دیکھو الفغدن۔

الف عطف کش اصطلاح - بقول بحر و بہار بفتح کاف تازی سودای بلا شرط کہ برنگردد چنانکہ خط کش در ہندوستان مصطلح و لالان نخاس است مؤلف گوید کہ عموما بمعنی مسلمہ وطی شدہ و این اسم مفعول ترکیبی است بمعنی خط کشیدہ شدہ کہ معنی حقیقی اینست۔ رسم است کہ چون فہرست اشیا را بہ بینند بر ہر شی کہ در ان بخشی نباشد اشارۂ الغی کنند از ینجاست کہ خط کش بمعنی مسلمہ مستعمل شد (کلیم ۵) دو جہان حسرت بلات الف کش و اروۂ سرور ابا تو بیک فاختہ دعوی نرسد ؛ (اردو) طے شدہ۔ مسلمہ جس میں کوئی گفتگو باقی نہ رہے۔

الف کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول صاحب بحر مرادف الف بر سینہ بریدن و الف بر سینہ کشیدن کہ گذشت و بسند این مصرعی را آوردہ کہ بتاریخ فوت اکبر بادشاہ معروف است و معنی فرماید کہ مال کیست (ع) الف کشیدہ ملک ز فوت اکبر شاہ مؤلف عرض کند کہ مجرد الف

کشیدن بدون الفاظ بر سینہ چیزی نیست و معنی مرادف (الف بر سینہ کشیدن) ہرگز نباشد این مصرع مجہول سند را کافی نیست و اگر از نام مصنفش آگاہ شویم در آنحالت ہم خیال ما جز این نباشد کہ ضعف اوست در فن جعل از اینجاست کہ دیگر محققین مجرد الف کشیدن را ترک کردہ اند (اردو) دیکھو الف بر سینہ کشیدن۔

(الف) الف کوفی
(ب) الف کوفیان | اصطلاح۔ بقول بحر دانند (۱) ہر چیز کج و (۲) آلہ تناسل نیز۔ صاحب شمس نسبت (الف) بر معنی اول قانع و گوید کہ کوفیان طرہ الف را بجانب چپ باز میگردانند و (ب) بقول برہان و بحر و جامع و سروری ہر دو معنی بالا (خلاق المعانی ۵۲) عجم و نقطہ زیبق و شنجرف زد مراد گردون کہ گرد چون الف کوفیان تنم پہ بہار بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ تعریف الف کوفی کہ بقول صاحب شمس بالا مذکور شد وجہ کنایہ ہر دو معنی باشد (اردو) (الف وب) (۱) ہر ٹیڑھی چیز اور (۲) آلہ تناسل کو فارسیون نے الف کوفی و کوفیان کہا ہے۔ دیکھو ابو الحیہ۔

(۱۷۱)

الف گرفتن | استعمال۔ بکسر اول معنی الفت گرفتن است کہ الف در عربی زبان بمعنی الفت آمدہ و فارسیان این را با مصدر گرفتن استعمال کردہ اند (انوری ۵) با دایہ عفو و سخطت الف گرفتند چون ناف بریدند شفا را و الم را (اردو) دیکھو الفت گرفتن۔

الف گندم | اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول بحر خطیکہ در میان دانہ گندم باشد بہار گوید کہ زخمیکہ بصورت الف در سینہ گندم است از عالم الف واغ۔ (صائب ۵) گریبان چاکی عشاق از ذوق فنا باشد الف بر سینہ گندم ز شوق آسیا باشد مؤلف عرض کند

کہ بخیال ما صائب درین شعر الف را بمعنی نشان آوردہ وخصوصاً نشان جراحت کہ ذکرش بر الف بر سینہ کشیدن انگذشت وازین سند۔ اصطلاح الف گندم قائم کردن قابل نظر است (اردو) گیہون کا خط جو شکل الف ہوتا ہے۔ مذکر۔

(۱۹۱۱) **الف مبالغہ** | استعمال۔ مرکب اضافی۔ بقول صاحب قوانین الفی کہ باسم صفت لاحق گشتہ افادۂ معنی بسیار دہد چنانکہ بدا وخوشا وفرخا (جامی ۵) خوشا حال آن زیرک پند گیرے کہ از مرگ غیر است عبرت پذیرے (اردو) الف مبالغہ وہ الف ہے جو اسم صفت کے آخر میں داخل ہو کر معنی مبالغہ پیدا کرتا ہے جیسے خوشا۔

(۱۹۱۲) **الف مصدر** | استعمال۔ مرکب اضافی بقول صاحب قوانین الفی کہ باسم صفت لاحق گشتہ افادۂ معنی مصدر دہد چنانکہ پہنا و فراخا و درازا کہ بہ معنی پہنائی و فراخی و درازی است (ظہوری ۵) در کمالات خرد پہنا ببین۔ کم زرشحہ پیش اودریا ببین۔ (اردو) الف مصدر وہ الف ہے جو اسم صفت پر داخل ہو کر مصدری معنی پیدا کرتا ہے جیسے پہنا بمعنی پہنائی۔

(۱۹۱۱) **الف مقصورہ** | استعمال۔ مرکب توصیفی در فارسی زبان الفی است کہ در آغاز کلمہ آید و بغیر مد خواندہ شود با یکی از حرکات ثلاثہ ہمچون ابرام و الف واو ست و الفی کہ در وسط یا آخر کلمہ ساکن باشد آنرا ہم فارسیان بمقصورہ تعبیر کنند (اردو) الف مقصورہ۔ بقول صاحب آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وہ الف ہے جو مد نہ رکھتا ہو جیسے ابا۔ اماں۔ نانا۔

(۱۹۱۳) **الف ممدودہ** | استعمال۔ مرکب توصیفی۔ در فارسی زبان الفی را گویند کہ مرکب بد و الف باشد و بمد خواندہ شود و در اول کلمہ آید چنانکہ آب در رسم الخط قدیم این را بہ تکرار می نوشتند چنانکہ آاب اما متاخرین الفی را حذف کردہ عوض او مد بالای الف گذارند ہمچون آب (اردو)

الف ممدودہ بقول صاحب آصفیہ عربی - اسم مذکر یدولا	الف لمبی آواز کا الف جیسے آنا - آٹا - وغیرہ کا الف فاضل

الفنجح بقول برہان وہفت بروزن شطرنج (۱) ماضی الفنجیدن یعنی جمع کردو اندوختن و (۲) جمع کردہ شدہ و (۳) بمعنی مصدر ہم کہ جمع کردن و اندوختن باشد و ۴ - امر بدین معنی ہم یعنی جمع کن وبنید وزد و (۵) فاعل را نیز گویند کہ جمع کنندہ باشد - صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل وچہارم وپنجم کردہ وسند آوردہ (۵۴) باقناعت کش ارکشی غم ورنج ؛ ورنہ بگذر زعقل وعشق الفنجح ہلا بوشکور (۵۵) ز الفنجح دانش دلش گنج بود ؛ جہاندیدہ و دانش الفنجح بود ؛ وصاحب سروری گوید کہ اندوختن وامر باندوختن واسم فاعل ہم - صاحب ناصری کہ محققی است از معاصرین عجم می فرماید وصاحب انند نقل نگارش کہ ماضی وجمع کردہ شدہ ومعنی مصدری ہم دارد وامر ہم - صاحب جامع کہ ہم اہل زبان است گہر ریزد کہ الفنجح والفنگ ماضی الفنجیدن ودبس وصاحب (دری وپہلوی) کہ زبانداں عجم است ارشاد کند کہ بالفنج بمعنی اندوختن بود وبقول صاحب شمس جمع کردن وجمع کردہ شدہ - بہار در نوادر المصادر بتبدیل الفیدن فرماید کہ الفنج مثلہ واسم فاعل وامر - مؤلف عرض کند کہ این است تحقیق متحققین عجم وہند برای یک اسم جامد فارسی زبان - (ع) اگر بہر او خون بگریم رواست ؛ بہ تحقیق ما الفنج اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ذخیرہ وسند این از مصرع اول ابوشکور پیدا است کہ بالا مذکور شد ومصدر الفنجیدن کہ می آید وضع شد از ہمین اسم مصدر بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن - مطابق قاعدۂ فارسی ومعنی اوّل بیان کردہ محققین بانام ونشان سراسر غلط کہ ماضی این الفنجید باشد نہ الفنج ومعنی دوم البتہ درست است کہ مراد ازان ہمان ذخیرہ

گیریم کہ ذکرش کردہ ایم ومعنی سوم خالی از تسامح نیست البتہ حاصل بالمصدر این بروزن
الفنج آمدہ نہ مصدر راست ونہ معنی جمع کردن دارد نسبت معنی چہارم عرض می شود کہ درست
باشد کہ امر الفنجیدن غیر از الفنج نباشد ومعنی پنجم غلط است کہ الفنج بمعنی اسم فاعل نیامدہ و
سند ابوشکور دانش الفنج اسم فاعل ترکیبی است نہ مجرد الفنج (اردو) ذخیرہ - بقول آصفیہ
(عربی) اسم مذکر - جمع کیا ہوا - جمع کر (امر)

الفنجار بفتح اوّل وسوم بقول صاحب شمس وہفت مرادف الغنجار کہ بہ غین معجمہ بمعنی
اول گذشت - صاحب ہفت ذکر این کردہ ومرادف ہر دو معنی الفنجار نوشتہ مؤلف
عرض کند کہ فارسیان غین معجمہ را بہ فا بدل کنند ہمچون غلیو وفلیو وماصراحت ماخذ این بر
الغنجار کردہ ایم (اردو) دیکھو الغنجار -

(۱) **الفنجہ** بقول نوادر (۱) بمعنی اندوختہ (۲) بقول برہان بمعنی اندوختن -

(۲) **الفنجیدن** صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است صاحبان شمس ورشیدی
وسروری وموارد ونوادر ہم ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ ما اشارہ این بر الفاختن
کردہ ایم واین مرکب است از الفنج کہ اسم جامد واسم مصدر راست بزیادت یای معروف
وعلامت مصدر دن وحقیقت الفنج بر الفاختن بیان کردہ ایم مقننن فرس این را مصدر
جعلی نامند وما اصلی گوئیم - زیرا کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و (۱) مخفف الفنجیدہ
باشد کہ اسم مفعول الفنجیدن است وجا دارد کہ الفنجہ را بزیادت ہای نسبت بر الفنج گیریم
کہ بمعنی منسوب بہ ذخیرہ باشد یا ہای تسمیہ گیریم ہمچون زبانہ ودندانہ یا ہای زائد گیریم

ہمچون ہالہ و پیالہ و خونخوارہ (اردو) (۱) دیکھو الفتہ - (۲) الفاختن -

الف ندا استعمال - مرکب اضافی - بقول صاحب قوانین الفی کہ باخر اسم غیر صفت و اسم صفت متصل شدہ بمعنی ای باشد چنانکہ خدایا وصنما و بزرگی دہا (صائب ع) خدایا در پذیرایں نغمۂ مستانہ مارا ؛ (نظامی ع) بزرگا بزرگی دہا بیکسم ؛ توئی یاوری بخش و یاری رسم ؛ صاحب قوانین فرماید کہ یای تحتانی در مثال خدایا بر مذہب آنانکہ لفظ خدا را اسم غیر صفت مفرد دانند یای وقایہ است کہ بنا بر دفع اجتماع ساکنین و وقایۂ فتح ماقبل الفین زیادہ نمودہ شد و بر مذہب کسانیکہ آنرا صفت مرکب یعنی مخفف خودائے پندارند اصلیست کہ در صورت الحاق الف برای امکان تلفظ عود کردہ مفتوح گشت مؤلف گوید کہ اندریں صورت یا را زائد گیریم ہمچون جا و جای و پا و پای (اردو) الف ندا وہ الف ہے جو اسم صفت اور غیر صفت کے آخر میں داخل ہو کر اسے کے معنی پیدا کرتا ہے - جیسے خدایا بمعنی اے خدا -

الف نقش بست اصطلاح - بقول بحر بمعنی حرف صورت بست و بوجود آمد صاحب ضمیمہ برہان ہمزبانش و صاحب مؤید فرماید کہ اول چیزی کہ آفریدگار آفرید و اول چیزی کہ از حروف تہجی وضع شد الف است (فی الادات) و اقول نقش بست نقص ترکیب است و تمام ترکیب اینست کہ تختہ اول کہ نقش بست ای الف مصور شد و اول تختہ کہ بچگان را برای نوشتن می دہند ہمین الف می نویسند و می گویند کہ چون قلم را فرمان شد اکتب یا قلم - قلم از ہیبت آن در خوی شد و قطرہ از وی بر لوح محفوظ چکید از آن نقش اول الف پدید آمد (الخ) مؤلف عرض کند

که مقصود جز این نباشد که الف را موصوف گیریم و الف نقش بست کنایه باشد از اول چیزی که آفریدگار آفرید پس درین صورت الف بمعنی اول چیز گیریم و این استعاره باشد که الف از حروف تہجی اول حرف است (اردو) سب سے پہلی چیز جسکو خداوند تعالی نے پیدا کیا۔

الفنگ بقول صاحب جامع مرادف (الفنج ماضی الفنجیدن) است و ما بر الفنج تحقیقش را ظاہر کردہ ایم و جز این نباشد که الفنگ را مبدل الفنج گیریم که فارسیان جیم را باکاف فارسی بدل کنند چنانکه آخشیج و آخشیگ و لجام و لگام اندرین صورت این ہم اسم جامد فارسی زبان باشد بمعنی ذخیره و اندوخته (اردو) دیکھو الفنج۔

الف و دال و میم اصطلاح۔ بقول صاحب بحر اشاره به آدم علیه السلام۔ صاحب ہفت گوید که این کنایه باشد و صاحب موید فرماید که یعنی آدم علیه السلام مؤلف عرض کند که حروف لفظ آدم را بطریق ملفوظ بیان کردہ اند دیگر ہیچ و کنایه نباشد و باشد که اشاره گیریم شعرای قدیم در نظم ہمچنین کنند برای اکثر اسماء که کرّ را کاف و نون و دُل را دال و لام گفته اند (اردو) آدم علیہ السلام کو فارسیون نے الف و دال و میم کہا ہے۔

الف وصلی استعمال۔ مرکب توصیفی۔ فارسیان الفی را گویند که در اول لفظ داخل شود و ہیچ اثر در معنی نه کند چنانکه اشکم و شکم۔ اشتر و شتر۔ اشگرف و شگرف و این منحصر است بر محاورۂ عجم (اردو) الف وصلی وہ الف ہے جسے فارسیون نے اسکو ابتدای لفظ مین زیادہ کیا ہے جس سے معنی پر کوئی اثر نہین پڑتا جیسے شکم کو اشکم کیا اور یہ زیادتی اختیاری نہین ہے بلکہ جن الفاظ پر اہل زبان نے الف وصلی بڑہایا ہے انہین کا استعمال اس الف کے ساتھہ جائز ہے۔

الف ہیچ ندارد مثل - صاحب بحر وبہار گوید کہ مثلی است مشہور (صائب ؎) تقصیر میانش زخم و پیچ ندارد ؛ حرفیست کہ گویند الف ہیچ ندارد مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را برای کسی زنند کہ بی سروسامان محض باشد بدینوجہ کہ الف نہ مرکزی دارد و نہ دائرہ و نہ نقطہ فارسیان این مقولہ را مثل کردند دیگر ہیچ (اردو) دکن مین کہتے ہین وہ تو ننگے ہین یعنی محض بی سروسامان ہین ۔

الفیدن بقول بحر بمعنی اندوختن وجمع کردن (سالم التصریف) صاحبان برہان وسراج وجہانگیری ونوادر وموارد وجامع ہم ذکر این کردہ اند ما اشارہ این بر الفاختن کردہ ایم و جز این نباشد کہ این مخفف الفخیدن است بحذف یای تحتانی وحقیقت الفخیدن بجایش مذکور شد واسم مصدر این ہم ہمان الفخ است چنانکہ بر الفخیدن اشارہ اش کردہ ایم (ناصر خسرو ؎) صورت عملی تراخود باید الفیدن بجہد ؛ در تواند زد آفرید است انچہ در کس نافرید ؛ (اردو) دیکھو الفاختن ۔

(۱) الفینہ بقول برہان وجامع وجہانگیری بروزن چرینہ آلت مردی را گویند و بقولش ----------

(۲) الفیہ بروزن شلفیہ ہم بہمین معنی آمدہ - صاحب ناصری بذیل (۱) ذکر (۲) ہم کردہ وارستہ نسبت (۲) صراحت فرماید کہ کنایہ باشد وصاحب بحر بذیل (الفیہ شلفیہ) ذکر این کردہ وصاحب رشیدی ہم این را آوردہ (حکیم سوزنی ؎) حکیم نورہ را علتی پدید آمد ؛ کہ راحت از سر الفینہ کلان بنید ؛ (وله ۲ ع) آنکہ با سیرت او الفیہ ناکا و آید ؛ (حکیم انوری ؎) شد بجان الفیہ غلام او را ؛ نخورد شیفتہ تمام او را ؛ خان آرزو در سراج گوید کہ الفیہ بفتح وسکون دوم

وکسر فا و تشدید تحتانی و ہای مخفی و بہ تخفیف یا نیز آمدہ تناسل و فرماید کہ در فارسی مشدد را مخفف خواندن غیر از دو لفظ خرم فرخ کہ بہ تخفیف دیدہ نشد جائز است و فارسیان الفاظ عربیہ را نیز مخفف کنند۔ چون قد و خد و چون صاحب برہان ازین معنی غافل اند الفیہ یای مشدد را در شمار استادان الفیہ بر وزن چرمینہ برای وزن خواندہ اند و آن خطاست مؤلف عرض کند کہ تحقیق خان آرزو اکثر کلام قدما را اصلاح دہد مقصودش جز این نیست کہ (۱) چیزی نیست و آنچہ در کلام حکیم سوزنی گذشت (۲) باشد بہ تشدید تحتانی۔ تحقیق ما اینست کہ (۱ و ۲) ہر دو صحیح و لغت فارسی است۔ فارسیان یای تحتانی و نون قبل ہای ہوز نسبت بر لفظ الف آورده الفیہ آلہ تناسل را نام نہادند کہ بہ معنی منسوب بہ الف است در استادگی مچون پشمینہ و گنجینہ و در (۲) صرف یا و ہای نسبت است و جاد اردکہ یای نسبت و ہای فصاحت گیریم و کسرۂ لام الف در ہر دو بکثرت استعمال بہ سکون بدل شد دیگر ہیچ و بخیال ما الفیہ را بہ تشدید تحتانی فارسی گرفتن و الفینہ را تصحیف قرار دادن غلط است فتامل۔ (۱ و ۲) آلہ تناسل۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ دیکھو ابو الحیہ۔

(الف) الفیہ شلفیہ | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) کتابیست کہ حکیمی برای تقویت بادشاہی مشتمل بر اشکال عجیبہ جماع ترتیب داد بود فرماید کہ الفیہ کنایہ از آلہ تناسل و شلفیہ کنایہ از فرج۔ ازین جہت زن بدکار را شلف گویند۔ بہار گوید کہ تحقیق آنست کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) الفیہ و شلفیہ | کتابی است از حکیم ارزقی۔ و بقول ناصری کہ بذیل الفینہ نوشتہ طغان شاہ سلجوقی بود کہ برای او این کتاب نوشتہ شد و (۲) بقول بہار الفیہ و شلفیہ نام دو زن

بدکار (حکیم انوری ۵۲) جلبی چند بودہ اند حریف ؛ الفیہ شلفیہ بناز و تعب ؛ ہمہ در آرزوی
ایر بزرگ ؛ دست برکس زنان کہ من یرغب ؛ وارستہ با بحر اتفاق صاحب اند کہ نقل نگار
بہار است ذکر (ب) کردہ مولف عرض کند کہ بمعنی اول و دوم (الف) صحیح باشد و مارا با جمال
بحر و وارستہ اتفاق و سند معنی اول ہم مطابق (الف) یافتہ ایم چنانکہ طالب آملی گوید (۵) بتی
دیدم کہ در عشق نمایان حسن پنہانش ؛ بہر تار ازار او رقابت می توان کردن ؛ بنوک خامہ
حمد ان بہر لوح سرین او ؛ ہزار الفیہ شلفیہ کتابت می توان کردن ؛ (اردو) (۱) الفیہ
شلفیہ ایک کتاب کا نام ہے جو تقویت باہ کے متعلق حکیم ارزقی کی تالیف ہے (۲) الفیہ
شلفیہ فارسی مین ان دو عورتون کو کہتے ہین جو بدکار ہون یعنی چپٹی کہیلین یا لڑین۔ جن کو
اردو مین چپٹ باز اور طبق زن کہتے ہین۔

القاب بقول بہار جمع لقب و فرماید کہ فارسیان در محل مفرد استعمال کنند (حسن
ہروی ۵) شد وقت کہ گرمی ہوا تاب شود ؛ باد سحری سموم القاب شود ؛ از آتش
مہر بسکہ گرم است نسان ؛ بر رویش اگر تیغ کشی آب شود ؛ صاحب اند نقل نگارش
و فرماید کہ بفتح اول لغت عرب است جمع لقب مؤلف عرض کند کہ در رباعی حسن ہروی
استعمال القاب بمعنی مفرد نیست البتہ در کلام انوری استعمال این بنظر آمدہ (۵) ہم با قبال
تو می یابد ز سلطان جہان ؛ اسپ و طوق و جامہ و فرمان و القاب و عذاب ؛ (اردو)
القاب۔ بقول امیر لقب کی جمع (رشک ۵) بدنام دہر و دشمن ناموس و عار خلق ؛
القاب یہ ہین آپ کے بے نام و ننگ کے ؛ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ بمعنی خطاب مستعمل ہے

(مرزا والاجاہ عاشق ؎) کوہ فرقت کو اٹھا کر ہوے رستم عاشق ؛ ورنہ یہ راز کہاں اور یہ القاب کہاں ؛

الکا بقول برہان و جامع وہفت بضم اول وسکون ثانی وکاف بالف کشیدہ ملک و بوم وزمین را گویند صاحب انند فرماید کہ این لغت ترکی است - صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است این را بمعنی مملکت ومقاطعہ و دیار گفتہ وبقول صاحب لغات ترکی بمعنی کشور (اردو) مُلک - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - دیس - بہوم - ولایت - کشور مملکت - پرگنہ -

(الف) الکتریسیتہ استعمال معاصرین عجم استعمال این کنند - ناصرالدین شاہ قاچار

(ب) الکتری سیتہ در سفرنامہ خود آوردہ کہ بقول صاحب روزنامہ (الف) بمعنی چراغہای کہربا و (ب) بقول صاحب رہنما کشش کہربائی وزادہ برقی تاری - و بقول صاحب بول چال مادّہ برقی کشش کہربائی آلہ برقی مؤلف گوید کہ این مفرس باشد از لغت انگلیسی (الک ٹرسٹی) کہ بمعنی تار برقی است وبرای معنی (الف) در انگلیسی زبان الکٹک لیٹس باشد - بخیال ما معنی مستعملہ الف مجاز است ومعنی (ب) حقیقی باشد - (اردو) (الف) برقی روشنی (مونث) (ب) برقی تار - برقی مادّہ - برقی آلہ - مذکر -

الکوس بقول برہان وسروری وناصری وسراج بروزن محبوس نام یکی از پہلوانان تورانی کہ بدست رستم کشتہ شد وبخیال ما این لغت ترکی باشد واللہ اعلم (اردو) الکوس ایک تورانی پہلوان کا نام ہے جو رستم کے ہاتھ سے مارا گیا -

الگونہ بقول صاحب انند بفتح اول وضم کاف فارسی وفتح نون لغت فارسی است بمعنی گلگونہ وغازۂ روی مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت در حدود گذشت ومرکب است از لغت ترکی آل کہ بمعنی سرخ باشد وگونہ کہ در فارسی بمعنی منسوب بہ رنگ است ومعنی حقیقی این منسوب بہ رنگ سرخ وکنایہ از غازہ - بحر صاحب انند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آلگونہ -

اللہ اکبر (اصطلاح) بقول صاحب بحر وبہار نام کوہی است در شیراز - گویند ہر کہ بالای آن برمی آید وبزیر نمی گردد بی اختیار می گوید اللہ اکبر از جہت استعجاب وغرابت آن صاحب ضمیمۂ برہان ہم ذکر این کردہ (صائب ؎) در زیر پای عشق فتاد است آسمان ۔ عشق این سوار را تل اللہ اکبر است ۔ (حافظ شیراز ؎) فرق است زاب خضر کہ ظلمات جای اوست ۔ تا آب ما کہ منبع اللہ اکبر است ۔ (اردو) اللہ اکبر - شیراز میں ایک پہاڑ کا نام ہے جو بہت بلند ہے -

اللہ اللہ اصطلاح - بقول بحر در مقام تعجب استعمال کنند - بہار گوید کہ از قبیل الطریق الطریق بطریق تحذیر واقع شدہ ای احذر واللہ - در جائیکہ کسی کاری بکند یا حرفی بزند کہ مناسب وی نبودہ باشد استعمال نمایند وفارسیان در مقام تعجب نیز استعمال کنند ومعنی حاشا ہم مؤلف گوید کہ عمل حاشا نکند یعنی اثبات را نفی ونفی را اثبات نگرداند (ملا وحشی ؎) اللہ اللہ محرم راز تو سازم حرف وصوت ۔ تا این زبان وتیغ اگر حرفی زجائی سر زدہ است ۔ (خوشدل ؎) بہم نماید چو گل از خندۂ شادی دہان ما ۔ چہ خوش نامی برآمد اللہ اللہ از

زبان ماہ (اردو) بقول امیر صفت مین کمال مبالغے کی جگہ بولتے ہین (مومن ؎) کیا تن تہ خاک اللہ اللہ پہ کیا صورت پاک اللہ اللہ پہ (رشک ؎) اللہ اللہ اس بت خوش چشم کے منہ کی شبیہ پہ آنکہین بہر آنے لگین آنکہون کا نقشہ دیکہکر پہ

اللہ بس باقی ہوس | مثل - صاحبان اشال فارسی و احسن ذکر این کرده اند و از معنی و محل استعمال ساکت مولف عرض کند که فارسیان این مثل را بصفت قناعت و وندمت ہوسناکی زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "بس میان اللہ اللہ کرو" نیز اس فارسی مثل کو بہی استعمال کرتے ہین - ان دونونکا استعمال اس مقام پر ہونا چاہئے جہان قناعت کی تعریف مقصود ہو اور ہوس کی مذمت

الم | بقول برہان و جامع بضم اول و ثانی و سکون میم (۱) بمعنی فوج و گروہ و بفتح اول (۲) غلہ ایست که آن را کاورس و ارزن گویند بہارگوید که (۳) بالتحریک درد کردن و آلام بالفتح جمع آن و بالفظ کشیدن مستعمل - صاحب ناصری و (خان آرزو در سراج) ذکر معنی اول و دوم کرده صاحب رشیدی بذکر معنی دوم گوید که الم الم بمعنی فوج فوج است و صاحبان سروری و جہانگیری بر معنی دوم قانع و صاحب اند صراحت کند که بمعنی اول لغت فارسی باشد - صاحب مؤید بذکر معنی دوم نسبت معنی اول فرماید که الم الم بمعنی پیاپی و فوج فوج و زود زود آمده مؤلف عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم لغت شیرازی که صراحت این بر ارزن کرده ایم و بمعنی سوم لغت عربی که بمعنی درد هم آمده کذا فی المنتخب فارسیان استعمال این بمعنی مصدری با مصادر فرس کنند که در لحقات آید (اردو) (۱) فوج - گروہ - مونث (۲) دیکہو ارزن (۳) الم بقول امیر

(عربی) مذکر۔ رنج و غم (برق ۵) جاتے رہے ملال و الم کام ہوگیا؛ مرکہ فراق یار بین آرام ہوگیا؛

الماس | بقول برہان در شیدی و جامع و سروری بروزن کرپاس (۱) گوہریست مشہور و بقول بہار جوہریست معروف و قیمتی و ماس ظاہرا معرب امنیست و بالفظ افشاندن و تراشیدن و چکیدن مستعمل۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ الف لام این اصلی است مثل البرز و الوند و فرماید کہ صاحب قاموس الف لام تعریف قرار دادہ این لفظ را در مادہ موس آوردہ و حق این است کہ در مادہ لمس گرفتہ شود صاحب سوا ز السبیل گوید کہ این جوہر را کہ سفید و شفاف و نہایت سخت و گران است بہندی ہیرا گویند و در یونانی اوماس نام است صاحب ناصری فرماید کہ این اغلب جواہر را می بُرد خان آرزو در سراج فرماید کہ جوہری است معروف گران بہا کمیاب و در تراشیدن و سفتن جواہر کہ شیوہ حکاکان است بوجود او احتیاج تمام افتد و مشہور است کہ الماس ہیچ چیز نشکند نشود مگر آنکہ مطرقہ و سندان از سرب باشد و بحوالۂ قوسی فرماید کہ معدن آن معلوم نیست و بحیلۂ گوشت عقاب از دورہ عمیق کہ راہ انسان در آن نیست بیرون می آرد و در رائے خود فرماید کہ این حیلہ غلط است و از خرافات اہل تاریخ و معدن او در ملک دکن در صوبۂ حیدرآباد موجود و فرماید کہ در فارسی بودن این لفظ نظر است مؤلف عرض کند کہ خیال قطعی ما آنست کہ ماس لغت عرب است و محققین لغات عربی این را معرب نگفتہ اند و الف لام در اولش ہم بقاعدہ عربی است و فارسیان استعمال این با الف لام بقاعدہ

عربی کردہ اند و در اکثر الفاظ عربی این گونہ استعمال کنند تا آنکہ بر بعض لغات فارسی ہم الف لام بقاعدۂ عربی زیادہ کنند کہ ذکر آن بر لفظ آل کردہ ایم - آنانکہ الف لام این را اصلی و ماس را معرب قرار دادہ اند غور نفرمودہ اند و در ترکی ہم نام این الماس است و جادارد کہ این را مفرس خوانیم از اوماس یونانی کہ بقاعدۂ فارسی دال مہملہ بہ لام بدل شود ہمچون دمغ و لمغ صاحب محیط آوردہ کہ ماس فارسی است و بہندی ہیرا و الف لام آن جزو اسم و اسم عجمی است و بیونانی سیموس و بعربی شمور - بخیال ما تسامح اوست کہ ماس را فارسی نوشت و انچہ الماس را بالف و لام عجمی گوید ہمین را اصح داند غیر از مفرس نباشد کہ ذکرش بالا گذشت و در بودن ماس لغت عرب شک نیست و فرماید کہ سنگیست جلیل القدر بیش قیمت و سخت ترین و خشک ترین سنگہا و جواہر را بدان سوراخ و قطع و نقش می کنند و احجار دیگر و آلات آہنی ہیچ یک دران اثر نمی کند و آتش نیز مگر بشواری بسیار و گویند کہ آرزا بذریر سوراخ و قطع می کند و گوید زکہ از خواص آنست کہ بغیر شکل مثلثہ شکستہ نمی شود و مختلف الالوان باشد سفید و زرد و سیاہ و سرخ و سیاہ کم رنگ کہ بہندی تیلیا نامند سفید آن کثیر الوجود و زرد و سرخ و سیاہ و سبز کم رنگ کمیاب و بہترین ہمہ سفید یک رنگ شفاف براق - بزرگ و معدن قدیم آن در ملک دکن حوالی قلعہ گولکنڈہ - سرد و خشک در چہارم و گویند گرم و خشک و دران و اندران جلای شدید - سنون محرق آن نہایت جالی دندان است الا در استعمالش خطر و گویند نہادن آن در دہان یا گذاشتن آن بر دندان بدون کلفتی قطع دندان کند و تعلیق آن مقوی دل و رافع خوف و فزع و باعث سرعت ولادت و منافع بسیار دارد و خواص

است که از دخل استعمال آن نکنند که سم قاتل است (ظہوری ؎) یکی در خوابگاہ بمعنی گلہای تر ریزد ؛ یکی بر بستر از الماس حسرت نیشتر ریزد ؛ (اردو) الماس - بقول امیر (عربی) مذکر - ہیرا - ایک بیش بہا جواہر کی قسم ہے جو نہایت چمکیلا اور سخت ہوتا ہے -

(۲) الماس - بقول برہان و جامع کنایہ از تیغ و شمشیر و کارد و تیر - صاحب رشیدی فرماید که تیغ تیز باشد - بہار گوید که بالفتح فولاد جوہر دار و تیغ و خنجر باشد از اینجاست که پنجہ فولاد کشتی گیران را پنجہ الماس گویند (صائب ؎) قصۂ خنجر الماس بگوئید بما تا که در اینجا سخن از تیغ زبان می گذرد ؛ (علی خراسانی ؎) مرا که در دل صد پارہ ذوق مرہم نیست ؛ ہزار خنجر الماس گر رسد غم نیست ؛ صاحب ناصری گوید که کنایہ از تیغ و شمشیر صاحب سروری فرماید که جنسی از فولاد جوہر دار و بر تیغ ہم اطلاق کنند (نظامی ؎) از ان آتش که الماسش فروزد ؛ عدو گر آہنین باشد بسوزد ؛ و ارستہ ہمربان بہار و بقول خان آرزو در سراج بمعنی فولاد و خنجر و امثال آن بمجاز باشد مؤلف گوید که انوری استعمال این بمعنی تیغ کردہ (؎) از لعل حجاب سازد الماس ؛ در خارہ ہمچو کہربا را ؛ ولیکن این کنایہ نباشد بلکہ استعارہ باشد و از برای کل اسلحہ نظر بر جوہر و جلا و آبش و بدین وجہ که الماس خود جوہریست فارسیان - استعمال این مجاز ا بمعنی جوہر دار ہم کنند و از خنجر الماس خنجر جوہر دار مراد است و فولاد جوہر دار را الماس گفتن ہم استعارہ باشد دیگر ہیچ (اردو) فارسیون نے تلوار - خنجر - چھری - اور تیر وغیرہ اسلحہ کو اور نیز جوہر دار فولاد کو استعارۃً الماس کہا ہے -

(۳) الماس - بقول برہان و جامع کنایہ از آبگینہ مؤلف گوید که این ہم استعارہ باشد نظر

برجوہر وصفای آبگینہ قاتل (اردو) دیکھو آبگینہ۔

(۴) الماس۔ بقول برہان وجامع کنایہ از مردم جلد وچابک حیف است کہ دیگر محققین فرس ازین ساکت اند وسند استعمال ہم پیش نشد۔ اگر سندی بدست آید وجہ تشبیہ ظاہر شود استعمال توانیم گفت نہ کنایہ (اردو) چالاک شخص۔

(۵) الماس۔ بقول برہان وجامع کنایہ از قلم تراش مؤلف گوید کہ این ہم استعارہ باشد و در معنی دوم داخل است ضرورت ندارد کہ معنی قلم تراش را از کارد جدا گیریم و وجہ تشبیہ ہمان است کہ بر معنی دوم بیان کردہ ایم۔ (اردو) قلم تراش۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ قلم بنانے کا چاقو پتلے پھل کا چاقو۔ آپ فرماتے ہین کہ لکھنو والے مونث بولتے ہین (رشک ؎) میری لئے تراش رہی ہے سر قلم ؛ کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلم تراش ؛ صاحب تانیث وتذکیر فرماتے ہین کہ دہلی مین مذکر بولتے ہین اور لکھنؤ مین دونون طرح سنا ہے (ظفر ؎) گردن پر دھار رکھ کے بولے ؛ ٹوٹے نہ قلمتراش میرا ؛

(۶) الماس۔ بقول برہان وجامع کنایہ از دندان باشد مؤلف عرض کند کہ وجہ تشبیہ ظاہر است واین ہم استعارہ باشد نہ کنایہ طالب سند استعمال باشیم حیف است کہ پیش نشد وبدست ما ہم نیامد (اردو) دانت۔ مذکر۔

(۷) الماس۔ بقول صاحب ناصری کنایہ از ہر چیز تند وبرندہ وسندی پیش می کند (؎) بہ تیری کہ بران چو الماس بود ؛ زرہ پیش او ہمچو قرطاس بود ؛ مولف عرض کند کہ تعمیم معنی پیدا کردہ محقق ومعاصر عجم باسناد او مطابق نیست وازین سند معنی اول الماس ظاہر است

واز تشبیہ تیزی لازم نیاید کہ کنایہ گیریم از برای ہر چیز تند و برندہ اگر سندی دیگر بدست آید استعارہ توان گرفت نہ کنایہ قتاتل (اردو) سخت اور کاٹنے والی چیز۔

(۸) الماس - بہ تحقیق بالمعنی عرق و قطرہ ہای خوی ہم آمدہ و این استعارہ باشد بہ تشبیہ سپیدی و جلا - سند این بر الماس خجالت در لطمات می آید (اردو) عرق - پسینہ کا قطرہ - مذکر۔

(۱۹۱۴)

الماس اشک استعمال - مرکب اضافی تشبیہ اشک باشد بالماس چنانکہ ظہوری گوید (ے) در خشک سال گریہ چہ الماس اشک من ؛ سودا نہاکہ در جگر ابر تر نہاد ؛ (اردو) الماس اشک اردو مین بہی کہ سکتے ہین یعنی الماسی اشک - صرف سپیدی اور چمک دمک کی تشبیہ کی وجہ سے۔

(۱۹۱۴)

الماس افشاندن در چیزی استعمال - صاحب آصفی ذکر الماس افشاندن کردہ واز سندش الماس در جگر افشاندن پیدا ست و متعلق از ہمین مصدر عام باشد کہ خصوصیتی با جگر ندارد و کنایہ باشد از قصد ہلاکت کردن و زہر دادن کہ ریزہ ہای الماس زہر قاتل است (خزین اصفہانی ے) الماس اگر در جگر افشاند عطا کرد ؛ خون دل اگر در قدحم کرد بجا کرد ؛ (اردو) زہر دینا - ہلاکت کا ارادہ کرنا۔

الماس بار اصطلاح - اسم فاعل مرکب است بمعنی بارندہ الماس - فارسیان در صفت تیغ آوردہ اند نظر بر تشبیہ آب و تاب و جوہرش و این کنایہ باشد صاحبان بحر و بہار و امثال ذکر این کردہ اند ضعیف است کہ سندی پیش نشد و لیکن موافق قیاس است و معاصرین عجم ہم اتفاق دارند (اردو) الماس بار تیغ کی صفت مین کہ سکتے ہین - (حضرت جلیل

(۱۸۱۹)

ے) اسکی نگاہ کرتی ہے ٹکرے دل وجگر؛
یہ تیغ وہ چلی ہے جو الماس بار ہے؛

الماس بلب سائیدن | مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از زہر خوردن ماصراحت این بر (الماس سودن) کنیم (اردو) زہر کھانا۔ الماس چبانا۔

الماس بیریان | اصطلاح۔ معاصرین عجم الماس باآب وتاب راگویند۔ صاحب بول چال ذکر این کردہ گوید کہ (بیری لیانت) در انگلیسی زبان الماسی را نامند کہ پہلو ہایش تراشیدہ باشد والماس ہشت پہلو والماس مثمن ہم نامند کہ بواسطہ آن آب وتابش از ہر پہلو ظاہر شود وصاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ہمین اصطلاح را بحذف تحتانی اوّل (الماس بریان) نوشتہ بایّ حال این مفرس باشد بحذف تحتانی ہا وتا۔ از لغت انگلیسی (اردو) چمکدار ہیرا۔ پہلو تراشا ہوا ہیرا۔ ہشت پہلو ہیرا۔

الماس پارہ | اصطلاح۔ بقول بحر وبہار و وارستہ مرادف آتش پارہ کہ بمعنی شورخ و شنگ است کہ ذکر این در محدودہ بر معنی اول آتش پارہ گذشت (خان خالص ے) مرہم علاج زخم دل دانی کند؛ الماس پارہ بر سانی خدا بین؛ مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد و در کلام خان خالص الماس پارہ بمعنی حقیقی ہم توان گرفت کہ قلب اضافت پارہ الماس باشد۔ یعنی شاعر گوید کہ چون علاج زخم دل ما از مرہم نمی شود خدا کند کہ پارہ الماسی بدستم رسد کہ از و زخم را تازہ کنم تا صورت اندمال پیدا نشود یا بخورم وہلاک شوم کہ الماس پارہ ہم قاتل است (اردو) دیکھو آتش پارہ کے پہلے معنی۔

الماس پیکانی | اصطلاح۔ مرکب توصیفی بقول بہار نوعی از الماس کہ بشکل پیکان بود مؤلف عرض کند کہ در آخر این یای نسبت است

یعنی الماسی کہ منسوب بہ پیکان و نوکدار است
ازہمین قسم الماس در ہر قسم جوہر دنگ خارا
سوراخ کنند کہ بشکل برمہ باشد (محمد قلی سلیم
ے) اختیار راختر طالع گناہ من نبود ۔ آسمانم
گفت این الماس پیکانی بگیر ۔ (اردو) وہ
برماجس کے نوک پر ہیرکنی ہو۔ دکن مین اسکو
ہیرے کا برما کہتے ہین جس سے ہر قسم کا آئینہ
اور بلور اور سخت سے سخت پتھر مین سوراخ
کیا جاتا ہے۔ یا نوکدار الماس۔

الماس تر استعمال کنایہ از الماس نوکدار
کہ ترصفت آنست و آب و تاب نوکش روشن تر
باشد ہمچون قطرہ آب و تر بمعنی روشن ہم آمدہ
چنانکہ عرفی گوید (ے) داغی بنہم بر دل و آن
داغ کہ باشد ۔ لب تشنۂ الماس تر و تشنۂ مرہم ۔
(اردو) ہیرکنی۔ مونث۔ ہیرے کا نوکدار نکرا
نذکر۔

(الف) الماس تراش اصطلاح صاحبان

(ب) الماس تراشیدن بحر و بہار
و خان آرزو در چراغ) ذکر الف کردہ اند
(۱) نوعی از شیشہ و جواہر حکاکی کردہ مؤلف
گوید کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی تراشیدۂ
الماس و کنایہ از شیشہ و جواہری کہ بواسطہ
حکاکی نقش بر او کردہ باشند و (۲) بتحقیق
آئینہ و جواہری کہ آنرا از قلم الماس تراشیدہ
و شکستہ باشند یا خود از الماس صورت دادہ
باشند یعنی از الماس ساختہ باشند مثلاً الماس را
بتراشیم و بشکل گوہری۔ مدور یا بشکل دیگر درست
کنیم و این معنی ہم حاصل اسم مفعول ترکیبی است
و (۳) بقول محققین بالا آنکہ الماس را بتراشد
مؤلف گوید کہ بدین معنی اسم فاعل ترکیبی
است و (ب) مصدر این باشد۔ بہار و
خان آرزو از برای معنی اول سندی آوردہ
(ے) عشق بر داغ دلم سودہ الماس
نشاندہ ۔ دور شکم چہ عجب گر بود الماس تراش

(۱۸۲۰)

ہر دو محققین نازک خیال می فرمایند کہ مراد از
دُر در بینجا درنجف است و آن سنگیست مشہور
کہ از کوہ نجف اشرف خیزد و تا صورت دقوعی
بہم رساند (انتہی) مؤلف عرض کند کہ عجب
است ازین تشریح کہ در نجف و سنگ کوہ نجف
را از معنی این شعر تعلقی نیست بخیال ما دُر در بینجا
بمعنی حقیقی است و اضافت آن بسوی اشک
بر سبیل تشبیہ و دُر اشک اشک باشد و شاعر
آنرا الماس تراش گفتہ معنی دوم کہ نتیجہ تحقیق
ماست یعنی شاعر گوید کہ دُر اشک ما از الماس
تراشیدہ شدہ است یعنی حقیقتش از الماس
است کہ آنرا مدوّر کردہ بشکل دُر کردند و سودہ
آن یعنی برادہ کہ از تراشیدنش بہم رسید آن را
عشق من بر داغ دلم بنشند تا تازہ شود بخیال
ما ہمین است معنی شعر و بس نمیدانیم کہ محققین
نازک خیال چگونہ این را متعلق بہ معنی اول کردہ اند
و چہ طور از معنی دُر۔ در نجف را پیدا کردہ اند

قاتل (اردو) الف (۱) دکن مین الماس
تراش ایک خاص قسم کے نقش کا نام ہے جو
نکی گوٹے پر کیا جاتا ہے اور نیز آئینون پر بھی
اور موتی چور بھی ایک قسم کا نقش ہے جو آئینون
پر مثل موتیون کی لڑی کے بذریعہ ہیرکنی کندہ
کیا جاتا ہے ہمکو ان دونون کا نام محاورہ اردو
مین نہین ملا۔ پس اوس آئینے یا جواہر کو فارسیون
نے الماس تراش کہا ہے جس پہ ہیرے کے
قلم سے نقش کیا گیا ہو۔ (۲) وہ آئینہ یا جواہر
جو ہیرے کے قلم سے تراشا گیا ہو۔ یا وہ چیز جو
خود ہیرے کو تراش کر بنائی گئی ہو جیسے ہم نے
ایک ہیرے کے ٹکرے کو مدوّر تراشکر موتی کی
شکل بنالی جس کو ہیرے کا موتی کہہ سکتے ہین
پس فارسیون نے اسکو بھی الماس تراش کہا ہے
اور یہ اسم مفعول ترکیبی ہے یعنی الماس کا تراشا
ہوا۔ (۳) ہیرے کا قلم یا وہ قلم جس کی نوک پہ
ہیرکنی لگی ہوئی ہو جس سے آئینون اور جواہر پر

نقش کرتے ہین یا آئینون اور جواہرات کو تراشتے ہین - فارسیون نے اسکو بھی الماس تراش کہا ہے اور یہ اسم فاعل ترکیبی ہے یعنی الماس کو تراشنے والا (ب) الماس کو تراشنا -

الماس تو اصطلاح - بقول صاحب صفت و مؤید بکسر سین مہملہ و ضم فوقانی بمعنی دندان تو **مؤلف** گوید کہ مرکب اضافی است و متعلق بہ معنی ششم الماس - ضرورت نداشت کہ ذکر این کنیم (اردو) تیرے دانت -

الماس خالدار اصطلاح - مرکب توصیفی بقول بحر و بہار نوعی از الماس معیوب کہ دارای سیاہ یا سرخ داشتہ باشد و پسین را بسیار رہین شمار ند خان آرزو در چراغ ہذکر این کردہ - (ے) نقش داغی عیب باشد لوح ہای سادہ را پ قیمتش نازل شود الماس چون شد خالدار پ (اردو) خالدار الماس جس پر سیاہ یا سرخ خال ہون اور یہ کم قیمت ہوتا ہے

اور عیب دار - مذکر -

الماس خجالت اصطلاح - مرکب اضافی بقول بہار و بحر کنایہ باشد از عرق خجالت - مخفی مباد کہ الماس بمعنی عرق مذکور شد بر معنی ہشتم الماس و این متعلق بہ ہمان است (میرزا جلال اسیر ے) بیستون معدن الماس خجالت گردید پ شبنم گل نتراشید دم تیشۂ ما پ (اردو) عرق شرم - پسینے کے قطرے جو ندامت کی وجہ سے چہرے پر آئین - مذکر -

الماس دندان شدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و اند کمال الحاج و فرد تنی کردن صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ و معاصرین عجم ہم تصدیق این کنند **مؤلف** گوید کہ معنی لفظی این دندان کسی ہمچو الماس تابیدن و تابیدن دندان ہمان وقت ظاہر شود کہ لب باز شود و دندان ظاہر گردد و این در وقتی می شود کہ کسی بہ عجز و الحاح شکلی ظاہر کند کہ مشابہ خندہ

نداست باشد فارسیان این را ندانند نمودن
هم گفته اند که بجای خودش می آید (اردو) دانت
نکالنا۔ بقول آصفیہ عجز ظاہر کرنا۔ منت سماجت
کرنا (میر سجاد ۵) زلفون کے جب الجھتے ہین
اس ساتھہ آکے بال نہ دیتا ہے شانہ عاجزی سے
وانت تب نکال نہ

الماس رنگ | استعمال۔ بقول بہار وبحر
در صفت تیغ مستعمل مؤلف گوید کہ موافق قیاس
است کہ تیغ در آب و تابش مشابہ الماس
باشد وعیبی نیست اگر برای دیگر اسلحہ ہم استعمال
این کنیم کہ مماثل تیغ باشد در صفا وجلا (اردو)
الماس رنگ۔ تیغ کی صفت مین کہ سکتے ہین۔

الماس رود | اصطلاح۔ بہار باستناد کلام
فردوسی ذکر این کردہ از معنی ساکت وصاحب
انند نقل نگارش مؤلف گوید کہ جز این نباشد
کہ نام مقامی یا رودی باشد کہ در آن معدن
الماس بود معاصرین عجم تصدیق خیال ما کنند و
گویند رودی است در اصفاہان (۵) رستم
ہمہ سوی الماس رود نہ ہنگام کینہ است و
باج و درود نہ (اردو) الماس رود اصفہان
مین ایک ندی کا نام ہے جس مین الماس کی
کان ہے۔

الماس ریختن | استعمال۔ بمعنی الماس
مصنوعی ساختن چنانکہ عرفی گوید (۵) بگداز صیقل
مرہم و الماس ریختم نہ آن بر مراد راحت و این
در گلوی دل نہ (اردو) الماس ڈہالنا۔

الماس ریزہ | استعمال۔ بقول بہار وانند
بقلب اضافت معروف مؤلف گوید کہ اگرچہ
معنی این عام است ولیکن فارسیان الماس ریزہ
پارہ الماسی را گویند کہ بغایت کوچک و بالای انگشتر
باشد یا بنوک قلم الماس کہ بکار حکاکی و نقاشی
وہم برای بریدن و سوراخ کردن بلور و
آئینہ و جواہر و سنگ سخت و فولاد و امثال
آن استعمال کنند یا یکی از ریزہ ہای الماس

(۱۰۲۱)

که بعد شکستن آن حاصل شود و استعارۃً چیزی تیز و نوکدار را هم گفته اند که در جسم نخلد و تکلیفی دهد (عرفی ؎) الماس ریزه کس نخرد در دو دیار عشق ؛ کانجا بتو تیا نبود صلح دیده را ؛ (ظهوری ؎) بر هم نمی زند همه شب دیده گر سرشک ؛ الماس ریزه در تہ پہلوست خاک را ؛ (اردو) بقول آصفیہ ہیرے کی کنی - دکن مین ہیرکنی اور ہرکنی بھی کہتے ہین - ریزہ الماس جو حکاکی اور نقاشی کے کام مین آئے یا الماس کا ٹکڑا یا کوئی تیز اور نوکدار چیز جس کے چبھنے سے تکلف ہو -

الماس سفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی حقیقی است از قبیل دُر سفتن و این ادعای محض است (فیضی ؎) سیماب بموج گریہ رفتہ ؛ الماس بنوک شعلہ سفتہ ؛ (اردو) الماس پرونا -

(۱) الماس سودن | استعمال (۱) بمعنی حقیقی است که

(۲) الماس سودہ |

سائیدن الماس باشد (عرفی ؎) زحمت مکش ای خضر که از بیم ملامت ؛ الماس بسایند بلب تشنہ لبانش ؛ مولف عرض کند که از همین سند مصدر اصطلاحی (الماس بلب سایدن وسودن) پیدا می شود که کنایہ باشد از زہر خوردن و (۲) بقول (صاحب ناصری در خاتمہ کتاب) کنایہ از برف ریزہای یخ بستہ (ناصری ؎) الماس سودہ پختہ بر طرف صحرا ریختہ ؛ تا ہر کہ زو بگریختہ مجروح از انش پاستی ؛ مولف گوید که این در حقیقت مرکب توصیفی است (اردو) (۱) الماس کو پیسنا گنا (۲) برف کے ٹکڑے - مذکر -

الماس شربتی | استعمال - مرکب توصیفی بقول بہار و انند نوعی از الماس مولف گوید که الماس سرخ نیم رنگ باشد و کمیاب - (اردو) شربتی الماس - گلابی الماس - مذکر -

الماس شیرین | اصطلاح - بقول صاحب بحر

نوعی از الماس مؤلف گوید کہ عجبی نیست کہ ہمین قسم را الماس شربتی نامند کہ گذشت (اردو) الماس شیرین ایک قسم ہے الماس کی اور یہ الماس سرخ کے اقسام مین داخل ہے جس کا ذکر لفظ الماس پر ہوا ہے۔

الماس فعل | اصطلاح۔ بقول بحر و بہار در صفت تیغ مستعمل۔ یعنی چیزی کہ فعل او در کشتن مثل الماس باشد و در جلا و صفا ہم (اردو) فارسیون نے تیغ کی صفت مین الماس فعل کا استعمال کیا ہے جیسے الماس رنگ۔ الماس بار۔

الماس گداختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی است و ادعای شاعری چنانکہ فیضی گوید ؎ بگداختہ الماس جگر تاب کہ دید ؛ بر آتش تیز موج آب کہ دید ؛ (اردو) الماس گلانا۔

الماس گون | اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف الماس رنگ کہ گذشت و بصفت تیغ مستعمل (اردو) دیکھو الماس رنگ۔

الماس نباتی | اصطلاح۔ بقول بہار و بحر از قبیل الماس شیرین نوعی از الماس۔ بہ تحقیق ما الماسی کہ رنگش سپید محض نباشد ہمچو مروارید (اردو) الماس کی ایک قسم کا نام الماس نباتی ہے جس کا رنگ مثل موتی کے میلا ہوتا ہے۔

الماس نشاندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی است (فیضی ؎) یاقوت ز دیدہ ام فشاندی ؛ الماس بہ سینہ ام نشاندی ؛ (اردو) الماس جڑنا۔ بٹھانا۔

الماس نہادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از سندی کہ پیش کردہ مصدر مرکب (الماس بر دل افگار نہادن) پیدا است کہ معنی آن تازہ کردن زخم است و بس (عرفی ؎) گر راہ بمرہم کدۂ عشق بیابی ؛ الماس بنہ بر دل افگار دگر ہیچ ؛ (اردو) الماس زخم پر چھڑکنا۔ زخم کو تازہ کرنا۔

الماس یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی حاصل کردن الماس است وبس (ظہیر مزوری ؎) الماس لطافت از کجا یافتہ ؛ کان لعل چنان بجیلہ بشکافتہ ؛ (اردو) الماس پانا۔

الم الم بقول برہان بضم دو ہمزہ و لام وسکون دوم میم گروہ گروہ و فوج فوج بود چہ الم بمعنی فوج دگروہ است - صاحبان بحر و سروری و ناصری ہم ذکر این کردہ اند و صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب تحت دستور پنجم (لغات غریبہ) بذیل (الام الام) این را آوردہ بخیال ما جزین نیست کہ مخفف الآم الام باشد کہ بجایش گذشت و صراحت ماخذش ہم ہمہ - انجا مذکور (اردو) دیکھو الام الام۔

الم داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رنج و غم داشتن و مبتلای آن بودن است (رفیع قزوینی ؎) گو کہ صید حرم گر شدم چہ غم دارم ؛ کہ از تغافل صیاد صد الم دارم ؛ (عرفی ؎) در وصل تو دانم دل عرفی المی داشت ؛ آخر بکنایت گلہ از شرم و ادب کرد ؛ (اردو) مبتلاے غم و الم ہونا۔

الم دیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رنج و غم کشیدن است (قاسمی گونا بادی ؎) ہمہ عاجزیم و الم دیدہ ایم ؛ ز بیداد دوران ستم دیدہ ایم ؛ (اردو) رنج و الم مین مبتلا ہونا۔

الم رسیدن استعمال - بمعنی رنج رسیدن است (انوری ؎) از تیغ تو ای بقای دولت ؛ منگر المی - سد فدا را ؛ (اردو) الم پہنچنا بقول امیر رنج پہنچنا ؛ (نواب مرزا شوق ؎) پہنچا ماں باپ سے اگر ہے الم ؛ اس کا کرنا نہ چاہئے تہین غم ؛

الم زدہ استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی اندوہناک دیگر کسی از محققین ذکر

این نکرد ولیکن موافق قیاس است ومعاصرین عجم استعمال این می کنند (اردو) الم زدہ غمزدہ

الم فزودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ شدن غم والم است - (شاپور طہرانی ؎) چہ درطرب کشاید زنوای عود مارا؟ کہ زہر ترانۂ او الم فزود ما را؟ (اردو) رنج وغم زیادہ ہونا -

المعنی فی بطن الشاعر | مثل - بقول بحر استعمال این درجائی کنند کہ معنی مبتی باعبارتی خوب دریافت نشود یا محض بی معنی باشد بہار گوید کہ عنصری دانش آوردہ کہ معاویہ لفظی گفتہ بود در نہایت فصاحت وبلاغت وپیچیدگی وقصد امتحان امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام داشت کہ آیا معنی آنرا می توانند برآورد یا نہ وازان لفظ خنجر برمی آمد وقتی کہ آن ابیات را پیش حضرت می فرستد بامعان نظر قصد او را فہمیدہ برگوشہ آن پارہ کاغذی نویسد کہ "المعنی فی بطن الشاعر" وازان روز مثل شد واستعمال این درجائی کنند کہ معنی مبتی وعبارتی خوب دریافت نشود یا آن محض بی معنی باشد انتہی مؤلف گوید کہ فارسیان ہمین مثل را بجائی زنند کہ معنی مقصود از الفاظ نبراید (اردو) صاحب امیر اللغات نے اسی مثل کا ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ شعر کے معنی شاعر کے دل مین لفظون سے ظاہر نہین ہوتے - جہان مکنون خاطر لفظون سے ظاہر نہین ہوتا وہان طنزاً کہتے ہین (انتہی) دکن مین ایسے ہی محل پر یہ مثل مستعمل ہے اور نیز یہ بھی کہ "آپ کا مطلب آپ ہی جانین"

الم کشیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف الم دیدن است کہ گذشت - (مفید بلخی ؎) زتو دور وبازمانی شود آرمیدہ خاطر چہ کہ زدرغ دل چو ہم الم کشیدہ باشی؟ (عرفی ؎) دلم زجور خسیسان الم کشد ورنہ بگیرد ستم مردم اصیل مرا؟ (اردو) مبتلا رنج وغم ہونا

م - افسوس ہے کہ مقدم مؤخر ہوا

(۱) الم گداختن (۲) الم گداز	استعمال - صاحب آصفی ذکر (۱) کردہ و بہار (۲) را آوردہ از معنی ساکت و سند ہر دو از کلام عرفی است (ے) آہ کہ طبل جنگ زد آنکہ بگاہ آشتی	چاشنی ستم و بہ لطف الم گداز را ۔ مؤلف گوید کہ (۱) یعنی کم کردن رنج و غم باشد و (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنی کم کنندہ رنج و الم (اردو) رنج و الم گھٹانا - رنج و غم کو گھٹانے والا - کم کرنے والا -
الموت	بقول برہان و جہانگیری بفتح اول و ثانی بروزن جبروت نام قلعہ ایست مشہور کہ مابین قزوین و گیلان واقع است و آنرا بسبب ارتفاعی کہ دارد آلہ موت گفتند یعنی عقاب آشیان چہ آلہ یعنی عقاب و آموت یعنی آشیان باشد و چون عقاب در جاہای بلند آشیان می کند آن قلعہ را بدین نام خواندند و بکثرت استعمال الموت شدہ گویند کہ در زمان سلطان ملک شاہ حسن صباح گرفت و مدتہا در تصرف ملاحدہ بود و تاریخ گرفتن آن نیز الموت است (یعنی ۴۸۷ھ) صاحب ناصری فرماید کہ از ترجمۂ وساتیر کہ ساسان پنجم کردہ مو در ا بمعنی عقاب آوردہ و تا و دال بیکدیگر تبدیل می یابد چنانکہ تودہ و توت اندرین صورت مو بمعنی عقاب و آلہ بمعنی خانہ باشد و الموت بمعنی خانہ عقاب چنانکہ صبای کاشانی گفتہ (ے) ماکیان را بود دشمن مخلب و منقار و دلی ۔ صید را مخلب و منقار بباید چون مود ۔ از خراطین و زخروب کسی خواست پرند کرم بایست ز ابریشم و برگش از تود ۔ و فرماید کہ مود انیست الا چیق کہ خانہ ایست از نی و چوب (عبد القادر نائنی ے) کراست قدرت آن کین حصار گردون را ۔ بجای خویش بدارد چو قلعۂ الموت ۔ صاحب رشیدی گوید کہ اصل این آلہ آموت بود یعنی عقاب آشیان زیرا کہ عقاب آشیان خود جای بلند می کند و این قلعہ نیز بر کوہ بلند واقع شدہ و بحوالہ آثار البلاد گفتہ

کہ آموت بمعنی تعلیم است وچون بادشاہی بجہت شکار عقابی براہ کوہ رفت ومقامی وسیع ومنیع دید قلعہ ساخت والموت نام کرد زیرا کہ بتعلیم عقاب در انجا رسید وبرین تقدیر آموت مخفف آموختہ باشد خان آرزو در سراج فرماید کہ قلعہ ایست در قہستان وبر آموت بمد ودہ اول ومیم قبل واو گوید کہ بمعنی آشیان جانوران شکاری وبقول بعض مطلق آشیانہ وازین مرکب است الموت کہ نام قلعہ ایست وآن مرکب از الہ کہ بمعنی عقاب است وآموت بمعنی آشیان وچون قلعہ مذکور در غایت ارتفاع بود وعقاب وغیرہ در قلل جبال آشیانہ می کنند بدین نام موسوم شد وبقول بعض مخفف آموخت کہ بہ رہنمائی عقاب قلعہ ساختند انتہی مؤلف عرض کند کہ صاحب برہان مود را بمعنی عقاب آوردہ وبقولش الہ بمعنی عقاب ہم آمدہ وہمین معنی در ممدودہ ہم گذشت۔ حاصل انیست کہ در وجہ تسمیہ این محققین نازک خیال طبع آزمائیہا کردہ اند وجا دارد کہ ما ہم کنیم ولیکن اگر ہوس است ہمین قدر بس است (اردو) الموت۔ ایک قلعہ کا نام جو قزوین اور گیلان کے درمیان واقع ہے۔

النجان بقول برہان وجامع وناصری بفتح اول وکسر ثانی وسکون نون وجیم بالف کشیدہ ونون دیگر زدہ نام الکہ ایست در صفاہان کہ برنج در انجا حاصل می شود وپشہ بسیار ہم دارد مؤلف گوید کہ لنجان بدون الف ہم بہمین معنی آمدہ وآنرا لنج آلو گویند چنانچہ در ممدودہ گذشت جا دارد کہ دران سرزمین ہمچون برنج پیدوار آلو ہم بزیادتی باشد وآنرا در وجہ تسمیہ دخلی باشد وبقول ناصری نام این الکہ بلنجان ہم ہست وجا دارد کہ مبدل برنجان باشد کہ رای مہملہ بہ لام بدل شود ہمچون چنار وچنال وتبدیل الف با بای موحدہ خلاف قیاس

صورت گرفتہ وجا دارد کہ اصل این النگان باشد کہ النگ سبزہ زار را گویند چنانکہ می آید
وکاف فارسی بہ جیم بدل شدہ النجان شد ہمچون لگام ولجام ومقام پیدا وار برنج را سبزہ
زار گفتن غلط نباشد کہ درنجہا زمین سرسبز بنظر می آید والف ونون آخر افادۂ معنی فاعلیت
می کند وجا دارد کہ زائد باشد ومی توانیم کہ برای جمع گیریم از قبیل درختان واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
(اردو) النجان۔ صفاہان مین ایک سرزمین کا نام ہے جہان چاول کی پیداوار ہے
اور مچھر کثرت سے ہین۔

النگ بقول برہان وسراج وجامع بفتح اوّل (۱) بمعنی دیواریکہ برای گرفتن قلعہ
ومحافظت خود سازند۔ صاحبان ناصری ورشیدی واجہانگیری درخاتمہ کتاب) بذیل
دستور پنجم (متعلق بہ لغات غریبہ) ذکر این کردہ اند وواضح صراحت کند کہ ہمین باشد
مورچال (خسرو ؎) پس پشتش النگ گل کشیدہ ؛ سپہ را در درون دل کشیدہ ؛ مازکر
این در ممدودہ بر معنی دوش کردہ ایم۔ صاحب ہفت بہر سہ معانی ۱ و ۲ و ۳ صراحت کاف
فارسی کردہ بخیال ما این لغت سنسکرت است بمعنی دیوار ودر ہند ہم بزبان ہندی ہمین
معنی دارد واستعمال این در اردو ہم ہمین معنی آمدہ لیکن صاحبان ساطع وامیر اللغات ونرہنگ آصفیہ
معنی این در ہندی بمعنی طرف وجانب وپہلو نوشتہ اند وصاحب آصفیہ بمعنی قطار ہم آورد و
ناسخ دہلوی گوید (؎) آئینہ خانۂ دل ویران ہے کیا وسیع ؛ سد سکندر ایک اسی کی النگ
ہے ؛ توانیم عرض کرد کہ معنی اصلی این در سنسکرت قطار باشد ومجازاً برای دیوار مستعمل شد
وفارسیان استعمالش بسبیل مجاز بمعنی دیواری کردند کہ برای محافظت خود سازند (اردو)

دیکھو النگ کے دوسرے معنی۔

(۲) النگ۔ بقول برہان وسراج وجامع جمعی کہ مردم بیرون قلعہ جا بجا بجہۃ نگرفتن قلعہ و مردم قلعہ بواسطہ محافظت قلعہ تعین کنند۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور پنجم (متعلق بہ لغات غریبہ) این را آوردہ ماذکر این در ممدودہ بر معنی سوم کردہ ایم خیال ما آنست کہ این معنی مجاز معنی قطار است کہ بضمن صراحت ماخذ بذیل معنی اول گذشت کہ صف مردم ہم قطار را ماند یا مجاز معنی دیوار کہ بہ نمبر (۱) مذکور شد کہ صف مردم ہم مشابہ دیواری است حیف است کہ سند این پیش نشد (اردو) دیکھو آلنگ کے تیسرے معنی۔

(۳) النگ۔ بقول برہان وناصری و دارستہ وسراج بضم اول سبزۂ زار و فرماید کہ بدین معنی ترکی باشد۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور پنجم (متعلق بہ لغات غریبہ) ذکر این کردہ (زلالی ؎) زپاس عدلش در چشم شیر بیشہ علوی ؛ چرد چو برۂ آہو برین النگ شاہ مؤلف گوید کہ ذکر این در ممدودہ بر معنی چہارم گذشت محققین ترکی زبان این را ترک کردہ اند ولیکن معاصرین ترک تصدیق این معنی کنند پس عجبی نیست کہ فارسیان ہمین لغت ترکی را استعمال کردہ باشند یا بالعکس آن (اردو) دیکھو آلنگ کے چوتھے معنی۔

(۴) النگ۔ بقول دارستہ بمعنی مطلق دیوار باغ و قصر ہم (مبرم شاہ قزوینی ؎) کونت در بہشت بو دموی در سرش ؛ در چشم اہل ذوق النگ در بہشت ؛ ماذکر این تعمیم بر معنی پنجم آلنگ در ممدودہ کردہ ایم۔ صاحب انند از ظہوری سند دہد کہ در صفت اسپ گفتہ (؎) چہ چمن ہا فگندہ از چمنی ؛ گشتہ تا در النگ دہر چمان ؛ مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ

کہ بر معنی اوّل کردہ ایم متعلق است باین معنی ہم (اردو) حصار۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر احاطہ۔ چار دیواری (اسیر ۵) شاد ہے دل قیدی زلف بت بے پیر کا نہ ہاتھ آیا ہے حصار عافیت زنجیر کا نہ

(۵) النگ۔ بقول خان آرزو در چراغ بضم اوّل وفتح دوم وسکون نون وکاف فارسی بمعنی صحرا باشد (تاثیر ۵) در عرصۂ باغ تختہ سنگی نہ افتادہ چو پشتہ در النگی نہ صاحب لغات ترکی آلنگ را بہ تفخیم ضمہ بمعنی دشت شیر آوردہ مؤلف عرض کند کہ جزین نیست کہ فارسیان واو علامت ضمہ را کہ در رسم الخط ترکی نوشتہ میشود ترک کردند و النگ را بضم اول بمعنی مطلق دشت وصحرا استعمال کردند کہ مفرس باشد (اردو) جنگل۔ بقول آصفیہ مذکر۔ دیکھو اغریوس۔

النگہ بقول برہان وناصری وجامع بفتح اول وثانی وسکون ثالث وفتح کاف شعلہ آتش را گویند۔ صاحب ہفت این را بکاف نوشتہ وصراحت نمی کند کہ عربی است یا فارسی وصاحب انند بکاف عربی گوید ولغت فارسی۔ بخیال ما کاف فارسی است فارسیان ہای نسبت بر لغت آلنگ زیادہ کردہ النگہ کردند ومعنی لفظی این منسوب بہ دیواری کہ برای محافظت لشکریان سازند وکنایہ از شعلہ کہ ہمچون دیوار بلند شود وبدان محافظت ہم کنند چنانکہ لشکریان اطراف خود برای محافظت دیواری کشند وگوی ہمچون خندق سازند ہمچنان آتش ہم روشن کنند تاکہ فاصل باشد میان خود ولشکر غنیم از ینجاست کہ آلنگ اگرچہ بمعنی دیوار است ولیکن بمعنی خندق وگوی ہم بمجاز مستعمل پس منسوب بہ دیوار مذکور را مجازاً

بمعنی شعلہ آتش گرفتن درست باشد و بکثرت استعمال مطلقا بمعنی شعلہ آتش استعمال یافت (اردو) شعلہ۔ مذکر۔

الٹی بقول برہان در رشیدی و جامع بفتح اول و سکون ثانی و کسر ثالث بہ تحتانی زدہ چوب بازوی دروازہ را گویند۔ صاحب ناصری گوید کہ ظن غالب است کہ این لغت ترکی است صاحب سروری بحوالہ تحفۃ السعادت ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی زبان باشد محققین ترکی ازین ساکت اند و جا دارد کہ مفرس گیریم از لغت سنسکرت الٹک کہ بقول صاحب ساطع بمعنی گوشہ و طرف و جانب آمدہ فارسیان کاف را بہ تحتانی بر خلاف قیاس بدل کردہ باشند و برای چوب بازوی در نام نہادہ باشند و بہتر آنست کہ اسم جامد فارسی زبان گیریم کہ تبدیل خلاف قیاس پسند خاطر مانیست فارسیان چار چوب در را دریواس گویند و ہندی آن چوکھٹ و ازین چار چوب چوب زیرین را آستان و فرودین نام است و چوب بازوی در را الٹی (اردو) چوکھٹ کی بازو کی لکڑی۔

الو بفتح اول و دوم و سکون واو معاصرین عجم شعلہ آتش را گویند۔ صاحب رشیدی بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ و بخیال ما جز این نیست کہ بر لفظ آل کہ در ترکی زبان بمعنی سرخ گذشت واو نسبت زیادہ کردہ آلو کردند و ممدودہ در استعمال بمقصورہ بدل شد و معنی لفظی این منسوب بہ سرخ و کنایہ از شعلہ آتش و جا دارد کہ فارسیان بر لغت ترکی کہ در سنسکرت بمعنی پرتو و شعلہ چراغ یا زبانہ آتش آمدہ اند چنانچہ صاحب ساطع ذکر این کردہ) الف وصلی زیادہ کردہ استعمال کردہ اند و این بہتر است از ماخذ اول الذکر (اردو)

لو - بقول آصفیه شعله آتش - دیکھو لفظ زرفام -

الوا بقول برہان وہفت وجہانگیری بروزن حلوا (۱) بمعنی باشد بسیار تلخ و آنرا بعربی صبر گویند و بہترین آن سقطری و (۲) نام شخصی کہ نیزہ رستم را برمیداشت و نیزہ دار او بودہ و باین دو معنی بکسر اوّل ہم آمدہ و بضم اول ہم (۳) ستارہ را گویند کہ بعربی کوکب خوانند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و دوم و سوم برای معنی اوّل سند دہد (۱) زکین و مہر او گردون نماید رنج و راحت را ؎ زقود لطف او دوران دہد الوا و حلوا را ؎ (فردوسی ۵۲) یکی کابلی بود الوا بنام ؎ سبک تیغ کین برکشید از نیام ؎ کجا نیزہ رستم او داشتی ؎ پس پشت او ہیچ نگذاشتی ؎ (سعد سلمان ۵۳) زبس بدائع چون بوستان پر از انوار ؎ زبس جواہر چون آسمان پر از الوا ؎ صاحب سروری ذکر معنی اوّل و دوم کردہ صاحب رشیدی نسبت معنی اوّل فرماید کہ نام درختی است معروف کہ عصارۂ آن صبر است و بذکر معنی سوم دوم را ترک کردہ و صاحب جامع ذکر معنی سوم نکرد - خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی اول ہمان است کہ از ابہندی ایلوا نامند و بذکر معنی دوم نسبت معنی سوم فرماید کہ صحیح بہ نون عوض لام آلوا باشد جمع نوا بمعنی منازل قمر (انتہی) صاحبان ناصری و رشیدی در سند معنی سوم پیروی خیال خان آرزو کردہ اند و در مصرع دوم سعد سلمان آلوا بنون صحیح خیال کردہ اند محققین نازک خیال خصوصاً خان آرزو در بعض لغات اصلاح دہد و بعض محققین در کلام استاد ان ہم ہمین قسم عمل کنند بخیال ما الوا بمعنی اول بالکسر باشد ہمان ایلوا کہ در ہندی دوا ہئیت بسیار تلخ مناسب طبع بر ایلوا فرماید کہ عصارہ نباتیکہ آن را در فارسی الوا و در عربی صبر نامند پس خیر این نیست

که فارسیان تحتانی را حذف کرده استعمال کردند وبسبب عدم علم از ماخذ بالفتح هم استعمال یافت پس این مفرس باشد وآلوا بمعنی دوم مجاز معنی سوم است که نیزه پردار رستم را ستاره نام کردند نظر بصفات وشهرت وپایهٔ بلندش حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که اصلش آلو لغت ترکی است که بقول صاحب کنز که محقق زبان ترک باشد بمعنی ستاره آمده فارسیان استعمالش بمقصوره کردند والف زاید در آخرش زیاده کرده آلوا ساختند واین هم مفرس باشد وسعد سلمان در کلام خود استعمال این کرده ومعنی مصرع دومش واضح تر است حیف است که صاحبان ناصری ورشیدی در کلامش اصلاح نامرغوب کنند یعنی آلوا را به نون دوم انوا قرار دهند وخان آرزو اصل لغت را اصلاح فرماید وصحیح به نون دوم انوا داند ویقول هر سه محققین انوا به نون دوم جمع نوء باشد ونوء بمعنی منازل قمر ویقول صاحب انند (عربی) بمعنی ستارهٔ مائل بغروب یا منزلی از منازل قمر وجمع آن انوا - پس ملاحظه باید کرد بمعنی شعر سعد سلمان که اگر این هر دو معنی را در مصرع دومش گیریم چه لطافت برمی خیزد - فتامل - بخیال ما هیچ ضرورت ندارد که اینجا دبنده کنیم اگرچه گنده باشد - از ماخذی که بالا گذشت مارا در صحت آلوا به لام دوم تاملی نیست وکار ما نیست که در کلام اهل زبان اصلاح دهیم صاحب محیط نسبت معنی اول فرماید که بالضم صبر را گویند وبر صبر گوید که این را به عبرانی صلوا وبه لاطینی الوس وایلوز وبترکی ازوا وبیونانی وروی الیا وبفارسی قدیم آلوا وعامه زرده وشبیا وباصفهانی جدور او بانگریزی ایلیوز وبهندی ایلوا وکالانامند آن عصارهٔ جامد نباتی باشد - طبع آن گرم وخشک در دوم مرکب القوی ومهل - مجفف ابدان ومنافع بسیار دارد (الخ)

(اردو) (۱) ایلوا۔ بقول امیر ہندی) مذکر۔ صبر۔ گھی کوار کے مغز کا خشک کیا ہوا عصارہ اور بقول بعض ایک درخت کا گوند نہایت تلخ۔ بدمزہ (۲) رستم کے نیزہ بردار کا نام آلوا تھا۔ (۳) ستارا۔ مذکر۔ دیکھو اختر کے پہلے معنی۔

الواط بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بفتح اوّل بمعنی مسخرہ باشد مؤلف گوید کہ ماخذ این لغت عرب لوط است کہ بقول منتخب بمعنی لگل رفتن در چیدن واندودن حوض وعمل قوم لوط کردن است (انتہی) معاصرین عجم بزیادت الف وصلی در اول و الف زاید بعد واو مفرس کردہ اند و بمعنی مسخرہ مستعمل دیگر ہیچ (اردو) مسخرہ۔ بقول صاحب منتہی (عربی) اسم مذکر وہ شخص جس پر ٹھٹھہ کیا جائے۔ ٹھٹھے باز۔ ظریف۔ وہ شخص کہ جس پر لوگ اور وہ لوگوں پر ہنسے۔

الوان بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بفتح اول (۱) بہ معنی رنگ کاری است مؤلف عرض کند کہ این لغت عرب است جمع لون (۲) بمعنی گوناگون ولیکن معاصرین عجم برخلاف قیاس استعمال این بمعنی رنگ کاری کردہ اند و استعمال شعرای فرس بمعنی حقیقی اوست (صائب ؎) قناعت کن بہ نان خشک تا بی آرزو گردی نہ کہ خواہشہای الوان است نعمت ہای الوان را۔ (اردو) (۱) رنگ کاری۔ رنگ سازی۔ موتث (۲) طرح طرح کے قسم قسم کے۔

الوان آمیختن استعمال۔ بمعنی جمع کردن اقسام بمعنی حقیقی است چنانکہ انوری گوید (؎ طبع نامیز دلی رحمتش الوان حدوث ؎ عقل نشناسد بی دفترش اکثر اقل۔ (اردو)

(۱۸۲۳)

مختلف اقسام کو ایک جگہ جمع کرنا۔

الوان خاتم سازی استعمال - مرکب اضافی است (۱) بمعنی اقسام خاتم سازی و معاصرین عجم (۲) بمعنی سنگ موسی استعمال کردہ اند و صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ و این تصرف در معنی بر خلاف قیاس و الفاظ

تعجب خیز است و قیاس ما بدریافت وجہ تسمیہ قاصر (اردو) (۱) قسم قسم کی کاریگری جو خاتم سازی میں کی جاے یعنی انگوٹھیوں کے بنانے میں اقسام کی کاریگری۔ مونث (۲) سنگ موسی۔ بقول آصفیہ (اسم مذکر) ایک قسم کا سیاہ خوش نما پتھر۔

الو بالو استعمال - بفتح اول در محاورہ معاصرین عجم قسمی است از میوہ - صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ در محمودہ گذشت و صراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم - محمودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آلو بالو۔

الوج بقول برہان و جامع و سراج بفتح اول و ضم ثانی و سکون واو و جیم نوعی از مخلصہ و آن رستنی باشد بسیار درشت و خشن و گل آن کبود و تخمش سیاہ در سنگستان و کوہستان ہا روید۔ صاحب محیط گوید کہ نوعی از مخلصہ و آنرا بفارسی کاز ریسک نامند و حیف است کہ صاحب محیط ذکر کاز ریسک نکردہ و بر کاز رک گوید کہ اسم آلوج است و بس و بر مخلصہ نوشتہ کہ از خوردنش خلاص و امان می یابند از سم افعی وغیرہ و آن نباتی است مختلف الانواع و بحسب مکانہا مختلف الشکل می باشد و تا ہفت قسم دیدہ اند و ہمہ با تلخی و گل ہمہ منکوس و شبیہ بہ مجمہ و آنرا بلغت اندلس محاجم نامند و قسیم مجم آن را ساق مربع و برگ مدور و مشقق و شبیہ بہ برگ

بادرنجبویہ و بی بو د طعم آن تلخ و این قسم در کوہ طرابلس و نواح آن از بلاد شام و نبت آن کوہستان و زمین ہای سخت و فرماید کہ بقول بعض مخلصہ راسہ نوع است یک نوع آن را شیرازی کاز ریک (بہر دو رای مہملہ) نامند و بفارسی بنبل شامی بالجملہ مزاج آن گرم و خشک در اوّل سوم و آشامیدن آن جہت رفع قولنج صعب و تحلیل اخلاط لزجہ و تقویت معدہ و جگر و طحال نافع و منافع بسیار دارد۔ صاحب مخزن ہم این را ترک کردہ و بقول صاحب انند الوج لغت فارسی است (الخ) (اردو) ایک پودے کا نام الوج۔ کازریلسیک۔ کازریک۔ بنبل شامی ہے جس کو مخلصہ کے اقسام سے ایک قسم کہا گیا ہے افسوس ہے کہ اس کا مشہور نام نہیں معلوم ہو سکا۔ یہ گرم و خشک ہے اور مرض قولنج کو دفع کرتا ہے اور معدہ اور جگر کے لئے مقوی۔

الوچہ معاصرین عجم بفتح اوّل و چہارم استعمال این کنند بمعنی ثمری کہ مشابہ آلو بخارا است۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ در ممدودہ گذشت ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است و بدین وجہ کہ قد این از آلو خرد تر باشد فارسیان کلمۂ چہ بر آخر آلو زیادہ کردہ اند کہ افادہ معنی تصغیر کند ہمچون باغچہ و طاقچہ۔ (اردو) دیکھو آلوچہ۔

الوداع بقول صاحب منتخب وداع لغت عرب است بالفتح بمعنی بدرود و الف لام در اولش بقاعدۂ عربی است فارسیان ہمین لغت عربی را با الف لام بر وقت رخصت و مفارقت استعمال کنند و با مصدر گفتن ہم کہ در ملحقات آید (ظہوری ۵) الفراق عقل

سلطان جنون لشکر کشید ؛ الوداع ای سرغرور حسن خنجر برکشید ؛ (اردو) الوداع - بقول امیر عربی - بمعنی رخصت (بحر سے) الوداع اے در و دیوار چلے ہم گھر سے ؛ قیس پہر نیکا نہیں یاد یہ بیما ہو کر ؛

الوداع گفتن استعمال - بقول صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی وداع کردن نجہار ماگفتن ہمان قسم است کہ بر آب گفتن ہمراہ

این کردہ ایم حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) الوداع کہنا - رخصت ہونا - رخصت کرنا -

الوط بضم اول و دوم بقول بہار رند و اوباش و فرماید کہ بعضی گویند ظاہرا جمع لوطی است از عالم رنود و صدور کہ جمع رند و صدر است و این قسم جمع عربی را فارسیان در الفاظ خود می آرند بلکہ لفظ فارسی را بر وزن عربی نیز استعمال کنند مثلاً اکوان و اکواس جمع کون و کس و نظائر این بسیار است و بالآخر گوید کہ درین تاس است چہ در رنود و صدور حرف را و صاد ہر کدام فاکلمہ است پس اصلی بود و ہمزہ الوط از حرف اصلی نیست پس جمع لوطی چہ طور درست باشد مگر آنکہ گوئیم کہ در لفظ تحریف شدہ و صحیح لوط بر وزن سقوط است بر قیاس ہنود کہ جمع ہندی است (انتہی) خان آرزو ہم در چراغ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ ہر دو محققین سند استعمال این پیش نکردہ اند و در استعمال معاصرین عجم الواط بمعنی مسخرہ گذشت و بس (اردو) اوباش - بقول امیر (عربی) بدچلن - آوارہ مزاج (قلق سے) کہیں ایسا نہو کہ یہ اوباش ؛ گھات سے کرتے ہوں ہماری تلاش ؛

الوند بقول سروری و برہان بر وزن و معنی اروند - نام کوہی است مؤلف گوید کہ ہمین لغت

درمدود ه هم گذشت و برخی از ماخذ هم همدرانجا و ماخذی دیگر برمعنی اول ارزند هم مذکور و بلحاظ آن این مبدل ارزند باشد که فارسیان رای مهمله را به لام بدل کنند همچون چخار و چخال صاحب ناصری گوید (ـــ) از ابر بهاری است زیس چشمه که جاری ؛ شد دامن این تل همه چون دامن الوند ؛ خان آرزو در سراج فرماید که گویند دوازده هزار چشمه از دامن این کوه برمی آید (اردو) دیکھوارزند۔

الہ | بقول برهان وجامع (۱) بفتح اول وبضم ثانی وظهور ها عقاب راگویند وآن پرنده ایست معروف که پرا ورا برتیر نصب کنند و باتشدید ثانی هم درست باشد و (۲) بفتح اول وثانی وخفای های هوز مقلّ ازرق باشد که صمغ مانند است خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی نسبت معنی دوم فرماید که بهندی آنرا گوگل خوانند بهر دو کاف فارسی - صاحب محیط برعقاب فرماید که بترکی قراقوش وبفارسی الّه و الّوه وبهندی قاب وگیده نامند و آن طائریست معروف بزرگ جثّه سیاه رنگ و از جمله طیور شکاریست گوشت آن گرم وخشک در دوّم وگویند در اول - جهت برودت وریاح ورطوبت نافع وقریب بگوشت گاو است واکتحال زهره آن جهت ابتدای نزول آب درچشم وحدت بصر وتقویت آن نافع ومنافع بسیار دارد (الخ) ونسبت معنی دوّم برمقل فرماید که به سریانی مقلا و برومی بذالیون و یونانی ماویقون و افلاطن و بترکی قاراه وبعربی نقفر وکور ومثل الیهود و به فارسی بوی جهودان وبهندی گوگل نامند وآن صمغ درختی است وبهترین آن ازرق وگویند که این صمغ درخت دوم است - طبع آن گرم در اول سوم وخشک در دوّم - محلل است حتی که خون جامد را دلیل

منضج کاسر ریاح ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف گوید کہ بمعنی دوم ہم لغت زبان فارسی است (اردو) (۱) عقاب - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - ایک سیاہ رنگ کے شکاری طاقتور بلند پرواز پرند کا نام جو آدمی کے برس دن کے بچہ تک کو اٹھا کر لیجاتا ہے ایک قسم کا گدھ (ناسخ ؎) نہ ملے گا کبھی شکار یقین ۔ گو عقاب گمان بلند ہوا ۔ (۲) گوگل - بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - ایک درخت کے گوند کا نام جو ذائقہ میں تلخ اور بہت سی قسم کا ہوتا ہے - ہندو لوگ اکثر اپنے دیوتاؤں کو اسکی دھونی دیا کرتے ہیں (شیخ باقر لکھنوی ؎) گوگل جلا کے سیکڑوں سفلی عمل پڑھے ۔ اس تک نہ دسترس کسی تدبیر سے ہوا ۔

الہام بکسر اوّل بقول صاحب منتخب لغت عربست بمعنی در دل افگندن وانچہ در دل فگند خدای تعالی خیر باشد یا شر - اما اکثر استعمال او در خیر باشد فارسیان بہ بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این کنند و برای معنی مصدری بامصدر کردن (انوری ؎) باچو تو صاحبقران بذکر نیرزد ۔ وین سخن الہام آسمان برین است ۔ (بدر چاچی ؎) محمد شاہ بن تغلق کہ چون بر تخت حکم آید ۔ کند الہام ربانی زراز غیب الہامش ۔ (اردو) الہام بقول امیر (عربی) مذکر - القا (بحر ؎) ہم ہیں شاگرد خدا اپنا عقیدہ ہے یہی ۔ بحر مصرع بھی نہ موزوں ہو جو الہام نہ ہو ۔

الہزل الذی یراد بہ الجد این بدیعہ ایست از بدائع کلام - صاحب حدائق فرماید کہ کلام بہ ہزل باشد امّا مراد ازان جد بود نہ ہزل چنانکہ (؎) از آخر کار عالم اندیشہ کنید ۔ ای سورکنان زمانم اندیشہ کنید ۔ باقبحۂ دنیا مکنید آمیزش ۔ از آتشک جہنم اندیشہ کنید ۔ اگرچہ

معنی این ہزل است ولیکن مفاد آن ہمہ حکمت مؤلف گوید کہ فارسیان از برای این نامی دیگر در فارسی زبان ندارند وہمین اسم عربی را استعمال کنند (اردو) الہزل الذی یراد بہ الجد۔ ایک صنعت کا نام ہے صنائع بلاغت سے جس کے معنی بادی النظر مین ٹھٹھول ہون اور مراد و مقصد حکیمانہ۔ مترجم حدائق نے اس کی ایک مثال دی ہے (ے) اہل دنیا کو خواہش زر ہے سدا ؛ اور سر مین خمار ہے ہمیشہ مے کا ؛ زر جیفہ ہے اور طالب اسکا ہے سگ اور بادہ ہے خون حیض زال دنیا ؛ ہمنے بھی ایک رباعی اسی صنعت مین لکھی ہے (ے) بک بک نہ کر و زبان سنبھالو صاحب ؛ دانت اپنے نہ اسطرح نکالو صاحب ؛ کڑوی نظر آتی ہے نصیحت لیکن ؛ شیرینی مطلب کا مزا لو صاحب ؛

الٰہی بہار گوید کہ کلمہ ایست کہ از جہت تیمن و تبرک ابتدا آن کنند خاصۃً در وقت مناجات و التماس دعا چنانچہ درین بیت جامی (ے) الٰہی غنچۂ امید بکشای ؛ گلی از روضۂ جاوید بنمای ؛ و فرماید کہ بعضی جا لفظ الٰہی محض برای یمن و برکت بی ملاحظۂ معنی اصلی یا بطریق تکرار آید بلکہ اختلاف خطاب و غیبت در یک کلام لازم آید چنانکہ نعمتخان عالی گوید (ے) بہ غیبت ہر کہ حق آشنائی رانگہدارد ؛ الٰہی ہر کجا باشد خدا باشد نگہدارش ؛ و فرماید کہ درین جا لفظ خدا از قبیل وضع مظہر بجای مضمر است و برین تقدیر معنی قول او (خدا باشد نگہدارش) تو باشی نگہدار او فافہم و تامل فانہ دقیق (انتہی) مؤلف عرض کند کہ بخیال ما ترجمۂ الٰہی خدای من و تکرار لفظ خدا در مصرع دوم محاورہ اہل زبان است وہمچنین درین مصرع (ع) کرم کردی الٰہی زندہ باشی ؛ لفظ الٰہی بجای (خدای من بکند) واقع شدہ و این ہم محاورہ اہل لسان

باشد وبس (اردو) الٰہی - بقول امیر - آمین یا ئی متکلم ہے - میرے اللہ - دعا یا بد دعا و تعجب وحیرت کے لئے (آتش ۵) الٰہی بازوئے قاتل مین زور دست قدرت ہے ؛ وردانی ہے اسی کے دم سے آب خشک خنجر مین ؛ (ظفر ۵) الٰہی دل گیا کیونکر نکل کانٹا سا حیران ہون ؛ نہ اک سوراخ سینہ مین نہ اک روزن بغل مین ہے ؛

الٰہی پناہ اصطلاح - بہار گوید کہ از قبیل حکمت پناہ باشد - چہ حکمت از روی موضوع منقسم می شود بسہ قسم (۱) اگر موضوع آن چیزیست کہ محتاج است بمادہ در خارج وتعقل طبعی است و (۲) اگر محتاج است در خارج اما محتاج در تعقل نیست ریاضیست و (۳) اگر در ہر دو یعنی در خارج وتعقل احتیاج بمادہ ندارد الٰہی است صاحب بحر فرماید کہ کسی کہ عالم علم حکمت باشد غفار سبحان آنرا الٰہی پناہ گویند والٰہی نام فنی از سہ فن حکمت کہ طبعی وریاضی والٰہی است (خواجہ نظامی ۵) زفرزانگان الٰہی پناہ ؛ صد وسیزدہ بود با او براہ ؛ ہمہ انجمن سای انجم شناس ؛ بہ تدبیر ہر شغل صاحب قیاس ؛ (اردو) حکیم علم حکمت کا عالم -

الیاا بقول صاحب ہفت بفتح اول وسکون لام وثناۃ تحتانیہ بالف کشیدہ وخطی صحرائی را گویند مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ ذکرش بر آلبا بہ بای موحدۂ سوم گذشت و اشارہ این ہم ہمدر انجا مذکور بخیال ما جزین نیست کہ غلطی کتابت البار االیا کرد - (اردو) دیکھو البا -

الیاس بقول برہان وہفت بکسر اول وسکون ثانی وتحتانی بالف کشیدہ وسین بی نقطہ نام پیغمبر یست مشہور او پسر زادہ سام بن نوح است وعم حضرت خضر و (۲) نام

پادشاہ خزر و گیلان است - صاحب ناصری بر معنی دوم قانع - صاحب مؤید این را بدلیل لغات فارسی آوردہ و صاحب انند این را لغت عرب گفتہ (ا ر د و) (۱) الیاس - بقول امیر ایک پیغمبر کا نام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوے یہ عمیز ابن ہارون علیہ السلام کے پوتے تھے - صاحب آصفیہ نے بھی اسکو لغت عربی کہا ہے (۲) الیاس - پادشاہ گیلان کا نام بھی ہے -

الیز بقول برہان بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون تحتانی و زای ہوز جفتہ و لکد انداختن اسپ و استر و سائر ستور باشد - صاحبان ناصری و جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ این ہمانست کہ در محدود و گذشت محدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است - اسم جامد فارسی زبان باشد بمعنی مطلق جفتہ و لکد چارپایان مرادف اسکیز (ا ر د و) دیکھو آلیز و اسکیز -

الف مقصورہ بامیم

ام بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) ضمیر متکلمست و مرکب استعمال کنند ہمچو جامہ ام و خانہ ام یعنی جامہ من و خانۂ من و بمعنی مراد و ہستم نیز آمدہ و (۲) بالکسر بمعنی این باشد ہمچو امروز و امسال یعنی این روز و این سال و (۳) بالضم و تشدید لغت عرب است بمعنی اصل و مادر - فارسیان استعمال این بترکیب عربی در بعضی الفاظ کنند چنانکہ در لغات آید - خان آرزو در سراج فرماید کہ بفتح اول ضمیر متکلم و بالکسر بمعنی این چنانکہ امسال و امروز و امشب و بدین سہ لفظ مخصوص و فرماید کہ بعضی ثقات اینہا را ہم نوشتہ اند و بعضی از متاخرین

امشام و امصبح نیز در اشعار خود آورده اند و این تصرف بیجا بلکه خطاست مؤلف عرض کند که آنچه محققین نازک خیال ام را بمعنی مرا نوشته اند درست نباشد و آنچه مجرد (م) بمعنی مرا آید مخفف ام نیست (هلالی ۵) چنان از پا فگند امروزم آن رفتار و قامت هم که فردا برنخیزم بلکه فردای قیامت هم پ نسبت معنی دوم عرض می شود که ام بالکسر مبدل ان بالکسر باشد و ان مخفف این که نون بمیم بدل شود همچون سنب و سم و پان و پام و انبه و امبه عجب است از خان آرزو که ام بالکسر را مخصوص کند باسه لفظ و حرف نهد بر متاخرین که چرا استعمال امشام و امصبح کردند مؤلف گوید که چه چیز مانع است و وجه تخصیص سه لفظ چیست

فتاکل (اردو) (۱) تیرا - جیسے میرا گھر - ہون - جیسے کھڑا ہون - (۲) اِس - جیسے اس گھڑی - اس سال (۳) اِس سمان - ہونٹ -

امامج بقول صاحب برہان بضم اول بروزن کحاج نوعی از آش آرد است و (۲) بفتح اول توده خاکی که نشانه تیر بران نهند و (۳) نشانه تیر و (۴) افزار بزریگران - صاحب ناصری فرماید که همان آماج که در محدوده گذشت صاحب سروری بمعنی دوم و چهارم قانع صاحب جامع معنی دوم را ترک کرد خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید که مخفف اوماج است و نسبت معنی سوم گوید که مشهور بعد و معنی دوم و چهارم را انگذاشت صاحب سوار السبیل این را بمعنی جای لعب و بازی و نشانه تیر معرب آماج فارسی گفته مؤلف عرض کند که اوماج بدین معنی در فارسی نیامده و محققین لسان عرب هم ازین ساکت - آماج در محدوده گذشت و لیکن معنی اول در انجا مذکور نیست و ما با خان آرزو اتفاق داریم که بمعنی اول مخفف اوماج است

آمی آید و آن لغت ترکی است و صاحب لغات ترکی ذکرش کرده که نوعی از طعام است فارسیان
بحذف و و بضم اول خوانند و بعبانی دیگر خود آماج اسم جامد فارسی باشد و مرادف آماج که در
محدودہ گذشت و صراحت هر سه معنی بالا همدرا نجا کرده ایم مقصورہ و ممدودہ چیزی نیست که
نتیجۂ لب و لهجۂ مقامی است و معنی حقیقی این توده خاک باشد مطلقا پس معنی دوم به تخصیص نشانه
تیر و نیز معنی سوم مجاز است و بدین وجه که بزرگران از آنچه خاص زمین را نشیار کنند و توده ها و ناهمواری
های آنرا بوسیله آن دفع کنند فارسیان آن آله را هم آماج نام کردند بمجاز (اردو) (۱)
ایک خاص قسم کی ترکی غذا جو آٹے سے بنائی جاتی ہے (۲) و (۳) و (۴) دیکھو آماج۔

امار | بالفتح بقول صاحب سمس و انند لغت فارسی است بمعنی ترجمه حساب و مرادف
آمار و آوار و آمارہ۔ صاحب انند فرماید که بالکسر لغت عربی است بمعنی فرمان مؤلف
عرض کند که ما صراحت کامل این در ممدودہ بر لفظ آوار کرده ایم و آمار و آمارہ هم گذشت و
بخیال ما اصل این آبار و آبارہ باشد که همین معنی گذشته است و آن اسم جامد فارسی است
و آمار و آوار بدل آن که بای موحده به میم و واو بدل شود همچون غرب و غرشم و آب و
آو۔ ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست که نتیجۂ لب و لهجۂ مقامی است پس ابار بمعنی حساب و ابارہ
به های نسبت بمعنی کاغذ حسابی که بوسیله آن رقوم یک باب و یک قسم را جمع کنند و همین خیال
بر معنی سوم آوار هم ظاهر کرده ایم که گذشت (اردو) دیکھو آوار کے تیسرے معنی۔

امار گیر | بفتح اول بقول صاحبان انند و موید همان آمارہ گیر که ذکرش در ممدودہ گذشت و ذکر ماخذ این بر آمار مذکور شد (اردو) دیکھو آمارہ گیر۔

اماره بقول برهان و ناصری و سروری و جامع بکسر اوّل بر وزن اشاره بمعنی حساب و شماره باشد - چه اماره گیر حساب گیرنده را گویند **مؤلّف** گوید که همان آمار است که در ممدوده گذشت و ذکر ماخذ این بر آمار مذکور شد (لبیبی ص) اگر خواهی سپاهش را شماره بیرون باید شد از حد اماره (اردو) دیکھو آمار -

اماره گیر اصطلاح - بقول صاحب بحر و اند بکسر اول بمعنی حساب گیرنده **مؤلّف** گوید که همان آمار گیر که در ممدوده گذشت و صراحت ماخذ این بر آمار (اردو) دیکھو آمار گیر -

امازیدن بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی آمیختن **مؤلّف** عرض کند که دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرده و بخیال مازای هتوز در این لفظ غلطی کتابت است و همان آماریدن به رای مهمله باشد که در ممدوده گذشت بمعنی حساب کردن باستقصا و اسم جامد این همان آمار و آمار است که بجایش مذکور شد ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است - انچه صاحب شمس این را بمعنی آمیختن نوشته ظاهرا التباس محض بیش نیست اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که مجازاً بدین معنی هم توان گرفت که اماره کاغذی حسابی را گویند که دران رقوم متفرقهٔ یک قسم را فراهم کرده میزانش دهند پس جاداد که مجازاً آماریدن را بمعنی آمیختن گیریم و اگر امازیدن را برای هوز چهارم صحیح دانیم - جا دارد که ماخذش آمیز باشد و این را مبدل آمیزیدن قرار دهیم که تحتانی اول بالف بدل شد همچون یرمغان و ارمغان (اردو) ملانا (حساب کرنا دیکھو آماریدن) و (آمیزیدن)

اماس بفتح اول بقول صاحب شمس معروف است که درم نیز خوانند - فرماید که لغت فارسی است **مؤلّف** گوید که همین لغت در ممدوده گذشت - ممدوده و مقصوره چیزی

نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو آماس۔

امّ الجیش اصطلاح - بقول بہار وبحر رایت مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عربی - مرکب اضافی کہ امّ بالضم وتشدید بمعنی مادر واصل ہر چیز بجایش گذشت وجیش بفتح اول بمعنی لشکر ومعنی لفظی این اصل یا مادر لشکر وکنایہ باشد برای رایت وعلم لشکر فارسیان قدیم ومعاصرین عجم استعمال این کنند (اردو) علم - بقول آصفیہ مذکر دیکھو اختر۔

امّ الخبائث اصطلاح - بقول بحر وبہار بمعنی شراب مؤلف گوید کہ مرکب از ہر دو لغت عربی است - مرکب اضافی کہ امّ بالضم وتشدید بمعنی اصل ومادر بجایش گذشت وخبائث جمع خبیثہ است کہ بمعنی پلید وناخوش باشد پس معنی لفظی این اصل یا مادر ناخوشی وخرابی باشد وکنایہ از شراب - فارسیان قدیم ومعاصرین عجم استعمال این کنند (حافظ شیرازی) آن تیغ دوش

کہ صوفی ام الخبائثش خواند ۔ اشہی لنا واحلی من قبلۃ العذاری ۔ (اردو) ام الخبائث بقول امیر شراب - مونث۔

امّ الدماغ اصطلاح - بقول بہار وبحر بمعنی پوست مغز مولف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عربی مرکب اضافی کہ امّ بالضم وتشدید بمعنی اصل ومادر بجایش گذشت ودماغ بمعنی مغز پس معنی لفظی این اصل یا مادر مغز باشد وکنایہ از پوست مغز کہ بقای دماغ بحالت صحیحہ واعتدال منحصر است بر وجود پوست فارسیان قدیم استعمال این کردہ اند وصاحب انند گوید کہ این کنایہ باشد از جای اعلای دماغ وآن جوفی است از استخوان وغشائیست صلب کہ محیط جوہر دماغ است (اردو) دماغ کا پوست یا سر پوش بالائی جس سے دماغ کی حفاظت متعلق ہے۔ مذکر۔

امّ الرزائل اصطلاح - بقول بحر وبہار بمعنی جہل است **مؤلف** گوید کہ ہردو لغت عرب و مرکب اضافی است یعنی ام بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و رذائل جمع رذیلہ و رذیلہ بقول صاحب قاموس بمعنی ضد فضیلہ - پس ام الرذایل بمعنی اصل یا مادر رذیلہ باشد فارسیان تصرف در املا یعنی بہ تبدیل ذال معجمہ بہ زای ہوّز ام الرزائل جہل را نام نہادند و این کنایہ باشد (اردو) جہل - بقول آصفیہ (عربی) اسم مونث - جہالت - بے علمی -

امّ الصبیان استعمال - بضم اول وکسر صاد مہملہ بقول صاحب بحر وبہار دو ارستہ نام مادر دیوان کہ اطفال را آسیب رساند و در کتب طبیہ صرعیست کہ باطفال عارض شود **مؤلف** گوید کہ مرکب است از ہردو لغت عرب - مرکب اضافی کہ ام بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت وصبیان جمع صبی وصبی بمعنی کودک کہ از شیر مادر باز نہ شدہ پس معنی لفظی این مادر شیرخواران وکنایہ از دیوی یا مرضی کہ شیرخواران را بخواب موت رساند یا آنقدر محبت باشیرخوار دارد کہ چون عارض شود نگذارد وجد انشود - فارسیان ہم استعمال این اصطلاح کنند (رضی)

ے) زنہار زتزویج نگردی شادان ۔ باشد غربی مایۂ راحت بجہان ۔ زن صاحب فرزند چو شد علت تست ۔ دشوار بود علاج ام الصبیان

(اردو) ام الصبیان - بقول امیر بچوں کی ایک بیماری جو صرع کی قسم سے ہے کہتے ہیں کہ مریض کے بالغ ہونے تک یہ عارضہ جاتا رہتا ہے اور اگر نہ گیا تو لا علاج ہوجاتا ہے (انتہی) **مؤلف** کا تجربہ یہ ہے کہ شیرخوار بچوں کے لئے یہ عارضہ مہلک اور بہت کم علاج پذیر ہے -

امّ الطریق اصطلاح - مرکب اضافی بقول بحر وبہار شارع عام را گویند **مؤلف** گوید کہ مرکب است از ہردو لغت عرب یعنی

که می آید و آن لغت ترکی است و صاحب لغات ترکی ذکرش کرده که نوعی از طعام است فارسیان بحذف واو بضم اول خوانند و بمجانی دیگر خود آماج اسم جامد فارسی باشد و مرادف آماج که در محدوده گذشت و صراحت هر سه معنی بالا همدرانجا کرده ایم مقصوره و ممدوده چیزی نیست که نتیجه لب و لهجه مقامی است و معنی حقیقی این توده خاک باشد مطلقا پس معنی دوم به تخصیص نشانه تیر و نیز معنی سوم مجاز است و بدین وجه که بزرگران از آله خاص زمین را شیار کنند و توده ها و خاکهای آنرا بوسیله آن دفع کنند فارسیان آن آله را هم آماج نام کردند مجاز (اردو) (۱) ایک خاص قسم کی ترکی غذا جو آٹے سے بنائی جاتی ہے (۲) و (۳) و (۴) دیکھو آماج۔

امار | بالفتح بقول صاحب شمس و اند لغت فارسی است بمعنی ترجمه حساب و مرادف آمار و آوار و آماره - صاحب اند فرماید که بالکسر لغت عربی است بمعنی فرمان مؤلف عرض کند که ما صراحت کامل این در محدوده بر لفظ آوار کرده ایم و آمار و آماره هم گذشت و بخیال ما اصل این آبار و آباره باشد که همین معنی گذشته است و آن اسم جامد فارسی است و آمار و آوار بدل آن که بای موحده به میم و واو بدل شود همچون غرب و غرشم و اب و او - ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجه لب و لهجه مقامی است پس ابار بمعنی حساب و ابارها نسبت بمعنی کاغذ حسابی که بوسیله آن رقوم یک باب و یک قسم را جمع کنند و همین خیال بر معنی سوم آوار هم ظاهر کرده ایم که گذشت (اردو) دیکھو آوار کے تیسرے معنی۔

امار گیر | بفتح اول بقول صاحبان اند و موید همان آماره گیر که ذکرش در محدوده گذشت و ذکر ماخذ این بر امار مذکور شد (اردو) دیکھو آمارہ گیر۔

اماره بقول برهان و ناصری و سروری و جامع بکسر اول بر وزن اشاره بمعنی حساب و شماره باشد - چه اماره گیر حساب گیرنده را گویند **مؤلف** گوید که همان آمار است که در ممدوده گذشت و ذکر ماخذ این بر آمار مذکور شد (لبیبی ؎) اگر خواهی سپاهش را شماره بیرون باید شد از حد اماره (اردو) دیکھو آمار -

اماره گیر اصطلاح - بقول صاحب بحر و اند بکسر اول بمعنی حساب گیرنده **مؤلف** گوید که همان آمار گیر که در ممدوده گذشت و صراحت ماخذ این بر آمار (اردو) دیکھو آمار گیر -

امازیدن بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی آمیختن **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و بخیال مازای هوز در این لفظ غلطی کتابت است و همان آماریدن به رای مهمله

باشد که در ممدوده گذشت بمعنی حساب کردن باستقصا و اصل جامد این همان آمار و آمار است که بجایش مذکور شد ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است - انچه صاحب شمس این را بمعنی آمیختن نوشته ظاهرا التباسش بیش نیست اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که مجازاً بدین معنی هم توان گرفت که اماره کاغذی حسابی را گویند که دران رقوم متفرقه یک قسم را فراهم کرده میزانش دهند پس جاداد که مجازاً آماریدن را بمعنی آمیختن گیریم و اگر آمازیدن را برای هوز چهارم صحیح دانیم - جا دارد که ماخذش آمیز باشد و این را بدل آمیزیدن قرار دهیم که تحتانی اول بالف بدل شد همچون یرمغان و ارمغان (اردو) طانا (حساب کرنا دیکھو آماریدن) و (آمیزیدن)

اماس بفتح اول بقول صاحب شمس معروف است که ورم نیز خوانند - فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** گوید که همین لغت در ممدوده گذشت - ممدوده و مقصوره چیزی

نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو آماس۔

امّ الجیش اصطلاح - بقول بہار وبحر رایت مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عربی - مرکب اضافی کہ امّ بالضم وتشدید بمعنی مادر واصل ہر چیز بجایش گذشت وجیش بفتح اول بمعنی لشکر ومعنی لفظی این اصل یا مادر لشکر وکنایہ باشد برای رایت وعلم لشکر فارسیان قدیم ومعاصرین عجم استعمال این کنند (اردو) علم - بقول آصفیہ مذکر دیکھو اختر۔

امّ الخبائث اصطلاح - بقول بحر وبہار بمعنی شراب مؤلف گوید کہ مرکب از ہر دو لغت عربی است - مرکب اضافی کہ امّ بالضم وتشدید بمعنی اصل ومادر بجایش گذشت وخبائث جمع خبیثہ است کہ بمعنی پلید وناخوش باشد پس معنی لفظی این اصل یا مادر ناخوشی وخرابی باشد وکنایہ از شراب - فارسیان قدیم ومعاصرین عجم استعمال این کنند (حافظ شیرازی) آن تلخ وش کہ صوفی ام الخبائثش خواند ؛ اشہی لنا واحلی من قبلۃ العذاری ؛ (اردو) ام الخبائث بقول امیر شراب - مونث۔

امّ الدماغ اصطلاح - بقول بہار وبحر بمعنی پوست مغز مولف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عربی مرکب اضافی کہ امّ بالضم وتشدید بمعنی اصل ومادر بجایش گذشت ودماغ بمعنی مغز پس معنی لفظی این اصل یا مادر مغز باشد وکنایہ از پوست مغز کہ بقای دماغ بحالت صحیحہ واعتدال منحصر است بر وجود پوست فارسیان قدیم استعمال این کردہ اند وصاحب انند گوید کہ این کنایہ باشد از جای اعلای دماغ وآں جوفی است از استخوان وغشا ایست صلب کہ محیط جوہر دماغ است (اردو) دماغ کا پوست یا سر پوش بالائی جس سے دماغ کی حفاظت متعلق ہے۔ مذکر۔

امّ الرزائل اصطلاح - بقول بحر وبہار بمعنی جہل است **مؤلف** گوید کہ ہر دو لغت عرب و مرکب اضافی است یعنی ام بالضم و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و رزائل جمع رذیلہ و رذیلہ بقول صاحب قاموس بمعنی ضد فضیلہ - پس ام الرزایل بمعنی اصل یا مادر رذیلہ باشد فارسیان تصرف در املا یعنی بہ تبدیل ذال معجمہ بہ زای ہوز ام الرزائل جہل را نام نہادند و این کنایہ باشد (اردو) جہل - بقول آصفیہ (عربی) اسم مونث - جہالت - بے علمی -

امّ الصبیان استعمال - بضم اول و کسر صاد مہملہ بقول صاحب بحر وبہار دو ارستہ نام مادر دیوان کہ اطفال را آسیب رساند و در کتب طبیہ صرعیست کہ باطفال عارض شود **مؤلف** گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب - مرکب اضافی کہ ام بالضم و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و صبیان جمع صبی و صبی بمعنی کودک کہ از شیر مادر باز نہ شدہ پس معنی لفظی این مادر شیر خواران و کنایہ از دیوی یا مرضی کہ شیر خواران را بخواب موت رساند یا آنقدر محبت با شیر خوار دارد کہ چون عارض شود نگذارد و جدا نشود - فارسیان ہم استعمال این اصطلاح کنند (راضی ؎) زہنار زتزویج نگردی شادان ۞ باشد غربی مایۂ راحت بجہان ۞ زن صاحب فرزند چو شد علت تست ۞ دشوار بود علاج ام الصبیان (اردو) ام الصبیان - بقول امیر بچون کی ایک بیماری جو صرع کی قسم سے ہے کہتے ہین کہ مریض کے بالغ ہونے تک یہ عارضہ جاتا رہتا ہے اور اگر نہ گیا تو لا علاج ہو جاتا ہے (انتہی) **مؤلف** کا تجربہ یہ ہے کہ شیر خوار بچون کے لئے یہ عارضہ مہلک اور بہت کم علاج پذیر ہے -

امّ الطریق اصطلاح - مرکب اضافی بقول بحر وبہار شارع عام را گویند **مؤلف** گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب یعنی

اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش در گذشت
و طریق بمعنی راہ پس معنی لفظی این اصل یا مادر راہ
و کنایہ از شارع عام کہ راہہای کوچک از ہمین شارع
تعلق دارد - فارسیان استعمال این کنند (اردو)
شارع عام - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر عام
راستہ - وہ سڑک جس پر عام لوگ چلیں شاہراہ

اُمّ الطعام | اصطلاح - مرکب اضافی -
بقول بحر و بہار (۱) گندم (۲) معدہ مؤلف
گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب کہ اُمّ بالضم
وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و طعام
بمعنی ہر چیز خوردنی پس معنی لفظی این اصل یا مادر غذا
و کنایہ باشد از گندم و معدہ - فارسیان استعمال
این کنند (اردو) (۱) گیہوں مذکر (۲) معدہ مذکر

اُمّ العلوم | اصطلاح - بقول بحر و انند بمعنی
علم صرف زیرا کہ مبدای اکثر علوم است مؤلف
گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب - یعنی
اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر - بجایش گذشت
و علوم جمع علم پس معنی لفظی این اصل یا مادر جمیع
علوم و کنایہ باشد از علم صرف کہ اصل ہمہ علوم
است فارسیان استعمال این کنند (اردو) علم
صرف - مذکر -

اُمّ الفضائل | اصطلاح - مرکب اضافی
بقول بحر و بہار بمعنی علم مطلقاً مولف گوید کہ
مرکب است از ہر دو لغت عرب یعنی اُمّ
بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت
و فضائل بالفتح جمع فضیلت است پس معنی
لفظی این اصل فضیلت ہا و کنایہ از علم باشد -
فارسیان استعمال این کنند (اردو) علم - مذکر

اُمّ القریٰ | اصطلاح - مرکب اضافی بقول
بحر و انند بضم قاف بمعنی مکہ معظمہ مؤلف گوید
کہ مرکب است از ہر دو لغت عربی کہ اُمّ بالضم
وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و قریٰ
بمقصورہ بمعنی دہ ہا جمع قریہ پس معنی لفظی این
اصل یا مادر قریہ ہا و کنایہ از مکہ معظمہ - فارسیان

استعمال این کنند (اردو) مکہ معظمہ جہان حرم محترم واقع ہے۔ مذکر۔

امّ الکتاب اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بہار (۱) لوح محفوظ (۲) سورہ فاتحہ (۳) آیات محکمات (۴) عقل اول و بقول بحر (۵) قرآن شریف ہم مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب کہ امّ بالضم و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و کتاب بالکسر بمعنی نوشتہ و نامہ پس معنی لفظی این اصل یا مادر تحریر باشد و کنایہ از ہر پنج معانی بالا فارسیان استعمال این کنند (اردو) (۱) لوح محفوظ۔ بقول آصفیہ (اسم مونث) وہ لازوال تختی جس پر خدای تعالی نے انسان کے تمام افعال شروع سے لیکر اخیر تک لکھ رکھے ہین اور اسی کے موافق ہوتا ہے (۲) سورہ فاتحہ۔ اسم مونث یہ

احمد (۳) آیات محکمات جو محمد و دہ مین گزرا (۴) عقل اول۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ وہ پہلا فرشتہ جو باقی نو فرشتون سے اول پیدا ہوا۔ جوہر اول۔ نور محمدی۔ جبرئیل۔ اس کا تفصیلی بیان ارلاس پر گزرا ہے۔ (۵) قرآن پاک۔ مذکر۔ کلام اللہ۔ وہ کلام الہی جو ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل و وارد ہوا۔

امّ النجوم اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول بحر و بہار (۱) کہکشان و (۲) آسمان مؤلف گوید کہ این مرکب است از ہر دو لغت عرب۔ امّ بالضم و تشدید بجایش گذشت و نجوم جمع نجم بمعنی ستارگان پس معنی لفظی این اصل یا مادر ستارگان باشد و کنایہ از کہکشان و آسمان فارسیان استعمال این کنند (اردو) (۱) کہکشان۔ بقول آصفیہ اسم مونث۔ دیکھو اژدہای فلک (۲) آسمان۔ مذکر۔ دیکھو آسمان

امالہ بکسر اول و فتح لام لغت عرب است۔ بقول صاحب منتخب بمعنی میل دادن۔ صاحب غیاث بحوالہ رسالہ عبد الواسع گوید کہ میل دادن چیزی را از جای او بسوی دیگر و باصطلاح

اہل عربی میل دادن فتحہ بسوی کسرہ بطرز یکہ الف صورت یای مجہول پیدا کند چنانچہ کتیب امالہ۔ کتاب و رکیب امالہ رکاب و فرمایند کہ در الفاظ فارسی نیز امالہ می آید چنانچہ آزر امالہ آزار و آبید امالہ آباد (اردو) امالہ۔ اصطلاح ہین فتحہ کو کسرہ کی جانب میل دینے کو کہتے ہین جس سے الف یا سے بدل جاتا ہے جیسے آباد کا امالہ آبید ہے اور آزار کا امالہ آزیر ہے۔

امام بکسر اول لغت عرب است بقول منتخب بمعنی پیشوا و راہنما و جانب قبلہ فارسیان استعمال این بمعنی پیشوا کنند و با الفاظ فارسی مرکب ہم سازند کہ در لحقات آید۔ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم ہم این را بہمین معنی استعمال کردہ اند (انوری ۵) تو تمامی با ثباتی لیک بدر آسمان ؎ از دو نقصان در تحیر این زخلف آن از امام ؎ (اردو) امام۔ بقول امیر (عربی) پیشوا۔ ہادی (رشک ۵) غم کونین ہے عبث اے رشک ؎ ہم علی سا امام رکھتے ہین ؎

امام زادۂ معتبر استعمال۔ مرکب توصیفی صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم برای اولاد ائمہ معصومین استعمال این کنند (اردو) سیّد۔ بقول آصفیہ۔ عربی اسم مذکر۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے حسنین کی اولاد

امام سجہ اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول بحر و وارستہ و بہار و تحقیق دانہ کلانی کہ واسطہ العقد تسبیح باشد (طاہر غنی ۵) شود براہ یقین پیر دستگیر مرا ؎ امام سجہ گر از خاک کربلا باشد ؎ (سید حسین خالص ۵) بر خود صلاح بستہ بود آری از صلاح ؎ ہرگز امام سجہ ندادند نماز چیست ؎ (اردو) تسبیح کا امام۔ سجہ کا امام۔ مذکر۔ امیر نے لفظ امام ہی پر لکھا ہے۔ تسبیح کا وہ لمبا دانہ جو سب

دانون سے الگ شمار دانون کے ساتھہ سری گنڈہا ہوتا ہے (اسیر ۵) کون مجمع سے اٹھ گیا یارب ؛ بزم تسبیح بے امام ہوئی ؛ (کیف ۵) ہجر ضمیر مین یاد خدا مین اگر کرون ؛ اشکون کا سبحہ لخت جگر کا امام ہو ؛

امام شہر اصطلاح - مرکب اضافی بمعنی محتسب - چنانکہ عرفی گوید (۵) ای خاک مست شو کہ زغیرت امام شہر ؛ سنگی بجام رند قدح نوش می زند ؛ (اردو) محتسب - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - حساب گیرندہ - وہ حاکم جو خلاف شرع باتون کی ممانعت کرے (ذوق ۵) محتسب گرچہ دل آزار ہے میخوارون کا ؛ دیکھے اک جام تو ہے یار الٰہی یارون کا ؛

امام مبین اصطلاح - مرکب توصیفی بقول بحر و آنند لوح محفوظ مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد و مرکب است از بہر دو لغت عرب کہ امام بالکسر بمعنی اوست کہ گذشت و مبین بضم اول بمعنی آشکارا کنندہ و آشکار شدہ باشد (اردو) لوح محفوظ - دیکھو ام الکتاب کے پہلے معنی -

امام ناطق اصطلاح - مرکب توصیفی بقول بحر و آنند و غیاث عبارت از امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ مؤلف عرض کند کہ این مرکب است بہر دو لغت عرب یعنی امام بمعنی پیشوا کہ بجایش گذشت و ناطق مخفف ناطق بحق و کنایہ از امام موصوف فارسیان ہم بہمین معنی استعمال این کنند (اردو) جعفر صادق رضی

امامون بقول برہان و ہفت با میم بروزن فلاطون بلغت یونانی دوائیست کہ او را بفارسی ماہو و بعربی حماما خوانند گرم و خشک است در دوم - بول را براند - صاحب محیط بر امامون فرماید کہ اسم حماماست و برحماما نوشتہ کہ اسم نبطی است و گویند سریانی و بیونانی امامون امومن و برومی اومون و بعربی ماہوح و بفارسی ماہور و بشیرازی مالو گویند و آن چند نوع می باشد

نوعی ازان نباتی است شجری چوب آن سرخ وخوشبو نوع دیگر مائی کہ در آبہا روید ونوعی دیگر بطی وبہترین آن نوع اول۔ بقول شیخ گرم وخشک در سوم وبعضی در دوم گفتہ اند مفرق ومنضج و دران قبض وتقطیع است وضماد آن بازیت انضاج اورام حارہ وتحلیل آنہا کند ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) صاحب جامع الادویہ نے حماما کا ذکر کیا ہے اور مشہور زمام کے خانے مین صفر ڈالا ہے۔ فرماتے ہین کہ ایک قسم کی گھانس ہے گرم وخشک دوسرے درجہ مین ورم جگر اور رحم اور نقرس کو مفید ہے۔

امان بقول بہار زہناری وبلہبی فرماید کہ بالفظ خواستن ودادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی امین بودن وامینی وزینہا رفارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند وبرای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در لحقات آید (انوری ۵) تا در ضمیر خلق نگردد کہ امر حق ؛ نزدیک ہر ضعیف وقوی با آمان رسید ؛ (اردو) امان۔ بقول امیر (عربی) مونث۔ پناہ (داغ ۵) کردن مین عرض اگر جان کی امان پاؤن ؛ کہون پتے کی اگر قہر سے پناہ ملے ؛

امان بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی محفوظ ودر پناہ داشتن است ووعدہ کردن بہ عفو (قاسمی گونابادی ۵) چو عمرم امان بخشد از کلک راز ؛ بعمر ابد سازمت سرفراز ؛ (اردو) امان دینا۔ بقول امیر پناہ دینا (اسیر ۵) عالم کو فلک چین کہان دیتا ہے ؛ مشکل سے کوئی دم بہی امان دیتا ہی ؛ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ امان بخشنا بہی کہہ سکتے ہین۔

امان بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

کردہ کہ بمعنی مہلت بودن است کہ مہلت مجازا بمعنی پناہ باشد (اسیری مشہدی ؎) درعہد خویش مرحلہ پیمای عشق را ؛ چندان امان نبود کہ خاری زپا کشد ؛ (اردو) مہلت ہونا امان ہونا۔ مہلت ملنا۔

(۱) امان پذیر | استعمال - صاحب آصفی (۲) راآوردہ

(۲) امان پذیر فتن

کہ بمعنی حاصل کردن امان است و (۱) بقول بہار معروف و مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است از (۲) (خسرو ؎) یا دماہ کہ در ضمیر پوشد وان امانت امان پذیر بود ؛ (اردو) (۱) امان پذیر اردو میں بھی کہ سکتے ہیں (۲) امان پانا امان حاصل کرنا دماغ ؎) پائی ہے امان کس نے تری تیغ نظر سے ؛ قربان ہو صید حرم اور زیادہ

امانت بفتح اول و دوم و چہارم بقول بہار بمعنی امان مؤلف گوید کہ لغت عرب است و بقول منتخب انچہ بکسی سپارند و امین بودن (انتہی) فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (ظہوری ؎) درامانت نیست با احباب از من دوستی ؛ مہر او را چون توانم صرف انسان ساختن ؛ (حافظ شیراز ؎) آسمان بار امانت نتوانست کشید ؛ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ؛ (اردو) امانت بقول امیر (عربی) مونث جو چیز سپرد کی گئی ہو اوسکی پوری نگہداشت کرنا۔ اور اس چیز کو بھی کہتے ہیں جو بطور امانت رکھوائی جاتی ہے (رند ؎) رکھا ہے امانت کی طرح مجھکو زمین نے ؛ میلا نہیں ہونے دیا تار کفن تک ؛

امان جستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ جستن است (مسعود سعد جرجانی ؎) حسام تست اجل فوراجل کہ جست امان ؛ سنان تست قضا وز قضا کہ یافت فرار ؛

(عرفی ؎) داغی کہ امان جوید ازان سینۂ دوزخ ؛ در باغ محبت مثر نیم رس ماست ؛ (اردو) امان چاہنا - امیر نے امان مانگنا پر لکھا ہے بمعنی پناہ مانگنا (رند ؎) ہے کون بچائے جو ترے قہر سے یارب ؛ تجھ سے ہی امان مانگتا ہون تیرے غضب سے ؛

امان خواستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف امان جستن است (حافظ شیرازی ؎) دلم ز نرگس ساقی امان نخواست بجان ؛ چرا کہ شیوۂ آن ترک دل سیہ دانست ؛ (اردو) دیکھو امان جستن -

امان دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ دادن است و مرادف امان بخشیدن کہ گذشت (مخلص کاشی ؎) فغان کہ غمزۂ بیداد او نداد امان ؛ کہ آن دو نرگس بیمار را کنم دیدن ؛ (اردو) امان دینا - بقول امیر پناہ دینا - دیکھو امان بخشیدن -

امان داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ داشتن و در پناہ داشتن بودن است (حزین ؎) نسیم آسا امان از آفت و ماندگی دارد ؛ تواند گر کسی بر داشت بار ناتوانی را ؛ (اردو) امان مین ہونا - پناہ مین ہونا -

امان ساختن استعمال - بمعنی امان قرار دادن است چنانکہ ظہوری گوید (؎) می من و امان ساختہ خوف و خطرم را ؛ مستی شدہ خوش محتسبی شور و شرم را ؛ (اردو) امان قرار دینا -

امانی بقول صاحب انند بہ تخفیف یا بمعنی منسوب بہ امان کہ بمعنی امن است و ہم منسوب بہ امانت بحذف تا ی فوقانی - صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ حیف است کہ سندی پیش نکرد ولیکن موافق قیاس است (اردو) امان مین آیا ہوا - امانت رکھی ہوئی چیز -

امان یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر

(۱۲۲۵)

این کردہ کہ بمعنی حاصل کردن امان و پناہ باشد (صفی یزدی ؎) نہ یکی روز زوصل تو نشان یافتہ ایم ؛ نہ یکی شب ز فراق تو امان یافتہ ایم ؛ (اردو) امان پانا - پناہ حاصل کرنا - دیکھو امان یافتن

امتحان بقول بہار بمعنی آزمودن فرماید کہ با لفظ داشتن و کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب است بکسر اوّل و سوم بقول منتخب آزمودن فارسیان استعمال این بمعنی آزمایش کنند کہ حاصل بالمصدر است و برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) بارہا در امتحان دم ریخت است ؛ تیغ خون مرگ در خفتان دل ؛ (اردو) امتحان - بقول امیر - عربی - مذکر آزمایش - جانچ (وزیر ؎) ہر رگ و پے مین سمائے ہو تمہین کہینچو نہ تیغ ؛ امتحان میرا تمہارا امتحان ہو جائیگا ؛

امتحان داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امتحان کردن است و داشتن بمعنی کردن ہم آمدہ (بیدل ؎) دماغ خون من چون اشک زنگی بر نمی تابد ؛ گر استغنا نگیرد دست و تیغت امتحان دارد ؛ (اردو) امتحان کرنا -

امتحان کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی آزمایش کردن است (ظہوری ؎) عیار گیری شاہش فزودہ قیمت قدرش ؛ بکورۂ غم و شادیش امتحان کرد است ؛ (اردو) امتحان کرنا - بقول امیر جانچنا - آزمانا (داغ ؎) امتحان کر کے تر اصاف پشیمان ہوے بنہ ہمنے جانا تہا کہ غیرون سے بہی کینا ہو گا ؛

امتداد بکسر اوّل و سوم لغت عرب است بقول منتخب بمعنی کشیدہ شدن و بلند بالا شدن - فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی درازی استعمال کنند و برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (انوری ؎) باقی بدوامی کہ امتدادش ؛

چون عمر ابدی کنار باشد ؛ (ولہ ؎) از شہور و سنین دور تو باد ؛ طول ایام و امتداد دہور ؛ (اردو) درازی - مونث - بمعنی طوالت -

امتداد داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی طوالت داشتن است (نثر حزین اصفہانی) تا دو سال امتداد داشت" (اردو) طول کھینچنا (طول پکڑنا - بقول آصفیہ عرصہ کھینچنا بڑھ جانا) طویل ہونا -

امتداد یافتن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی گذشتن است (نثر حزین اصفہانی) این حادثہ قریب بہ پنجاہ امتداد یافت (اردو) گزرنا -

امتزاج | بقول بہار آمیختہ شدن چیزی بہ چیزی فرماید کہ بالفظ افتادن مستعمل مؤلف گوید کہ بکسر اوّل و سوّم لغت عرب است - صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی آمیزش و موافقت و اختلاط کنند و برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (ظہوری ؎) آب با آتش ندارد آشتی ؛ امتزاج خاک و باد ما بدہ ؛ (انوری ؎) تا ہفت سپہر و چار طبعند ؛ آمیختہ ز امتزاج باہم ؛ بادات بقای عز و اقبال ؛ بیش از رقم حروف معجم ؛ (اردو) موافقت (مونث) میل - ملاپ - دیکھو اختلاط - آمیزش -

امتزاج افتادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی واقع شدن آمیزش و آمیزہ باشد (سلمان ساوجی ؎) با ہوای خاک کویت بود مارا اتصال ؛ پیشتر زان کامتزاج افتد میان ما و طین ؛ (اردو) میل ملاپ ہونا -

امتزاج دادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی اختلاط و موافقت پیدا کردن است (حزین اصفہانی ؎) لطفت میان

معجز و سحر امتزاج داد ؛ لعلت میان آتش و آب اقتران دہد ؛ (اردو) موافق کرنا ملانا - اختلاط پیدا کرنا -

امت عشق | اصطلاح - مرکب اضافی - مرادف امت مجنون کہ می آید (عرفی ۵) یا بد ہمہ عاشق شد اگر امت عشقی ؛ راضی نشود عشق بآلایش آفت (اردو) دیکھو امت مجنون -

(۱۹۲۶)

امتلا | بقول بہار بمعنی پر شدن و فرماید کہ بالفظ زدن و کردن بمعنی ہیضہ زدن مستعمل **مؤلف** گوید کہ بکسر اوّل و سوم لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این معنی پری معدہ کنند و برای معنی مصدری با مصادر فارسی مرکب سازند کہ در لحقات آید (انوری ۵) کرمش آزر اکہ فاقہ زدہ است ؛ ز امتلا اندر افگند بفواق ؛ (اردو) امتلا - بقول امیر (عربی) مذکر خلا کی ضد معدے کا غذا سے یا بدن کا مادّے سے بھرا ہونا اور کہیں سوے ہضم کے معنی میں آتا ہے (فقرہ امیر) غذا اسوقت ہی نہ ہو تو بہتر ہے اسی نبض میں امتلا باقی ہے (منیر ۵) روزے رہا کر رکھکر کیا کیا جا رہا ہے ؛ ڈر امتلا کا ہو تو قسمین نہ کھاے واعظ ؛

امتلا داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پری و سیری داشتن و در عرب بہ قی بودن (ظہوری ۵) بر و ناصح چین خان نصیحت ؛ کہ گوشم امتلاے پند دارد ؛ (اردو) معدہ بھرا ہونا متلی ہونا -

امتلا زدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی ہیضہ زدن است و بہار بر لفظ امتلا ہم ہمین معنی بیان کردہ صاحب بحر و (خان آرزو در چراغ) گوید کہ ہیضہ زدن و صاحب مرض امتلا شدن - سند ہر سہ از کلام

زلالی خوانساری است (ے) بقتل صد اجل نوعی صلا زد ؛ که جان از برق خنجر امتلا زد ؛ مؤلف گوید که بخیال ما مرادف معنی امتلا داشتن است که گذشت (اردو) دیکھو امتلا داشتن ۔

امتلا کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده بهار بر لفظ امتلا این را بمعنی هیضه کرده این نوشته و بخیال ما مرادف امتلا داشتن که گذشت (طالب آملی ے) زجام درد چندان می کشیدم کز هوس ماندم ؛ ز تیغ فقر چندان زخم خوردم کا متلا کردم ؛ (اردو) دیکھو امتلا داشتن ۔

امت مجنون اصطلاح ۔ بقول بحر بمعنی عاشقان و دیوانگان بهار گوید که پیروان مجنون که عبارت از عاشق پیشگان است مؤلف گوید که عشق پیشگان یا عاشقی پیشگان باقی حال این کنایه ایست از قبیل امت عشق که گذشت (رضی دانش ے) گناه امت مجنون فرشته ننویسد ؛ قلمروی چو سواد مجنون نمی باشد ؛ (ولہ ے) نیست در محشر حابی باگنهگاران عشق ؛ چشم لیلی عذر خواه امت مجنون بس است ؛ (اردو) عاشق ۔ مذکر ۔

امتیاز بقول بهار بمعنی جدا شدن مؤلف گوید که بکسر اول و سوم لغت عرب است صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این (۱) بمعنی فرق و تفاوت و تمیز و تفوق کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در لحقات آید (ظهوری ے) خوار تر از خودی نمی بینم ؛ نازش از امتیازی رسیدم ؛ (ولہ ع) شود زاهل نیاز امتیاز من معلوم ؛ (ولہ ے) بد دستی چو ظهوری دگر نمی باشد ؛ گواه خصم چه دعوای امتیاز کند ؛ معاصرین عجم (۲) بمعنی اجازت هم استعمال کنند که آزاد انگلیسی زبان لائسنس نامند ۔ صاحب بول چال بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار ذکر این کرده (اردو) (۱) امتیاز ۔ بقول امیر (عربی) فرق تمیز ۔ تفوق تعلی (نامسخ

امتیاز حق و باطل خود ستاؤں کو کہاں ؛ کیوں نہ فرعون ایک سمجھے سحر اور اعجاز کو ؛ (آتش ؎) چنکر کیا ہے قتل مجھے تیغ یار نے ؛ کشتہ ہے دل مرا شرف امتیاز کا ؛ (۲) پروانہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ حکمنامہ۔ اجازت نامہ۔ فرمان شاہی لیسنس۔ پاس وغیرہ۔

امتیاز بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی تفاوت و فرق بودن است (شوکت بخاری ؎) نباشد آستین و ساعد او بسکہ شد از آستین پیدا ؛ (اردو) امتیاز ہونا۔ امتیاز رہنا

امتیاز دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی فرق و تفاوت پیدا کردن و ترجیح و تفوق دادن و معزز کردن (کلیم ہمدانی ؎) کج نظر سود و زیان را امتیازی داده است ؛ ہر چہ را احول دو می بیند بر دانا یکی است ؛ (مخلص کاشی ؎) ای شہ ملک دلبری عرض سپاہ نازدہ ؛ میکدۂ فرنگ را بر حرم امتیاز دہ ؛ (عرفی ؎) ای دل سادہ گفتمت نام وفا مبر معنون ؛ مرہم داغ خویش را از نمک امتیاز دہ ؛ (اردو) فرق پیدا کرنا۔ امتیاز دینا۔ امتیاز عطا کرنا۔ عزت بخشنا۔

امتیاز داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی تفاوت و فرق داشتن است (حاجی گیلانی ؎) کفن دزد از سخن دزد امتیاز فاحشی دارد ؛ کہ آن پیراہن تن می برد این جامۂ جان را ؛ (اردو) فرق رکھنا۔ تفاوت رکھنا۔

امتیاز دیدن استعمال۔ بمعنی اندازہ کردن امتیاز و تفوق و فرق کردن چنانکہ ظہوری گوید (؎) بقدر بینش خود ہر کسی ثنا سد حسن ؛ بہ بین بہ دولت عشق خود امتیاز مرا ؛ (اردو) عزت دینا تمیز کرنا۔

امتیاز فتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

(۱۸۷)

کردہ کہ بہ معنی واقع شدن امتیاز است (حزین اصفہانی ؎) درین دیار بجال ہنر کہ پردازد فتاد در عدم آباد امتیاز اینجا؛ (اردو) امتیاز واقع ہونا۔

امتیاز کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی فرق کردن است مؤلف گوید کہ سندی کہ او پیش کردہ است متعلق بہ (از ہم امتیاز کردن) است کہ بجایش گذشت و مابرای این سندی از ظہوری یافتہ ایم (؎) ہمین برنگ و نزاکت چہ امتیاز کنی؛ بگلی درین چمنستان مگر بہ بوی توہست؛ (اردو) امتیاز کرنا۔ فرق کرنا۔

امتیاز یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی ممیز شدن و تفوق حاصل کردن است (منشی اصفہانی نثر) منسوبان این خاندان باین افسر گرامی از سائر الناس امتیاز یافتہ۔" (اردو) امتیاز حاصل کرنا۔ تفوق حاصل کرنا۔

امختہ | بقول صاحب نوادر و موارد کہ بضمن مصدر آموختن نوشتہ مخفف آموختہ کہ اسم مفعول آموختن است اگرچہ سند استعمال پیش نہ شد ولیکن بعید از قیاس نیست کہ فارسیان واو را حذف کنند ہمچون ہوشیار و ہشار و خاموش و خامش ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است (اردو) آموختہ۔ بقول امیر (فارسی) مذکر آموختن سے اسم مفعول۔ پڑھا ہوا۔ پچھلا سبق

امد | بقول برہان و ناصری و جہانگیری و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی و دال ابجد بمعنی ہنگام و زمان و موسم باشد (حکیم سوزنی ؎) این دستگاہ لقمۂ تو دیر برنداشت؛ امد جدائی آمد و شد دستگاہ شک؛ مولف عرض کند کہ این لغت عرب است بہ فتحتین و بقول منتخب بمعنی غایت مدت و نہایت عمر نجیال ما جزین نیست کہ فارسیان فتح میم را بہ سکون بدل کردہ بہ معنی ہنگام و وقت استعمال کردہ اند (اردو) زمانہ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ وقت ہنگام عرصہ مدت

امداد بقول بہار مدد کردن و آب دادن چیزی را فرماید کہ بانفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عربست بکسر اوّل - صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مدد کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (صائب ۵) سپہر سفلہ کہ باشد کہ دست من گیرد بہ زخاک مرد بامداد و مرد برخیزد ؛ (اردو) امداد - بقول امیر (عربی) مؤنث - مدد (کیف ۵) زاہدوں نے مجھے کعبے کی طرف کھینچا ہے ؛ اے بتو بحر خدا تم مری امداد کرو ؛

امداد شدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل شدن مدد باشد (آرزو ۵) خاک رہ سرو قدان می شوم گر شود امداد زبخت بلند ؛ (اردو) مدد ہونا امداد پانا ہی کہ سکتے ہین (اسیر ۵) پائی جو فقیر سے یہ امداد ؛ آیا ہین غریب خانہ مین شاد ؛

امداد کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی مدد کردن است (نہانی شہرتی ۵) سرمہ سا نرگس بتی کو تا کند امداد ما ؛ ذرہ دور خموشی می رسد فریاد ما ؛ (اردو) امداد کرنا - بقول امیر مدد کرنا (سودا ۵) شاہ مردان تری امداد کرین گے سودا ؛ باندھے چلکے جو تیرا ہو عدو ہاتھون ہاتھ ؛

امر بقول آصفی بالفتح کار و واقعہ و فرمودن و فرمان مؤلف گوید کہ لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان (۱) بمعنی حکم استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و (۲) در اصطلاح صرف بقول صاحب قوانین عبارت از فعلیست کہ موضوع بود برای فرمودن کاری بکسی - پس این کس مامور اگر

مخاطب باشد آن فعل بامر مخاطب موسوم گردد چنانکہ خور و بر و اگر از غائب یا متکلم بود بہر دو صورت بامر غائب نامیدہ شود و اشتقاق صیغۂ واحد امر مخاطب معروف و مجہول نزد بعضی از صیغۂ واحد مخاطب مضارع مثبت معروف و مجہول و نزد بعضی از صیغۂ واحد غائب ہمین فعل معروف و مجہول است بحذف حرف آخر و اسکان ماقبلش و چون ماقبل را کسرہ دادہ ضمیر جمع مخاطب بدان متصل سازند صیغۂ جمع آن حاصل گردد و آوردن بای زائد مکسور یا مضموم بلحاظ قانون معلوم بر ہر صیغہ امر مستحسن است مگر بر آن صیغہا کہ بحرف بر یا در و نحو ہما مصدر باشند مانند برخیز و در آمیز ہمچنین زیادت آن با بر لفظ باش مستحسن نباشد بلکہ مخل فصاحت و فرماید کہ ہرگاہ لفظ فی یا ہمی بر صیغہای اینگونہ امر بعد حذف با داخل شود معنی آن را بطریق تاکید بدوام و استمرار مقید سازد بنا برین چنین امر را امر مدامی نامند چنانکہ "کسبی می کن تا کاہل نگردی" و "روزی از خدا میدان تا کافر نشوی" و گاہی معنی امر مدامی از آوردن بای مختفی و لفظ باش در آخر صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق مثبت معروف حاصل گردد چنانکہ خوردہ باش و کردہ باش (الخ) مؤلف عرض کند کہ در فارسی زبان فعل امر حقیقی - امر حاضر است و بس آنانکہ در فارسی ذکر امر غائب کردہ اند اتباع قواعد عربی ساختہ اند و حقیقت اینست کہ امر غائب چیزی نیست و نامش مضارع است و بس چنانکہ "زید را بگو کہ این کار بکند" پس کند درین مثال مضارع است نہ امر - قاتل (اردو) (۱) امر - بقول امیر - عربی - مذکر - حکم - (صبا ۵) امر آکہ آیۂ موتو ہے اے صبا مرنے پہ پیشتر سے بندھی پیشتر کمر (۲) امر بقول امیر قواعد صرف مین

اوس فعل کو کہتے ہین جو حکم پر دلالت کرے - جیسے آو - جاو - لکھہ - پڑھہ -

امرا بقول برہان بفتح اول وثانی وراے بی نقطہ بالف کشیدہ بمعنے ثروتمند و پاثروت (۱) شراب انگوری باشد ولیکون ثانی (۲) خر الاغ را گویند - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بدیل دستور چہارم ذکر ہر دو معنی بالا کردہ بہار گوید کہ (۳) جمع امیر و فارسیان بجای مفرد استعمال نمایند - **مؤلف** عرض کند کہ این لغت عرب است بضم اول وفتح میم (دالہ ہروی ؎)

وین باختہ دہیچ بکف نامدہ دنیا ؛ با اہل جہنی ابارت امرایان ؛ بخیال ما فارسیان جمع عربی را بقاعدہ خود باز جمع کنند از قبیل جمع الجموع و این ہم از ان قبیل است کہ امرا را امرایان کردند و ازین لازم نیاید کہ امرا را در فارسی زبان بمعنی واحد خیال کنیم - بہار بر ادعای خود از کلام حکیم الملک محمد حسین شہرت استناد کردہ باشد (؎) از حسرت منصب جگرم خون شدہ باشد در خاطر اگر داشتہ باشیم امراشم ؛ بہار (امراشم) را مخفف (امراشوم) قیاس کردہ خیال ما بر خلاف اوست - یعنی شم بقول منتخب لغت عرب است بالضم بمعنی چیزہای بلند - پس (امراشم) قلب اضافت (شم امرا) بمعنی مدارج امرا و در اینجا امرا بمعنی حقیقی خود است یعنی امیران - فضائل (اردو) (۱) شراب - مونث (۲) وہ گدہا جو ٹپہ رسان کی سواری کے لئے متعین ہو - دیکھو الاغ کے دوسرے معنی (۳) امرا - بقول امیر - امیر کی جمع - عمائد - ارکین سلطنت (منیر ؎) معمور اگر عیش محل ہے امرا کا ؛ آباد خرابی سے ہے ویرانہ کسی کا ؛

امر بودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکم بودن است (عالی ہروی ؎)

عیبم مکن کہ حالی رندیست لاابالی ؛ کین بود امر عالی فرماندہ قضارا ؛ (اردو) حکم ہونا -

(۱۸۲۸)

(۱) امرت	بفتح اول وضم سوم (۱) مخفف امرود کہ می آید یعنی ثمر معروف بیان ماخذ این ہم ہمدرانجا کنیم
(۲) امرد	امردست است و (۲) مخفف (اردو) (۱ و ۲) دیکھو امردت و امرود۔

امرداد بقول ضمیمہ برہان نام ماہی از ماہ ہای شمسی۔ صاحب برہان بر مرداد بدون الف اول فرماید کہ بضم اول بروزن خرداد نام فرشتہ ایست موکل بر فصل زمستان و تدبیر امور و مصالحی کہ در ماہ مرداد و روز مرداد واقع می شود بدو تعلق دارد و نام ماہ پنجم است از سال شمسی و آن بودن آفتاب در برج اسد کہ خانہ اوست و نام روز ہفتم از ہر ماہ شمسی و بعضی روز ہشتم ہم گفتہ اند و فارسیان بنا بر قاعدہ کلی این روز را عید کنند و جشن سازند و این جشن را جشن نیلوفر خوانند۔ درین روز ہر کہ حاجتی از پادشاہ خواستی البتہ روا شدی (انتہی) بخیال ما فارسیان ماہ مرداد را بنام فرشتہ موکل آن ماہ موسوم کردہ باشند و بزیادت الف وصلی در اولش امرداد کردند۔ حالا در دفتر دکن این نہمی ماہ است از سال فصلی کہ آغازش از ماہ آذر می شود و امرداد سی و یک روزہ باشد (اردو) امرداد۔ سال شمسی کا پانچوان مہینا اور دفاتر دکن میں سال فصلی کا نواں مہینا۔ جو اکتیس دن کا ہے۔

امر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکم کردن است (عرفی ۵) نبود بتا چو امر سکون و سیر کنی ۔ز زمانہ فاصلہ یا بد میان تا و نور ۔ (اردو) حکم کرنا۔

امر مدامی استعمال۔ مرکب توصیفی۔ این ہمان فعل امر است کہ تعریفش برآمد گذشت (اردو) دیکھو امر۔

امر معروف اصطلاح۔ بقول بحر امر کردن بکار ہای نیکو کہ در شریعت اسلام معروف و شناخت شدہ باشد۔ چنانکہ صوم و صلوۃ و حج و زکوۃ مؤلف

(۱۸۲۹)

گوید کہ مرکّب توصیفی است و کنایہ باشد و معنی حکم معروف ضد نہی منکر اینچہ بحر بصورت مصدر بیان کردہ است مقصودش حاصل بالمصدر است

(اردو) امر معروف وہ حکم شرعی ہے جو نیک کاموں کی نسبت ہے۔ جیسے نماز روزے حج زکوٰۃ اور یہ ضد ہے نہی منکر کی۔

(۱) امروت (۱) بقول برہان با تای فرشت بر وزن و معنی امرود یعنی (۲) باشد و آن

(۲) امرود میوہ ایست و ذکر (۲) ہم کردہ۔ صاحب ناصری نسبت (۱) فرماید کہ مبدّل (۲) باشد و فرماید کہ بہ تبدیل میم و نون انرود و انبرود ہم آمدہ و امرت مخفّف امروت و امرد مخفّف امرود باشد۔ معاصرین عجم استعمال (۲) کنند و صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر (۲) کردہ صاحب انند ہر دو را لغت فارسی گفتہ و بقول صاحب کنز ترجمہ این در ترکی آرمود باشد مؤلّف گوید کہ امرت بفتح اوّل و کسر سوم بزبان سنسکرت ہر چیز نوش و شیرین را گویند و میوہ معروف را ہم و امروت بزیادت واو بمعنی میوۂ مذکور آمدہ پس بخیال ما (۱) اصل است و (۲) مبدلش کہ فارسیان تای فوقانی را بدال مہملہ بدل کنند ہمچون توت و تود اندین صورت (۱) لغت سنسکرت باشد کہ در فارسی مستعمل شد و (۲) مبدّل و مفرّس (اردو) امرود۔ مذکر۔ دیکھو ارمو۔

امروز بقول بہار و رشتہ معروف فرماید کہ بمعنی این زمان آرند مؤلّف عرض کند کہ مبدّل این روز است کہ نون بہ میم بدل شد چنانکہ کجنین و کجمیم و ما اشارہ این برآم کردہ ایم (شانی تکلو ؎) امروز کسی نیست کہ در سیکدہ عشق ؛ با شانی خون جگر آشام برآید (اردو) آج۔ بقول امیر۔ موجودہ دن (رشک ؎) قوت فردا کا رنج کیوں کھائیں ؛ آج

جس نے دیا ہے کل دے گا ؛

امروز داری بخور غم فردا مخور (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بہ بیان توکل زنند کہ متوکلین غم فردا نخورند (اردو) دکن مین کہتے ہین "آج تو کہا کل کا خدا مالک" "کل کی فکر آج نہ کر" یہ متوکلین کی کہاوتین ہین۔

امروز را فردائی دریش است (مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را برای تسکین کسی زنند کہ بحالت خواری و فلاکت و تکلیف باشد و نیز در بیان نیرنگی دوران مرادف "نمیدانیم کہ فردا چہ می زاید" (اردو) دکن مین کہتے ہین "آج تو گزری کل دیکھو کیا ہوتا ہے" یعنی زمانے کی نیرنگی سے ہر وقت رنگ بدلتا رہتا ہے۔

(۱) **امروز فردا** (اصطلاح ۱) (۲) **امروز فردا کردن** بمعنی ہمدرین روزہا و با قرب زمان و زود باشد چنانکہ ظہوری گوید (ع ۱) دکان مدعی امروز فردا تختہ خواہد شد؛ ببازار وفا بی مایہ رسوا نمی گردد؛ (ولہ ع ۱) زود می افتد زبان از کار وحشت غالبست؛ ہان ظہوری حال خود امروز فردا عرض کن؛ صاحب بحر و بہا ذکر (۲) کردہ گوید کہ بمعنی دفع الوقت و تعلل نمودن (صائب ع ۲) لبش امروز فردا می کند در بوسہ دادن ہا؛ نمیداند ز خط چون دشمنی کم فرصتی دارد؛ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) آجکل - آجکل مین - آج ہی کل مین - امروز فردا مین - بقول امیر جلد اور بہت جلد (ناسخ ع ۵) گر یہی ہین ترے ابرو کے اشارے قاتل؛ آجکل چلتی ہے تلوار زرے کو چ مین؛ (ظفر ع ۵) جو ہمنشین رہے ان کے یہی

تو محفل سے ؛ ہماری ہوتی ہے موقوف آجکل
مین نشست ؛ (رند ۵) ڈالتا ہون کسی
جلاد کے پاے تجھکو ؛ آجہی کل مین لگاتا ہون
ٹھکانا تیرا ؛ (فقرہ ۵ امیر) امروز فردا مین نا
ہو جائیگی ؛ (۲) آجکل کرنا یا کرتے رہنا - امروز
فردا کرنا بقول امیر حیلہ حوالہ کرنا (گہت ۵)
وای قسمت جنپہ ہم مرتے رہے ؛ آجکل آری
بے کرتے رہے ؛ (فقرہ امیر) ان سے کتاب
ملنا مشکل ہے امروز فردا کیا کرتے ہین "

(۱) امروزی | صاحب انند بحوالۂ
(۲) امروزینہ | فرہنگ نظم ذکر (۱
و ۲) کردہ فرماید کہ منسوب بہ امروز است
بہار ذکر (۲) کردہ مؤلف گوید کہ بمعنی صرف

امروز باشد (میر خسرو ۵۲) ازان مہ نیست
امروزینہ این جور ؛ کہ دل بر دوستان دیرینہ
دارد ؛ حیف است کہ سند (۱) پیش نشد - و
معاصرین عجم از ہرد و سائت (اردو) (۱) و
(۲) صرف آج - آج ہی - جیسے " نہ صرف
آج انہون نے ایسا کیا ہے - بلکہ وہ ہمیشہ ایسا
ہی کرتے ہین "

امر و نہی | استعمال بمعنی حکم امور جائز و ممانعت
امور نا جائز است (انوری ۵) کاربند و منجر و
منقاد ؛ امر و نہی ترا قضا و قدر ؛ (اردو)
امر و نہی - اردو مین کہ سکتے ہین - یعنی احکام
جائز کے کرنے کا حکم اور امور نا جایز کی
ممانعت -

امساک | بقول بہار بمعنی ۱ ایستادن و نگاہداشتن و چنگ در زدن و باز داشتن مؤلف
گوید کہ بالکسر لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این (۱) بہ معنی
کشیدگی و (۲) بمعنی بخل و (۳) بمعنی دریغ کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب
سازند کہ در محققات می آید (ظہوری ۵) بہ صرفہ صرف کن امید حیات در ہجران ؛ امید

(۷۱۱ لسم)

وصل ہمانست اندک امساکی ؛ سند معنی دوم و سوم بر امساک کردن می آید (اردو) امساک بقول امیر - عربی - مذکر (۱) رکاوٹ (امیر ؎) کردن جیب ضبط رونے کو مگر دل نہو کیونکر ؛ کہ طائر لوٹتے ہین خاک پر امساک باران مین ؛ (۲) بمعنی کنجوسی - خست (ناسخ ؎) زاہد اسے فرق جتنا جود اور امساک مین ؛ جان اوتنا ہی تفاوت زہر اور تریاک مین ؛ (۳) دریغ - مذکر -

امساک بودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی کشیدگی بودن است (خسرو ؎) ابر را گفتم کہ چندین دور امساکت چہ بود ؛ گفت کز بہر رکاب شہ بدم در انتظار ؛ (اردو) امساک رہنا -

امساک پذیرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی کشیدگی قبول کردن است (ابو الفرج رونی ؎) سایۂ چتر تو نشگفت کہ چون خرمن مہ ؛ زیر چتر تو امساک پذیر د زہوا ؛ (اردو) کشیدہ رہنا - رکا رہنا -

امساک دانستن | استعمال - از نجل واقف بودن - صاحب آصفی ذکر این کردہ ؛ اخیر

اصفہانی ؎) ساقی کف فیاض تو امساک نداند ؛ مگذر ز من تشنہ جگر گرم خدارا ؛ (اردو) امساک جاننا - امساک سے واقف ہونا جیسے "اونکا دست کرم امساک جانتا ہی نہین"

امساک کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی دریغ کردن است و بہ معنی مجازی باز داشتن باشد (واہب صفاہانی ؎) سرچہ باشد کہ من از تیغ تو امساک کنم ؛ ترسم آنروز اگر دہ خاطر فتراک کنم ؛ و (۲) بمعنی تجل کردن (ظہوری ؎) دیدہ در گریہ می کند ہراف ؛ گر تو در خندہ می کنی امساک ؛ (اردو) (۱) دریغ کرنا (۲) امساک کرنا یعنی تجل کرنا -

امسال | با کسر بقول صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی این سال مؤلف گوید که لغت فارسی است از قبیل امروز که گذشت مبدل اِنسال و انسال مخفف این سال که بتبدیل نون بامیم در فارسی آمده همچون کجین و کجیم - ما اشاره این بر کلمه آم کرده ایم (انوری ۵) گشته برامروزت ازوی ملکت افزون ؛ باد چون امروز و دی امسال و پارت ؛ (اردو) - امسال - بقول امیر فارسی - مذکر ابکی برس (صبا ۵) دشت وحشت کا علاقہ مجھے امسال ہوا ؛ داغ سودا صفت نیر اقبال ہوا ؛

(۱) امشاسپند | (۱) بقول برهان و جهانگیری و سروری و سراج با شین معجمه و سین بی نقطه و با

(۲) امشاسفند | فارسی بروزن سیلاب کند - فرشته و ملک را گویند و (۲) مراد فش صاحب ناصری فرماید که امهوسپند و امهوسفند که می آید آن هم مرادف این است که آنرا سروش هم گویند (بهرام پارسی یزدانی ۵) از امشاسپند آنکه بگزیده تر است نزدیک یزدان پسندیده تر است مؤلف گوید که بتحقیق ما اصل این (مه اسفند) بود بکسر اول که مه بالکسر بزرگ را گویند و اسفند در زند و پازند قدرت حق و روشنی و بقول خان آرزو در سراج) نام فرشته موکل برنار پس (مه اسفند) بزرگ فرشته موکل برنار و مجازاً مطلق فرشته باشد - فارسیان بقاعدهٔ خود الف وصلی در اول این آوردند (امه اسفند) شد و بقاعدهٔ خود الف دوم را بواو بدل کردند همچون تاغ و توغ (اهوسفند) قرار یافت که بهمین معنی می آید که تبدیل فا به بای فارسی هم قاعدهٔ فرس است چنانکه سفید و سپید پس (اهوسفند) و (اهوسپند) هر دو صحیح باشد و اصل (امشاسپند) هم (مه اسفند) باشد که الف وصلی در اول این آمد و های هوز به شین معجمه بدل شد

چنانکہ پاہنگ و پاشنگ و(امثا سفند) مبدلش کہ ذکر تبدیل بای عربی و فا بالا گذشت ہمین است حقیقت این لغات ستراد فہ (اردو) فرشتہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ خدا کے تعالی کا نورانی قاصد۔ ملک۔ ہاتف (ناسخ ؎) پر پروانہ ہے کیا شمع رخ جانان پہ گر فرشتہ بھی ادہر آئے تو شہپر جل جاے ؎

امشب | بقول بہار مشترک است در معنی شب گذشتہ و شب آیندہ۔ (میر خسرو ؎) خبرم شد است امشب بر یار خواہی آمد ؎ سر من فدای راہی کہ سوار خواہی آمد ؎ (سعدی ؎) امشب مگر بوقت نمی خواند این خروس ؎ عشاق بس نکردہ ہنوز از کنار و بوس ؎ مولف عرض کند کہ از قبیل امروز و امسال است کہ گذشت کہ اصل این اُنشب بود و اُنشب مخفف این شب۔ نون بہ میم بدل شد چنانکہ کجین و کجیم۔ ما اشارہ این بر کلمہ اُم کردہ ایم و آنچہ بہار مشترک این در شب گذشتہ و آیندہ بیان کند محل غور است از قرینہ کلام واضح می شود کہ در کلام خسرو فعل مستقبل برای شب آیندہ آمدہ و از کلام سعدی شب موجودہ و حال۔ اما شب گذشتہ را امشب نمی گویند چنانکہ بہار خیال کردہ ما در کلام عرفی و ظہوری ہم سند این یافتہ ایم و از ان ہم شب گذشتہ ظاہر نمی شود بلکہ معلوم میشود کہ کلام شاعر در شبی واقع شدہ کہ ذکرش بمیان آمدہ (عرفی ؎) عرفی بہین فسردگی کشت ماہتاب ؎ امشب کہ در بغل نہادیم شیشہ را ؎ (ظہوری ؎) رہ احوال ما گویا منجّی می زند امشب ؎ کہ طور دیگر افغان از نہاد چنگ می روید ؎ (اردو) آجکی رات۔ اس رات۔ مونث۔

امشب ہمہ شب چہ چہ زدی حلوا کو (مثل) صاحب احسن ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت

معاصرین عجم گویند "چمچہ زدی چمچہ زدی حلوا کو" و صاحب احسن الفاظ (امشب ہمہ شب) زیادہ کردہ و تکرار چمچہ زدی را حذف فرمودہ معلوم میشود کہ در کلام استادی ہمچنین دیدہ باشد حیف است کہ ذکرش نہ کرد۔ بالجملہ حال فارسیان این را بحق کسی زنند کہ در کاری مصروف و منہمک باشد و نتیجہ آن ہیچ نہ برآید (اردو) ورکن مین کہتے ہین "ہنڈیا مین ڈوئی چلے چکنے کو کچھہ نہ ملے تو مزا کیا" یہ کہاوت اوس مقام پر استعمال کی جاتی ہے جب کسی شخص کو کامون مین رات دن مصروف پائین اور ان کامون سے کچھ نتیجہ ظاہر نہو۔

امضا بقول بہار علامتی است کہ بر پشت خط و قبالہ نویسند و معنی لغوی آن گذرانیدن باشد **مؤلف** گوید کہ لغت عرب است بکسر اول و بقول منتخب بمعنی گذرانیدن و روان کردن فارسیان قدیم بمعنی حاصل بالمصدر یعنی اجرا استعمال کردہ اند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند و نیز علامتی یا دستخطی را امضا نام است کہ ہر حاکم بر پشت تحریری بحکم اجرای آن ثبت کند و معاصرین عجم این را بمعنی مہر و دستخط کردن آوردہ اند و نتیجہ آن ہم ہمان صاحبان رہنما و بول چال بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ اند (اردو) اجرا۔ مہر و دستخط کرنا۔ یا وہ علامت یا دستخط جو حاکم کسی تحریر کی پشت پر بحکم اجرا ثبت کرے۔

امضا دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی اشارہ یا علامت حکم اجرا کردن و نوشتن باشد (شانی مشہدی ؎) گر ز دیوان قضا حکم نجاتی آیدم ؛ نیست مجرا گر نہ بر طبعش امضای من باشد (مخفی مباد کہ مجرا بالضم بمعنی روان کردہ شدہ و

امضای من ؛ مقصود شاعر اینست کہ اگر از دیوان قضا حکم نجات من آید آن را جاری و نافذ نشدہ قیاس نباید کرد تا نکہ بر طبعش امضای من نباشد

اصطلاح دفاتر فارس جاری کردہ شدہ وطبع یعنی مہر نہادن برنامہ وکنایہ از جاری کردنش کہ بمعنی اجرا است و امضا بمعنی مہر و دستخط کردن و نیز بمعنی علامتی است کہ برپشت کاغذ برای جاری کردنش نویسند (اردو) کسی تحریر کی اجرائی کے لئے حکم کرنا یا اشارہ کرنا۔

امضا ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی جاری و نافذ کردن است (نظیری نیشاپوری ؎) از قنوت کردہ جرم دشمن غدّار عفو ؛ گرچہ غدر باطنی را دشمن امضا ساختہ ؛ (اردو) جاری اور نافذ کرنا۔

امعاسین | بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وعین بی نقطہ بالف کشیدہ وسین بی نقطہ بہ تحتانی رسیدہ وبنون زدہ بلغت رومی آب غورہ را گویند وبعربی ماء الحصرم ماذکر آب غورہ درمحدودہ کردہ ایم صاحب محیط بر امعاسین فرمایدکہ آب غورہ انگور باشد (اردو) دیکھو آب غورہ۔

امغیلان | بقول برہان بفتح اول وضم ثانی وفتح غین نقطہ دار وسکون تحتانی ولام بالف کشیدہ وبنون زدہ نام درختی است معروف ومشہور بمغیلان گویند حضض بکّی را از برگ آن میسازند وآنرا بعربی شوکۃ المصریہ خوانند وبتشدید ثانی ہم بنظر آمدہ۔ صاحب محیط بر مغیلان فرمایدکہ اسم فارسی است ومادر غولان ہم وبعربی ام غیلان واغلب کہ مغیلان مفرّس باشد از ام غیلان وعوام عرب آنرا طلح واہل بادیہ سمر وبسریانی قتیا نامند وبسبب بودن صمغ آن سرخ مثل رنگ خون جالینوس آنرا شجرۃ حائضہ نامیدہ وبہندی ببول وکیکر نام است وآن درختی است خاردار ونسبت آن اکثر صحراہا ودامن ہای کوہ ودو قسم می باشد

بالجملہ جمیع اجزای این سرد و خشک در دوم و بقول بعضی گرم در دوم قابض و مجفف - نافع ثوران خون و مانع خون و اقسام سیلان مواد مزمنۂ بدن از ہر جا کہ باشد و منافع بسیار دارد مؤلف گوید کہ عجبی نیست کہ فارسیان مغیلان را بزیادت الف وصلی در اولش مغیلان کردہ باشند یا ام غیلان را بحذف تشدید استعمال کردہ باشند ولیکن درین صورت ضرور بود کہ میم مکسور باشد قیاس اول غالب است و جا دارد کہ از ام غیلان الف اول را حذف کردہ بہ تصرف حرکت میم یعنی بہ تبدیل کسرۂ میم بہ ضمہ مغیلان بطور مفرس کردند و پس ازان الف وصلی در اولش آوردہ مغیلان ساختند و ہمین است خیال صاحب محیط (اردو) ببول - بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - ایک خاردار درخت جسے ہندی مین کیکر اور فارسی مین مغیلان کہتے ہین - اسکی چھال سے چمڑا رنگتے اور شراب کا خمیر اٹھاتے ہین -

امکان بقول بہار بمعنی دست دادن و جائز و ممکن شدن فرماید کہ بالفظ داشتن مستعمل

مؤلف عرض کند کہ لغت عربست بکسر اول و بقول منتخب بمعنی دست دادن فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مقدرت کنند و برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند (صائب ۹) ہیچ لب زیر فلک بی نالۂ جانکاہ نیست ؛ تار و پود عالم امکان بغیر از آہ نیست ؛ (انوری ۹) سلطان داد و دین کہ ز تمکین قدر اوست ؛ در حل و عقد قدرت و امکان روزگار ؛ (اردو) امکان - بقول امیر (عربی) مذکر - مجال - طاقت - مقدور - مقدرت (رند ۹) امکان کیا جو الفت گیسو و رخ چھٹے ؛ دیدے جو کوئی حاصل چین و عرب مجھی ؛ (فقرہ امیر) میرے امکان مین ہوتا تو آج موتیون سے منھ بھر دیتا"

امکان بودن استعمال - یعنی ممکن بودن است چنانکہ ظہوری گوید (ف) امکان نزولش مباد بر کس تا آنکہ ترا اختیار باشد (اردو) ممکن ہونا

این کردہ بمعنی ممکن بودن است (عرفی) حد ہیچ عشق از زبان دیگر نیست تا زمین این گفتگو امکان ندارد (انوری) نہ منتقم زانکہ امکان ندارد چو خلق عدم علت انتقامند (اردو) ممکن ہونا۔

امکان داشتن استعمال - صاحب آصفی

انکہ بقول صاحب شمس لغت فارسی است بفتح کیم و سیوم نا بنیای ما در زاد و آنکہ جای چشم ندارد در دیگر کسی از محققین با او نیست و نہ سند استعمال پیش شد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو انمی نظری۔

املا بقول بہار بمعنی فرو گذاشتن و سہل دادن و از یاد چیزی نوشتن و پرگردانیدن فرتاد کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** گوید کہ لغت عرب است بہ کسر اول و فارسیان امیر بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تحریر استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در لحقات آید (اردو) املا - بقول امیر - (عربی) مذکر - رسم الخط کے موافق لکھنا - جیسے (فقرہ امیر) مرزا صاحب کا املا تک درست نہیں ہے " آپ فرماتے ہیں کہ رشک نے مونث بھی کہا ہے (ف) نامہ جانان ہے یا لکھا مری تقدیر کا نوشتہ خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ فقرہ امیر میں املا بہ معنی تحریر مستعمل ہے لیکن وہ مخصوص ہے رسم الخط کی مطابقت کے ساتھ اور فارسیوں نے مطلقاً بمعنی تحریر اسکا استعمال کیا ہے۔

املاق بقول برہان و جامع بکسر اوّل و سکون ثانی و لام بالف کشیدہ و بقاف زدہ نام ولایتیست از ترکستان - صاحب سروری این را بہ لام دوم و میم سوم آوردہ ، صاحب

مؤید بذیل لغات عربی نوشتہ فرماید کہ صاحب شرفنامہ این را ترکی گفتہ مؤلف گوید کہ محققین ترکی زبان ازین ساکت اند و جادارد کہ نام اصلی این ولایت بہ لام دوم و سیم سوم باشند چنانکہ قول صاحب سروری است و الماق لغت ترکی است یعنی احاطہ (کذا فی الکنز) پس فارسیان بکثرت استعمال تقدیم و تاخیر یک حرف کردہ باشند کہ مقلوب بعض در زبان فارسی آمدہ ہمچون اسطخر و اسطرخ و افزار و افرار و افلدہ و الفدہ ولیکن محققین ترکی الماق را ہم نام ولایتی نہ نوشتہ اند و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) املاق ترکستان کی ایک ولایت کا نام ہے۔

املا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ یعنی نوشتن است مطلقاً (صائب ـہ) زدل مجموعہ ہر روز املا میتوان کردن ؛ ازین یک قطرہ خون صد نامہ انشا می توان کردن ؛ (ہاتفی جامی ـہ) بفرمود تا بر نقیض نخست ؛ یکی نامہ املا نمودند چست ؛ (اردو) لکھنا۔ تحریر کرنا۔

املہ بقول صاحب شمس لغت عربی و فارسی است بالفتح نام میوہ ایست کہ بہندش آونلہ گویند۔ صاحب ضمیمہ برہان گوید کہ ہمان آملہ کہ در ممدودہ گذشت و صاحب مؤید فرماید کہ املیلہ بزیادت تحتانی بعد میم فارسی آملہ باشد مؤلف عرض کند کہ ما تعریف این در ممدودہ کردہ ایم ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامیست اصل این آملا بالف ممدودہ و الف در آخر لغت سنسکرت است کہ بقول صاحب ساطع چیزی است کہ آن را در عربی آملج و در فارسی آملہ گویند و ہم او گوید کہ امل بالفتح در سنسکرت ترش حامض را گویند۔ بخیال ما فارسیان لغت سنسکرت آملا را بہ تبدیل الف با ہای ہوز آملہ کردہ اند ہمچون باسلہ یاسہ و جادارد کہ امل

بمقصوره مرکب باشد از لغت سنسکرت امل وهای نسبت ونام ثمر معروف قرار یافته که ترش حامض است (اردو) دیکھو آملہ۔

امّ ملدم اصطلاح۔ بقول بحر بکسر میم دوم و سکون لام وفتح دال کنیت تپ دائمی که مادر مرگ است مؤلف گوید که مرکب اضافی است از هر دو لغت عربی یعنی امّ بضم اول وتشدید میم بمعنی اصل ومادر گذشت وملدم بقول منتخب بالکسر بمعنی مرد فربه وسنگ که بدان خسته خرما کوبند جهت علف ستور پس معنی لفظی این اصل یا مادر سنگے است که بدان گزند رسد وکنایه از تپ دائمی که انسان را بمرگ رساند نمیدانیم که صاحب بحر این را بمعنی مادر مرگ چگونه گرفت که ملدم بمعنی مرگ نیامده در محاوره عرب هم این اصطلاح بهمین معنی مستعمل وفارسیان هم استعمال این کنند (اردو) دائمی تپ موذی

امن بقول بهار بی هراس شدن فرماید که فارسیان (ا) بمعنی امین وبی هراس استعمال کنند مؤلف گوید که لغت عربیست بالفتح۔ صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند که بی هراسی وامینی واطمینان باشد وبرائے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند (انوری ۵) همش بحبیطهٔ امن اندرون وحوش وطیور ؛ همش بسایهٔ احسان درون رجال ونسا ؛ (ولہ ۵) مرغ در سایهٔ امن تو پر گرد هوا ؛ وحش از نعمت فضل تو چر گرد کنام ؛ آنچه بهار استعمال این بمعنی امین و بی هراس گفته سندش از کلام صائب است وهم او گوید که امن تر بجائے امین تر مستعمل (۵) در دسر تا نه کشی صائب ازین بیخبران ؛ گوشهٔ امن تر از خلوت خاموشی نیست (ولہ ۵) از زهر چشم سنگدلان امن نیستم ؛ چون پسته در لباس بود نوشخند ما ؛ مؤلف گوید

کہ در کلام اول صائب امن بمعنی بی ہراسی است موافق قیاس یعنی گوشۂ امن (مرکب اضافی) بمعنی گوشۂ بی ہراسی واطمینان مستعمل و در کلام دومش ہم امن بمعنی بی ہراسی واطمینان آمدہ واضح باد کہ در کلام صائب تر بمعنی بہ ولطیف است پس در معنی شعر ضرورت ندارد کہ امن را بمعنی ایمن گیریم البتہ در مرکبات امن کہ در ملحقات آید امن بودن وشدن را فارسیان بمعنی ایمن بودن وشدن آوردہ اند وصراحت معنی آن ہمدرانجا کنیم کہ فارسیان مصدر را بمعنی مفعول استعمال کنند چنانکہ خلق را بمعنی مخلوق گیرند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ (۲) امن و آمنہ بمعنی تودۂ ہیزم و پشتہ و امثال آن و من مخففش آمدہ و از ہمین مرکب است خرمن بمعنی تودۂ بزرگ و بمدہ نیز (انتہی) مؤلف عرض کند کہ امن و آمنہ در ممدودہ گذشتہ است و سند استعمالش ہم ہمدرانجا مذکور ولیکن استعمالش بہ مقصورہ از نظر ما نگذشت حیف است کہ خان آرزو سند استعمال این پیش نکرد۔ بای حال امن و آمنہ باشد یا امن و آمنہ در ہر دو الف وصلی است واصل این بدبمعنی من باشد کہ بمعنی تودۂ ہر چیز بکار آید و خرمن مرکب از ہمین است و شک نیست کہ ہای ہوز در آخر آمنہ و آمنہ زائد است یا برای نسبت۔ دیگر ہیچ (اردو) (۱) امن بقول امیر (عربی) مذکر۔ بمعنی پناہ حفاظت (آتش ۵) امن مین رکھتی ہی جو رحم سے وارفتگی ہے ننرل ایسن مین اندیشہ نہین سیلاب کو ہے آپ ہی نے امن چین۔ امن وامان بمعنی آرام واطمینان کہا ہی۔ (۲) دیکھو امن اور آمنہ۔

امن آباد اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی جائے	امن است یعنی آبادی امن دارندہ اسم فاعل

ترکیبی (اردو) امن اور اطمینان کی جگہ کو امن آباد کہہ سکتے ہیں۔

امن بودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ایمن بودن است بہار اشارۂ اینمعنی بر لفظ امن کردہ مؤلف عرض کند کہ این از قبیل خلق است کہ بمعنی مخلوق مستعمل و جا دارد کہ کلمۂ در را محذوف گیریم (نجات اصفہانی ؎) از گوشمال برق حوادث مباش امن ؛ خود را چو موم مہر بہمیان زر مبند ؛ (اردو) مطمئن ہونا۔ مطمئن رہنا امیر نے لفظ امن پر ایمن ہونے کی سند دی ہے (ناسخ ؎) دل میں ایمن ہو نہ خونخوار و جو دشمن ہے ضعیف ؛ مورچہ دیکھو تو کھا جاتا ہے کیا تلوار کو ؛

امن خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی طلب امن کردن است (سلمان ساوجی ؎) امن از جہان مخواہ کہ میر اجل درو ؛ ہرگز ندادہ است کسی را بجان امان ؛ (اردو) امن چاہنا۔ امن طلب کرنا

امن داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی محفوظ و مطمئن بودن است (حزین ؎) بی بادہ شہر ہستی امن و امان ندارد ؛ بغداد خط جامہ دار السلام گردان ؛ (اردو) محفوظ ہونا۔ امن میں رہنا۔ اطمینان رکھنا۔

امن شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ایمن شدن است بہار اشارۂ این بر لفظ امن کردہ مؤلف عرض کند کہ از قبیل خلق است کہ بمعنی مخلوق مستعمل و جا دارد کہ کلمۂ در محذوف گیریم (صائب ؎) ذوق حیرانی بداد چشم خون پالا رسید ؛ سینہ خم امن شد از جوش چون صہبا نشست ؛ جا دارد کہ در مصرع دوم امن را مجازاً بمعنی مقام امن گیریم (اردو) ایمن ہونا۔ بے فکر ہونا مطمئن ہونا۔ محفوظ ہونا۔ دیکھو امن بودن چیپر

ایمن ہونا کی سند ہے۔

امن شستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی از دست دادن امن واختیار کردن خطرہ و در خطر افتادن است (خسرو ؎) ایمنی است از آنگونہ جست ٭ کامن خود از آمنۂ خود نشست (اردو) بے امن ہونا۔ خطرے مین پڑنا۔

امن کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امن دادن و مطمئن و محفوظ کردن است (صائب ؎) می کند کار خرد نفس چو گردید مطیع ٭ زرد چون شحنہ شود امن کند عالم را (ظہوری ؎) دوران ببزم امن ظہوری بجام کرد ٭ خونناب کہ از دم تیغ

خطر چکید ٭ (اردو) امن عطا کرنا۔ محفوظ و مطمئن کرنا۔ پناہ دینا۔

امن و امان استعمال۔ ہر دو لغت عربست مرادف یکدیگر فارسیان بمعنی اطمینان و بیخوفی استعمال کنند سند این بر امن و داشتن گذشت (انوری ؎) زان پس کہ قضا شکل دگر کرد جہان را ٭ وز خاک برون برد قدر امن و امان را (اردو) امن و امان بقول امیر۔ مذکر۔ حفظ و امان۔ حفاظت بچاؤ۔ اطمینان و آرام (منیر ؎) یہہ اسکے عہد مین امن و امان حاصل ہی دنیا کو ٭ کہ آتی ہے نظر جمعیت دلکی فراوانی ٭ (نشر) شہر مین امن و امان ہے۔

امنہ بقول برہان و جامع بفتح اول و ثانی دنون۔ پشتۂ ہیزم را گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و در محمودہ ہم گذشت و این ہمانست کہ حقیقت این بضمن لفظ امن بر معنی دوم مذکور شد (اردو) دیکھو آمنہ اور امن کے دوسرے معنی۔

امن یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل کردن اطمینان و پناہ

باشد (طالب آملی ؎) جگر از کاوش آن غمزہ پناہی می جست ٭ ہیچ جا امن تر از خانۂ زنبور نیافت ٭ (اردو) امن پانا۔ جیسے ہم نے وہاں ہر قسم کا امن پایا ٭

(۱) **امنیّت** بقول صاحب منتخب بالفتح وتشدید یا وتائے مدورہ لغت عرب است بمعنی ایمنی و بالضم وتشدید یا دروغ وآرزو ومراد وکتاب خواندن۔ امانی جمع این۔ صاحب انند ہم ذکر معانی بالا کردہ وصاحب غیاث ہم این را آوردہ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات بر آنست فرماید کہ مصدر عربیت وفارسیان یائے تحتانی مشدّد وتائے مصدری بآن الحاق کردہ آنیّت ساختند چنانکہ در عربی یائے مشدد وتائے تانیث برائے معنی مصدری در آخر صفات آید ہمچون قابلیّت ومقبولیّت وفی الحقیقت امنیّت در کلام عرب نیامدہ وفرقدانی کہ میر عبد الرشید تتوی در منتخب اللغات بر معنی امنی غور نکردہ بر شہرت اکتفا کردہ کہ در قاموس وامثال آن این لغت یافتہ نمیشود **مؤلف** گوید کہ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند وصاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (ظہوری ؎) ظہوری این سخن باور ندارد ٭ کہ در ملک خطر امنیّتی ہست ٭ و با مصدر دادن ----------

(۲) **امنیت دادن** ہم بمعنی امن دادن مستعمل (نظیری نیشاپوری ؎) ظہور حسن تو امنیّتی بدوران داد ٭ کہ پادشہ زرعیّت نمی ستاند باج ٭ (اردو) (۱) دیکھو امن (۲) امن دینا۔ اطمینان دلانا۔ بے خوف کر دینا۔ مطمئن کر دینا۔

امور بضم اول ودوم لغت عرب است جمع امر۔ صاحب منتخب بر آنست گوید کہ بالفتح کار وواقعہ وحادثہ وامور جمع آن وبمعنی فرمودن وفرمان واوامر جمع آن۔ **مؤلف** گوید کہ

فارسیان استعمال این بمعنی کار ہا کنند و با لغات فرس مرکّب ہم سازند کہ در ملحقات آید۔
(انوری ؎) تا ہست علوم را مبادی ؛ تا ہست امور را عواقب ؛ حکم تو ہمیشہ باد ثاقب ؛ غزم تو ہمیشہ باد ثاقب ؛ (ولہ ؎) آنکہ عدلش در انتظام امور ؛ شکل پروین داد بہفت اورنگ ؛ (اردو) امور بقول امیر۔ امر کی جمع (نواب میرزا شوق ؎) آگے تو یہ نہ تھا ترا دستور ؛ کس سے سیکھے ہین اسطرح کے امور ؛

امور خارجہ استعمال۔ مرکّب توصیفی بقول صاحب بول چال و رہنما۔ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی کاروبار متعلقۂ سلطنت ہاے غیر (اردو) غیر ممالک کے کاروبار۔ مذکّر۔

امور دیدہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی کار آزمودہ مؤلّف گوید کہ از قبیل جہان دیدہ باشد حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) کاروبار سے واقف

امور کلّی اصطلاح۔ مرکّب توصیفی۔ بقول صاحب بحر آنکہ موجود باشد در عقل و معدوم باشد در خارج یعنی در خارج ذاتی نباشد کہ او را حیات و علم نام نہادہ شود (اردو) امور کلّی وہ ہین جو عقل مین موجود ہون اور خارج مین معدوم جیسے حیات اور علم۔

اموس بقول برہان و جامع و انند بفتح اول و ضم ثانی و سکون واو و سین بے نقطہ و تحتانی باشد کہ بر روی نان پاشند و آنرا نانخواہ نیز گویند و با ہمزۂ ممدودہ ہم بنظر آمدہ۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ این اسم جامد فارسی زبان است۔ مؤلّف گوید کہ این ہمانست کہ تعریف کاملش بر المناگذشت (اردو) اجوائن۔ مونث۔ دیکھو۔ السا۔

اموسنی بفتح اول وسکون ثانی وکسر واو وسین بے نقطہ ساکن ونون بہ تحتانی رسیدہ دوران را گویند کہ یک شوہر داشتہ باشند ہر یک مرد گیری را اموسنی بود۔ صاحب جامع گوید کہ این را وسنی وموسنی ہم گویند **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت در ممدودہ گذشت بہ معنی انباغ۔ صاحب انند صراحت فرماید کہ لغت فارسی است ومحققین ترکی وسنسکرت وعربی ازین ساکت اند بخیال ما وسنی کہ بہمین معنی می آید مخفف این باشد وجا دارد کہ اصل این موسنی باشد کہ وضع شد از لغت سنسکرت یعنی موسنا کہ بقول صاحب ساطع بمعنی غضب کردن وبرور گرفتن آمدہ۔ عجبی نیست کہ فارسیان الف آخرش را بطریق امالہ بدل کردند بہ تحتانی ونام نہادند برائے انباغ کہ غضب باہمی شان معروف است وپس ازان الف وصلی در اول این آوردہ اموسنی کردند واعراب موجودہ نتیجۂ استعمال است کہ با اصلیت ہیچ تعلق ندارد واللہ اعلم (اردو) دیکھو آموسنی۔

امہات بقول صاحب انند بضم اول ومیم مشدد مفتوح لغت عربست بمعنی مادران جمع امہۃ واین لغتی است در اُمّ کہ بمعنی مادر گذشت واستعمال اُمہات در انسانست۔ صاحب صراح ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بترکیب کنند کہ در ملحقات آید (اردو) ماں کی جمع۔ مائیں۔ مونث۔

امہات اسما اصطلاح۔ بقول صاحب بحر وبہار وانند اسمائے اربعۂ الٰہی کہ اول وآخر وظاہر وباطن است۔ **مؤلف** گوید کہ مرکب است از ہر دو لغات عربی زبان۔ مرکب اضافی۔ معنی لفظی این اصل ومادرہائے جمیع اسماء باشد وکنایہ از اسمائے اربعہ الٰہی کہ بالا مذکور شد

از محققین عرب صاحبان صراح و محیط المحیط این را ترک کردہ اند و صاحب محیط المحیط بر امہات گوید کہ نزد صوفیہ برائے اول و آخر و ظاہر و باطن مستعمل پس جز این نیست کہ فارسیان این اصطلاح را باضافت امہات بسوی اسماء قرار دادہ اند (اردو) امہات اسماء۔ کنایہ ہے چار اسمائے الٰہی سے یعنی اول و آخر و ظاہر و باطن۔

امہات سفلی اصطلاح۔ بقول صاحب بحر(۱) عناصر اربعہ و (۲) طبقات زمین۔ بہار بر معنی اول قانع و صاحب اند با صاحب بحر متّفق و صاحب محیط المحیط بر (الامہات السفلیہ) گوید کہ عناصر اربعہ باشد و بس۔ بخیال ما فارسیان ہمین اصطلاح عربی را ترکیب فارسی قرار دادند و معنی دوم اضافہ کردند و شک نیست کہ این اصطلاح از ہر دو لغت عرب مرکّب توصیفی است و معنی حقیقی این اصل یا مادرہائے سفلی و کنایہ باشد از ہر دو معنی کہ بالا مذکور شد (اردو) امہات سفلی۔ کنایہ ہے (۱) چار عنصر اور (۲) طبقات زمین سے۔ اور چار عنصر سے مراد۔ آگ۔ پانی مٹّی۔ ہوا۔ دیکھو اسطقسات۔

امہات علوی اصطلاح۔ بقول صاحب بحر و بہار (۱) علوم (۲) عقول (۳) نفوس (۴) ارواح۔ صاحب اند را با صاحب بحر اتّفاق۔ صاحب محیط المحیط بر (الامہات العلویہ) گوید کہ عقول و نفوس و ارواح باشد **مؤلف** گوید کہ فارسیان ہمین اصطلاح عرب را بترکیب توصیفی در فارسی گرفتند کہ مرکّب از ہر دو لغت عرب است و معنی اول زیادہ کردند و معنی حقیقی این اصل یا مادرہائے علوی و کنایہ باشد از ہر چہار معنی بالا (اردو) امہات علوی سے (۱) علوم (۲) عقول (۳) نفوس (۴) ارواح مراد ہیں اور یہ کنایہ ہے۔ اور چاروں مذکر مستعمل ہیں۔

امہوسپند بقول برہان و ناصری و جامع و جہانگیری و سروری ہمان امشاسپند کہ گذشت و

امہوسفند ماصراحت ماخذ این ہر دو ہم ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو امشاسپند۔

امی بقول بہار بضم و تشدید میم (۱) آنکہ پدرش بمیرد و از تربیت پدر محروم بودہ در کنف مادر یا قابلہ و دایہ پرورش یابد۔ درعرف ناخواندہ و بے سواد **مؤلف** گوید کہ لغت عربست و بقول صاحب منتخب آنکہ خواندن یا نوشتن نتواند یا آنکہ بر خلقت امی باشد کہ کتاب نخواندہ باشد و (۲) لقب خاص نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم فارسیان استعمال این کنند و بترکیب فارسی مرکّب ہم۔ (نظامی ؎) پس آنگہ قلم بر عطارد شکست ہ کہ امّی نگیرد قلم را بدست ہ (اردو) امی۔ (۱) بقول امیر (عربی) یاے نسبت کے ساتھ وہ شخص جس کا باپ بچپن مین مرجاے فقط مان اوسکی پرورش کی متکفّل ہو اور وہ اسی وجہ سے علم نہ حاصل کر سکے۔ مجازاً بے لکھا پڑھا آدمی۔ اور (۲) خاص آنحضرت صلی اللہ وسلم کا لقب۔ آپ کے والد بزرگوار نے آپ کی ولادت سے کچھ روز پہلے انتقال فرمایا اور بچپن ہی مین والدۂ محترمہ بھی راہی ملک بقا ہوئین اور آپ عالم علم لدنی ہوئے لکھنا پڑھنا کسی سے سیکھا نہین اس مین حکمت الٰہی یہہ تھی کہ استاد کو آپ پر فضیلت نہو۔ (اسیر ؎) امی لقب و زبان سفینہ ہ ناخواندہ و صد کتب بسینہ ہ

(۱) امیا بقول برہان و ناصری و سروری و جامع و جہانگیری (۱) بروزن دریا و (۲)

(۲) امیان بروزن ہمیان کیسۂ زر باشد و ہم او بر ہمیان صراحت کند کہ کیسۂ باشد طولانی کہ بر کمر بندند و بعربی صرّہ خوانند (از سروری ؎) از تمناے خاک آنحضرت ہ خاک گشتہ ایم امیانہا ہ خان آرزو در سراج گوید کہ (۱) مخفّف (۲) وہمیان کہ می آید مبدل امیان

که الف به ها بدل شود **مؤلف** عرض کند که ماخذ این هم میان است از قبیل همدم و همراز که هم افادهٔ معنی معیت کند و بدین وجه که این کیسه دراز را بر میان بندند این را هم میان نام کردند بکثرت استعمال یکسا میم حذف شده همیان شد و های هوز را به الف بدل کرده امیان کردند چنانکه انباز و همباز و امیان به تخفیف نون امیا شد (اردو) همیانی مؤنث۔ دیکھو اپر انداخ۔

امید بقول بهار ترجمهٔ رجا و امل است۔ بسته۔ بلند۔ دراز۔ فربه۔ مرده از صفات و زنجیر از تشبیهات اوست (ظهوری ؎) بباز وی دل روز غم می برم ؛ که زنجیر امید در هم درم ؛ صاحب ضمیمهٔ برهان هم این را بمعنی چشم داشتن نوشته و مقصودش از حاصل بالمصدر باشد که چشمداشت است۔ صاحب کنز که محقق ترکی است صراحت فرماید که لغت فارسی است مؤلف گوید که اسم جامد فارسی زبان که استعمال این به تشدید میم و تخفیف آن هر دو آمده (ظهوری ؎) امید که سرگشته چو زنهار ندانیم ؛ بر بوی میت مست سراغ است دل ما ؛ (ولہ ؎) امید سلسله و گردن اسیران است ؛ چنان بمرگ زجور فراق بگریزند ؛ (انوری ؎) هلالی را که بر گردون نسبت ؛ ز تو امید صد جاه و جلال است ؛ (ولہ ؎) چراغ فروغ نیابد هوای سال امید ؛ گر آفتاب هنر رفت در دو پیکر جود ؛ (اردو) امید بقول امیر (فارسی) مؤنث۔ آس۔ توقع۔ آرزو۔ خواهش۔ (داغ ؎) بے طرح پھیلا ہے ان زلفوں کا جال اب امید رستگاری اٹھ گئی ؛ (غالب ؎) کوئی امید بر نہیں آتی ؛ کوئی صورت نظر نہیں آتی

امید آزمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی حقیقی امتحان و آزمایش امید کردنست یعنی دانستن که امید چه چیز است (عرفی ؎) ز عفو و حلم تو دلها بغایتی جمعست

کہ معصیت نہ امید آزمودہ است نہ بیم ؛ (اردو) امید کا امتحان کرنا۔ جاننا۔

امید آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ یعنی امید را در دل جا دادن و نا امید نبودن است (شرف منیری ۵) چون خود گفتی کہ نا امیدی کفر است ؛ فرمان تو بردم و امید آوردم ؛ (اردو) امید حاصل کرنا امید رکھنا ؛

امید افکندن بچیزی استعمال۔ بقول بہار معروف۔ صاحب آصفی ذکر (امید بستن) کردہ **مؤلف** گوید کہ امید خود را وابستہ کردن بچیزی یا بکسی باشد ۔ باید کہ این مصدر اصطلاحی را (امید افکندن بچیزی و بکسی) قائم کنیم (فرخی سیستانی ۵) چو زیر گشتم و نومید گشتم از ہمہ خلق ؛ امید خویش بفکندم بدستگیر جہان ؛ سند پیش شدہ متعلق است بہ (امید فکندن) وعیبی ندارد کہ فکندن و افکندن ہر دو یکی است (اردو) امید کو کسی چیز یا شخص سے وابستہ کرنا جیسے میری امیدیں اون سے وابستہ ہے یا اون کی بارگاہ سے وابستہ ہے۔

امی دانا بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از حضرت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم (اردو) امی دانا کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

امید باریدن مصدر اصطلاحی۔ یعنی باریدن امید کہ آدمی شاعر است و کنایہ از ظاہر شدن امید چنانکہ ظہوری گوید (۵) ز اشک نا امیدی گرچہ دریا کردہ ام صحرا بامید ابر کہ بر میدارد آب امیدی بارد (اردو) امید برسنا۔

امید بخش اصطلاح۔ بقول صاحب انند بحوالۂ مظہر العجائب یعنی بخشندۂ امید و کنایہ از حق سبحانہ تعالی **مؤلف** گوید کہ اسم فاعل مرکبی است و متعلق با مصدر (امید بخشیدن) بمعنی امید پیدا کردن (اردو) امید بخش کنایۃً حق سبحانہ تعالی کو کہہ سکتے ہیں۔ یعنی دل میں امید پیدا کرنے والا۔

امید برآمدن استعمال صاحب آصفی و بہار

ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل شدن امید باشد۔
(سعدی ؎) امید بستہ برآمد ولی چہ فائدہ زانکہ
امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید ؎ (اردو) امید
بر آنا بقول امیر۔ آرزو پوری ہونا مقصود حاصل
ہونا (انشا ؎) میری امید بر آتی ہے اب
انشاء اللہ ؎ کون سی چیز ہے اللہ کے جو گھر میں نہیں ؎

امید بر آوردن استعمال۔ بہ تمنائے دل
کامیاب کردن مرادف آرزو بر آوردن است
کہ در ممدودہ گذشت صاحب آصفی ذکر این کردہ
(سعدی ؎) طلبگار خیر است و امیدوار ؎
خدایا امید یکہ دار دبر آر (اردو) امید بر لانا
آرزو بر لانا۔ دیکھو آرزو بر آوردن۔

امید بر چیدن مصدر اصطلاحی۔ یعنی دور
کردن و نداشتن امید باشد (ظہوری ؎)
امید خندہ بر چین از لب خشک ؎ کہ مہر گریہ بر
چشم تر افتد ؎ (اردو) امید نر کھنا۔

امید بر خاستن استعمال۔ صاحب آصفی

و بہار ذکر این کردہ کہ بمعنی نومید شدن و باقی نبودن
امید باشد (فغانی شیرازی ؎) بلبلم در مضیق
خارستان ؎ کہ امید م زگلستان برخاست (اردو)
امید اوٹھ جانا۔ بقول امیر۔ توقع نر ہنا (ظفر
؎) کر چکے سو بار تیرا امتحان اب تو ہمیں ؎ تجھ سے
امید وفا اے بیمروت اوٹھ گئی ؎

امید بر داشتن استعمال۔ بمعنی نا امید شدن
است صاحب آصفی ذکر این کردہ (فغانی شیرازی
؎) یکبار از وفائے تو بر داشتم امید ؎ چون
از تو التفات تمامی نداشتم (اردو) امید قطع کرنا
توقع نر کھنا نا امید ہونا (ظفر ؎) امید زندگانی
اپنی آخر قطع کر بیٹھے ؎ ظفر عشق و محبت کی یہی ہم
انتہا سمجھے ؎

امید بر کندن (مصدر اصطلاحی) صاحب
آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف امید بر داشتن است
(سعدی ؎) من آن روز بر کندم از عمر امید ؎
کہ افتادم اندر سیاہی سپید ؎ (اردو) دیکھو امید بر داشتن

(صفحہ ۱۸۳۶)

امید برگرفتن استعمال۔ بحث این بر امید گرفتن می آید و سند این ہم ہمدر آنجا مذکور (اردو) دیکھو امید گرفتن۔

(الف) **امید بریدن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی و بہار ذکر این کردہ کہ بمعنی قطع شدن امید و قطع کردن امید ہم مرادف امید برداشتن کہ گذشت (کمال خجندی ؎) کمال از غصہ خود را کشتہ گوئی ؎ امید کشتن از تیغت برید است ؎ (انوری ؎) مبر امّیدش از عطائے بزرگ ؎ اے بزرگ جہان بجرم حقیر ؎ (صائب ؎) امّید صائب از ہمہ کس چون بریدہ شد ؎ شمشیر آہ را ز نیام جگر کشید ؎ ازہمین مصدر است ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **امید بریدہ** کہ بقول بحر و بہار و وارستہ (مرکب توصیفی) بمعنی امید یکہ بنومیدی رسیدہ (طالب آملی ؎) نومیدی وصال تو حسرت گداز بود ؎ صد جا گرہ زدیم امید بریدہ را ؎ (اردو) الف امید ٹوٹنا۔ امید قطع کرنا (ب) ٹوٹی ہوئی امید۔ مؤنث

(الف) **امید بستن** مصدر اصطلاحی۔ کہ بمعنی امید کردن و امید داشتن است۔ صاحب آصفی و بہار ذکر این کردہ (کمال خجندی ؎) چہ بندم بر آن وعدہ امّید نیز ؎ کز و بہرہ ام انتظار است و بس ؎ (امیر معزی ؎) خداوندی کہ آرام جہان بود ؎ در و امّید بستہ خلق بسیار ؎ مؤلف گوید کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **امید بستہ** ازہمین مصدر متعلق کہ مرکب توصیفی است بمعنی آرزوئی کہ کردہ شدہ و جاوارد کہ بمعنی امیدی گیریم کہ توقع برآمدنش نبود و سند این بر امید برآمدن از کلام سعدی گذشت ؎ (اردو) (الف) امید کرنا (ب) کی ہوئی امید۔ ٹوٹی ہوئی امید

امید بودن استعمال۔ بمعنی حقیقی است کہ مرادف آرزو بودن است (شریف تبریزی ؎) چو نکرد یار رحمی ز تو اے فغان چہ حاصل ؎ ز تو بود این امیدم کہ اثر کنی نکردی ؎ (اردو) امید ہونا

امید بہتر از خوردن مثل صاحبان خزینہ

وامثال فارسی ومحبوب الامثال ذکر این کردہ اند
واز محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ فارسیان
در بیان ذوق ولذت امید این مثل را زنند کہ
لطف امید بہتر از برآمدن اوست (اردو)
دکن مین کہتے ہین "آرزو کا مزا چکت سے بہتر"
یہہ گویا بعینہ ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

امید چیزی در دل نشستن استعمال
بحث این در (امید نشستن) می آید وسند این
ہم ہمدرانجا (اردو) دیکھو امید نشستن۔

امید دادن استعمال۔ بقول بہار امیدوار
گردانیدن است (سعدی ؎) دلم می دہد
وقت وقت این امید ہا کہ حق شرم دارد زموی سپید ہا
(سلمان ساوجی ؎) دل زوصل او نشان بی
نشانی می دہد ہا جان بدیدارش امیدزندگانی میدہد
(اردو) امید دلانا (فقرۂ امید) کوئی صورت مفر
کی نہ تھی مگر تحصیلدار صاحب نے کچھہ امید دلائی ہے"

امید داشتن استعمال۔ صاحب آصفی و

(۱۸۳۷)

بہار ذکر این کردہ کہ مرادف آرزو داشتن است
کہ در محمد وده گذشت (حافظ ؎) تشنۂ بادیہ را
بزلالی دریاب ہا بامیدی کہ درین رہ بخدا میدہی
(ظہوری ؎) بخطا ہا زتو امید عطا ہا دارم ہا
تحفۂ عفو تو بضاعت تقصیر نبود ہا (اردو) امید
رکھنا۔ (برق ؎) اللہ رے کرم یہہ کریمی ہے
دیکھہ برق ہا امید عفو رکھتے ہین کس کس قصور پر

امید در جان شکستن مصدر اصطلاحی
بقول بہار کنایہ از بند کردن امید در جان۔
مؤلف گوید کہ این بمعنی حقیقی است وکنایہ باشد
از نا امید کردن (مجیر الدین بیلقانی ؎) چہ بد
کردم کہ پیمانم شکستی ہا امید وصل در جانم شکستی
(اردو) نا امید کرنا۔

امید را بی بریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر بمعنی نا امید گردانیدن بہار گوید کہ بمعنی نومید
شدن است صاحبان مؤید ومفت ذکر ماضی
مطلق این کردہ اند ومعنیً با صاحب بحر متفق

مؤلف گوید کہ بریدن لازم و متعدی ہر دو آمدہ و معنی بیان کردہ بہار ہم خلاف قیاس نیست و ہر دو معنی ازین مصدر پیدا میشود ولیکن سند استعمال را مشتاق باشیم۔ مخفی مباد کہ ہرگاہ پی کسی ببرند او معذور میشود از رفتار پس امید را از رفتار معذور کردن یا امید از رفتار معذور شدن کنایہ است از ناامید گردانیدن و شدن (اردو) ناامید کرنا۔ ناامید ہونا۔

امید را پی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بحر مرادف (امید را پی بریدن) کہ گذشت و بہار ہم این را بمعنی بیان کردہ خوش مرادف آن قرار دہد و صاحبان مؤید و ہفت ہم ماضی این را ذکر کردہ اند و معنیٔ با صاحب بحر متفق صاحب ضمیمہ برہان ہم با بحر اتفاق دارد۔ مخفی مباد کہ پی کردن در محاورہ فرس بمعنی پی بریدن آمدہ (اردو) ناامید کرنا۔ ناامید ہونا دیکھو امید را پی بریدن۔

امید رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی واصل شدن امید است و حاصل این امید برآمدن باشد۔ (کمال اصفہانی) ؎ امّید آدمی بوصالت نمیرسد ہ اندیشۂ ضرر بکمالت نمیرسد ہ مقصود شعر انیست کہ امید انسان بوصالت راہ نیابد یعنی انسان بہ وصال تو امید خود را حاصل نمی کند (اردو) امید کر سکنا امید بر آنا۔ جیسے "انسان تیرے وصال کی امید نہین کر سکتا اور اسکی امید تیرے وصال سے حاصل نہین ہو سکتی"

امید رفتن از دل استعمال۔ صاحب آصفی ذکر امید رفتن کردہ و از سندش مصدر (امید رفتن از دل) حاصل می شود کہ بمعنی (۱) بیرون شدن امید از دل است مخفی مباد کہ رفتن در ینجا بالفتح باشد (طاہر انجدانی) ؎ امید وصل نرفت از دل فگار ہنوز ہ نشستہ ام ببر راہ انتظار ہنوز ہ و بہ تحقیق ما (۲) بہ ضم ۳ رائے مہملہ دور کردن امید

(۱۱ سریع)

از دل باشد کہ متعدّی معنی اول است (ظہوری ؎) خاکسارانت زدل گرد تمنّا رفتہ اند ؛ از دل پر درد امّید مداوا رفتہ اند ؛ (اردو) (۱) امید دل مین باقی نہ رہنا (۲) دل سے امید نکال دینا۔

امید سفید شدن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از بر آمدن امید چنانکہ ظہوری گوید (؎) مشکل کہ شود سفید امّید ؛ از بخت بپرس خوش سیاہ است ؛ (اردو) امید بر آنا۔

امید شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ وسندش ہمان است کہ بر (امید در جان شکستن) مذکور شد (اردو) دیکھو امید در جان شکستن۔

امید فگندن استعمال۔ بمعنی امید در دل پیدا کردن است مرادف امید دادن (انوری ؎) زہی روائح جودت ز روی استعداد ؛ امید شرکت احیا فگند موتی را ؛ (اردو) امید دلانا۔ دیکھو امید دادن۔

امید کاشتن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی امید در دل قائم کردن است (ظہوری ؎) گو صد بہار بہ دم دامان سعی بر زن ؛ کشت امید کاران نشو و نما ندارد ؛ (اردو) امید دل مین قائم کرنا

امید کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آرزو کردن است (اردو) امید کرنا۔ بقول امیر امید رکھنا (آتش ؎) حاصل اہل محبت غیر محرومی نہین ؛ بید مجنون بو کے امّید ثمر کیونکر کرین ؛

امید کوتاہ شدن استعمال۔ بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ کم شدن آرزو باشد (صائب ؎) چندانکہ موی بیش زپیری شود سفید ؛ کوتہ شود امید چو شمع سحر مرا ؛ (اردو) امید کوتاہ ہونا۔ امید کم ہونا کہہ سکتے ہین۔

امید کہن گشتن استعمال از دیر نہ بر آمدن آرزو و کہن شدن آن چنانکہ ظہوری گوید (؎) قاصد امّید ہا کہن گردید ؛ گوش ولب نو بر پیام نکرد ؛

(اردو) امید پرانی ہونا یعنی عرصہ دراز تک نہ بر آنا

امیدگاہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ جای امید۔ مؤلف گوید کہ اطلاق بر دل و بر یار و ممدوح و حاکم وغیرہ باشد کہ دل ہم جای امید است کہ امید در دل می باشد و یار و ممدوح و حاکم ہم امیدگاہ است کہ برآمدن امید متعلق بدوست (ظہوری ؎) ہست بتو آنچنان امید ظہوری ؛ کس چو ظہوری امیدگاہ ندارد ؛ (ولہ ؎) چو می بینم ندارد آنچنان قدر گناہ من ؛ کہ بندد در او بر امید من امیدگاہ من ؛ (اردو) امیدگاہ اوس کو کہہ سکتے ہین جس سے امید متعلق ہو۔ جیسے یار یا اپنا ممدوح یا حاکم وغیرہ اور دل کو بھی امیدگاہ کہہ سکتے ہین اسلئے کہ امید کا مقام دل ہے۔

امید گداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی دفع کردن امید از دل است (فیضی ؎) خونین شب او بہ آتشین روز ؛ امید گداز و آرزو دسوز ؛ (اردو) امید مٹانا

امید گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امید پیدا کردن است و ازین قبیل است امید برگرفتن ہم۔ (ظہوری ؎) در رو بام دلم امید گرفت ؛ تب خطش کشاد در بالش ؛ (فردوسی ؎) زجان دختر امید دل برگرفت ؛ بہ پیش پدر زاری از سر گرفت ؛ (اردو) امید پیدا کرنا۔

امید گسستن استعمال۔ بقول بہار بمعنی نومید شدن (باقر کاشی ؎) مردم و حسرتم ہمان از تو امید گسلد ؛ دوختہ ام براہ تو دیدۂ نیم باز را (اردو) امید ٹوٹنا۔ بقول امیر یاس ہونا۔ (ظفر ؎) اگر ٹوٹی نہ امید اوس مسیحا دم کے آنیکی ؛ تو کیون توڑین تڑپ کر اپنا دم پہلے سے پہلے ہم ؛

امید گنجیدن در دل استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (امید گنجیدن) کردہ و از سنش مصدر (امید گنجیدن در دل) پیدا می شود کہ بمعنی حقیقی است یعنی گنجایش نداشتن امید در دل کہ دل تنگ

باشد و امید بسیار (عرفی ؎) بکیش اہل وفا ناکامی گنجد ؛ امید در دل و در سر ہوا نمی گنجد ؛ (اردو) امید دل مین سمانا۔

امید ماندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی توقع باقی بودن است۔ مرادف آرزو ماندن (بہائی آملی ؎) مرا امید بہبودی نماندہ اے خوش آن روزی ؛ کہ می گفتم علاج این دل بیمار می باید ؛ (اردو) امید رہنا جیسے ؛ رہی سہی امید بھی جاتی رہے ؛

امید مردہ | اصطلاح۔ مرکب توصیفی۔ امیدی کہ مبدل بیاس شدہ باشد و امید برآمدنش نباشد این متعلق است از (مردن امید) یا (امید مردن) (ظہوری ؎) امید مردہ زندہ بدشنام می شود ؛ آہ از دعای من کہ بمرگ اثر نشست ؛ (اردو) دیکھو آرزوی مردہ۔

امید نشستن | استعمال۔ صاحب آصفی و بہار ذکر این کردہ و از سند ہر دو مصدر (امید چیزی در دل نشستن) پیدا می شود کہ بمعنی توقع آن در دل پیدا شدن است (علی خراسانی ؎) امید دوا در دل عاشق نہ نشیند ؛ جائی کہ شفا خستہ و بیمار حکیم است ؛ (اردو) کسی چیز کی توقع دل مین پیدا ہونا۔

امید نہادن | استعمال۔ مرادف خلق کردن امید است (انوری ؎) در کین تو امید سلامت نہ نہادند ؛ گوئی کہ نشانی ز سعیر و سقر آمد ؛ (اردو) امید پیدا کرنا خلق کرنا۔

امیدوار | استعمال۔ بقول بہار بمعنی متوقع فرماید کہ بالفظ بودن مستعمل۔ مؤلف گوید کہ امید بمعنی خود است و وار بقول برہان بمعنی صاحب و خداوند پس امیدوار بمعنی صاحب امید باشد۔ (صائب ؎) تلخ را امید شیرینی گوارا می کند ؛ نیست از دشنام غم امیدوار بوسہ را ؛ (اردو) امیدوار بقول امیر توقع رکھنے والا۔ آرزومند۔ (آتش ؎) امیدوار ہین نگہ لطف کے کھڑے ؛

آنکھوں کے سامنے سے ہٹانا حجاب کو ہے

امیدوار آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آمدن بحالت امید است۔ (سعدی ؎) خدایا مقصر بکار آمدیم ہے گنہگار امیدوار آمدیم ہے (اردو) امیدوار آنا بحالت امید آنا۔

امیدوار بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی بودن بحالت امید و متوقع بودن و امید داشتن است (سعدی ؎) امیدوار بود آدمی بخیر کسان ہے مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ہے (اردو) امیدوار رہنا جیسے ہم اس دفتر میں سالہائے سال امیدوار رہے لیکن نوکری نہ ملی۔

امیدوار شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امیدوار قرار یافتن و متوقع شدن است (بیکسی غزنوی ؎) زہجر سوختم دردم نمیزنم کہ مباد ہے زنا امیدی من غم امیدوار شود

(اردو) امیدوار ہونا۔

امیدوار کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متوقع کردن است (حیرتی تونی ؎) میان خلق ستم بر من آشکار مکن ہے بلطف خود ہمہ کس را امیدوار مکن ہے (اردو) امیدوار کرنا (داغ ؎) تجھے تو وعدۂ دیدار ہم سے کرنا تھا ہے یہ کیا کیا کہ جہان کو امیدوار کیا ہے

امیدوار گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف امیدوار شدن است کہ گذشت (قاسمی گونابادی ؎) چنان خواہم از فضل پروردگار ہے کزان دیگری گردم امیدوار

(اردو) دیکھو امیدوار شدن۔

امیدوار نشستن استعمال۔ مرادف امیدوار بودن است (عرفی ؎) ندارم دستگیر امیدوار بخت بنشینم ہے نہ بینم دادگر از خاک کسری دامنے ہم

(اردو) امیدوار رہنا۔ امیدوار ہونا۔

امیدواری بقول بہار مقابل نومیدی فرقا

(۷۱ الف)

که بالفظ فرو بردن مستعمل ۔ مؤلف گوید که یای مصدر بر لفظ امید وار زیاده کرده اند و بس و با مصدر بودن و داشتن هم استعمال این یافته ایم و جا دارد که با مصادر دیگر هم مستعمل شود (ظهوری ؎) عاقبت دشمن بر احوال ظهوری خنده زد

این نبود امیدواری خنده می آید مرا (وله ؎) دارد امیدوارئی ورنه در فراقت چرا مزد فراق (نظامی ؎) فرو برد امیدواری زمرد که همال آمد در آمید به درد (اردو) امیدواری ۔ امید وار ہونا یا رہنا کا حاصل بالمصدر ۔ مؤنث ۔

امیر بقول اند لغت عربست بفتح اول و کسر دوم بمعنی حاکم و حکمران و فرمان روا و سردار و مهتر و بقول صاحب منتخب پادشاه و فرمان روا ۔ فارسیان این را بمعنی منعم و سردار و حاکم استعمال کنند چنانکه از مرکبات این ظاهر شود (انوری ؎) جهان خواجگی آن خواجهٔ جهان که بجاه بخواجگان و امیران برش علو و علاست (اردو) امیر بقول امیر (عربی) کا رفرما ۔ بڑا آدمی ۔ دولتمند ۔ رئیس (ناسخ ؎) اس امیر با کرم کی مدح خوانی کے لئے کیا عجب گر دام لے طوطی سے منقار آئینہ

(۱) **امیر آب** استعمال ۔ مرکب اضافی (۱) (۲) **امیر آب حیوان** بقول اند بمعنی میر آب مؤلف گوید که حاکمی از طرف سلطان بر آب خاصه متعین باشد از اینرو امیر آب گویند و (۲) ملحوظ معنی حقیقی کنایه باشد از خضر ۔ صاحبان بحر و اند و ضمیمهٔ برهان ذکر این کرده اند ۔ (اردو) (۱) داروغهٔ آبخاصه ۔ مذکر ۔ (۲) خضر علیه السلام ۔

امیر آخور استعمال ۔ مرکب اضافی ۔ معاصرین عجم داروغهٔ اصطبل را گویند صاحب بول چال و رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار ذکر این کرده و صاحب اند هم بحوالهٔ فرهنگ فرنگ این را آورده مؤلف گوید که میر آخور بحذف الف اول و فک اضافت بتغیر مستعمل (اردو) داروغهٔ اصطبل ۔ وہ افسر جو گھوڑوں کی نگرانی کے لئے مقرر کیا جاتا ہے

امیرآلائی استعمال - صاحب بول چال گوید که در محاورۂ معاصرین عجم افسر اعلای فوج یعنی کلنل را نامند بخیال ما امیر را مضاف کرده اند بسوی آلائی - و آلائی مرکب است از آلا و یای نسبت و آلا مرادف آل یعنی سرخ گذشت پس معنی امیرآلائی سردار چیزی که منسوب به سرخ است و بدینوجه که رنگ لباس افواج سرخ باشد افسرش را بدین نام موسوم کرده اند و در روزمرۂ معاصرین عجم بکثرت استعمال کسرۂ را و مدّ الف دوم هر دو حذف شود (اردو) کلنل - یعنی افسر فوج - مذکر -

امیرال استعمال - صاحب رنهاد روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده که در روزمرۂ معاصرین عجم یعنی امیرالبحر مستعمل و صاحب بول چال هم این را آورده بخیال ما این مخفف امیرالبحر است که لفظ بحر بکثرت استعمال حذف شد و الف لامش در آخر لفظ امیر باقی ماند و فتح الف دوم هم در استعمال به سکون بدل گردید (اردو) امیرالبحر بقول امیر بحری فوج کا افسر - مذکر -

امیرالامرای عساکر ضبطیه استعمال - صاحب رنهاد بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده گوید که بزرگ پولیس را گویند مقصودش جز این نباشد که افسر اعلای کوتوالی را خوانند که در انگلیسی زبان انسپکٹر جنرل پولیس نام دارد و عساکر که جمع عسکر است اضافت کردند بسوی ضبطیه و این مرکب توصیفی است بمعنی افواجی که مقرر است برای نگاهداشتن بجزم و هوش که ضبط در عربی بهمین معنی آمده کذا فی المنتخب (اردو) کوتوالی کا افسر اعلی - انسپکٹر جنرل پولیس - مذکر -

امیرانه بقول صاحب انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ از قبیل شاهانه که هایی قابلیت بر لفظ امیر زیاده شده است و بقول بعض کلمه آنه افاده معنی قابلیت دهد - (اردو) امیرانه - امیروں کے

لائق - امیروں کے قابل -

امیر زادہ استعمال - بقول صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرکب فارسی است قلب اضافت زادۂ امیر یعنی شاہزادہ و نیز لقب بنی فاطمہ - (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کہ سادات اند مؤلف گوید کہ معنی آخر الذکر بدین لحاظ است کہ حضرت امیر اشارہ است بسوی علی کرم اللہ وجہہ و امیر المومنین خصوصاً - خطاب جناب ممدوح باشد (کذا فی مدار) (اردو) امیرزادہ - امیر کا لڑکا - اور فارسیوں نے سادات کرام کو بھی امیرزادگان کہا ہے -

امیر صاحب دلق اصطلاح - مرکب توصیفی - بقول صاحبان بحر و ضمیمۂ برہان و نفت اشارہ بحضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ و مرادف امیر نحل کہ می آید مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد (اردو) امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ -

امیر نحل اصطلاح - مرکب اضافی - بقول صاحبان بحر و مؤید و بہار مرادف امیر صاحب دلق مؤلف گوید کہ کنایہ باشد و ہمین کنایہ در عربی ہم آمدہ و نحل در عربی زبان بقول منتخب بالضم عطیہ و بالکسر کابین زن دادن بی عوض و طلبی و پیدا کردن و بفتح نون بگس انگبین و بالکسر و فتح حا می حطی یعنی بخشش ہا (الخ) و صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ بر امیر النحل صراحت کردہ کہ نحل جمع نحلہ و نحلہ یعنی دین است (الخ) و بقول منتخب نحلہ بالکسر بخشش بی عوض و بقول اللہ نحل بالکسر یعنی مذہب و فرماید کہ جمع نحلہ بہ یعنی مذاہب باشد و صاحب محیط المحیط نحل را بکسر اول و فتح ثانی یعنی مذاہب گفتہ پس ہمین باشد وجہ کنایہ از جناب علی علیہ السلام کہ سردار بخشش ہای بی عوض و سردار مذہب ہا باشد و بعضی بر اند کہ چنانکہ عسل در دہن نحل مخفی می باشد ہمچنان علم در سینۂ علی کرم اللہ وجہہ مخفی بود بنا ء علیہ جناب

محمد ﷺ را نبیناً علیہ الصلوٰۃ والسلام امیر انجل گفت (اردو) جناب امیر علیہ السلام کا لقب امیر انجل تھا

(۱) امیّ صادق — اصطلاح - (۱) بحر (۲) و (۳) مراد فش و بقول صاحبان بحر جامع و انند (۴) ہم - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور دوم (۲ و ۳) را مرادف (۱) گفتہ مؤلف عرض کند کہ ہر چہار ترکیب توصیفی است (خاقانی ۵۲) ہادی مہدی غلام

(۲) امیّ صادق کلام — بقول برہان و

(۳) امیّ گویا — جامع و بحر بضم

(۴) امیّ گویا کلام — اوّل - اشارہ امیّ صادق کلام: خسرو ہشتم بہشت و شحنۂ چہارم کتاب (نظامی ۳ ع) امیّ گویا زبان فصیح: (اردو) دیکھو امیّ

بآن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و بقول صاحب

امبیلہ بقول برہان و سروری و جامع بروزن بلیلہ بمعنی آملہ و آن میوہ ایست در ہندوستان کہ در شکر پرورده کنند و خورند خان آرزو در سراج فرماید کہ تصحیف شده باشد از آملہ مؤلف عرض کند کہ ما اشارہ این و صراحت ماخذ (آملہ بدون تحتانی) بر آملہ کردہ ایم بخیال ما جز این نیست کہ باظہار کسرۂ میم یای تحتانی را زیادہ کردہ اند ہمچون بست و ببست (اردو) دیکھو املہ۔

امین بقول بہار بمعنی استوار و معتمد علیہ - فرماید کہ بالفظ داشتن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتح اوّل و کسر دوم - بقول منتخب امانت دار و قوی و کسی کہ بر و اعتماد کنند و از و امین باشند و بی ترس شده و اسمی است از اسمای حق تعالیٰ و لقب پیغمبر ما علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ پیش از نبوت بدان مشہور بود (الخ) فارسیان استعمال این بمعنی امانت دار و معتمد علیہ کنند و با مضاف فرس مرکب ہم سازند کہ در لحقات می آید (انوری ۵) عدل تو چنان کرد کہ از گرگ امین تر: در حفظ رمہ یار دگر نیست شبان را: (اردو) امین - بقول امیر (عربی) امانت دار معتمد (اشرف

ے) کیا دجّال کو پیوند خاک اقبال مہدی نے ؛ خدا کے فضل سے خائن گیا آتش امین آیا ؛

امین باشیدن استعمال - بمعنی امانت دار بودن و ماندن (ظہوری ے) ولی بنمای کز راحت نہ وزد و راحتی در خود نہ درین سودا نمی تابد کہ دل چندان امین باشد ؛ (اردو) امین ہونا امین رہنا - امانت دار ہونا -

امین بودن استعمال - بمعنی لقب امین داشتن و امانت دار بودن - صاحب آصفی فکر این کردہ (احمد جامی ے) آدم کہ ما ببار امانت در آمدیم ؛ جبریل در خزانہ رحمت امین نبود ؛ (اردو) امین کا لقب رکھنا - امانت دار ہونا - امانت دار رہنا -

امین حضور استعمال - صاحبان بول چال در رہنا - ذکر این بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کردہ اند کہ معاصرین عجم در روزمرّۂ خود استعمال این بمعنی دارو غۂ دربار شاہی کنند مرکّب اضافی است و این عہدہ ایست کہ در سلطنت آصفیہ

(۱۸۴۱)

آزار (خان سامان) نام است کہ در حضور سلطان می باشد (اردو) خانسامان - بقول آصفیہ اسم مذکّر - گھر کا سامان کرنے والا - داروغہ - میر سامان ناظر بیوتات -

امین خلوت استعمال - مرکّب اضافی - بقول صاحب بول چال میر تزک خلوت - صاحب روزنامچہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ داروغۂ خلوت باشد مؤلّف گوید کہ این افسری را نام است کہ بدربار شاہی بیکاعتبار دارد و بضرورت در خلوت شاہ ہم بار می یابد و چون شاہ بخواب رود امین خلوت محافظ او باشد - در سلطنت دکن این را شب خوابی گویند و منصبداران متعیّن باین کار بدین اسم موسوم شوند (اردو) امین خلوت - اس عہدہ دار کا نام ہے جو اسوقت بادشاہ کا محافظ رہتا ہے جب کہ وہ خلوت میں رہیں -

امین داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امین قرار دادن است (سعدی ؎) خدا ترس باید امانت گذارد امین کز تو ترسد امینش مدارد (اردو) امین قرار دینا - امانت دار بنانا - امین بنانا -

امین کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امانت دار مقرر کردن است (طالب آملی ؎) طالب منم کہ عشق بدین مایہ اعتبار بر گنجہای راز امین می کند مرا

(اردو) امین مقرر کرنا -

امین لشکر استعمال - مرکب اضافی - بقول صاحب رہنما و بول چال - بجوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار در روزمرۂ معاصرین عجم بخشی فوج را گویند کہ تقسیم مشاہرۂ فوج متعلق بدو باشد - صاحب بول چال ترجمۂ این در در انگلیسی زبان جنرل پی ماسٹر نوشتہ (اردو) فوج کا بخشی - وہ افسر جس سے تقسیم تنخواہ فوج کا تعلق ہو -

الف مقصورہ بانون

ان بقول برہان و ناصری بفتح اول وسکون ثانی بلغت زند و پازند (۱) والدہ را گویند کہ مادر باشد و (۲) معنی آن کہ در مقابل این است و (۳) افادۂ معنی فاعلیت نیز کند - ہرگاہ در آخر کلمہ در آورند ہمچو افغان و خیزان - خان آرزو در سراج بر معنی اول و دوم قانع صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل دستور چہارم ذکر معنی اول کردہ - صاحب تحقیق القوانین گوید کہ (۴) الف و نون ساکن بر چند اقسام آید - یکی الف و نون جمع کہ بآخر اسم واحد متصل شدہ آن را اسم جمع گرداند و فرماید کہ بواسطہ این بیشتر جمع اسم ذی روح آید مؤلف گوید کہ گاہی برای غیر ذوی الارواح ہم ہمچون خرآن - اسپان - و در ختان و صراحت مزید کند کہ

ہرگاہ اسمی راکہ حرف آخرش الف یا واو یا ہای مختفی بود بدان حرف جمع کنند برای التقای ساکنین واجب گردد کہ درصورت اول وثانی بعد الف و واو۔یای وقایہ مفتوح زیادہ نمایند چنانکہ آشنایان۔بدخویان وبصورت ثالث ہای موصوف رابہ کاف فارسی مفتوح بدل سازند چنانکہ آیندگان۔مردگان (۵) دوم الف ونون نسبت کہ بمعنی یای نسبت بعضی اسما ملحقست چنانکہ ایران وتوران بمعنی شہرہائیکہ بایرو توریسران فریدون منسوبند (۶) سوم الف ونون ساکن کہ در آخر کلمہ زائد باشد ہمچون بامدادان وجانان وآن کلمہ رامزید علیہ خوانند مولف عرض کند کہ بمعنی (۱) اسم جامد زندو پازند است و (۲) لفظ ہندی متعلق بہ سنسکرت وفارسیان این رابہ ہمین معنی باالف ممدودہ نویسند و درخواندن بضم الف خوانند و این ضمیر غائب است و (۳) ہمان است کہ ذکرش براسم حالیہ گذشت (اردو) (۱) مان بقول آصفیہ آمان کا مخفف۔(۲) وہ۔بقول آصفیہ۔ضمیر غائب۔اسم اشارہ بعید یعنی وہ حرف جو غائب یا بعید کے اشارے کے واسطے بولا جاتا ہے (۳) دیکھو اسم حالیہ (۴) یا و نون جمع جیسے شالین۔اچکنین (۵) الف ونون نسبت (۶) الف ونون زائد۔ان دونون کا استعمال بعض فارسی الفاظ کے ساتھ بقاعدۂ فارسی اردو مین بھی ہے۔

انا | بقول صاحب انند بحوالہ مؤید بالفتح لغت فارسی است بمعنی مادر۔صاحب غیاث فرماید کہ لغت ترکی است وصاحب مؤید ہم مؤید غیاث نہ انند وصاحب کنز کہ محقق ترکی است این رابمعنی مادر باالف ممدودہ (آنا) گفتہ ہمچون آتا کہ بتای فوقانی پدر راگویند وآبا کہ بہ بای موحدہ ترجمۂ عم است وآکا کہ بمعنی برادر باشد۔درہمۂ این لغات ترکی الف

ممدوده مستعمل (کذا فی لغات ترکی) پس اگر بقول صاحب انندسند استعمال این پیش شود توانیم قیاس کرد که فارسیان بر آخر لغت آن که به معنی مادر گذشت الف زیاده کرده اند که مطابق قاعدهٔ عام فارسی است (اردو) دیکھو آن کے پہلے معنی۔

انا الدوست استعمال - بهار گوید که این ترکیب از مخترعات متأخرین است مؤلف

انا الیار عرض کند که آنا ضمیر واحد متکلم زبان عرب و دوست و یار هر دو الفاظ زبان فارسی که در اولش بقاعدهٔ عربی الف لام زیاده کرده با آنا مرکب کرد نه همچون انا الحق و معنی لفظی این منم دوست و منم یار چنانکه (علی خراسانی ؎) در قتل گاه عشق انا الدوست میزنم این گفتگو زدار و رسن می شود فزون ؛ (عالی شیرازی ؎) گل مگر لاف انا الیار بگلشن زده است بر سر دار خیال سر منصور کنیم ؛ (اردو) (۱) مین دوست ہون (۲) مین یار ہون۔

انا تونتن بقول برهان وهفت بتای قرشت ونون وفوقانی بروزن (جفا جوی من) بلغت زند و پازند بمعنی گذاشتن ونهادن - صاحب جهانگیری در خاتمهٔ کتاب بذیل دستور چهارم ذکر این کرده فرماید که بمعنی نهادن باشد و انتونتن را بحذف الف دوم بمعنی داشتن آورده صاحب انند و موارد هم ذکر هر دو مصدر بالا کرده بخیال ما اصل این ناتوان تن باشد مرکب از لفظ ناتوان و علامت مصدر تن که الف دوم حذف شده ناتونتن شد و الف وصلی در اول این آورده انا تونتن کردند و از انا تونتن الف دوم حذف شده انتونتن گردید - معنی حقیقی این ناتوان شدن و مجازاً بمعنی گذاشتن و نهادن مستعمل شد و معنی داشتن در انتونتن مجاز مجاز - شک نیست که در مصادر زند و پازند تن علامت مصدر است و اگر اصل انا تون ناتوان نگیریم - باید که انا تون را بمعنی

ناتوان گیریم کہ این قسم تقدیم و تاخیر حروف در لغات پہلوی و زند و پازند یافتہ می شود - یکی از محاصرین عجم گوید کہ تون در زند و پازند بضم تای فوقانی و فتح واو بمعنی توان بود فارسیان برای اظہار فتحہ واو الف زیادہ کردہ توان کردند ازین صورت ناتون بمعنی ناتوان و اناتون بزیادت الف وصلی مزید علیہش باشد و تصرف در اعراب متعلق بہ محاورۂ عوام است وبس واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

(اردو) چھوڑنا - رکھدینا -

انار بقول صاحب رشیدی معروف و بقول صاحب مؤید لغت فارسی بمعنی میوہ کہ در غایت شہرت است صاحب محیط گوید کہ بفتح ہمزہ و نون و سکون الف و رای مہملہ اسم فارسی است و بعربی رمان و سریانی رمانا و یونانی قوطنیوس و در ہندی ڈارم و آن میوہ شریف و جلیل القدر است و ماہیت آن معروف - انواع می باشد - برّی - بستانی شیرین چاشنی دار و ترش و بہترین آن بستانی شیرین بیدانہ کہ انگبی نامند - لطیف تر از سائر اقسام و بہترین این رسیدۂ بزرگ دانہ شاداب بقول گیلانی لامحالہ سرد و انار ترش بارد یابس قابض و انار شیرین سرد و تر و سردی آن از درجۂ دوم و تری آن از اول نگذشتہ و با قوت قابضہ تا آنکہ آب افشردۂ آن نیز ہمین اثر دارد و بالجملہ بقول شیخ جمیع اجزای انار قابض سوای آب آن و پوست آن سرد و خشک و شدید القبض قلیل الغذا و جید الغذا و خصوصاً برای صفراوی مزاجان منافع بیشمار دارد (الخ) (انوری ۵) پر شد دلم ز خون جگر چون انار لیک پیوستہ دستم از تو تہی چون چنار یافت ؛ (اردو) انار - بقول امیر - فارسی - مذکر - رمان ایک مشہور میوہ ہے - جنگلی - بستانی - دیسی - ولایتی - دانہ دار - بی دانہ لیکن ولایتی شیرین اور

بے دانہ سب مین بہتر (صبا ۹) بے ثباتی پہ اپنے روتے ہین پہ مسکراتے نہین انار جین

انار دانہ استعمال - قلب اضافت دانہ انار است کہ بعربی حب الرمان گویند و بقول ہندیان دارمی سار - دافع فساد صفرا و اکثر در سفوفات ہندی - مسہلہ و ملینہ و بنا بر تقویت معدہ و دل و اصلاح ادویہ مسہلہ داخل و نیز بصراحت بر اسہال می نماید و در تقویت معدہ و کسر حدت صفرا مفید و قابض (اردو) انار دانہ - بقول امیر - مذکر - چورن کی ایک قسم ہے جس مین انار کا دانہ بھی شامل ہوتا ہے - بقول صاحب جامع الادویہ انار کا بیج جسکو عربی مین حب الرمان کہتے ہین سرد و خشک - قابض - ہاضم - مشہی - مقوی معدہ وغیرہ -

انار دانہ دشتی استعمال - بقول صاحب محیط لغت فارسی است کہ حب قلقل را نامند وہم او بر حب القلقل گوید کہ بکسر ہر دو قاف و سکون ہر دو لام و بضم ہر دو قاف نیز آمدہ و آنرا قلقل و قلقلان و ہونانی عفا و امود و بفارسی انار دشتی و ہندی گوارچکنہ نامند خوش بو و خوش مزہ و در طعم آن تلخی - گرم تر در اول دوم بارطوبت فضلیہ و گویند گرم در دوم و تر در اول - مسمن بدن و مقوی ابدان مستر خیہ و مسخن آنہا و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) بقول صاحب محیط گوارچکنہ - صاحب جامع الادویہ نے نہین لکہا انار دانہ دشتی اور حب قلقل کا ترجمہ -

انار دشتی استعمال - مرکب توصیفی - بقول صاحب محیط - رمان بری - مضمن و بحوالہ صاحب تحفہ نوشتہ کہ ثمر آن حب قلقل است (کہ بر انار دشتی گذشت) و بقول مخزن آن گویند کہ در حوالی گورکہپور سرکار صوبہ اودھ کثیر الوجود و سہ چار برگ از زمین بر آمدہ گل می کند و گل آن شبیہ بگل انار و برگ آن مانند کاسنی و اصلا چوب ندارد و ثمر آن شبیہ بانار و در بزرگی بانار متوسط

و بروی زمین میرسد وطعم آن شیرین وخستہ آن بزرگ
ضماد بیخ آن با مساوی آن صبر سقوطری و گل ارمنی
جہت دردضربہ وسقطہ مجرب (اردو) خبگلی انار سند
انارستان | استعمال - بقول اسند بحوالہ فرہنگ
فرنگ معنی باغ انار مؤلف عرض کند کہ از قبیل
بہارستان وخارستان باشد کہ ستان بقول برہان
معنی جای انبوہی وبسیاری چیزہا وباین معنی
بدون ترکیب گفتہ نمی شود - پس انارستان جای
انبوہی درختان انار وباغ انار باشد ولبس
(اردو) انار کا باغ - مذکر -
انارطوق دار | استعمال - مرکب توصیفی
بقول بہار واسند نوعی از انار - (محسن تاثیر) مؤلف
خون ہمہ لالہا بہارش ۔ در گردن انار طوقدارش پیوستہ
گوید کہ ہر انار را بہیئت مجموعی او گویا طوقی در گردنست وہمین
مناسبت محسن تاثیر انار طوقدار نظم کردہ باشد
ما قسم خاص انار را ندیدہ ایم ونہ شنیدہ ایم کہ انار
طوقدار نام اوست ومعاصرین عجم ہم ساکت

(اردو) طوقدار انار - بقول بہار ایک قسم کی
انار کی - مذکر -
انارفرہاد | اصطلاح - بقول برہان وبحر
یکسر رای فرشت درخت انار یست کہ در بیستون
واقع - گویند چون فرہاد از شنیدن فوت شیرین
تیشہ بر سر خود زد - وستہ تیشہ خون آلود شد واز
کوہ بزمین افتاد وسر آن بزمین نشست وخوب
آن از چوب انار بود بقدرت الٰہی سبز شد ودرخت
انار بہم رسید وانار او را چون باز کنند اندرون او
سوختہ وخاکستر باشد ولبس - خان آرزو در سراج
فرماید کہ این از نیرنجات عشق ابوالبدائع غریب
نیست چنانکہ در سروری ومدار الافاضل مذکور
(انتہی) صاحب سروری بحوالہ شرفنامہ ذکر این
کردہ وصاحب جامع ہم این را آوردہ (اردو)
انار فرہاد - اس درخت انار کو فارسیون نے
کہا ہے جو کوہ بیستون پاس دستہ تیشہ فرہاد سے
سرسبز ہوا تہا کہتے ہین کہ وہ دستہ بہی انار کی لکڑی

کاتہا اس درخت کے پہل مین یہ اثر ہے کہ دانے نہین ہوتے بلکہ صرف خاکستر سے بھرا ہوا ہوتا ہے

انار کوہی | استعمال - مرکب توصیفی - بقول صاحب محیط ہندی دارمی است واکثر آن ترش بشدت می باشد وآن قابض شکم وہاضم وشہی ومقوی دل ومعدہ ودافع صفرا وشیرین آن دافع فساد اخلاط ثلثہ وبردارمی ہم ذکر انار کوہی کردہ تعریف کامل انار بجایش گذشت - صاحب ساطع بردارم گوید کہ مذکر انار است کہ بعربی رمّان خوانند (اردو) پہاڑی انار جنگلی انار - مذکر -

انار گلی | استعمال - مرکب توصیفی است بقول صاحب محیط گلنار باشد وبرگنار فرماید کہ این را گل انار - ضد برگ - وہزار دنیز مانند جہت آنکہ گل آن بسیار بزرگ وپربرگ می باشد وگل آن ثمر نمی بندد مگر بندرت وثمرش را میخوش دانند بتانی آن در قوت کمتر از بہی است وازمطلق آن مراد گل انار بہی است ودرخت آن مشابہ بدرخت انار وفارسی بہتر از ہمہ سرد ودر آخر اول وخشک در دوم - قابض وحابس ہر سیلان ومقوی اعضا ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) گلنار - بقول آصفیہ - مذکر ایک قسم کا درخت انار جس مین بڑے بڑے پھولون کے سوا جو گلاب کے مانند ہوتے ہین پھل نہین لگتا - اور گلنار فارسی بھی کہتے ہین -

(الف) **انار گیرا** | اصطلاح - بقول برہان

(ب) **انار گیو ا** | (الف) باکاف فارسی بتحتانی رسیدہ وراے بی نقطہ والف کشیدہ بحوالۂ فرہنگ جہانگیری بمعنی (۱) کوکنار وغوزہ خشخاش باشد ودر صحاح الادویہ بجای راے مہملہ واو آمدہ و (۲) خشخاش را نیز گفتہ اند صاحب بحر عجم وجامع بر معنی اول قانع وصاحب وری بر معنی دوم - خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ بکاف فارسی است وفرماید کہ

رای مہملہ دوم را واو گرفتن خطاست زیراکہ
گیرا سرفہ را گویند وچون غورہ خشخاش سرفہ را
دفع کند آنرا باین نام موسوم کردند۔ صاحب
ناصری بحوالۂ جہانگیری ذکر (ب) بمعنی اول کردہ
و صاحب انند (ب) را بکاف فارسی آورده
مؤلف گوید کہ ما در نسخۂ جہانگیری کہ پیش ماست
(الف) را یافتہ ایم نہ (ب) را عجب است
کہ صاحب ناصری بتحقیق (ب) را بحوالۂ جہانگیری
نوشت بخیال ما غلطی کتابت نسخہ باشد و صاحب
محیط کہ محقق مفردات طب است (الف) را ذکر
نکرد بلکہ (ب) را بہ معنی دوم نوشتہ و برخشخاش
گوید کہ بفارسی انارگیوا و بکنارہ بہندی پوست
گویند و بر کوکنار فرماید کہ اسم فارسی پوست خشخاش
است اندرین صورت اختلاف ہر دو معنی باقی
نماند و مقصد اصلی از پوست خشخاش است و بس
حالا عرض می شود نسبت اختلاف الف
(ب) کہ بقول خان آرزو گیرا بکاف فارسی

بمعنی سرفہ است و صاحب برہان ہم ذکر این
کردہ ہرگاہ اضافت انار بسوی گیرا شد یعنی لفظی
این انار سرفہ باشد یعنی اناری کہ سرفہ را دفع
کند (مرکب اضافی) و کنایہ باشد و آنانکہ انار را بسوی
(گیوا بہ واو) مضاف کردہ اند معنی لفظی آن درست
نمی شود کہ گیو بکاف فارسی بمعنی گویا و لسان آمدہ
(کذا فی البرہان) و بکاف عربی بقولش کاہو
نیز بمعنی مادہ و سبب و علت۔ پس خیال ما جزین
نیست کہ بغلطی کتابت رای مہملہ را واو نوشتہ
باشند و بر ماخذ غور نکردہ و ہمین غلطی را قشدہ در کتابت
جہانگیری ہم کہ در نسخہ ما ہا رای مہملہ است و در بعض نسخ
بہ واو چنانکہ صاحب ناصری مشاہدہ کردہ۔
بالجملہ انارگیرا بقول محیط کہ برخشخاش نوشتہ سرد
و خشک در دوم۔ مخدر و مسدد ضماد آن بر پیشانی
در دسر را نافع و منافع بیشمار دارد انخ ہذا رد
پوست۔ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ خشخاش
کا ڈوڈوا۔

انار مشک اصطلاح - بقول صاحب برہان بکسر میم وسکون شین قرشت وکاف نام دارو ئیست کہ از ہندوستان آورند وآن تخمی باشد سرخ رنگ واندک سبزی درمیان دارد و بعربی رمّان مصری خوانند صاحب سروری بذکر معنی بالا گوید کہ در کتب طبی گلی سرخ رنگ است صاحب جامع ہم ذکر این کردہ وخان آرزو در سراج گوید کہ بالضم وکسر ہر دو آمدہ صاحب محیط فرماید کہ نار مشک است و بر نار مشک گوید کہ اسم فارسی است بمعنی مشک الرمان و در یونانی نارغیت و بخراسانی کرم صوف و بفارسی روئین پیچیدہ نیز و بہندی ناگکیسر - بالجملہ آن شگوفہ ایست شبیہ بہ بسباسہ کمتر در سرخی مائل بہ زردی وخوشبو باندک زمختی وبحوالۂ صاحب جامع از اسحاق بن عمران نقل کردہ کہ تاویل آن مسک الرمان است وآن مثل رمانہ کوچک گویا کہ گل آنست در رنگ وبوی آن خوش وبقول شیخ گرم وخشک در دوم منفعت آن مثل سنبل و ترفیق و تلطیف و مقوی قلب و مانع از تحلیل ارواح و قاطع الجزہ و نافع مالیخولیا و منافع بسیار دارد (انج الاردو) صاحب ساطع نے ناگ کیسر پر لکھا ہے کہ ایک درخت کا نام ہے - صاحب جامع الادویہ نے ناگکیسر پر فرمایا ہے کہ ایک بڑے درخت کا پھول زرد رنگ جس کی خوشبو سب خوشبوؤں سے تیز ہوتی ہے مؤلف کی رائے میں بھی یہی ہے - انار مشک افسوس ہے کہ محققین مفردات طب نے اس سے زیادہ صراحت نہیں کی - صاحب ساطع نے ناگکیسر پر فرمایا ہے کہ ایک زرد رنگ پھول کا نام ہے -

انار میخوش استعمال - مرکب توصیفی - بقول صاحب محیط انار ترش و شیرین و چاشنی دار کہ بعربی رمّان مُر و بہندی کھٹ مٹھ انار نامند در سردی و تری مائل باعتدال و در سائر افعال قریب بہ انار شیرین و در تسکین حدت صفرا و تورات

خون ازان زیادہ ومنافع بسیار دارد۔ سرد و ردم وخشک در اوّل (اردو) کھٹ مٹھہ انار یعنی وہ انار جو ترش اور شیرین ہو۔ صاحب آصفیہ نے کھٹ مٹھا کا ذکر کیا ہے بمعنی ترش وشیرین ملے ہوئے پس اسکو کھٹ مٹھا انار کہہ سکتے ہین۔ مذکّر۔

انار ہندی اصطلاح۔ مرکّب توصیفی۔ بقول صاحب محیط بیل است و این ہمانست کہ ذکر این برابیل وقطعی گذشت (اردو) دیکھو ابیل

انار یسین اصطلاح۔ مرکّب اضافی صاحبان بحر و بہار رو وارستہ گویند کہ روز نوروز چہل بار و بقولی صد بار سورہ یسین خواندہ بر انار بدمند و گویند کہ آنرا ہر کہ بی شرکت غیر خورد تمام سال از امراض جسمانی محفوظ باشد و صاحب تحقیق فرماید کہ اناری را گویند کہ بر آن دعا دمیدہ بیمار را خورانند۔ (شاپور ۵) شرکت غیر بر نمی تابد نارپستان انار یسین است۔ (سالک قزوینی ۵) گزند بوسۂ اغیار بر نمی تابد۔ کہ گفت سیب ذقن کم زنار یسین است۔ (صاحب ۵) سیب غبغب اگر بدست آید بہتر از صد انار یسین است۔ (اردو) انار یسین۔ فارسیون نے اس انار کو کہا ہے جس پر نوروز کے دن سورہ یسین چالیس یا سو بار پڑھ کر دم کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ جو کوئی اس کو بلا شرکت غیرے کھالے تو سال بھر امراض جسمانی سے محفوظ رہتا ہے۔ لیکن آجکل ہندوستانین اس عمل کا رواج نہین ہے

اناطیطس بقول برہان باطای حطی بہ تحتانی رسیدہ وطای دیگر بسین بی نقطہ زدہ لغتی است یونانی ومعنی آن بفارسی سنگ زائیدن آسان کن وآن دانہ ایست سیاہ رنگ بمقدار جو زبوا مؤلف گوید کہ تکمیل بیانش ضرورت ندارد و این ہمان است کہ بر اکت مکت مذکور شد (اردو) دیکھو اکت مکت۔

انا غاطس بقول برہان وہفت وانند باغین نقطہ دار بالف کشیدہ وطای حطی مضموم بہ سین مہملہ زدہ بلغت یونانی سنگی باشد کہ چون آنرا بآب بسایند رنگی مانند خون ازان برآید وباشیر زنان در چشم چکانند درم چشم وبسیاری آب آمدن از چشم را نافعست وآنرا بعربی حجرالاناغاطس گویند۔ صاحب مخزن بر حجرالاناغاطس ذکر این ہمین قدر کردہ۔ حیف است کہ محققین مفردات طب از صراحت مزید سکوت ورزیدہ اند ونام معروف این در دیگر لسنہ معلوم نہ شد (اردو) اناغاطس یونانی زبان مین ایک پتھر کا نام ہے جسکو پانی کے ساتھ گھسنے سے لال رنگ نکلتا ہے جس شخص کی آنکھ ورم کرگئی ہو اور اس سے پانی بہتا ہو اوس مین اسکو عورت کے دودھ مین ملاکر ٹپکانے سے مرض مذکور دفع ہوجاتا ہے۔

اناغلس بقول برہان بضم غین نقطہ دار ولام وسکون سین بی نقطہ بیونانی دوائیست کہ آنرا بفارسی مرزنگوش وبعربی آذان الفار گویند چہ برگ آن بگوش موش می ماند باسرکہ برگزیدگی عقرب مالند نافع است۔ صاحب محیط بر اناغالس فرماید کہ لغت یونانی است وبحذف الف دوم ہم آمدہ وبلغت مبطی اناکیر ولفرنگی انکالن وبعرب حشیشۃ العلق وآذان الفار گویند۔ نباتی است۔ وگیلانی این را ورای آذان الفار گفتہ بالجملہ جمیع اجزای این گرم وخشک در آخر دوم یا سوم۔ بسیار محلل مع قبض ومجفف بی لذع وجاذب ومفتح سدد ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) بقول صاحب جامع چوہہ کنی۔ گوش موش ایک گھانس ہے جس کے پتے مثل گوش موش کے ہوتے ہین چوہے کے کان کے۔ اور بیج مثل دہنیا۔ گرم وخشک۔

انالیقی بقول برہان بالام وقاف ہر دو بہ تحتانی رسیدہ دوائیکہ آنرا انجرہ گویند وتخم

آنرا بذر الانجرہ و بعربی قریض خوانند تخم آن مستعمل است اگر مقدار سہ درم ازان با شیر گوسفند بخورند قوت باہ دہد و بعضی گویند ہمان بذر الانجرہ باشد و صاحب محیط گوید کہ انالیقی اسم رومی انجرہ باشد و بر انجرہ فرماید کہ اسم فارسی و بعربی معروف بقریض الکلب و مجرب الکلاب و یونانی اقلابونس و بلغت دار المرز کرنہ و بترکی کجیت و بلاطینی ارتیک پریم و بلغت گیلان ہرتیکہ و بہندی اوٹنگن و کمہارہ و آن خشیشہ معروف است بستانی و بری بہترین آن نگین مائل بسیاہی بالجملہ گرم در اول دوم و خشک در آخر آن مفرح محلل بقوت و محرق و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) اوٹنگن۔ کمہارہ۔ صاحب ساطع نے اوٹنگن پر لکھا ہے کہ یہ ایک پودے کا نام ہے جسکو انجرہ کہتے ہین۔

اناہید | بقول برہان و ناصری و جامع و سراج باہای تحتانی رسیدہ و بہ دال زدہ بمعنی ناہید کہ ستارۂ زہرہ باشد۔ صاحب سروری فرماید کہ این را بیدخت ہم نام است مولف عرض کند کہ صاحب برہان ناہید را بدون الف اول ہم آوردہ گوید کہ ستارۂ زہرہ و کنایہ از دختر رسیدہ باشد و بہمین دو معنی ناہیدہ را بزیادت ہای ہوز در آخر ہم ذکر کردہ و بزاہ بدون تحتانی گوید کہ دختر نارپستان و مخفف ناہید کہ ستارہ باشد و بر ناہیدہ بہای ہوز آخر صرف دختر نارپستان نوشتہ و ناہی را بمعنی زہرہ مخفف ناہید گفتہ ہمہ محققین این را لغت فارسی گفتہ اند مولف عرض کند کہ نہود مصدر عربست بالضم بمعنی برآمدن پستان دختر و ناہد اسم فاعلش بمعنی دختر نارپستان و در فارسی کنایہ باشد از ستارۂ زہرہ۔ و ناہیدہ بزیادت ہای نسبت منسوب بہ دختر نارپستان یعنی ستارہ زہرہ و صاحب برہان خطائے فاش کردہ کہ این را صرف بمعنی دختر نارپستان نوشت و بر خلاف حقیقت رفت و در ناہید یای تحتانی علامت اظہار کسرہ باشد و این رسم الخط ترکیان است کہ فارسیان اختیار کردند

و در ناہید ہم یای تحتانی علامت کسرہ و ہای ہوز آخرہ برای نسبت و معنی او صرف زہرہ باشد کہ منسوب است بہ دختر ناریستان ہمچون ناہدہ و شک نیست کہ ناہی بدون دال مخفف ناہید باشد بہرد و معنی آن و در اول اناہید الف وصلی است و بس - صاحب سواء السبیل اناہید را بدال مہملہ معرب اناہید بمعنی زہرہ گفتہ (اردو) زہرہ - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مؤنث - لولی فلک - ناہید - ایک ستارے کا نام جو تیسرے آسمان پر ہے -

انائی بقول صاحب سروری بفتح ہمزہ - بیوقوف و نادان را گویند (زرتشت بہرام ۵)
جہان سیچمند پر انائی ۞ کہ او را پیشہ باشد بیوفائی ۞ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد بخیال ما ماخذ این لغت عرب اناست کہ بالفتح بمعنی خود است - اہل عرب چنانکہ از انا - انانیت را بمعنی خودی و خودبینی و منی استعمال کردہ اند ہمچنان فارسیان از ہمان کلمۂ انا لغت انائی وضع کردند کہ معنی آن خودی و خودبینی و تکبر باشد و مجازاً نادانی و بیوقوفی ہم نادان و بی وقوف چنانکہ ادعای صاحب سروریست سندش موافق قیاس ماست (اردو) انانیت - بقول امیر (عربی) مونث - بمعنی خودی - پندار (منیر ۵) مانع وصل ہے انانیت ۞ جب نہ ہو نگاہ میں تب ملوگے آپ ۞ بیوقوفی - نادانی - مؤنث -

انب بقول برہان و اند بفتح اول و ثانی و سکون بای ابجد (۱) بادنجان را گویند و آن معروف است خوردن آن بافراط جذام و صداع و بیخوابی آورد و بعضی گویند عربی است - صاحب جامع ہفت ہم ذکر این کردہ - صاحب محیط بر انب فرماید کہ بادنجان باشد و بربادنجان گوید کہ این معرب بادنگان و باتنگان فارسی است و بعربی انت بفتحتین و مغدود و قنب و بفارسی

کہلت و کہلم در ملک مالوہ رینگتا و ہندی بیگن و بہانٹا و بہنٹا مستعمل در غذا و بہترین آن نو و تازہ کوچک کم تخم کبود۔ گرم و خشک در آخر دوم طعم بادنجان مرکب از قبض و تلخی و نقاہت و حراقت است و آن بالخاصیت مسکن صداع حار و مقوی معدہ و مفتح سدد ی کہ از غیر آن بہم رسیدہ باشد زیرا کہ خود مسدد جگر و طحال است مضار این بر منافع غالب بہ تحقیق مانب لغت عرب است و صاحب خزانہ صراحت کردہ است کہ بعربی این را بادنجان و حدقہ و انب و کہنک نام است و (۲) مخفف انبہ۔ (اردو) (۱) بیگن۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر بادنجان۔ بنٹا۔ بناؤن۔ (۲) دیکھو انبہ۔

انباخون بقول برہان و جامع و ناصری با خای نقطہ دار بر وزن افلاطون حصار قلعہ و جای محکم را گویند ما صراحت ماخذ این بر انباخون کردہ ایم کہ بہ بای دوم و نون سوم گذشت عوام فرس بنا و اقفیت ماخذ تقدیم و تاخیر حروف کنند و آنرا قلب بعض نام است و این ہم از آن قبیل باشد و بس (اردو) دیکھو انباخون۔

انبار بقول برہان و ناصری و جہانگیری و جامع بالفتح بر وزن زنگار (۱) بمعنی بریز و مملو و پر باشد۔ صاحب ناصری فرماید کہ انبار دن و انباشتن مصدر این و انبارہ و انبار دہ و انبارگی ہم از ہمین است (ما صراحت ہر یکی بجایش کنیم) بہار گفتہ کہ این جمع نبر است بمعنی تودہ ہا و فارسیان بمعنی ذخیرہ بالفظ کردن و نہادن استعمال کنند و صاحب مؤید آوردہ کہ انبار بمعنی تودہ باشد و بس مؤلف عرض کند کہ بقول صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است انبار بالفتح غلہ ہا و ارتفاعات بسیار کہ یکجا جمع باشد و خانہ سود اگر کہ در و متاع چیدہ باشند جمع نبر بالکسر

(الخ) پس متحقق شد کہ ہمین لغت عرب را فارسیان بمعنی واحد یعنی تودہ استعمال کردہ اند و ہمین است اسم مصدر و ماخذ انبار دن و انباشتن و انبار یدن کہ می آید انچہ محققین بالا این را بمعنی لبریز و مملو و پر آوردہ اند کم التفاتی شان است از نیکہ بر معنی مصادر بالا رفتہ اند یعنی انبار دن بمعنی تودہ کردن و پر کردن چاہ و مغاک بخاک و جز آن آمدہ و خیال نکردند کہ در پر کردن مغاک ہم تودہ کردن خاک در ان معنی حقیقی باشد و نتیجۂ آن است پری آن پس لازم نیاید کہ ازین معنی مصدری انبار را بمعنی لبریز و پر گیریم سندی برای معنی لبریز و پر و مملو پیش نشد الا اینکہ صاحب جہانگیری از کلام ظہیر فاریابی استشہاد کردہ و ہو ہذا (ے) بیک سخن دہن آرزو فروبندی ؛ بیک سخن شکم آرزو بینباری ؛ ما عرض کنیم کہ این سند مصدر انباردن است بمعنی مجازی نہ اسم جامد انبار و بتحقق ما معنی حقیقی انبار محض تودہ باشد و بس (اردو) انبار۔ بقول امیر ڈھیر۔ ذخیرہ۔ مونث (قطب) رہتی تہی پہولون کی جہان انبار ؛ ڈھیر ہین اس مقام پر خس و خار ؛

(۲) انبار۔ بقول برہان و سروری و رشیدی و جامع و سراج بمعنی فرو ریختن و افتادن دیوار و امثال آن نیز۔ صاحب جہانگیری سند ہا آوردہ (سنائی ے) نہ فلک را بکام بگذاریم ؛ پنج و چار و سہ را بنیباریم ؛ (شمسی طبسی ے) زمین کرد ارباس گرنباشد آسمان خاکی ؛ در انبارم بسیل اشک ازین پس ہفت بنیانش ؛ مؤلف گوید کہ حیف است کہ این ہر دو استاد ہم بکار شان نمیخورد این ہر دو تمثیل متعلق است بہ مصدر انباردن و معنی آن تودہ کردن و پر کردن است و در مجرد انبار معنی فرو ریختن دیوار و امثال آن اصلا نیست و تودۂ خاکی کہ بعد افتادن و فرو ریختن قائم شود آنرا انبار می توان گفت و آن غیر از معنی اول نیست عجب است از محققین نازک خیال

فتائل (اردو) دیکھو معنی اول۔

(۳) انبار۔ بقول برہان و ناصری و سروری و رشیدی و جہانگیری و جامع معنی خس و خاشاک و فضلۂ انسان و سرگین حیوانات دیگر کہ مزارعان بر زمین زراعت ریزند (سروری در ہجو شعر رنگارنگ از طبع کج حیدر کلوج ؎ ہمچنان سرمیزند کز تودۂ انبار گل ؎ خان آرزو در سراج فرماید کہ ترجمۂ این ہندی کھات باشد مؤلف عرض کند کہ انبار در ین شعر مجازاً بمعنی خاشاک و فضلۂ مجتمعہ باشد کہ آنہم بشکل تودہ جمع می شود و این مجاز معنی اول است۔

(اردو) کھات۔ بقول آصفیہ۔ (ہندی) اسم مؤنث۔ وہ میلا اور کوڑا وغیرہ جسے گڑھا کھود کر دبا رکھتے ہین اور کچھ عرصہ کے بعد نکال کر کھیتون مین ڈالتے ہین جس سے زمین کی طاقت بڑھتی ہے اور درخت خوب پھیلتا ہے مؤلف کہتا ہے کہ انبار کے اس معنی کا حقیقی ترجمہ کوڑا کرکٹ ہے جس کی ڈھیر زمین پر ایک جگہ جمع کی جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد اُس سے کھات کا کام لیا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے کوڑا کرکٹ پر لکھا ہے کہ (ہندی اسم مذکر۔ (گھانس پھونس) خار و خس۔ آخور۔ الاہلا (انتہی) اس ڈھیر مین میلا شریک نہین۔ کیا جاتا اس لیے کہ عفونت پھیلتی ہے اور میلا اور فضلہ عموماً دفن کر دیا جاتا ہے۔

(۴) انبار۔ بقول برہان بمعنی استخر و تالاب ہم آمدہ۔ صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع میفرمایند کہ بمعنی برکہ آب نیز۔ چنانکہ آب انبار۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی آب انبار است نہ انبار تنہا مؤلف عرض کند کہ آب انبار قلب اضافت انبار آب است کہ آب بلندد افارسیان مجازاً انبار آب ہم گفتہ اند چنانکہ در تالاب و استخر جمع باشد و ہم بطریق

مجاز مجرد انبار بمعنی انبار آب مستعمل - خان آرزو در کلام مولوی معنوی استعمال این ندیده باشد ؎
مشت گندم که اندرین دام است ؎ هست آنرا مدد ز انباری ؎ باغ دنیا که تازه میگردد
آخر آبش بود ز انباری ؎ (اردو) تالاب - مذکر - دیکھو استخر -

(۵) انبار - بقول رشیدی امر بمعنی انباشتن و فرا ریختن خانه مؤلف عرض کند که امر انباردن
و انباریدن باشد که برای انباشتن هم استعمال این کنند و این ظاهر است که از مصدر انباشتن
امرش انباش باشد ولیکن استعمال این متروک است بنا بر علیه امر انباردن را استعمال کنند و سند
این همان است که از کلام ظهیر فاریابی بر معنی اول گذشت و آنچه صاحب رشیدی از معنی
دوم امر گرفته قابل غور است که تسامحش بیش نیست زیرا که انباردن و انباریدن بدو معنی آمده
یکی انبار نمودن و دیگری مجاز آن که پر کردن چیزی باشد از چیزی دیگر که نتیجه انبار کردن است
پس انبار امر همین دو معنی باشد مثلاً اگر گوئیم (دیواری را انبیار) کنایه باشد از اینکه دیوار را بریز
و بشکن و انبار کن و اگر گوئیم (چاهی و مغاکی را از خاک بینبار) معنی آن کنایتہً این است که
انبار خاک در چاه قائم کن یعنی پر کن آن چاه را از خاک - پس معنی مجرد انباردن غیر از انبار کردن
و پر کردن نباشد و مصادر اصطلاحی (انباردن خانه و دیوار) یا (انباردن چاه از خاک) متعلق باشد
به امر حاضری که بالا مذکور شد - نباید که از مجرد انبار معنی (خانه را فرا ریز) پیدا کنیم فتامل (اردو)
ڈھیر کر - ڈھاوے - بھروے -

(۶) انبار - بقول صاحب جهانگیری و رشیدی و جامع بالکسر مخفف این بار یعنی این مرتبه -
(ملک طغرل) ؎ انبار دلم بخویش دری ماند ؎ این کاوش غصه در جگری ماند ؎ این درد نهنجه

دردہای دگر است ۔ این غم نہ بہ غم ہای دگری ماند خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ درین حال انبار بہ میم باشد کہ بسبب آنکہ نون و با ہر جا جمع شوند و اوّل ساکن بود جائز است کہ ہر دو بہ میم بدل شوند بسبب قرب مخرج چنانکہ کنب و کم و دنب و دم پس این لفظ بقیاس امسال و امروز نیست مؤلف عرض کند کہ لعل العجب کہ خان آرزو بر خلاف حقیقت تائید خیال خود می کند کہ بر کلمۂ آم گذشت کہ ما ہمدر انجا تردیدش کردہ ایم یعنی او بر کلمۂ آم فرمودہ کہ استعمال این برای روز و شب و سال مخصوص است یعنی امروز و امشب و امسال و ہم او نوشتہ کہ بجز این ہر سہ لفظ استعمال کلمۂ آم نباید کرد و ما ہمدر انجا گفتہ ایم و بر ہر یک لفظ بجایش صراحت کردہ ایم کہ آم مبدل آن باشد و آن مخفف این پس وجہی نیست کہ آم را مخصوص بہ سہ لفظ بالا کنیم الحاصل چون تحقیق خان آرزو از کلمۂ آم گذشت و بر لفظ انبار رسید معلوم شد کہ تخصیص آن سہ لفظ قائم نمی ماند بنا بر علیہ در ینجا می خواہد کہ تائید خیال خود کند قاعدۂ را باستناد خود بیان میکند کہ در کنب و دنب جاری است یعنی فارسیان نون و بای موحّدہ ہر دو را بہ میم بدل کردہ کم و دم کردہ اند مگر نمی داند یا تجاہل کند کہ در انبار قاعدۂ مذکور جاری نشد ۔ زیرا کہ اگر نون و با ہر دو را بہ میم بدل کنیم انمار باقی می ماند و انچہ انبار بہ میم مستعمل است و مسلّمۂ اوست بر خلاف دعوای اوست حیف است اگر محققین بتائید غلطی خود ارتکاب غلطی دیگر کنند اگر ما بر لفظی خیال غلط قائم کردہ ایم بنا بر کہ بتائیدش غلطی دیگر کنیم حقیقت این است کہ انبار بالکسر مخفف این بار است و فارسیان بہ تبدیل نون دوم بہ میم انبار ہم استعمال کردہ اند ہمچون امروز و امصبح و امشام و امسال کہ اصلش این روز و این صبح و این شام و این سال بود و تبدیل نون با میم در دیگر الفاظ ہم بنظر آمدہ

چنانکہ کجین و کجیم کہ بمعنی برکستوان است کہ روز جنگ پوشند و اسپ را نیز بپوشانند۔ پس انبار را تخفیف این بار نہ گرفتن و آنرا غلط دانستن و انبار را صحیح پنداشتن و آنرا بر قیاس امرور و امسال ندانستن یعنی چہ وچرا و بچہ حجت قائل (اردو) اس دفعہ۔ اس بار۔

انبار بار اصطلاح۔ بقول صاحب جامع بردن بدیار دگار یعنی مردم فربہ و بیکارہ و ہیچ کارہ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی پیش نشد و استعمال این از نظر ما ہم نگذشت و معاصرین عجم ہم ازین ساکت ولیکن موافق قیاس است یعنی اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بار انبار دارندہ و کنایہ باشد از مرد فربہ کہ ہیچ کارگی لازمہ فربہی است (اردو) موٹا اور فربہ شخص جو کسی کام کے لائق نہ رہا ہو۔

انبار خانہ استعمال۔ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ جای ذخیرہ اسباب۔ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند قلب اضافت خانۂ انبار است ولیس (اردو) دکن مین انبار خانہ اس کمرہ کو کہتے ہین جو مختلف قسم کے سامان کا مقام ہو۔ صاحب آصفیہ نے لفظ گودام پر لکھا ہے اسم مذکر۔ مال خانہ ذخیرہ۔ مال گھر۔ مودی خانہ۔

انبار دار استعمال۔ بقول بہار و انند یعنی صاحب ذخیرہ بحسب بات مؤلف گوید کہ معنی لفظی این کسی و چیزی کہ تودہ ہای بلند دارد و فارسیان این را بصفت یا استعمال کردہ اند یعنی بت انبار دار گفتہ اند و ظاہر است کہ اشارہ باشد از پستان یا کفلش کہ استعارۃً آنرا انبار گفتہ اند (سینی ۵) اعتباری نیستم پیش بت انبار دار ۔ صد ہزار انبار غم دارم من بی اعتبار ۔ (اردو) انبار دار اس شخص کو کہتے ہین جس کے پاس ہر قسم کا سامان کثرت سے ہو یعنی ڈھیر لگی ہوئی ہو۔ اسم فاعل ترکیبی۔

انبار داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از کلام سیف اسفرنگی سندی آوردہ کہ بر انبار دار گذشت معنی لفظی این داشتن کسی

وچیزی از سامان مختلف تودہ ہا (اردو) صاحب
انبار ہونا - سامان کے انبار کا مالک ہونا -

انبارودگی بقول برہان وسروری وانند
بروزن ومعنی انباشتگی باشد کہ بمعنی پری وبسیاری
نعمت است - صاحبان جامع وناصری ذکر این
بذیل لفظ انبار کردہ اند واز صراحت معنی ساکت
وصاحب جامع فرماید کہ انبارش ہم مرادف این
است - صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ واوات گفتہ
کہ بمعنی پری نعمت وفراخ حوصلہ مؤلف گوید کہ
حیف است کہ محققین بانام ونشان سند استعمال
این پیش نکردند وانچہ مؤید فضلا نوشتہ آن را غیر
فضلا نمہند کہ تسامح اوست کہ (فراخ حوصلگی)
را فراخ حوصلہ گفتہ - فراخ حوصلہ اسم فاعل ترکیبی
وکسی کہ حوصلہ او فراخ باشد واین ترجمۂ انبارودگی
اصلا نمیتوان شد کہ انبارودگی حاصل بالمصدر انباشتن
وانبار یدن است کہ می آید از قبیل انباشتگی کہ
حاصل بالمصدر انباشتن است ومعنی لفظی این تودگی

وپری واضافت بسوی نعمت را تسلیم نہ کنیم تا آنکہ
استعمالش در کلام فارسیان نبنظر نیاید - صاحب موارد
بمقابلہ مصادر انبارون وانباریدن ذکر این نکرد
ومجرد انبارش وانبار را حاصل بالمصدر قرار داد
(اردو) کثرت - مؤنث - پری - مونث - بہراو - ندکر

انبارون بقول برہان وجامع بادال ابجد
بروزن ومعنی انباشتن است کہ پرکردن وانبار کردن
چیزی باشد از چیزی دیگر - صاحب بحر صراحت
مزید کند کہ مثل پرکردن چاہ ومغاک بخاک وجز آن
(کامل التصریف) ومضارع این انبارد - صاحب
موارد فرماید کہ (۱) بمعنی پر شدن و (۲) پرکردن
و (۳) گرفتن وحاصل بالمصدر این انبارد وانبارش
خان آرزو در سراج وصاحب سروری بر معنی
دوم قانع وصاحب نوادر ذکر معنی اول ودوم
کردہ صاحب مؤید فرماید کہ پرکردن جای عمیق
بخاک وجز آن باشد وبس - مؤلف عرض کند
کہ مرکب است از اسم جامد انبار ودن علامت مصدر

ومعنی حقیقی این تودہ کردن چیزی همچون انبار کردن غله و انبار کردن خاک و معنی پر کردن مجاز است یعنی چون مفعول این چاه یا شکم یا مغاک باشد نتیجهٔ تودہ کردن چیزی در آن پر کردنش باشد که خلا باقی نماند چنانکه انبار دن شکم که سندش بر معنی اول انبار گذشت و انبار دن مغاک سند این بر معنی دوم انبار مذکور شد انچه صاحب موارد بمعنی لازم آورده محتاج سند استعمال است که از نظر نگذشت حیف است که او هم سندی پیش نه کرد و هم ازین قبیل است معنی سوم (اردو) (۱) بهر جانا - (۲) بهرنا - پر کرنا - لینا -

انباردہ | بقول برهان و سروری (۱) بمعنی انباشته که پر کرده باشد و (۲) بمعنی پر نعمت و با نعمت هم آمده - صاحب نوادر بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید که مردم با نعمت که بتازی مبطر گویند - خان آرزو بذکر هر دو معنی فرماید که معنی دوم که قوسی ذکرش کرده مجاز باشد مؤلف عرض کند که بمعنی اول اسم مفعول انبار دن است و اگر برای معنی دوم سند استعمال پیش شود تو هم عرض کرد که مجاز معنی اول باشد که مردم با نعمت هم پر کرده شده از زر و نعمات است (اردو) (۱) بهرا هوا - (۲) تونگر -

انبار ساختن | استعمال بمعنی تودہ کردن است (ظهوری ؎) زرشک غیر دل انبار داغ غم نمی سازم ؛ که هرگز خوشهٔ چین را برق در خرمن نمی باشد ؛ (ولہ ؎) در گلستان کز سبعی باد گل خرمن شود ؛ گر نسازد غنچه انبار بوی خویش را ؛ (اردو) انبار لگانا - ڈھیر لگانا

انبارش | بقول برهان و سروری بروزن افزایش پر کردنی را گویند و آن چیزی باشد که جوف درون چیزی را بآن پر کنند و آنرا بعربی حشو خوانند - خان آرزو در سراج ذکر این کرده فرماید که حاصل بالمصدر انبار دن باشد

(الف مع ہ)

و ذکر حشو ہم کند (اردو) بھراو۔ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ بھرتی۔ حشو۔ آگندگی آپ ہی نے بھرتی پر فرمایا ہے کہ وہ چیز جو کسی چیز کے اندر بھری جاے مؤلف عرض کرتا ہے کہ بلحاظ معنی حقیقی انبار دن اس کا ترجمہ تودہ اور ڈھیر۔ دیکھو انبار۔

انبار شدن | استعمال۔ بمعنی تودہ شدن لازم انبار ساختن است (ظہوری ؎) زبرق حسرتم دودی نزد بر خرمنم ہرگز ؛ شد انبار آرزوی خام تا کی از اثر جوشم ؛ (اردو) ڈھیر لگنا۔ کثرت سے جمع ہونا۔

انبار قلعہ | استعمال۔ بقول صاحب رنہما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرین شاہ قاچار مقامی کہ سامان قلعہ در انجا جمع باشد۔ صاحب بول چال فرماید کہ مخزن و مال خانہ مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است (اردو) مخزن۔ بقول آصفیہ (عربی) مذکر۔ خزانہ کی جگہ۔ جمع کرنیکی جگہ۔ گودام۔ گودام گہر۔ میگزین۔ یعنی بارودت خانہ دیکھو انبار خانہ۔

انبار کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تودہ کردن و ذخیرہ کردن و خرمن کردن باشد۔ مرادف انبار ساختن کہ گذشت (سرخوش ؎) ہر کس انبار کند خرمنی از گندم و جو ؛ من ناکاشتہ تخمی خجلم وقت درو (ظہوری ؎) کی توان در سینہ داغ انبار کرد ؛ کز شرار آہ تخم سوز نیست ؛ (ولہ ؎) ہنوز می کنم انبار یک جہان حیرت ؛ اگرچہ کشت تمنا ز حاصل افتادہ است ؛ (ولہ ؎) تخم زاغ گر نفشان سینہ اگر کاشتہ ؛ راحت انبار کند دل مگر از خرمن داغ ؛ (ولہ ؎) نکردی حاصل امسال انبار ؛ بدہ بر باد کار پار بنشین ؛ (اردو) دیکھو انبار ساختن۔

انبارگی | بقول شمس بالفتح با کاف فارسی بمعنی پوری مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر

(۱۸۴۸)

انبار دون توان گرفت ولیکن سند استعمال میخواہد که از محققین دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) بہرا و - دیکھو انبارش -

انبار نمودن چیزی در چیزی استعمال صاحب جامع که از اہل زبان است ذکر این بذیل لفظ انبار کرده مقصود جز این نباشد که پر کردن چیزی در چیزی (اردو) بھرنا -

انبار نہادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی انبار کردن و داشتن است (ظہوری ؎) آرزومی کارم و انبار حسرت می نہم ؛ منقش بر من اگر بر قم ستمگر من دشمن است ؛ (اولہ ؎) نہم انبار شکر از کشتۂ خویش ؛ گہی بر قیم اگر در خرمن افتد ؛ (اردو) دیکھو انبار کردن - انبار ساختن -

انبار یدن بقول صاحب بحر و موارد و نوادر مرادف انبار دون متقنین فرس این را مصدر جعلی گفته اند که بر لفظ انبار یای معروف و علامت مصدر دن را زیاده کرده وضع کرده اند و بقول شان انبار دن که گذشت مخفف این باشد مؤلف گوید که باصول ما مصدر اصلی است که اسم این مصدر لغت فارسی است (کامل التصریف) مضارع این انبارد (اردو) دیکھو انبار دن

انباز بقول برہان دستوری و رشیدی و جامع و جہانگیری و سراج بروزن دمساز شریک و رفیق و ہمتا را گویند (سعدی ؎) مگو دشمن تیغ زن بر درست ؛ که انباز دشمن بشہر اندر است ؛ (مولوی معنوی ؎) ہمہ توئی و ورای ہمہ گرچہ بود ؛ که در خیال نیآرد کسی ترا انباز ؛ مؤلف گوید که اسم جامد فارسی زبان است صاحب کنز ہم که محقق ترکی است این را لغت فارسی گفته (اردو) رفیق - شریک - عربی - بقول آصفیہ (صفت) ملا ہوا - ساتھی -

(۱۸۴۹)

انباز بودن | استعمال - بمعنی شریک بودن است (عرفی ؎) بگومیت خبری کز نهایت قدرت پ نتیجهای ضمیر ترا بود انباز پ (اردو) شریک رہنا -

انباز داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی شمال و مقابل و شریک داشتن باشد (نثر حزین اصفهانی) در محفل آرائی و معرکه سازی و قصه پردازی شبیه و انباز ندهشت " (اردو) شمال رکھنا - مقابل رکھنا -

(۱۸۵۰)

انباز شدن | استعمال - بمعنی شریک و سہیم شدن است (انوری ؎) گر هی گشت بر ابروی شریفت پیدا پ از سیاست شده با عقدهٔ گردون انباز پ (اردو) شریک و سہیم ہونا -

انباز گشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی شریک و حصه دار گردیدن است (خسرو ؎) کافسر او را پسر انباز گشت پ وین پسر از وی به پسر باز گشت پ (انوری ؎) عقد ابروی قضا از پی تسکین شغب پ گشته با عقدهٔ گردون بسیاست انباز پ (اردو) شریک و سہیم ہونا -

انباز ناک | استعمال - بقول بہار بالفتح و زای تازی و نون بالف کشیده و کاف تازی ترجمهٔ مشترک کذا فی الملحقات - فرماید که درین تامل است - صاحب انند نقل نگارش و صاحب ضمیمه بر هان هم ذکر این کرده مؤلف گوید که بدون سند استعمال این تسلیم نه کنیم - معاصرین عجم هم ساکت (اردو) مشترک - شریک -

انبازی | بقول بہار مزید علیه انباز و ایضاً شراکت و صاحب انند و هفت هم زبانش صاحب ضمیمه بر هان گوید که ترجمهٔ شرکت باشد مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست که یای مصدری بر لفظ انباز زیاده کرده اند و سند بہار از کلام میر خسرو است (؎) چگونه مرگ تواند که خلق را

بکشد؛ اگر نه خشم تو با مرگ باشد انبازی؛
عرض می شود که اگر درین شعر انبازی بیای مجهول گیریم یای وحدت است و اگر یای معروف گیریم لازم آید که (بعد خشم تو) کلمهٔ را محذوف گیریم ولیکن بخیال ما ضرورت ندارد و یای وحدت در خشم معنی نازک پیدا کند باقی حال

این سند بکار را نبازی نمی خورد - انچه بهار این را مفید علیه انباز گرفته محل نظر است و طالب سند دیگر باشیم - (اردو) شرکت بقول آصفیه (عربی) اسم مونث شراکت ساجھا - شمولیت - اشتراک - شمول یا ملانا - شاملات -

(الف) انباش
(ب) انباشتن

صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بالفتح بمعنی کاه گل کردن است و مقصودش حاصل بالمصدر باشد و دیگری از محققین ذکر این نکرد و (۲) بقولش بمعنی انباردن که گذشت صاحب برهان ذکر (ب) کرده فرماید که بمعنی پرکردن و مملو گردانیدن و انبار نمودن باشد و نسبت انباشت فرماید که ماضی انباشتن صاحب بحر نسبت (ب) فرماید که مرادف انباردن و کامل التصریف و مضارع این انبارد و صاحب سروری نوشته که پرکردن جای بخاک وغیره و ذکر ماضی مطلق هم کرده خان آرزو در سراج بر معنی پرکردن و مملو کردن قانع - صاحب موارد این را بمعنی (۱) پرشدن و (۲) پرکردن و (۳) گرفتن آورده مؤلف عرض کند که اصل این همان انباردن است که گذشت فارسیان رای مهمله را به شین معجمه بدل کنند چنانکه آغاردن و آغاشتن و ماصراحت ماخذ انباردن بجایش کرده ایم - صاحب موارد که صراحت سه معنی کرده است نسبت آن عرض می شود که صاحبان تحقیق معنی اول و سوم را ترک کرده اند و او (انباشتن چاه) را بمعنی

اوّل و (انباشتن دریا) را بمعنی دوم و (انباشتن دیده بسرمه) را بمعنی سوم آورده وصراحت کامل این مصادر مرکبه و ملحقات آید بعض صاحبان تحقیق انباشته را بطریق لغت منقول نوشته اند و آن در حقیقت اسم مفعول همین مصدر است دیگر هیچ نسبت (الف) عرض می شود که اعتبار را نشاید که سند استعمال پیش نشد و از محققین فرس کسی با صاحب شمس نیست (اردو) (الف) کاه گل - دیکهو (ارزه) (ب) (۱) بهر جانا - (۲) بهرنا - پر کرنا - (۳) لینا -

انباشتن چاه بچیزی (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب موارد که بذیل انباردن آورده بمعنی پر شدن چاه بچیزی است (سراج الدین راجی ؎) ز انباشتن چاه زنخدانش بمشک معلوم شد که دل برون ناید ازو ؛ مؤلف گوید که این متعلق است بمعنی اوّل انباشتن و (انباشتن چاه زنخدان بمشک) کنایه است از سبزه بر آمدن و خط پیدا شدن که سیاهی خط را بمشک تشبیه داده و مشک در اینجا بمعنی خط است و این استعاره باشد (اردو) بادلی کا بهرنا کسی چیز سے -

انباشتن دریا بچیزی استعمال بمعنی پر کردن دریا باشد و این متعلق است بمعنی دوم انباشتن (اسدی ؎) بدان کز دشاید نهان آفتاب بدین شاید انباشت دریای آب ؛ صاحب موارد ذکر این بذیل انباشتن کرده (اردو) دریا کو بهرنا - پاٹنا -

انباشتن سرمه در دیده مصدر اصطلاحی بمعنی پر کردن چشم از سرمه و اندودن سرمه بچشم و کنایه باشد از سرگین کردن چشم و سرمه کردن بچشم - صاحب موارد ذکر این بذیل انباشتن کرده و این را متعلق کرده بمعنی سوم انباردن به خیال ما متعلق است بمعنی دوم (بیدل ؎) سرمه عبرت عبث از وضع دهر انباشتم

دیدۂ ما را غبار خویش هم بسیار بود ؛ (اردو) آنکھ مین سرمہ لگانا ۔

انباشتن نمک در طبع (مصدر اصطلاحی) بمعنی پرکردن نمک در طبع باشد و کنایہ از نمکین کردن طبع و ذوق پیدا کردن در طبع (طالب آملی ؎) طالب نمک لعل تو انباشته در طبع ؛ زان روی چو گفتار تو شعرش نمکین است ؛ صاحب موارد ذکر این بذیل انباشتن کرده و این متعلق به معنی دوم اوست (اردو) طبیعت کو نمکین کرنا ۔ ذوق پیدا کرنا

انباغ بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری با غین نقطه دار دو زن را گویند که در نکاح یک مرد باشند و هر یک مر دیگری را انباغ باشد (مرادف اموسنی که بجایش مذکور شد) (ناصرخسرو ؎) زین قبه که خواهران انباغی ؛ هستند در و چهار هم پهلو ؛ خان آرزو در سراج فرماید که این همان انباز است که زای آن بغین بدل شده و در اصل بمعنی شریک است و بمعنی دو زن شهرت گرفته مؤلف گوید که تبدیل زای هوز بغین معجمه موافق قیاس باشد چنانکه آمیزو آمیغ و جاوارد که این مبدل انباز باشد که بمعنی شریک گذشت فارسیان بوسیلۂ این تبدیل بمعنی عام را خاص کردند و برای زنی نام نهادند که شریک زن دیگر است یعنی اموسنی و خان آرزو تسامح کرده که دو زن را انباغ گفته نه چنان باشد بلکه هر یکی از ان انباغ باشد مر دیگری را (اردو) دیکھو اموسنی ۔

انبان بقول بہار (۱) مرادف انبانه بالفتح ظرف چرمی که در ان زاد و توشه دارند و به معنی توشه دان (مسیح کاشی ؎) گر آب ناشتا خورد از نیستی خضر ؛ زانبان کهنه ناورد این سفله نان برون ؛ صاحب سروری فرماید که پوستی را گویند که از گوسپند درست و دباغت کنند تا

ظرف چیزها شود و بعربی جراب خوانند (خاقانی ۵) برین نان ریزه ها منگر که شب دارد
درین سفره نگه از دریوزهٔ عیسی است خشکاری در انبانش ؛ صاحب ناصری فرماید که (۲)
کنایه باشد از آدمی فربه و بیکاره و شکم خواره - صاحب ضمیمه برهان گوید که هر خریطه را انبان نام است
که دران چیزها کنند - صاحب انند نوشته که این ماخوذ از بن است و بر بن نویسد که بالکسر و تشدید
نون فربهی و منی فرماید که در فارسی زبان انبان چه طور شد - خان آرزو در سراج فرماید که
ترجمهٔ این در عربی جراب و این را انبانه و انبانچه نیز گویند و اغلب که این ماخوذ از انبارد
باشد پس در اصل انبارن بمعنی صاحب پرکردن بود چرا که نون برای اتصاف می آید چنانکه مکرر
نوشته شد و در اصل حذف گشته (ر خ) مؤلف عرض کند که این است طبع آزمایهای محققین سلف
که در بعض لغات از صد یکی نظر بر ما خذ کرده اند - بخیال ما این مرکب است از لغت سنسکرت و
فارسی که ان در سنسکرت بقول ساطع بالفتح بمعنی غذا است و بان کلمه ایست در فارسی زبان
که بقول برهان بالفظی مرکب شده افادهٔ معنی محافظ کند همچون کلمهٔ بان و باغبان پس معنی لفظی آن بان
محافظ غذا است که زاد رانگاهدارد و موسوم به توشه دان هم و این عجبی نیست که بسیاری از لغات
فرس با لغات سنسکرت و ترکی و عربی بترکیب فارسی مرکب آمده و نسبت معنی دوم عرض میشود
که استعاره باشد که مردم فربه و شکم خواره را انبان گفتند و توشه دان نامش نهادند که فربهی و شکم
خوارگی اش انبان را ماند (ا ر و) (۱) وه چرمی مشک یعنی زنبیل جس سے ولایت مین
توشه دان کا کام لیتے ہین یعنی سوکھی غذائین اس مین بھر لیتے ہین (مونث) (۲) موٹا
آدمی - فربه -

انبان باد | اصطلاح - بقول صاحب عجم باضافت (۱) پوستی کہ آنرا پر باد کردہ آہنگران آتش افروزند و (۲) شکم آدمی و (۳) مجازاً آدمی را نیز گویند - بہار گوید کہ (۴) کنایہ از آدمی فربہ و بیکار - صاحب ضمیمہ برہان فرماید کہ انبانی را گویند کہ پر از باد کردہ باشند و شکم آدمی را نیز و صاحب مؤید بر معنی اوّل و دوّم و سوم قائل مؤلّف عرض کند کہ مرکّب اضافی است بخیال ما ہر چہار معنی کنایہ باشد کہ معنی اوّل انبان کہ گذشت شبیہ باشد بہ دکش آہنگران و چون آنرا اضافت کردند بسوی باد کنایہ شد برای دکش آہنگران و معنی دوم شکم آدمی ہم مشابہ انبان است و باد ہم در شکم باشد و معنی سوم و چہارم آدمی ہم فی الجملہ با انبان شباہت دارد نظر بر شکم و باد شکم و خصوصاً آدمی فربہ کہ شکمش بزرگ باشد (اردو) (۱) پہونکنی - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث - دم کش - آگ پہونکنے کا آلہ - وہ کھال جس سے لوہار آگ دہونکتے ہین (۲) آدمی کا پیٹ - مذکر (۳) آدمی مذکر (ذوق ؎) کہتے ہین ذوق آج جہان سے گزر گیا ؛ کیا خوب آدمی تہا خدا مغفرت کرے ؛ (۴) دیکھو انبان کے دوسرے معنی

انبان بار | اصطلاح - بقول صاحب برہان بروزن مردان کار مردم فربہ و بیکارہ و ہیچ کارہ - صاحبان بحر و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلّف گوید کہ مرکّب اضافی است یعنی انبان را کہ گذشت اضافت کردند بسوی بار کہ بہ معنی سنگینی باشد پس انبان بار - بار باشد کہ بوجہ سنگینی مردم فربہ و شباہت تمکس با انبان کنایہ ایست برای مردم فربہ دیگر ہیچ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و بدینوجہ کہ محققین فرس این را ترک کردہ اند خیال می کنیم کہ ہمان انبان باد باشد کہ دال مہملہ را بہ تصحیف کتابت رای مہملہ کردند واللہ اعلم (اردو) دیکھو انبان باد

چوتھے معنی۔

(الف) انبانچہ | بقول بہار و رشیدی و شمس (الف) مصغر انبان و بہار نسبت (ب) گوید کہ زنبیل خضر علیہ السلام و ظاہر اعبارت از ابریق است کہ آب در آن نگاہدارند۔ صاحب بحر گوید کہ زنبیلی کہ آب بقافلہ دران باشد۔ خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ و با بہار متفق مؤلف عرض کند کہ متحقق شد کہ انبانچہ مصغر انبان است و انبان بہ تحقیق پوست کہ زنبیلی است چرمی ہمچون مشک پس (ب) را ابریق چرا گوئیم کہ ابریق کوزہ بالولہ و دستہ باشد برخلاف انبان کہ آن در حقیقت مشک چرمی است و غموماً بکار آب ہم مستعمل پس انبان چرمی را کہ زنبیل باشد بکار مشک گرفتن ہیچ غرابت ندارد بخلاف ابریق کہ آنرا بصورت مجاز انبانچہ قرار دہیم۔ قاتل (وحید ۵) در آب بقا شیروان غوطہ خورد

(ب) انبانچۂ خضر | و شمس (الف) مصغر انبان و بہار نسبت (ب) گوید کہ زنبیل خضر علیہ السلام و ظاہر اعبارت از ابریق است کہ آب در آن نگاہدارند۔ صاحب بحر گوید کہ زنبیلی کہ آب بقافلہ دران باشد۔ خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ و با بہار متفق مؤلف عرض کند کہ متحقق شد کہ انبانچہ مصغر انبان است و انبان بہ تحقیق پوست کہ زنبیلی است چرمی ہمچون مشک پس (ب) را ابریق چرا گوئیم کہ ابریق کوزہ بالولہ و دستہ باشد برخلاف انبان کہ آن در حقیقت مشک چرمی است و غموماً بکار آب ہم مستعمل پس انبان چرمی را کہ زنبیل باشد بکار مشک گرفتن ہیچ غرابت ندارد بخلاف ابریق کہ آنرا بصورت مجاز انبانچہ قرار دہیم۔ قاتل (وحید ۵) در آب بقا شیروان غوطہ خورد

چو انبانچۂ خضر از آب پر ؛ (اردو) (الف) چھوٹی سی زنبیل۔ مؤنث (ب) خضر کی چھوٹی سی زنبیل مشک مؤنث

(الف) انبانچۂ سلیمان | اصطلاح۔ مرکب اضافی (الف)

(ب) انبان خضر

(ج) انبان سلیمان | و (ج) بقول بہار انبانے کہ سلیمان داشت کہ ہر وقت ہر چیز کہ می خواست از و برمی آمد۔ صاحب بحر عجم ذکر (ج) کردہ فرماید کہ انبان ظرف چرمیست کہ در روزہا در راہ نگاہدارند و حضرت سلیمان علیہ السلام انبانی داشت کہ ہر چہ ہر وقت دلش می خواست از آن برمی آمد بقدرت اللہ تعالیٰ و انبانچہ مصغر آنست و واؤ رستہ ہمزہ بانش۔ صاحب انند ذکر (ب) کردہ و مقصودش از ہمان انبانچۂ خضر است کہ گذشت بدون تصغیر (ملا وفا ہروی الف ۵) اسیر تقمۂ مردم مباش تا باشی ؛ تو کل تو انبانچۂ سلیمان است ؛ (محمد قلی سلیم (ج) ۵) لبالب سفرۂ ہر مرد دہقان ؛ ز نعمت ہمچو انبان

سلیمان ؛ (اردو) (الف) سلیمان علیہ السلام کی چھوٹی سی زنبیل (مونث) جس مین سے جو چیز مقصود ہوتی تھی نکل آتی تھی (ب) خضر کی زنبیل یا مشک - مؤنث (ج) سلیمان علیہ السلام کی زنبیل - مؤنث -

انبان شناور اصطلاح - مرکب اضافی بقول بحر و بہار خیک پر باد یا سبو کی کہ شناور بمدد آن در دریاہای عریض شنا تواند نمود مؤلف عرض کند کہ سبو را بہ مجاز گیریم و حقیقت این مشک چرمی است کہ پر از باد کنند و در شناوری از برای نو آموزان عموماً و برای ماہران ہم در دریاہای بسیار عریض خصوصاً بنظر احتیاط باخود دارند کہ از غرقابی محفوظ دارد (اردو) وہ خالی مشک ہوا سے بھری ہوئی جس سے تیرنے مین مدد لیتے ہین - مؤنث -

انبان نفط اصطلاح - بقول آنند بافتح ونکسر نون سوم وسکون فاوطای مہملہ حقہ چرمین باشد کہ از نفط و باروت پر کردہ بمدد آتش بر دشمنان اندازند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و دیگر محققین ازین ساکت - خلاف قیاس نیست انبان بمعنی خود است و در اینجا مجازاً بہ معنی کیسۂ چرمین و نفط لغت عرب است بہ فتح نون و طای حطی در آخر - صاحب غیاث فرماید کہ نفط معرب نفت ست بمعنی روغنی خاص و بقول خیابان بالکسر دارویی کہ حکما ساختہ اند ہر جا کہ اندازند آتش در گیرد (اردو) فارسیون نے انبان نفط اوس چرمی کیسہ کو کہا ہے جس مین باروت بھر کر آگ دیتے ہین اور دشمن مقابل پر پھینکتے ہین یہ نازک اور طویل تھیلی ہوتی ہے جس کو باروت بھرنے کے بعد حلقہ کر لیتے ہین اسی کا نام دکن مین بان ہے - صاحب آصفیہ نے لفظ بان پر لکھا ہے ایک قسم کی ہوائی جو اگلے زمانے کی لڑائیون مین دشمن پر چھوڑا کرتے تھے - مؤنث -

انبانہ | بقول برہان وبہار و سروری وجامع وناصری مرادف معنی اوّل انبان کہ گذشت وہای ہوز در آخر این زائد است وبس (حافظ) (۱) چہ جای من کہ بلغزد سپہر شعبدہ باز ؛ از انبانہ حیل کہ در انبانۂ بہانہ تست ؛ (اردو) دیکھو انبان کے پہلے معنی۔

انبر | بقول برہان وجامع بفتح اوّل وضم ثالث وسکون رای قرشت (۱) آلتی باشد از آہن کہ زرگران وسگران طلا وس تفتہ را بدان گیرند وبعربی کلّوب خوانند۔ بہار گوید کہ (۲) افزاری کہ بدان آتش گیرند وآنرا در عرف ہندوستان دست پناہ خوانند (حکیم منجیک ۱) بلیف خرپا پیچیدہ خواہت ہمہ تن ؛ فشردہ خایہ با نبر بریدہ کیر بہ کاز ؛ (سعید اشرف ۲) جز با نبر آتش از ہمسایگان نتوان گرفت ؛ نیست آسان بر گرفتن دل زیار غمگسار ؛ صاحب سروری بر معنی اول قانع وصاحب ناصری نسبت معنی اوّل فرماید کہ نعل بندان از پای اسپ میخ ونعل ہم از ہمین آلہ کشند۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است صاحبان رشید وغیاث این را لغت ترکی گفتہ اند اما محققین ترکی ازین ساکت (۳) بہ تحقیق ما انبر بفتح اوّل وسوّم مخفف انبار ہم کہ مصدر انبریدن از ہمین اسم جامد می آید (اردو) (۱) سنسی۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث۔ ایک اوزار کا نام جس سے لوہار یا سنار گرم دہات کو آگ کے اندر سے پکڑ کر باہر لاتے ہین اور اس سے تھام کر چوٹ لگاتے ہین ایک قسم کا زنبور (۲) دس پنا۔ چمٹا۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ دست پناہ۔ آتش گیر۔ آتش کش۔ آگ پکڑنے کا آلہ۔ دیکھو آتش گیر (۳) دیکھو انبار کے پہلے معنی۔

(۱) انبروت | صاحب برهان و جامع و هفت نسبت (۱) گوید که بر وزن عنبر روت امرود

(۲) انبرود | باشد میوه معروف و بقول جامع (۲) مراد نشر - صاحب سروری و جهانگیری هم ذکر (۲) کرده خان آرزو در سراج ذکر (۲) کرده فرماید که امرود که گذشت مبدل این است بر قیاس خم و خنب (مولانا شهانی کاشانی از سروری ۵۲) انبرودش که قند از ان خجل است ؛ از حلاوت حیات بخش دل ست ؛ مؤلف عرض کند که اصل (۱) امروت و اصل (۲) امرود است که ذکر ماخذش همه را انجا کرده ایم فارسیان بعوض میم - نون و با هر دو را آورده اند چنانکه خم را خنب کردند و دم را دنب و بهمین قاعده امروت و امرود را انبروت و انبرود خواندند - خان آرزو برعکس این گفته یعنی امرود را مبدل انبرود خیال کرده سبب آنست که از ماخذ خبر ندارد و که ذکرش بر امروت کرده ایم (اردو) دیکھو اربو -

انبره | بقول برهان و جامع بضم ثالث بر وزن قنفذه (۱) هر چیز موی ریخته را گویند عموماً و شتر موی ریخته را خصوصاً و (۲) اسپ و شتر آبکش را نیز گفته اند و در عربی شکنبه را گویند و (۳) بمعنی دره کوهی نیز و بفتح ثالث بر وزن حنجره هم آمده - صاحب رشیدی و سروری بر تخصیص معنی اول قانع (غواص ۵۱) بر کنار جوی بنیم رسته بادام و سیب ؛ راست پنداری قطار شتران اند انبره ؛ صاحب جهانگیری بفتح اول و ضم سوم فرماید که در بعض فرهنگها شتر آبکش را نیز گویند و در عربی شکنبه و دره کوه را نامند - خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نسبت معنی دوم فرموده که این اصلی ندارد - صاحب مؤید فرماید که اشتری که از بس بار کشیدن مویش ریخته و نیز شکم دره کوه و قیل بفتح با اشتر آبکش و غیر آن کذا فی شرفنامه و در اداست بمعنی آسیا کش - صاحبان اند

وغیاث این را بحوالۂ برہان مرادف انبر قرار دادہ اند و از ہر سہ معانی بالا ساکت بخیال ما در غلط افتادہ اند کہ برہان این را مرادف انبر نہ نوشت مؤلف عرض کند کہ الف اول درین وصلی است یعنی فارسیان نبرہ را بزیادت الف وصلی در اول انبرہ کردند و نبرہ بفتح اول و ثالث در عربی آماس اندام و جای بلند بر آمدہ و نبر بالکسر کرمی است کہ پوست شتر بر تن او آماسد و آبلہ ناک گردد (کذا فی منتہی الارب) پس موی ہر کہ بر بزد مرضی است کہ عارض شود بوجہ کرمی کہ در پوست پیدا شود و ازین عارضہ خراش در جلد پیدا شدہ بیاماسد فارسیان ہمین لغت نبرہ را بزیادت الف وصلی انبرہ کردند و بمعنی اول استعمال نمودند و ازین کہ شتر و اسپ آبکش را ہم موی پشت بر بزد و پشت و رم کند مجازاً ہمین نام موسوم کردہ باشند معنی سوم ہم بمجاز باشد نظر بر بلندی و درّہ کوہ کہ بلغت عرب نبرہ جای بلند بر آمدہ را ہم گفتہ اند از ہر چیزی (اردو) (۱) وہ شخص یا جانور یا اونٹ جس کے بال گر گئے ہوں (۲) وہ گھوڑا یا اونٹ جس سے آب کشی کا کام لیں (۳) صاحب آصفیہ نے درّہ پر لکھا ہے کہ پہاڑ کی گھاٹی یا دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ یا فراخی یا وسعت۔ مذکر۔

انبریدن بقول سروری بفتح اول ہمان انباریدن کہ گذشت مؤلف گوید کہ محققین دیگر ازین ساکت اند و سند استعمال ہم پیش نشد بخیال ما جز این نیست کہ مخفف انباریدن گیریم بحذف الف دوم (اردو) دیکھو انباریدن۔

انبزان بفتح اول و چہارم بقول صاحب ضمیمۂ برہان نام سلخ باشد کہ روز سی ام است صاحب مؤید بدیل لغات فارسی بحوالۂ شرفنامہ و قنیہ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ

معاصرین عجم ازین ساکت و محققین سلف ہم ذکر این نکردہ اند و ہر دو محققین بالاسناد استعمال این ہم نیاوردہ - جادارد کہ بہ رای مہملہ و بر فتح موحدہ انبران باشد بمعنی پری دارندہ اسم حالیہ از انبر کہ امر حاضر مصدر انبریدن است بزیادت الف و نون در آخر ہمچون افتان و خیزان و کشان و معنی لفظی این پرکنان و کنایہ از روزہای ام ماہ کہ ماہ کامل است و از جمیع ایامش پرکنندہ و جادارد کہ الف و نون را زائد گیریم اندرین صورت مزید علیہ انبر بود کہ مخفف انبار است یعنی پری کہ روزہای ام ماہ و یوم تکمیل اوست و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال - ماخذ این برای ہوشیار ہیچ مفہم نمی آید جز این کہ این را اسم جامد گیریم بہ معنی سلخ ماہ (اردو) سلخ - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مؤنث - پوست کشی - کھال کھینچنا - چاند رات - چونکہ اس روز چاند زمین اور آفتاب ایک سمت مین اس طرح واقع ہوتے ہین کہ چاند زمین کے آگے آکر ہمین اپنے رخ روشن کی جھلک دیتا ہے گویا پردے سے منھ نکالتا ہے اسوجہ سے اس تاریخ کا نام سلخ رکھا (الخ) دکن مین سلخ اس روز کا نام ہے جس کی شام مین ہلال نظر آئے چونکہ مہینہ اس دن شعاع آفتاب سے باہر نکلتا ہے اس لئے اس دن کا نام سلخ رکھا گیا - صاحب غیاث نے رسالہ نجوم کے حوالہ سے اس کی وجہ تسمیہ یہی بیان کی ہے - الحاصل ہر ماہ قمری کے تیسوین دن کا نام سلخ ہے -

انبساط بقول بہار گستاخ شدن مؤلف گوید کہ لغت عرب است بکسر اوّل و سوّم و بقول منتخب گستاخ شدن و کشادہ روشدن و گسترہ شدن - فارسیان استعمال این بمعنی خوشی و انشراح و اختلاط کنند صاحب مؤید ذکر این کردہ و برای معنی مصدری بامصادر زدن

مرکب سازند کہ در لغات می آید (اردو) انبساط۔ بقول امیر عربی۔ مؤنث۔ خوشی (بحر ؎) دنیا ہین کچھ بساط نہین انبساط کی ؎ اترین نہ سوکہے گھاٹ کہین آشنای عیش ؎

انبساط نمودن استعمال۔ بہ معنی خوشی و مسرت کردن و خوشنود شدن است (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) پادشاہا بندہ در حضرت برسم عرض داشت ؎ انبساطی می نماید بر امید رحمتت ؎ (اردو) خوشی کرنا۔ خوش ہونا۔

(الف) انبست (الف) بقول برہان بروزن کم بست غلیظ و بستہ شدہ و (ب)

(ب) انبستہ بقولش بروزن برجستہ ہر چیز کہ آن بستہ و سخت شدہ باشد و بدشواری واشود و حل گردد و شیر و ماست و خون بستہ شدہ را نیز گویند۔ صاحب ناصری ذکر ہر دو کردہ گوید کہ غلیظ و بستہ شدۂ ہر چیز مثل ماست و خون بستہ۔ صاحب سروری بر (الف) فرماید کہ بہ معنی غلیظ و بر (ب) نوشتہ کہ چیزی بستہ کہ بدشواری واشود و بحوالۂ تحفہ فرماید کہ مثل مداد و خون و امثال آن (شاکر بخاری ب ؎) خون انبستہ ہمی ریزم بر زرین رخ ؎ زانکہ خونابہ نماند است درین دیدۂ تر ؎ ہم او گوید کہ در مؤید انبستہ بروزن قرینہ و انبستہ بروزن ہمیزہ۔ باین معنی آمدہ کذا فی ادات الفضلا۔ صاحب جہانگیری صرف (ب) را آوردہ گوید کہ چیز سخت کہ زود حل نشود (شہریاری ب ؎) چون زخونابہ نماند است اثر در جگرم ؎ خون انبستہ ہمی ریزد از چشم ترم ؎ خان آرزو در سراج بذیل الف فرماید کہ انبست و بزیادت ہا انبستہ ہر دو بمعنی غلیظ و بستہ شدہ نوشتہ اند۔ صاحب رشیدی ہم ذکر ہر دو کردہ مؤلف گوید کہ این اسم جامد نباشد کہ لفظ بستہ درین مرکب است و متعلق است بامعنی۔ بخیال ما چنین نیست کہ

فاریان (آن بسته) را مخفف (آن چیز بسته) گرفته اند بمعنی چیزی که منجمد و سخت باشد پس در استعمال کلمهٔ آن بدون ممدوده آن شد بالضم چنانکه محاورهٔ ایشان است و انبسته بالضم بصورت لفظی قرار یافت بمعنی مذکور محققین بالا بر ماخذ غور نکردند و الف اول را مفتوح گرفتند پس انبسته مخفف انبسته باشد بحذف های هوز آخر (ارذو) (الف وب) منجمد چیز جمی هوئی چیز سخت چیز - جیسے خون منجمد -

انبله بقول برہان و ناصری و سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع بفتح اول و ثالث بر وزن حنظله تمر ہندی را گویند و بہندی املی خوانند - خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین سندی از مسعود سعد آورده و ہونہار (ع) چون ہلیله زروشان و روترش چون انبله و فرماید که این غلط و خطای محض است بلکه انبله درین جا ہمان آمله است که بہندی آنوله خوانند و بسبب اجتماع نون و با ہر دو میم شده آمله شد و مقابلهٔ او درین مصرع مسعود سعد به ہلیله دلالت صریح دارد که ہمان آمله باشد که از اجزای اطریفل است و بمعنی تمر ہندی گفتن خطاست که بدین معنی نه در ہندیست و نه در فارسی - من ادعی فعلیه السند (انتہی) **مؤلف** عرض کند که آمله را بقاعدهٔ تبدیل انبله کردن موافق قیاس است که میم با با و نون و با و نون با میم بدل شود ہمچون دم و دنب و سم و سنب ولیکن نمی شود که انبله را بر خلاف جمہور محققین تمر ہندی نه گیریم - صاحبان جہانگیری و رشیدی اگر از اہل ہند باشند و صاحب برہان را نظر بر سکونت ہند معتبر ندانیم - جا دارد ولیکن در اہل زبان بودن صاحبان ناصری و جامع و سروری شکی نیست و قول شان نسبت اسم جامد فارسی زبان معتبر تر از خان آرزو دست نمیدانیم که او سند

چه چیزی خواهد بود کس از اهل زبان انبله را بالاتفاق تمرهندی گفته اند اگر بقاعدهٔ تبدیل فارسی لفظ آمله هم صورت انبله پیدا کند لازم نیاید که معنی حقیقی انبله از لفظ دور شود خیال ما این است که قاعدهٔ تبدیل حروف را در هر یک لفظ جاری کردن ضرور نیست - در محاورهٔ فرس لغاتی که مبدل بیم و آن تبدیل موافق قاعده باشد اشاره می کنیم که این تبدیل موافق قیاس است مثلا اگر فارسیان آمله را انبله هم می گفتند ما صراحت می کردیم که انبله مبدل آمله باشد به همان قاعده که ذکرش بالا گذشت اگر اهل زبان انبله را بمعنی تمرهندی گویند محققین هندی نژاد حق آن ندارند که تردیدش کنند و گویند که این مبدل آمله باشد و بمعنی تمرهندی نباشد نمیدانیم که خان آرزو چرا این قدر جبری کند ما همین قسم بحثی بر انبار هم کرده ایم و تسامح خان آرزو و اصرارش را ظاهر ساخته ایم و بر اکثر لغات دیگر هم همین قسم اشاره نموده ایم - خیال قطعی ما اینست که انبله بقول محققین زبانداران بمعنی تمرهندی صحیح باشد و معاصرین عجم هم فی زماننا استعمال همین لغت برای تمرهندی کنند و چون بر ماخذ انبله نظری کنم تو انیم عرض کرد که بقول صاحب ساطع الحی بزبان سنسکرت بالکسر بمعنی تمرهندی است پس جاء ارد موافق قیاس است که فارسیان به همان قاعدهٔ که ذکرش بالا گذشت میم را با نون و با و یای تحتانی را با های هوز بدل کرده انبله کردند و بمعنی تمرهندی استعمالش نمودند چنانکه دم را دنب و سم را سنب و شالیگان را شاهنگان هم گویند اگر خان آرزو در مصرع مسعود سعد که بالا مذکور شد انبله را بمعنی آمله گیرد و (روترشی) را که در مصرع مذکور است با آمله زیاده مناسب پندارد عجبی ندارد تو انیم گفت که انبله در اینجا مبدل آمله هم باشد و اگر سند کلام شاعری دیگر برای معنی تمرهندی می خواهد اول عرض کنیم که سند را بانظم تخصیص نیست نثر اهل زبان هم برای

او کافی است و ہر گاہ متحقق شد کہ صاحب ناصری از اہل طہران و صاحب برہان جامع از تبریز و صاحب لغات سروری از اہل کاشان است پس نوشتۂ این ہر سہ محققین بحق او سند نثر است و واضح تر از نظم کہ اگر در نظم دیگران این لغت را پیدا کنیم شاید کہ خان آرزو گوید کہ درین شعر ہم انبلہ بمعنی آملہ واقع شدہ باری حال برای دفع اصرارش سند نظم ہم پیش می کنیم کہ از ظہیر فاریابی بدست آمدہ (سہ) گر عدو لافی زند تا با تو ہم جنسی کند ؛ عاقلان دانند سور از مار و شہد از انبلہ ؛ صاحب جہانگیری ہمین سند را برای معنی تمرہندی آوردہ است اگر ہواجویان و متبعین خان آرزو درین شعر ہم انبلہ را بمعنی آملہ گیرند جا دارد کہ بیچارہ ظہیر فاریابی صراحت معنی انبلہ ہمچو محققین تبریزی و کاشانی و طہرانی نکردہ است ما خان آرزو را از جمیع محققین ہندی نژاد باعتبار فضیلت خاص و مذاقی کہ از فارسی زبان داشت فائق می دانیم و احترامش کنیم ولیکن در بحثی کہ اصرار بر رای خود می کند جز این چارہ نداریم کہ خیال خود را پیش اہل علم کنیم ۔ فتامل ۔ بالجملہ بقول صاحب محیط تمرہندی بہندی املی و انبلی سہ دور اول و خشک در دوم ۔ سہل لطیف تر از آلو بخارا و مزیل خفقان حاروی صفراوی و مقوی معدہ و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) املی بقول امیر ۔ مؤنث ۔ فارسی مین انبلہ ۔ عربی مین تمر ہندی ہندوستان کے ایک مشہور اور بڑے درخت کی پھلی ہے ۔ خامی کی حالت مین نہایت ترش اور بعض درخت کی سبز اور بعض کی سرخ ہوتی ہے اور پختہ اور خشک ہونے پر سرخ تیرگی مائل اور چاشنی دار ہو جاتی ہے ۔ مزاجاً دوسرے درجہ مین سرد و خشک (رشک سہ) کیون نہ چوسا کرین تیرے لب شیرین اے گل ؛ لال املی کے مربے کا مزا پاتے ہین ؛ ۔

انجمن | بقول برہان وناصری وہفت واندبروزن صف شکن بلغت ژند و پاژند انگور باشد که بعربی عنب گویند مؤلف گوید که یکی از زردشتان معاصر صراحت کرد که در ژند و پاژند این نام خوشہ انگور راست در حالت ابتدائی که گلشن دانہ کند و کثرت دانہای کوچکش بیرون از شمار تودہ بادنجان را ماند بعینہ ازینجاست که فارسیان قدیم این را انجمن گفتند که انب بمعنی بادنجان گذشت و من تودہ ہر چیز را گویند پس خرمن هم او گفت که انگور را در فارسی قدیم هفتا دنام است از آغاز دانہ اش تا بہ پختگی (اردو) انگور۔ مذکر۔ دیکھو انزم او رہ بقول بعض خوشۂ انگور۔ مذکر۔ جو ابتدائی حالت مین ہو جس کے دانے نہایت کثرت سے اور بہت چھوٹے ہوتے ہین۔

انبوب | بقول برہان وجامع وسراج بروزن مرغوب فرش وبساط گستردنی را گویند صاحب ناصری فرماید که بساط گسترده باشد۔ صاحب برہان بوب بدون الف ونون هم بہمین معنی آورده فرماید که باین معنی بجای حرف اول یای حطی هم آمده یعنی یوب مؤلف عرض کند که بہ تحقیق ما این اسم جامد فارسی قدیم است وبوب مخفف این وحقیقت بوب تحتانی بجایش بیان کنیم که قاعدۂ تبدیل موافق قیاس نیست وغیر از تحریف وتصحیف بالتباس کتابت چیزی دیگر بنظر نمی آید وجا دارد که این را مفرس خیال کنیم که انبوب بلغت عرب بمعنی خیابان وزمین بلند آمده پس تصرف فارسیان باشد که این را بہ معنی فرش وبساط استعمال کردند (اردو) فرش۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ بساط۔ بچھونا۔ بستر۔ گستردنی۔ بچھانے کی چیز جیسے جازم۔ دری۔ بوریہ۔ چانئی۔ غالیچہ۔ قالین وغیرہ۔

انبوبہ | بقول برہان وجامع بروزن منصوبہ (۱) ماشورہ را گویند و (۲) لولۂ آفتابہ و مانند

آنرا نیز۔ صاحب مؤید این را بذیل لغات عرب بیای تحتانی بعوض موحدۂ پنجم آوردہ وصاحب غیاث گوید کہ حرف پنجم را یای تحتانی دانستن خطاست و ذکر ہر دو معنی بالا کند مؤلف عرض کند کہ ماشورہ بقول برہان بر وزن قارورہ نی کوچکی را گویند کہ جولاہگان ریسمان بران پیچند از برای بافتن و نی کہ یکسر آن در دہان و سر دیگر در آب نہند و بکند و مطلق نولہ را ہم صاحب منتخب برنا بیب و انبوب فرماید کہ بالضم بندہای نی دہرد و جمع انبوبہ باشد و بر انبوبہ گوید کہ بالضم بند نی۔ پس بخیال ما این لغت عرب است کہ فارسیان بہرد و معنی بالا استعمال کردہ اند۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع عجب است کہ اکثر محققین خصوصاً صاحب انند این را لغت فارسی نوشتہ (اردو) (۱) نلی۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث۔ جلاہے کی نال۔ ماشورہ۔ (۲) آفتابے کی نلی۔ مونث۔ اور اسی کے مثل۔

(الف) انبودن | بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن افزودن (۱) بر بالای چیدن ہم باشد۔ صاحب بحر این را مسامحۃً بتصریف گفتہ کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامدہ وصاحب جہانگیری بر معنی بر چیدن قانع (ابن یمین ؎) باغبانی بنفشہ می انبود ۔ گفتش ای چنگ پشت جامہ کبود ۔ چہ رسید است از زمانہ ترا ۔ پیر ناگشتہ و شکستی زود ۔ گفت پیران شکستہ دہرانند ۔ در جوانی شکستہ باید بود ۔ صاحب موارد ذکر معنی بالا کردہ صاحب نوادر این را (۲) بہ معنی وجود گرفتن ہم آوردہ (شاعر ؎) بودنت در خاک باشد عاقبت ۔ ہمچنان کز خاک بود انبودنت ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ (۳) بمعنی پیدا کردن و آفریدنست۔ فرماید کہ صاحب برہان این را بذال معجمہ آوردہ و بدال مہملہ بمعنی اول نوشتہ قیاس و ضابطہ می خواہد کہ ہر دو جا بذال

معجمه باشد - مؤلف عرض کند که ----------

(ب) انبوذن | به ذال معجمه بقول برهان بمعنی اصل کائنات و آفرینش و بقول صاحب ناصری مصحف و صحیح همان انبودن بمعنی آفرینش - و بقول جهانگیری و سروری و جامع به ذال معجمه صحیح باشد و این همه محققین از برای این همان سند آورده اند که منسوب به شاعر به (الف) گذشت و در مصرع دوم انبوذن را به ذال معجمه نوشته اند - بخیال ما تسامح و کم غوری صاحبان تحقیق است که (ب) را بمعنی آفرینش قائم کرده اند و سند جمله محققین برای این معنی همان یک شعر است که منسوب به شاعر گذشت و الخ خان آرزو نسبت الف معنی سوم آورده عجبی نیست که بهم باستناد همین یک شعر باشد و آنکه صاحب نوادر معنی دوم قائم کرده ماخذ آن هم همین شعر است نمیدانیم که خان آرزو بچه اصول و حجت الف و ب هر دو را بذال معجمه صحیح پندارد و هیچ نمی فرماید که در انبوذن این همه معانی چطور پیدا شد - خیال ما اینست که (ب) تصحیف محض است و (الف) مرکب است از کلمه آن و مصدر بودن - آن بالفتح لغت سنسکرت است که بر اسمی آمده افاده معنی نفی کند و فارسیان این کلمه را در فارسی هم استعمال کرده اند چنانکه الف نفی را از سنسکرت گرفته اند که ذکرش بر اجنبان گذشت - الحاصل انبودن بمعنی برجا نبودن است و کنایه از برچیدن چنانکه در شعر این همین بمعنی اول (الف) گذشت و معنی دوم و سوم هیچ است که طبع آزمایان از همان یک شعر شاعر پیدا کرده اند بخیال ما در مصرع دوم مصدر بودن را با آن که ضمیر غائب و اسم اشاره باشد استعمال کرده اند و بودن بمعنی هستی گرفتن و بوجود آمدن (کذا فی الموارد) و جا دارد که انبودن را مبدل انباردن گیریم که

بمعنی انبار کردن گذشت - فارسیان در لب ولهجه خود الف ساکن را واو خوانند جان را جون گویند وبتبدیل الف با واو هم در قاعدهٔ فارسی آمده چنانکه ناغ وتوغ ودرای مهمله در تلفظشان حذف شد چنانکه شنا روشنا - پس انبار دن بسبیل تبدیل وحذف بر زبان شان انبودن باقی ماند که بمعنی انبار کردن باشد ازینجاست که صاحبان برهان وناصری وجامع معنی اول (الف بالای هم چیدن نوشته اند ومعنی شعر ابن یمین اندرین صورت هم درست می شود (اردو) (الف) (۱) توڑنا جیسے پھول توڑنا (۲) وجود مین آنا بہت ہونا - (۳) پیدا کرنا ہست کرنا - (ب) دیکھو آفرینش -

انبور بقول صاحب ضمیمه برهان ومؤید (۱) بمعنی انبر که افزاری باشد وبجایش گذشت و (۲) پر کردن ومملو ساختن مؤلف گوید که انبور مزید علیه انبر است که برای اظهار ضمه موحده واو آورده اند واین عادت اهل فارس است که ضمه را در تلفظ دراز خوانند واین رسم در کتابت فارسی شاذ وماخوذ است از رسم الخط ترکی که نزدشان عام باشد ونسبت معنی دوم عرض می شود که مقصودشان غیر از حاصل بالمصدر نباشد که پری است اندرین صورت انبور مبدل انبار باشد که الف ساکن در تلفظ فارسیان به واو ظاهر شود وآنرا در کتابت هم جا دادند وتبدیل الف به او هم آمده چنانکه اشاره این بر انبودن کرده ایم (اردو) (۱) دیکھو انبر (۲) دیکھو انبار -

انبوس بقول برهان واسند وهفت بروزن افسوس تخمی باشد که آنرا نانخواه گویند وبه تقدیم ثالث بر ثانی هم آمده یعنی انبوس - صاحب محیط ذکر این کرده گوید که همان نانخواه است ما صراحت کامل این بر آنسا کرده ایم ومعلوم می شود که این لغت یونانی است عیف است

صاحبان تحقیق صراحت این نکرده اند و صاحب اند لغت فارسی گوید و انچه به تقدیم و تاخیر یک حرف آمده مقلوب بعض باشد و بس (ارد و) دیکھو السا۔

انبوسیدن | بقول برهان بروزن افروزیدن بمعنی پدید آمدن و ظاهر شدن و موجود گردیدن و بقول صاحب بحر سالم التصریف که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحبان جهانگیری و جامع و نوادر و سراج ذکر این کرده اند و صاحب موارد این را کامل التصریف گفته و مضارع این انباسد نوشته و سند استعمالش پیش نکرده و بقول ناصری بمعنی افزودن و پدید آمدن و از کلام شاعر سند این مصدر دهد (ـــ) بودنت در خاک باشد عاقبت همچنان در خاک انبوسیدنت ۱۲ مؤلف عرض کند که این همان شعر مجهول الشاعر است که بر انبودن) پیش ازین مصدر گذشت۔ بعد العجب محققین لغت چه مایه بی تحقیقی را بکار برند که شعری را بشاعر مجهول التخلص منسوب می کنند و برای یک لغت سندش پیش می کنند و متصل آن بر لغت دوم همان شعر را به تحریف و تبدیل یک دو لفظ بسند لغت دیگر پیش می سازند هم او فرماید که این مرادف انبودیدن است و انبودیدن مصدری نیست و نیامده عجب است از محقق طهرانی بخیال ما این مصدریست که وضع شد از لغت عرب نبوس که صفت مشبه از نبس است بمعنی حرکت کننده فارسیان الف وصلی و را اوّل و یای معروف و علامت مصدر و ن در آخرش آورده انبوسیدن کردند و مجازاً بمعنی ظاهر شدن و پدید آمدن گرفتند که حرکت چیزی آن چیز را ظاهر کند و اگر از مصدر نبش صفت مشبه آن یعنی نبوش را ماخذ این گردانیم معنی آن ظاهر کننده و معنی انبوشیدن ظاهر کننده شدن یعنی پدید آمدن باشد اندرین صورت باید که قاعده

تبدیل شین معجمہ بہ سین مہملہ ہم جاری کنیم چنانکہ کشتی و کستی حیف است کہ سند استعمال این مصدر پیش نشد ولیکن اتفاق محققین اہل زبان برای وجود این کافی است حالا بر زبان معاصرین متروک است و ماخذ این غیر از آنکہ بیانش بالا گذشت ہیچ بفہم ما نمی آید (اردو) ظاہر ہونا۔

انبوہ بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع بر وزن اندوہ (اردو) بمعنی فرو ریختن دیوار باشد و اتفاق محققین است کہ انبہ بدون واو مخفف این باشد بہمہ معانی۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ اغلب کہ (انبیر بہ رای مہملہ) را کہ امالہ انبار است و بمعنی فرو ریختن دیوار وغیرہ آمدہ انبہ خواندہ اند و انبہ چون مخفف انبوہ است آنرا نیز بہمین معنی تصور کردہ اند و این تصحیف است و خطا در خطا مؤلف عرض کند کہ انبوہ اسم جامد زبان فارسی است مقصود محققین از معنی اول جزا این نباشد کہ این مرادف انبار است کہ تعریفش بجای خودش کردہ ایم یعنی تودۂ خاک دیوار افتادہ و فرو ریختہ را فارسیان انبار گفتہ اند و جا دارد کہ انبوہ ہم گویند۔ خان آرزو خیال تصحیفی کہ پیدا کردہ است ضرورت ندارد البتہ طرز بیان محققین فرقی بین دارد با تعریف ما و ہر آنیہ خطا در خطا است کہ تودۂ خاک دیوار فرو ریختہ را فرو ریختن دیوار گفتن و بقیاس بعید لغت مسلمہ محققین را تصحیف خواندن۔ ہرگاہ استعمال انبوہ برای مردم و غیر مردم آید چنانکہ بہ معنی دوم صراحت این می آید و چون انبار بہمین معنی گذشتہ است پس وجہی نیست کہ انبوہ را مرادفش ندانیم و جا دارد کہ بقاعدۂ فارسی انبوہ را مبدل انبار خیال کنیم کہ تبدیل الف با واو و رای مہملہ با ہای ہوزی آید چنانکہ تاغ و توغ و ہوبر و ہوبہ قاتل (اردو) و انبار کے دوسرے معنی۔ یعنی وہ۔ تودۂ خاک جو دیوار گرنے سے جمع ہو۔

(۲) انبوہ - بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و بہار بمعنی مملو و پر و بسیار خواہ بسیاری مردم خواہ چیزی دیگر و بقول صاحب رشیدی بمعنی بسیاری و کثرت (میر خسرو ؎) گہرہای بسین دیدند انبوہ ؛ نہ دریا شود حاصل نہ در کوہ ؛ (فردوسی ؎) ز انبوہ لشکر مرا باک نیست ؛ ازان سبز خمید دلم پاک نیست ؛ (صاحب ناصری ؎) دگر روز رزمی با نبوہ شد ؛ ز تن ہر کجا دشت بد کوہ شد ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ انبوہ بمعنی کثرت است مطلقاً خواہ در انسان و خواہ در غیر انسان مؤلف گوید کہ معنی بسیار و کثیر ہم کہ مسلمہ صاحبان تحقیق بالا گذشت بیرون از تحقیق نیست کہ سند آن ہم از کلام میر خسرو گذشتہ است نمیدانیم کہ محقق فاضل چرا معنی کثرت را مخصوص می کند - قاتل (اردو) بہت - مذکر - کثرت - مؤنث -

(۳) انبوہ - بقول برہان و سروری و ناصری و جامع و سراج نام قصبہ ایست در بالای کوہی از مضافات ویلمان - صاحب جہانگیری فرماید کہ شراب انجا شہرت عظیم گرفتہ (شاعر ؎) گر بنک خوری بنک قزل کوہ بخور ؛ ور باد خوری بادۂ انبوہ بخور ؛ (اردو) انبوہ - ایک قصبہ کا نام ہے جو مضافات ویلمان میں واقع ہے - جہانگیر عمدہ شراب مشہور ہے -

(۴) انبوہ - بقول ناصری و رشیدی کثیف و غلیظ ہم (کمال اسمعیل ؎) انبوہ و گران و زشت و ناخوش ؛ مانندۂ ابر مہرکانی ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ این معنی متعلق بہ معنی دوم یا شد یعنی از معنی کثرت بر کثیف و غلیظ نیز اطلاق آن آمدہ مؤلف گوید کہ درست است (اردو) غلیظ - بقول آصفیہ (عربی) گاڑھا - کثیف - موٹا - جیسے ابر غلیظ - مکدر - گدلا -

(۵) انبوہ - بقول صاحب رشیدی و بہار بہ معنی مجلس (نظامی ؎) با نبوہ می با جوانان گرفت

نجلوت پی کاردانان گرفت ؛ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی دوم است کہ جلوت برخلاف خلوت جای کثرت و بسیاری مردم است (اردو) مجلس - بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث بیٹھنے کی جگہ - وہ مقام جہاں پر آدمیوں کا گروہ جمع ہو - بزم - سبھا - انجمن مجمع - سوسائٹی جلسہ - مؤلف کہتا ہے کہ خلوت کا عکس - بازعام اسی کا ترجمہ ہے -

(۶) انبوہ - بقول برہان بمعنی مجموع و فراہم آمدہ - و از کلام نظامی سندی پیش کردہ کہ برانبوہ شدن می آید مؤلف عرض کند کہ نظامی انبوہ شدن را بمعنی جمع و فراہم آمدن نوشتہ کہ بجا می آید و در انبوہ مجرد ہمان معنی کثرت است و بس کہ برنمبر (۲) گذشت (اردو) دیکھو انبوہ کی دوسرے معنی - جس پر انبوہ کا ترجمہ ہے یعنی کثرت - مؤنث -

(۱۸۵۱)

انبوہ شدن	استعمال - بمعنی جمع شدن و فراہم آمدن است و متعلق باشد بہ معنی دوم انبوہ (نظامی ؎) چو انبوہ شد لشکر بیکران ؛ عدو	خواست از نام نام آوران ؛ خبرداد عارض کہ شش صد ہزار ؛ برآمد دلیران مفرد سوار (اردو) جمع ہونا -
انبوی	بقول برہان و جامع و ہفت بمعنی بوی کردن است و چیزی را نیز گویند کہ بوی آمدہ و گندیدہ باشد و مطلق بوی ہم خواہ بوی خوب و خواہ بوی بد و بوی کنندہ نیز کہ اسم فاعل است و امر باین معنی ہم یعنی بوی کن - صاحب سروری بحوالہ تحفہ فرماید کہ بہ معنی بوی گرفتہ صاحب ناصری گوید کہ بہ معنی بوکردن و بمعنی گندیدہ و بمعنی فاعل و امر و انبوسیدن مصدر آن مؤلف عرض کند کہ بو و بزیادت یای زائد بوی اسم جامد زبان فارسی است بقاریان قدیم ہر اسم جامد را کہ می خواستند تعریف کنند ذکر آن با کلمہ آن می کردند چنانکہ آن بو آن بستہ	

وغیرہ - ما اشارہ این بر انبودن ہم کردہ ایم و این قسم استعمال در اکثر الفاظ فارسی یافتہ ایم و کلمہ آن در فارسی از قبیل الف لام عربی است پس بعض اہل لغت کلمۂ آن را داخل لغت کردند و عوام ناواقف از ما خذ ہم آن را بہ زبان راندند ہمین است حقیقت انبوی کہ اصلش محض بو باشد پس معنی این غیر از رائحہ نیست - پس از محققین بالا آنانکہ معنی مصدری را بیان کردہ اند کار از تحقیق نگرفتہ اند و چیز بو آمدہ و بوی کنندہ و بوی گرفتہ کہ ذکرش در بیان محققین گذشت ہمہ نتیجۂ بی غوری است شک نیست کہ انبوی امر حاضر است از مصدر انبوئیدن کہ می آید و ہرگاہ امر با اسمی مرکب شود افادہ معنی اسم فاعل و اسم مفعول دہد و از مجرد امر حاضر بدون ترکیب بمعنی فاعلی یا مفعولی حاصل نمی شود محققین فاضل استعمال امر مرکب را دیدہ باشند و معنی فاعلی و مفعولی بر مجرد انبوی قائم کردہ باشند و این قسم غلطی در اکثر الفاظ دیگر ہم کردہ اند و ما ہمدر انجا اشارہ آن کردہ ایم - الحاصل انبوی در ین جا بجز اسم جامد و مزید علیہ بوی چیزی دیگر نیست و ہمین است اسم مصدر انبوئیدن کہ می آید و بو عام است برای گند و شمیم ہر دو و شک نیست کہ مجرد بو اکثر برای بوی بد مستعمل و ہمین است استعمال این در اردو ہم - انچہ صاحب ناصری انبوئیدن را متعلق بہ این کند تسامح او باشد و رکتابت کہ انبوئیدن را انبوسیدن نوشت دیگر ہیچ (اردو) بو - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث باس گند - مہک شمیم - بدبو - سڑانڈ -

(الف) انبوئید
(ب) انبوئیدن

صاحب برہان بر الف گوید کہ بمعنی بوی کرد و امر بمجمع نیز یعنی بوی کنید و بوئید مؤلف عرض کند کہ مشتق است از (ب) کہ مصدر باشد

(ج) انبوئیده | ماضی به تحتانی معروف و جمع امر به تحتانی مجهول و (ب) بقول برهان مصدر انبوی بمعنی بوی کردن و بوئیدن و بقول بحر (کامل التصریف) مضارع این انبوید صاحبان موارد و نوادر و سروری ذکر این کرده اند - خان آرزو در سراج فرماید که ظاهر ابوئیدن مخفف این است مؤلف گوید که نه چنین باشد بلکه انبوئیدن مزید علیه بوئیدن است صاحب موارد هم متفق با ماست و ما صراحت این خیال بر انبوی کرده ایم که اسم مصدر همین است فارسیان بر انبوی یای معروف و علامت مصدر دن زیاده کرده مصدری وضع کردند (ج) اسم مفعول این است (فرید الدهر - (الف) از سروری ـــ) چو انبوئید زلف مشکسایش ؛ خنک گردید از سر تا بپایش ؛ (حکیم سنائی - الف ـــ) گفت اطفال راهی پوئید ؛ این نکو بادرامیا نبوئید ؛ (فخر زرکوب - ب ـــ) از دست خیال روی تو وقت سحر ؛ گلدستهٔ وصل تو همی انبویم ؛ (حکیم سنائی ب ـــ) بشام آنکه گل بیا میبوید ؛ از مشامش نشاط دل روید ؛ (اردو) (الف) سونگھا - ماضی - سونگھو - جمع امر (ب) سونگھنا مصدر (ج) سونگھا ہوا - اسم مفعول -

انبه | بقول برهان بضم ثالث وظهور های هوز بر وزن انده (۱) مخفف انبوه (که گذشت) و بفتح ثالث وخفای های هوز (۲) میوه ایست در هندوستان صاحبان سروری درشیدی وجامع بر معنی اول قانع - صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید که بفتح اول وسکون نون وفتح بای موحدهٔ آخر وهای خفی - میوه ایست در هندوستان وفارسیان بی های هوز می خوانند (قاسم دیوانه مشهدی ع) انب دکن به سیب صفاهان نمی رسد ؛ صاحب

سوار السبیل گوید که انبه معرب انب باشد که بهندی آم خوانند- مؤلف گوید که در (۱) واو حذف شده است چنانکه خامش وخاموش و (۲) در محاورهٔ معاصرین عرب معرب ومعاصرین عجم هم این را استعمال کنند. وثمره ایست هندی- صاحب محیط فرماید که بفارسی و هندی وخصوص نزد اهل دکن بهمین اسم معروف و معرب آن انبج و در اکثر بلاد هند آم و انب بالف ممدوده وخفای نون وبتورانی نغزک وبزبان سنسکرت سوت که اسم محض است و مامڑی یعنی بسیار خوشبو- در اکثر بلاد هند و در بعض بلاد دیگر هم یافته میشود مانند سواحل بلاد یمن وعمان وسودان و اقسام انبه بسیار است در هر که خوشبو زیاده تقویت دل و دماغ بسیار دارد و بوئیدن آن نیز مقوی دماغ بالجمله مضر محرورین خصوص در حدت معده واندک مولد ریاح و نفخ دیر هضم علی الخصوص آنکه شیره غلیظ دارد باید که در تقلیل وتلطیف آن کوشند وقسم تخمی کم آب آن هم ثقیل و دیر هضم و نفاخ و ریشه دار آن ازین بدتر وقابض ومورث امراض سوداوی- بالجمله اگر بمراعات مزاج استعمال کرده شود در تقویت حکم چوب چینی دارد اگرچه حکمای هند این میوه را سرد نوشته اند ولیکن ترش او هم خالی از حرارت نیست و انبهٔ پخته مطلقاً شیرین باشد یا ترش سرد و تر و شیرین دل را خوش کند و بمیرگی دور نماید و بدن را فربه سازد و با دمی کند و گران و مبهی و مقوی جمیع اعضا و دافع فساد صفرا و ملین و مشهی طعام و برافروزنده رنگ بدن (الخ) مؤلف عرض کند که

انبه پیوندی | قسم لطیف این است برخلاف ----------
انبهٔ تخمی | است که درخت آنرا از پیوند و وصل شاخ درخت پیوندی با درخت

تخمی یا تخمی بہ تخمی یا پیوند پیوی بہ پیوندی حاصل کنند وثمر این ہر سہ را انبہ پیوندی نامند و معاصرین عجم ہم استعمال ہمین لفظ کنند۔ چنانکہ مؤید الشعرای اصفہانی در آخر ملاقات خود با ما گفتہ خدایش بیامرزد (ے) ای مؤید انبہ پیوندی ہندوستان بہ درد کن پیوند الفت با دل ما بستہ است بہ ودرخت انبہ تخمی از کاشتن تخم انبہ حاصل شود آن بسومی سال از روز تیاری پیوندش بار دہد واین بعد ہفت سال از روز کاشت (اردو) آم۔ بقول امیر (ہندی) آمر (سنسکرت) انبہ (فارسی) یہ ہندوستان کا ایک مشہور میوہ ہے قلمی آم اور تخمی آم اسی کے اقسام ہین (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ محاورۂ اردو مین قلمی آم اسی کا نام ہے جس کو دکن مین پیوندی آم کہتے ہین باعتبار معنی۔ دکن کا نام صحیح ہے اس لئے کہ بغیر پیوند باندھنے کی صرف قلم تراش کر بونے سے درخت قائم نہین ہوتا۔ محاورۂ فلاحت مین قلم اور پیوند کا جو فرق ہے اس پر محاورۂ اردو مین لحاظ نہین کیا گیا ہے۔ صاحب دلیل ساطع نے آم کو سنسکرت کا لغت کہا ہے۔

انبیر | بقول ناصری بر وزن زنجبیر (۱) بمعنی گل خشک وگل تر (۲) بمعنی پرکردن (۳) بمعنی امر ہم آمدہ واین از لغت اضداد است وبقول جامع وبرہان (۴) کیش ومذہب ودین ہم وبقول رشیدی (امالۂ انبار بمعنی انباشتن وپرکردن) وگل خشک وتر را نیز گویند صاحب جہانگیری ہم ذکر معنی اول ودوم کردہ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند یک معنی ہم پیش نشد بقاعدۂ تبدیل بر سبیل امالہ تبدیل الف دوم انبار با تحتانی موافق قیاس است ومراد از معنی اول تودۂ گل باشد خشک وتر وبس

و این مجاز است که معنی حقیقی انبار محض تودہ باشد و مراد از معنی دوم - حاصل بالمصدر باشد که پری و تودگی است نه پر کردن و معنی سوم امالہ انبار که امر مصدر انبار دن است و معنی چہارم تعجب خیز و خلاف قیاس بدون وجود سند استعمال محل تامل که اکثر محققین ہم این را ترک کردہ اند (ار دو) (۱) خشک مٹی یا کیچڑ کی ڈہیر - مؤنث (۲) پری - بہرا - بہرتی - مؤنث (۳) بہر - امر (۴) مذہب - دین - مذکر -

انبیرہ بقول برہان و سروری و رشیدی و جامع بروزن زنجیرہ خلاشہ و خاشاکی را گویند کہ بعد از پوشش خانہ بر بام اندازند تا بر بالای آن خاک و گل ریزند و ببندایند - صاحب ناصری و جہانگیری گوید کہ چوب ریزہ و کاہ و خاشاک کہ بر بام اندازند تا بر بالای آن چون گل ریزند فرو نریزد و درمیان دیوار تختہ نیز نہند تا دیوار محکم گردد - مؤلف عرض کند کہ بہ انبیر (کہ امالہ انبار گذشت) ہای نسبت زیادہ کردہ اند یعنی منسوب بہ انبار و این چیزی است کہ در دکن آنرا کلچی گویند یعنی در دست کردن سقف خانہ چون چوبہا بر دیوارہا قائم کنند تعمیر سقف بہ دو طریق کردہ می شود یکی آنکہ خشت ہای کوچک را کہ در دکن تارس نام دارد با ارزہ یعنی گچ سہ با یکدیگر وصل کنند و پس از آنکہ خشک شود بالای آن سنگ ریزہ یا خشت ریزہ را با آہک آمیختہ بریزند و این را در دکن بنجارہ نام است و بعد از آنکہ خشک گردد بر روی آن ارزہ خالص یعنی گچ کنند تا سقف تیار می شود و این را سقف پختہ گویند و ہمین را در دکن سقف تارس نامند - طرز دیگر اینست کہ بجای خشت کوچک تختہ ہا یا پارہ ہای کوچک تختہ ہا بالای چوبینہ بنشانند و بر آن سنگ ریزہ یا خشت ریزہ ہا را با آہک خمیر کردہ فرش کنند

ومساکین بعوض تختہ و پارہ ہائے تختہ۔ پارہ ہائے ہیمہ و ہیزم و خاشاک نہند و بالائے آن گل و لابہ ریزند پس ہمین تختہ ہا یا پارہ تختہ ہا یا ہیمہ و ہیزم و خاشاک را انبیرہ نام است کہ بالائے آن تودۂ خاک بمقدار معین قائم شود و بوسیلۂ ہمان تختہ و ہیزم و خاشاک قائم ماند و فرو نریزد از اینجاست کہ این را انبیر یعنی منسوب بہ انبار نام شد کہ حامل انبار است و تعلق و نسبت دارد بہ انبار (اردو) وہ تختے یا لکڑی کے ٹکڑے جو چھت کی تیرون پر بچھاتے ہین اور پھر اوس پر چونا اور سنگریزے یا صرف مٹی کا فرش کرتے ہین صورت اول مین ایسے سقف کو پختہ چھت کہتے ہین اور صورت ثانی مین کچی چھت۔ اور انھین تختون یا لکڑی کے ٹکڑون کے سہارے سے وہ فرش چھت پر قائم رہتی ہے۔ دکن مین ان ٹکڑون کو کلچی اور کلچیان کہتے ہین اور محاورۂ ہند مین برگے اور انھین برگون کا نام فارسی مین انبیرہ ہے۔ صاحب آصفیہ نے برگا بمعنی چھوٹی تیر لکھا ہے۔ اور درحقیقت یہہ چھوٹی تیر نہین ہے بلکہ لکڑی یا تختہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہین جو دو تیرون کے درمیانی خلا کو بند کرنے کی غرض سے بچھائے جاتے ہین۔ اور اسی کو لکھنو مین بقول حضرت جلیل برگا اور اور دہلی مین برگا کہتے ہین اور دکن مین برگے اون چھوٹی تیرون کو کہتے ہین جو قبر مین لاشے کی حفاظت کے لئے قائم کئے جاتے ہین بعض اہل لکھنؤ کا قول ہے کہ لکھنو مین بھی برگے انھین معنون مین مستعمل ہین بعض اہل لکھنو دکن کی کلچی کو جھانپ کہتے ہین ہم نے اپنے استاد حضرت جلیل کے ارشاد کی بنیاد پر ایک غزل لکھی ہے جسکی ردیف مین برگے کا استعمال کیا ہے اُسی غزل کا یہہ ایک شعر ہے (ے) وہ کوٹھے پر ہین اور زیر قدم ہے اُن کے میرا دل ہا بنی ہین پسلیان عاشق کی سقف بام کے برگے ؎

انبیر یدن بقول صاحب موارد مرادف انبار دن صاحب نوادر فرماید کہ امالۂ انبار یدن است۔ دیگر محققین مصادر این را ترک کردہ اند و سند استعمال پیش نشد۔ موافق قیاس است مرکب از انبیر و یدن

معروف و علامت مصدر دن (کامل التصریف) (اردو) دیکھو انبار دن۔

انبیس بقول برہان و ناصری بروزن تلبیس خرمن غلہ پاک کردہ را گویند۔ صاحبان جہانگیری و سروری و جامع این را با گندم مخصوص کردہ اند۔ صاحب رشیدی بحوالہ سامی گفتہ کہ تودۂ غلہ پاک کردہ را نامند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل انبیرہ باشد برخلاف قیاس کہ تبدیل را سے مہملہ باسین مہملہ از نظر ما نگذشت اگر نقص تلاش ما باشد و مثالے دیگر از برائے این قسم تبدیل بنظر آید موافق قیاس دانیم باقی حال از ہمان انبیرہ کہ امالۂ انبار یعنی تودہ و خرمن گذشت انبیس ساختہ اند و تخصیصی در معنی پیدا کردہ اند و اگر این را ماخوذ از لغت مرکب سنسکرت (انبیسی) گیریم تحتانی آخرہ حذف شدہ انبیس باقی ماند کہ بمعنی غیر شریک است یعنی آن بمعنی بدون و بیسی بمعنی شرکت پس بدینوجہ کہ غلہ صاف و پاک کردہ از شریک خود کہ خس و خاشاک باشد جدا میشود جا دارد کہ فارسیان انبیس خرمن غلۂ پاک کردہ را نام نہادہ باشند واللہ اعلم۔

(اردو) پاک کئے ہوئے غلہ کی ڈھیر۔ مؤنث۔

انبیلا بقول برہان و جامع و ہفت بالام بالف کشیدہ گرگ جنگی را گویند و آن جانور است در ہندوستان شبیہ بگاؤمیش و بر سر بینی شاخی دارد۔ صاحب انند این را اگر گدن جنگلی گوید۔ صاحب محیط بر گرگدن فرماید کہ این را بعربی جریش و بہندی گینڈا نامند گوشت آن حلال و مزاج آن گرم و خشک بخور شاخ آن جہت بواسیر و عسر ولادت نافع و ہر یک عضو آن و جزو بدنش منافع دارد (الخ) و بر گینڈا نوشتہ کہ گوشت این دافع فساد باد و حابس بول و براز **مؤلف** عرض کند کہ این ہمان جانور است کہ ذکر این بر آرج کردہ ایم۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ این لغت فارسی است۔ بخیال ما این مبدل انبیرہ باشد۔ امالۂ انباره کہ بمعنی لفظی این منسوب بہ انبار یعنی ہمچو انبار ہیئت مجموعی این جانور با کلفتی اعضا و مجسم فربہی انبار

رامانند۔ فارسیان رائے مہملہ را بہ لام و ہائے ہوز آخرہ را بالف بدل کردہ اند ہمچون چنار و چنال و یاسہ و یاسا (اردو) دیکھو ارج۔

انباشتن بقول صاحب ہفت بہ بائے سوم پارسی مرادف انباشتن کہ ببائے عربی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل آنست کہ بائے عربی بفارسی بدل شود ہمچون تب و تپ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد معاصرین عجم بر زبان دارند (ظہوری ۵) زحرف شکری بر داستان شوری بر آگندم ؛ نمک در چشم خواب انباشتم افسانہ رانازم ؛ (اردو) دیکھو انباشتن۔

انتخاب بقول بہار بمعنی برگزیدن و فرماید کہ بالغت افتادن وزدن و کردن مستعمل **مؤلف** گوید کہ لغت عربست بکسر اول وسوم و بقول منتخب بیرون کشیدن تختہ و برگزیدن (انتہی) فارسیان استعمال این (۱) بمعنی حاصل بالمصدر کنند (۲) بمعنی منتخب ہم آمدہ و برائے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند تخصیص این ہر سہ مصدر بیان کردۂ بہار نیست چنانکہ از ملحقات ظاہر شود (ظہوری ۵) کو جز گزیدگی ہنر برگزیدگان ؛ ایام را خجالتی از انتخاب خویش ؛ (نشر) ممدوح ما انتخاب روزگار است یعنی منتخب روزگار (اردو) انتخاب بقول امیر (عربی) مذکر (۱) پسند کرنا۔ چننا۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپکا مطلب حاصل بالمصدر سے ہے فرماتے ہین کہ (۲) چیدہ اور منتخب کے معنون مین بھی مستعمل ہے (آتش ۵) آتش کو چن کے قتل کیا اسنے اسلئے ؛ ہوتی ہے قدر شعر بلند انتخاب سے ؛ (ولہ ۵) شاعر پسند جن پر آشوب ہے ترا ؛ دیوان روزگار کا تو انتخاب ہے ؛

(الف) **انتخاب آلود**	استعمال۔ (الف) بقول	صاحبان بحر و بہار ذکر (ب) ہم بہمین معنی کردہ اند
(ب) **انتخاب آلودہ**	اند و بہار بمعنی برگزیدہ	خان آرزو در چراغ فرماید کہ معروف و بمعنی انتخاب زدہ

وصراحت مزید کند که آلودن آنچه به تتبع مؤلف در آمده در دو وجه اطلاق کرده شود یکی در ذوات اشیاء و آن در صورت اختلاط یکی است با دیگری مثل تیغ خون آلود و آب گرد آلود و آدم در صفات و آن بر تقدیر اوصاف است چون چشم خواب آلود و دل درد آلود و در صورت اول اگر حکم ناعت و منعوت بهم رساند آلوده نگویند مثلاً خانهٔ آدم آلود یا آدم شمشیر آلود نگویند پس آنچه در اشعار شیخ محمد علی حزین که از جملهٔ افاضل و شعرای ایران است (ماه سحاب آلود را ماند) واقع شده بغیر آرزو دران تامل است ۱۲ فقائل ۔ مؤلف حقیر عرض کند که خان آرزو بخیال خود قاعدهٔ مدون کرده که ذکرش بالا گذشت و پس ازان کلام قدمای اهل زبان را با ایجاد بند موافق نیافته خود را در تامل انداز د و اختراعی ملیحی بر اهل زبان کند و نمی داند که قواعد فرع محاورهٔ زبان است حقیقت اینست که آلوده اسم مفعول مصدر آلودن است که لازم و متعدی هر دو آمده و آلود بحذف های مخفف آلوده ۔ و انتخاب آلود و انتخاب آلوده هر دو قلب اضافت باشد بمعنی آلودهٔ انتخاب و کنایه از انتخاب کرده شده و منتخب پس (چشم خواب آلود) را صحیح پنداشتن و (خانهٔ آدم آلود) را غلط دانستن و بر (ماه سحاب آلود) اعتراض کردن دلیل قلت ذوق محاوره باشد (طاهر وحید ۵) گر به بینم مصرع شرگان خواب آلودهٔ ۱۲ می توانم گفت یعنی انتخاب آلودهٔ (اردو) برگزیده بقول آصفیه (فارسی) چھانٹا ہوا پسندیده منتخب ۔ هر دلعزیز ۔

انتخاب افتادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی واقع شدن انتخاب و موقع انتخاب بدست آمدن است (نظیری نیشاپوری ۵) مرا از لذت وحدت سه انتخاب افتاد ۱۲ امام سادهٔ رخ دشمن پاکیزه باده صاف ۱۲ (اردو) انتخاب کا موقع ملنا ۔

انتخاب داشتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی قابل انتخاب بودن است (صائب ۵) هلاک حسن خداداد شدم که سراپا ۱۲ چو شعر حافظ شیراز

انتخاب ندارد ؛ (ظہوری ؎) گزیدہ است ہمہ داغہاے عشق ظہوری ؛ بزیر برجگر و سینہ انتخاب ندارد ؛ مخفی مباد کہ استعمال منفی این در شعر صائب بمعنی سراپا منتخب بودن است و در کلام ظہوری قابل امتیاز نبودن (اردو) قابل امتیاز ہونا۔

انتخاب رفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انتخاب بعمل آمدن و منتخب کردن است (حافظ ؎) سواد نامۂ موی سیاہ چون شد طے ؛ بیاض کم نشود در صد انتخاب رود ؛ (اردو) انتخاب کیا جانا۔ منتخب کرنا۔

(الف) **انتخاب زدن** | استعمال۔ صاحب

(ب) **انتخاب زدہ** | آصفی ذکر (الف) کردہ کہ بمعنی انتخاب کردن و منتخب شدن است و (ب) بقول صاحب بحر و بہار مرادف انتخاب آلودہ۔ **مؤلف** گوید کہ اسم مفعول مصدر مرکب (الف) است بمعنی منتخب و برگزیدہ (صائب ؎) بیاض گردن او را ز نقطہ ریزی خال ؛ توان شناخت کہ گشت است انتخاب زدہ ؛ (وحید قزوینی ؎) زدیدہ ام نرود خاک گر شود جسم ؛ ہر آن نگہ کہ ز روے تو انتخاب زد است ؛ (اردو) (الف) منتخب کرنا ہونا (ب) منتخب یعنی برگزیدہ۔ الف کا اسم مفعول دیکھو انتخاب آلودہ۔

انتخاب ساختن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انتخاب کردن است (نظیری نیشاپوری ؎) بعد ازان انشا مرکب کردہ با ہم مفردات ؛ شخص انسان انتخاب کل اسما ساختہ ؛ (اردو) انتخاب کرنا۔ منتخب کرنا۔ (فقرۂ امیر) بہت سے موتی ہیں آپ انمیں سے انتخاب کر لیجئے ؛

انتخاب شدن | استعمال بمعنی منتخب شدن است کہ متعلق بمعنی دوم انتخاب باشد (ظہوری ؎) بدیگران ہوس برگزیدہ ارزانی ؛ برائے خاطر من حسرت انتخاب شدہ ؛ (اردو) منتخب ہونا انتخاب ہونا جیسے ؛ آج صدر نشین کا انتخاب ہو چکا

انتخاب کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

کردہ کہ مرادف انتخاب ساختن و متعلق بمعنی دوم انتخاب است (صائب ؎) سراغ قبلہ کند در حرم سبک عقلی کہ جاے بوسہ زروی تو انتخاب کند ؛ (اردو) انتخاب کرنا۔ دیکھو انتخاب ساختن۔

انتخاب مودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف انتخاب کردن است (ثنائی شہدی ؎) وچمن روحانی بہرہ مند باد ؛ (اردو) منتخب ہونا۔

؎ چو آدمی بجہان نیست دل بہر کہ بندم ؛ کسی نصیحت خاطر چو انتخاب نمایدم ؛ (اردو) انتخاب کرنا۔

انتخاب یافتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منتخب شدن است (نصیر ہمدانی۔ نثر) ابصر بصیرت سخن شناسان سخن یاب کہ از نسخہ کائنات انتخاب یافتہ ازین بوستان معنوی

انتشار بقول بہار پراگندہ شدن۔ **مؤلف** گوید کہ لغت عربست بکسر اول وسوم صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پراگندگی کنند و برائے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند (اردو) انتشار بقول امیر (عربی) مذکر۔ پریشانی۔ گھبراہٹ (کیف ؎) کسی کی زلف پریشان کا دل کو سودا ہے ؛ تمام عمر رہے کیوں نہ انتشار میں روح ؛

(الف) **انتشار کردن** استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منتشر کردن است و از سند پیش کردہ اش

(ب) **انتشار کردن چیزی** بمعنی منتشر کردن آن چیز است چنانکہ انتشار کردن نفس کہ بمعنی پریشان کردن نفس باشد و این کنایہ باشد (سعدی ؎) سعدی بہر نفس کہ برآورد در سحر ؛ چون صبح در بسیط سحر انتشار کرد ؛ (اردو) (الف) منتشر کرنا۔ پھیلانا۔

(ب) کسی چیز کا پھیلانا۔ منتشر کرنا۔

(الف) **انتشار یافتن** استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منتشر شدن است و از سند پیش کردہ اش

(ب) **انتشار یافتن چیزی** بمعنی صادر شدن و شائع شدن و مشہور شدن آن چیز است چنانچہ انتشار یافتن حکم (اثر شیرازی ؎) انگذاشت پا بر جادۂ مسطر برون قلم ؛ تا حکم او برست روی انتشار یافت (اردو) (الف) منتشر ہونا۔ (ب) شائع ہونا۔ صادر ہونا۔

انتظار القبول بہار چیزی را چشم داشتن۔ فرماید کہ بالفظ بردن و داشتن و کردن و کشیدن مستعمل **مؤلف** گوید کہ مکسر اول و سوم لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و برائے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند و تخصیص چار مصدر بیان کردہ بہار نیست چنانکہ از طرحات ظاہر شود (ظہوری ۵) وفائے وعدہ ہا را انتظار مہ ہا بامروزی و فردائی رساند است ؛ (اردو) انتظار۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ راہ دیکھنا (برق ۵) ہندی قاصد افقط آنکھون مین جان ہے ؛ سائل کو انتظار ہے تیرے جواب کا ؛

انتظار بدتر از مرگ است مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت۔ **مؤلف** گوید کہ فارسیان در مذمت انتظار و بیان صعوبت آن این مثل را زنند کہ مردن بہ است از انتظار کشیدن و این مبالغہ است و بس (اردو) بقول امیر ؛؛ الانتظار اشد من الموت ؛؛ اردو مین مستعمل ہے (ہلال ۵) الانتظار اشد من الموت سچ تو ہے ؛ مردہ مین انتظار مسیحا مین ہوگیا ؛ دکن مین کہتے ہین ؛؛ انتظار سے موت بھلی ؛؛ یہہ بعینہ ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

انتظار بردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ و انتظار کردن و منتظر بودن است (فوقی یزدی ۵) مرا قیامت و مردن بصورت دگر است ؛ مسافران عدم انتظار من مبرید ؛ (اردو) انتظار کھینچنا۔ انتظار کرنا۔ (غالب ۵) نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ ؛ اگر شراب نہین انتظار ساغر کھینچ ؛

انتظار دادن استعمال بمعنی منتظر داشتن است (صائب ۵) بسکہ بر دلہا سوال من گرانی می کند ؛ کوہ با حاضر جوابی انتظارم می دہد ؛ (اردو) انتظار مین رکھنا۔ منتظر رکھنا۔

انتظار داشتن استعمال۔ صاحب آصفی

(۳۴۰۷)

ذکر این کردہ کہ بمعنی انتظار کردن و انتظار کشیدن است (مخلص کاشی ؎) تو باش اے همنشین گر انتظار دوست میداری ؛ کہ من از شوق نزدیک است بگذارم بجا خود را ؛ (ظہوری ؎) چو شتابان دیگر از برائے وعدۂ وصلش ؛ ندارم انتظار وعدہ مدت برنمی تابد ؛ (اردو) انتظار کرنا۔

انتظار فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکم انتظار دادن است و منتظر داشتن (کمال اصفہانی ؎) تاکیم انتظار فرمائی وقت نامد کہ روی بنمائی ؛ (اردو) انتظار کرانا۔

انتظار کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منتظر بودن است (مغربی نیشاپوری ؎) آنکہ چون معبود عالم را بعدلش مژدہ داد ؛ پیش از آدم کرد عالم عدل او را انتظار ؛ (اردو) انتظار کرنا۔

انتظار کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انتظار کردن و منتظر بودن است (صائب ؎) عاقل بپائے خویش نرندان نمی رود ؛ اے چشم روز حشر مکش انتظار ما ؛ (اردو) انتظار کھینچنا۔ دیکھو انتظار بردن۔

انتظاری بقول بہار۔ بیائے نسبت آنکہ انتظار داشتہ باشد (طالب آملی ؎) ہر دل ز تو اشک ریز حسرت ؛ چون گوشۂ چشم انتظاری ؛ مؤلف گوید کہ بخیال ما در مصرع دوم با لفظ انتظار۔ یائے وحدت است نہ نسبت اگرچہ ادعائے بہار خلاف قاعدہ نیست ولیکن محل فصاحت است ما در کلام فرس ندیدیم و نہ از معاصرین مجمع شنیدیم کہ منتظر را انتظاری گفتہ باشند (اردو) منتظر انتظار کرنے والا اور ہماری رائے کے لحاظ سے صرف انتظار اس کا ترجمہ ہے اس لئے کہ لفظ فارسی میں یائے وحدت ہے۔

انتظام بقول بہار راست شدن کار و بہ ترتیب نیکو در رشتہ کشیدن چیزی را و فرمودہ کہ با نظر بر خاستن و دادن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ لغت عربست بکسر اول و سوم و صاحب منتخب ہم

ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی درستی کار استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و تخصیص دو مصدر بیان کردہ بہا نباشد (اردو) انتظام۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ بندوبست۔ اہتمام۔ ترتیب (صبا ۵) اپنے دل پر ہے اختیار ہمین ؛ ملک کا انتظام کرتے ہین ؛ (برق ۵) ختم تجہیز یہ کام ہے تیرا ؛ واہ کیا انتظام ہے تیرا ؛ (مسرور ۵) چیزین سب انتظام سے رکھو ؛ کام تم اپنے کام سے رکھو ؛

انتظام برخاستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی باقی نماندن انتظام است (ثنائی مشہدی ۵) بعہد دست تو گوہر چنان پریشان شد ؛ کہ انتظام جواہر ز ریسمان برخاست ؛ (اردو) انتظام باقی نہ رہنا۔ انتظام نہ رہنا۔ انتظام اُٹھ جانا۔

انتظام پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی انتظام شدن و قرار یافتن است (خسرو نشر) برحسب ارادت خاطر انور ما انتظام می پذیرد ؛ (اردو) انتظام پانا

انتظام جستن استعمال۔ بمعنی خواستن انتظام است و خواہش انتظام کردن چنانکہ انوری گوید (۵) قاصدی را کا انتظام حال میجوید چو من ؛ راہ درگاہ نظام الملک مقصد کردہ انند (اردو) انتظام چاہنا۔

انتظام دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انتظام کردن است۔ (ظہوری ۵) دہم انتظام مہام مہی ؛ باحکام آیام برہان شہی ؛ (اردو) انتظام کرنا انتظام دینا (میر حسن ۵) جہان کو انہون نے دیا انتظام ؛ برائی بھلائی سبھائی تمام ؛

انتظام گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی

(۱۸۶)

ذکر این کردہ کہ مرادف انتظام پذیرفتن است (ابو الفضل - نثر) قوائم دوستی و یکتا دلی انتظام گرفت ؛؛ (اردو) انتظام پانا - انتظام بیٹھنا (فقرۂ امیر) جب ہر ایک چیز کا معمول بندھ گیا اور انتظام بیٹھ گیا اصغری دوسری کاموں کی طرف متوجہ ہوئی

انتظام یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی انتظام گرفتن است (ظہیر فاریابی ؎) بروزگار تو ان یافت انتظام جہان ؛ کہ از حمایت خوبی پایہ رشد کافور ؛ (اردو) انتظام پانا - دیکھو انتظام پذیرفتن -

انتعاش | بقول بہار بلند شدن و نیکو شدن و برخاستن فارسیان بمعنی عیش و نشاط بالفظ کردن استعمال کنند مؤلف گوید کہ این لغت عرب است بکسر اول و سوم - صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در لغات می آید (عرفی ؎) ہر خندۂ دریچہ کشاینده غم است ؛ ہر انتعاش نائرۂ قفل ماتم است ؛ (اردو) عیش - بقول آصفیہ (عربی) مذکر - خوشی کے ساتھ زندگانی کرنا - عشرت - آرام آسودگی - چین - سکھ - خوشی - (سالک ؎) یون ہی دل غم سے اگر ہجر مین خوگر ہوگا ؛ وصل مین عیش مجھے خاک میسر ہوگا ؛

انتعاش بردن | استعمال زائل کردن عیش و نشاط و حاصل کردن آن باشد (عرفی ؎) طبع سرواز تو برد انتعاش ؛ سینۂ شیرین ز تو جوید خراش ؛ (اردو) عیش زائل کرنا عیش مٹانا - عیش و نشاط حاصل کرنا -

انتعاش داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی عیش و نشاط داشتن و بخالت عیش و نشاط بودن است (سلیم طہرانی ؎) دارد از خط شکستہ انتعاشی طبع او ؛ زشت تر باشد شکستہ چون شود پای کلاغ ؛ (اردو)

(۱۸۵۵)

عیش و نشاط مین ہونا۔

انتعاش کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی عیش کردن است بہار ذکر این بذیل لفظ انتعاش فرمودہ و از میرزا جلال اسیر سند آوردہ (ے) می پرستم دمی پیمانہ نگذارد دست انتعاشی ہر دم از روی دل مامی کند ؛ (ولہ ے) بخواب نیست خیالی میسرم کہ شبی ؛ خیال خواب کنم شاید انتعاش کنم ؛ (اردو) عیش کرنا۔

انتفاع بقول بہار بمعنی سود گرفتن و با لفظ بردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ بکسر اول و سوم لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بہ معنی حاصل بالمصدر کنند۔ یعنی سود و نفع باشد و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در محاورات می آید (اردو) انتفاع۔ بقول صاحب تذکیر و تانیث۔ مذکر۔ (اختر ے) عوض دل اگر ملا بوسہ ؛ ہم یہ سمجھے کہ انتفاع ہوا ؛

انتفاع بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی نفع رسانیدن است (والہ ہروی ے) می گویم از زبان تو حرف و فا بدل از ہیچ می برم سود یوانہ انتفاع ؛ (اردو) نفع پہنچانا

انتقال بکسر اول و سوم۔ بقول منتخب رفتن از جای بجائی۔ فارسیان ہم این را بہ معنی نقل مقام استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند (انوری ے) در کند خورشید رای روشنت ؛ سوی چارم چرخ روی انتقال ؛ از سواد شب نماند گرد روز ؛ آنقدر کاید رخش را زلف و خال ؛ (اردو) انتقال۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ مؤلف کہتا ہے کہ غالباً آپکا مقصد نقل مقام سے ہے یعنی حاصل بالمصدر (صبا ے) پس از فنا بہی یہی ہے جو بقراری روح ؛ بہشت سے نہ کہین اور انتقال کرین ؛

انتقال فرمودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی نقل مقام کردن است (حزین اصفهانی نشر) قطع علائق ازین دیار نموده بکه مکرمه انتقال فرموده" (اردو) نقل مقام فرمانا - ہجرت کرنا -

انتقال نمودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که مرادف انتقال فرمودن است (منشی اصفهانی - نشر) ازو به صلب تقصی انتقال نمود - (اردو) دیکھو انتقال فرمودن

انتقال یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی نقل شدن است (منشی اصفهانی نثر) ازو به پسرش غالب سیده و ازو به لوی انتقال یافت" (اردو) منتقل ہونا

انتقام | بقول بهار کینه کشیدن فرماید که با لفظ کشیدن و گرفتن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است بکسر اول و سوم صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این به معنی حاصل بالمصدر یعنی کینه کشی کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در لغات آید و تخصیص دو مصادر بالا نباشد (ظهوری ـــ۵) باش فارغ از خیال انتقام ؛ کار اهل کینه را هم کینه ساخت ؛ (اردو) انتقام - بقول امیر - عربی - مذکر - بدلا - عوض (قلق ـــ۵) بگڑے بیٹھے تھے جان دینے پر ؛ لوگون سے انتقام لینے پر ؛

انتقام انداختن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی محول و متعلق کردن انتقام است بکسی و انتقام گرفتن هم (حزین اصفهانی ـــ۵) سینه ام انتقام گردون را ؛ گر بآه دلاور اندازد ؛ (اردو) انتقام لینا - گرہ آہ دلاور اندازد ؛ (اردو) انتقام لینا -

انتقام بودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی حقیقی است (حزین اصفهانی ـــ۵) گر شود نیم نفس فرصت بال افشانی ؛ انتقام قفس و دام چه خواهد بودن ؛ (اردو) دیکھو انتقام -

انتقام ہونا - جیسے "واہ اچھا انتقام ہوا"

انتقام کشیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی (۱) انتقام گرفتن است صاحب بحر ہم این را آوردہ فرماید کہ بمعنی کینہ کشیدن و پاداش گرفتن باشد (ظہوری ۵) کرد در خندہ گریب اسرافی ز گریہ ازدیدہ انتقام کشید ؛ (حیاتی توفی ۵) فغان کہ رنجش جانان بآن مقام رسید کہ ہر کہ کرد گنہ از من انتقام کشید تو بہ تحقیق ما (۲) مبتلائے انتقام شدن ہم (ظہوری ۵) چون ظہوری انتقام از تلخکامی ہا کشید ؛ ہر کہ جوش از حسرت لبہای ہمچون نوش زد ؛ (ولہ ۵) در نگی در تلافی گر جفائی بینی از دشمن ؛ ہمان خود می کشد از خود زبردستی انتقام کس ؛ (اردو) (۱) انتقام لینا - بدلہ لینا (۲) انتقام میں پھنسنا - مبتلا ہونا -

انتقام گذاشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی درگذر کردن از انتقام باشد (صائب اصفہانی ۵) انتقام ہرزہ گویان را بخاموشی گذارد ؛ تیغ می گوید جوابی مرغ بی ہنگام را و (۲) بہ تحقیق ما سپرد کردن انتقام بہ دیگری (عرفی ۵) رفتیم و انتقام ستم ہای غیر را ؛ با عادت طبیعت گردون گذاشتیم ؛ (اردو) (۱) انتقام سے درگزر کرنا (۲) انتقام کو کسی دوسرے پر چھوڑ دینا یعنی کسی دوسرے کی تفویض کرنا -

انتقام گرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی تحقیق است (وحید قزوینی ۵) نیکی برای اہل کرم چون قبول نیست ؛ نتوان ز خصم خویش گرفت انتقام خویش ؛ (اردو) بدلہ لینا - انتقام لینا -

انتلہ سودا | بقول برہان و ہفت بفتح اول و سکون ثانی و کسر فوقانی و لام مفتوح و ہای مکسورہ و فتح سین بی نقطہ و سکون واو و دال ابجد بالف کشیدہ بلغت سریانی جدوار باشد کہ آنرا ماہ فریز گویند - صاحب محیط بر انتلہ گوید کہ لغت عجمی اندلسی است و آن دو قسم باشد یکی سیاہ و آنرا انتلہ

سوداگویند و آن جدوار اندلسی که آنرا بوطالارض و باندلسی فیهق و بهندی تریسی نامند و قسم دوم سفید و آنرا انثلہ بیضا و عوام اندلس فیهق گویند۔ سیاہ آن گرم و خشک در دوم و گویند خشکی آن در اوائل سوم و در تریاقیت قائم مقام تریاق فاروق خصوصاً در اوجاع شکم و رحم نافع و مخرب و مبهی و مسخن معدہ و جگر و محلل مواد بلغمی و منافع بسیار دارد (اردو) جدوار۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مؤنث۔ ایک زہر دور کرنے والی جڑ جیسے جدوار خطائی۔

انتما بقول بہار نسبت گرفتن فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ بکسر اوّل و سوم لغت عرب است و بقول منتخب نسبت یافتن بکسی فارسیان استعمال این بمعنی تعلق و نسبت کنند (انوری ؎) ز اعتدال ہوائی کہ دولت دارد ۔ بآدر اچو نبات انتمای نشو و نماست (اردو) تعلق۔ مذکر۔ نسبت۔ مؤنث۔

انتما کردن استعمال۔ بمعنی نسبت یافتن و منسوب شدن است بہ کسی۔ صاحب آصفی ذکر این بمعنی نسبت گرفتن کردہ (کمال اصفہانی ؎) بجز بخدمت تو بندہ انتما نکند ۔ بہر کجا کہ پژوہش رود ز نسل و نژاد (اردو) نسبت پانا منسوب کیا جانا۔ متعلق ہونا۔

انتو نتن بقول صاحب برہان و ہفت بانون و تای قرشت بر وزن پہلو شکن بلغت ژند و پاژند بہ معنی داشتن باشد کہ از دارندگی است صاحب موارد ہم ذکر این کردہ و صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب خود بذیل دستور چہارم این را آوردہ۔ این ہمان است کہ صراحت ماخذ این برانا تونتن گذشت۔ نمیدانیم کہ مقصود صاحب برہان از دارندگی چہ باشد دارندگی حاصل بالمصدر داشتن است و لفظا با این مصدر ہیچ تعلق ندارد (اردو) رکھنا۔

انتونی بقول بہار بفوقانی و واو و نون تحتانی رسیدہ نام خلیفۂ اول حضرت عیسیٰ بزعم نصاریٰ (حاذق گیلانی ـــ) نزدیک کمینہ عالم توۂ انتونی و بیدرست ملزم ۂ صاحب اسند صراحت کند کہ این لفظ لاتن است مؤلف عرض کند کہ مقصود وش از زبان لاطینی باشد۔ (اردو) انتونی۔ زبان لاطینی اور عقیدۂ نصاریٰ مین عیسیٰ علیہ السلام کے خلیفۂ اول کا نام ہے

انتہا بقول آصفی معروف۔ مؤلف عرض کند کہ بکسر اول و سوم بقول منتخب لغت عرب است بمعنی بپایان رسانیدن و بچیزی رسیدن و باز ایستادن۔ فارسیان استعمال این بمعنی حد و نہایت کنند کہ مقابل ابتدا باشد و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در محققات آید (ظہوری ـــ) مدار دست ظہوری ازان جریدہ روان ۂ کہ انتہای رہ خود در ابتدا دزدۂ (انوری ـــ) صفات مدح تو در ابتدای مصحف مجد ۂ مثال لغت تو در انتہای دفتر جود ۂ (اردو) انتہا۔ بقول امیر۔ عربی۔ مونث۔ حد۔ نہایت (ناسخ ـــ) موی مژگان ہوگئی پانی مین رہنے سے سفید ۂ انتہا رونے کی کچھ اے دیدۂ نمناک ہے ۂ

(۱) **انتہا پذیر شدن** استعمال (۱) بمعنی (۲) **انتہا پذیر فتن** ختم شدہ و بانتہا رسیدن باشد (ظہوری ـــ) کار و بار انتہا پذیر شدہ است ۂ روش ابتدا بکار مبر ۂ و (۲) مراد فش صاحب آصفی ذکرش کردہ (عالی شیرازی نثر) شخصی گفت الٰہی جنگ تنبورک نیز باجل موعود انتہا پذیرد۔" (اردو) ختم ہونا۔

انتہا داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حد و غایت داشتن است حزین اصفہانی ـــ) مطرب ترانۂ دگر از پردہ ساز کن ۂ زیرا کہ حرف عشق نمیدارد انتہا نالۂ انتہا ہونا۔ جیسے "اُن کے ظلم کی کوئی حد اور

انتہا نہین ہے اور ظلم کی انتہا ہو چکی ہے جس کی	ابتدا ایسی ہو اسکی انتہا کیسی ہو گی ۔

انج بقول برہان وسراج بفتح اوّل وسکون نون وجیم (۱) اطراف وگرداگرد روی ورخسار باشد و (۲) بمعنی بیرون رفتن وبیرون کشیدن هم آمده و (۳) امر باین معنی هم یعنی بیرون بکش ۔ صاحب سروری وجهانگیری ذکر معنی اوّل ودوم کرده ۔ صاحب رشیدی برگرداگرد و قانع ۔ صاحب جامع بذکر هر سه معنی نسبت معنی اوّل گوید که رخساره که اطراف وگرداگرد روی باشد **مؤلّف** عرض کند که نژ ۔ بقول برهان اسم جامد فارسی زبان است بمعنی دندانه کلید وبیرون کشنده چیزی را واز همین اسم جامد مصدر نژیدن بمعنی کشیدن می آید ۔ پس بخیال ما فارسیان زای فارسی را به جیم بدل کردند همچون کژ و کج وکژنگ وکجک والف وصلی در اولش آورده انج کردند ومعنی حقیقی این بیرون کشنده وباز کننده وظاهر کننده ۔ انچه محققین بالا بمعنی مصدری آورده اند درست نیاشد وبمعنی بیرون رفتن هم ناقابل تسلیم وخلاف قیاس وسندی نمیخواهد وحقیقت معنی سوم ظاهر است که انجیدن مصدری است که ازهمین اسم جامد وضع شده ومعنی آن بیرون کشیدن که می آید پس انج امر است ازهمین مصدر ۔ حالا عرض می شود نسبت معنی اول که گرداگرد روی ورخسار ۔ خط باشد وآن حدیست که روی ورخسار را بیرون می کشد وظاهر می کند پس فارسیان انج را مجازاً بمعنی گرداگرد روی ورخسار استعمال کرده باشند وبدون سند این معنی را هم تسلیم نه کنیم که از معنی حقیقی بسیار بعید است ولیکن جا دارد که بدین معنی مبدل انگ باشد که نفتحتین در ترکی زبان رخساره را گویند (کذا فی المؤیّد) اندرین صورت تبدیل کاف عربی بفارسی وباز تبدیل کاف فارسی به جیم موافق قیاس باشد ۔ انچه صاحب جامع صراحت

معنی اوّل کردہ در غلط افتادہ کہ رخسارہ اطراف و گرداگرد روی نیست نتیجۂ تحقیق ما ہمین قدر است کہ آنچ بمعنی بیرون کشندہ و ظاہر کنندۂ چیزی است و بس و این معنی بلحاظ ماخذ نیست کہ ذکرش بالا گذشت و قیاس میخواہد کہ معنی این اظہار و افشا و نزع باشد نہ بمعنی مصدر بلکہ حاصل بالمصدر۔ و عجبی نیست کہ محققین بالا برای ہمین مقصد بیرون کشیدن نوشتہ باشند ولیکن طرز بیان شان اظہار مطلب نمی کند (اردو) (۱) منہ اور رخسار کی حد۔ یعنی خط۔ مونث (۲) باہر کھینچنے والا۔ کہولنے والا۔ ظاہر کرنے والا (اظہار۔ انشا۔ بمعنی حاصل بالمصدر) (۳) باہر کھینچ۔ امر۔

انجالیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر لام لغت فارسی است بہ معنی پر کردن و سیر گشتن و سیراب کردن و باز داشتن از تندی و غلبہ و انسداد گستاخی نمودن و ماندہ کردن و دلالت کردن و معلوم کردن و نصیحت دادن و برتافتن (انتہی) از محققین مصادر کسی ذکر این نکرد و سندی پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و ماخذ ہم معلوم نشد مجرّد بیانش اعتبار را نشاید۔ خیال ما اینست کہ از غلطی املا یا تصحیف در کتابت وجود این قائم شد (اردو) بھرنا۔ سیر ہونا۔ سیراب کرنا۔ باز رکھنا۔ گستاخی کا انسداد کرنا۔ عاجز کرنا۔ تھکانا۔ دلالت کرنا معلوم کرنا۔ نصیحت دینا۔ چکنا۔

انجام بقول برہان و ناصری و سروری بروزن اندام (۱) انتہا و آخر ہر کار و ہر چیز باشد کہ بنظام آید و (۲) فاعل را نیز گویند کہ نہایت رساننده و آخر آورنده باشد (۳) امر باین معنی ہم یعنی آخر کن و بنہایت برسان۔ صاحب رشیدی و جہانگیری بر معنی اوّل قانع خان آرزو

درسراج بذکر معنی اوّل فرماید کہ ازہمین است راہ انجام بمعنی راہ را با نجام رسانند ہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و اسم مصدر انجامیدن کہ می آید بمعنی اوّل الذکر حقیقی است و دوم بحالت ترکیب اسمی ہمچون راہ انجام و جان انجام و نتوان گفت کہ انجام افادۂ معنی فاعلی کند و بہ معنی سوّم امراست از مصدر انجامیدن بالجملہ این مقابل آغاز است و در زمرۂ معاصرین عجم مستعمل (ظہوری ؎) از لطف خطّ مشکبو پرمایہ تر از آرزو ؛ ہم حسن بی انجام و ہم عشق بی آغاز ما ؛ (صائب ؎) دو چشم والہ قربانیان پس از تسلیم ؛ دو شاہد اند کہ انجام بہ از آغاز است ؛ (اردو) (۱) انجام ۔ بقول امیر (فارسی) مذکّر ۔ آغاز کی ضد ۔ خاتمہ ۔ انتہا نتیجہ ۔ مآل ۔ تکمیل (میر انیس رباعی) انجام بخیر ابتدا بگڑی ہو ؛ گھبرا نہ پڑے کہیں بنا بگڑی ہے ؛ کشتی سے انیس ہم کنارے ہو جائیں ؛ الٹا دریا بہا ہوا بگڑی ہے (کیف ؎) سچ ہے شراب عشق کا انجام رنج ہے ؛ کیا کیا خمار میں نہ مجھے دردسر ہوا ؛ (ناسخ ؎) ہے ہوس یار سے ہم سے کرے غیر کو ترک ؛ مطلب اپنا وہ ہے جو قابل انجام نہیں ؛ (۲) انجام دینے والا (۳) انجام دے ۔

(۱۸۵۹)

انجام حسبتن استعمال ۔ بمعنی دریافت کردن و حسبتن نتیجہ (عرفی ؎) عرفی انجام غمت از رہ روان دل مجوی ؛ انچہ در این رہ بخواہی در سرا انجام است و بس ؛ (اردو) انجام کی تلاش کرنا ۔ نتیجہ دریافت کرنا ۔	انجام دادن استعمال ۔ بقول بحر و بہار بمعنی سامان دادن ۔ صاحب تحقیق درست گوید کہ بہ معنی (باتمام رسانیدن) است مؤلف عرض کند کہ مراد ف اتمام دادن باشد (صائب ؎) صائب چہ فارغ اند

ز اندیشۂ حساب ؛ جمعی کہ کار آخرت انجام داده اند ؛ (دلہ ؎) ہر کجا گیری گلی در آب معار خودی ؛ کار ہر کس را دہی انجام در کار خودی (اردو) انجام دینا - بقول امیر - پورا کرنا (فقرۂ امیر) تم اس کام کو انجام نہیں دے سکتے "

انجام داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده کہ بمعنی غایت و انتہا داشتن است (صائب ؎) شمشیر کشیدی و نجنبم نہ نشاندی ؛ افسوس کہ آغاز تو انجام ندارد (اردو) انجام ہونا - جیسے " خدا جانے اسکا انجام کیا ہوگا " اخر اس کا یہ انجام ہوا "

انجام دیدن | استعمال - واقف شدن از انجام و نتیجہ (عرفی ؎) از وصل نہان ماکہ غمّاز نیافت ؛ انجام کسی ندیده آغاز نیافت (اردو) نتیجہ سے آگاہ ہونا - آغاز و انجام سے واقف اور خبردار ہونا -

انجامش | بقول انند بالفتح و کسر میم (فارسی) بمعنی آخرت چون روز انجامش ای روز آخرت کہ قیامت است چنانکہ فردوسی گوید (؎) تو گفتی مگر روز انجامش است ؛ یکی رستخیز است یا رامش است ؛ مؤلّف گوید کہ حاصل با مصدر انجامیدن باشد (اردو) دیکھو انجام -

انجام نمودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده کہ بہ معنی ظاہر کردن انجام و آگاہ کردن از مآل باشد (فردوسی ؎) بگفتند با رازیان راز خویش ؛ نمودند آغاز و انجام خویش ؛ (اردو) انجام اور نتیجہ سے آگاہ کرنا -

انجام یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده کہ بہ معنی تمام شدن و ختم شدن و با انجام رسیدن است (قاسمی گونابادی ؎) چو زد کار آن کشور انجام یافت ؛ ز خوبان آن مملکت کام یافت ؛ (اردو)

(۱۸۹۰)

انجام پانا - بقول امیر تکمیل کو پہنچا - پورا ہونا (فقرۂ امیر) ریاست کا سارا کام آپ ہی کے دم سے انجام پاتا ہے"

انجامیدن بقول بحر بالفتح تمام شدن و بانتہا و آخر رسیدن کار ہا - کامل التصریف مضارع این انجامد - صاحبان ضمیمہ برہان و رشیدی و موارد و نوادر و سراج ذکر این کرده اند - صاحب موارد حاصل بالمصدر این انجام گوید مؤلف عرض کند کہ انجامش ہم کہ ذکرش گذشت بالجملہ این مرکب است از اسم جامد انجام و یای معروف و علامت مصدر دون مقننین فارسی این را مصدر جعلی گویند و باصول ما اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد (اردو) تمام ہونا - آخر ہونا - انجام کو پہنچنا

انجامیدن بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مصدر فارسی است بمعنی فکرمند و اندیشناک شدن - دیگر اہل تحقیق ازین مصدر سکوت ورزیده اند و سندی پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند - اگر ماخذ این لغت عرب انجار را قرار دہیم معنی آن بریدن درخت است و جا دارد کہ فارسیان مجازاً ازین مصدر را بمعنی اندیشناک شدن قرار دادہ باشند ولیکن بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) فکرمند ہونا -

انجبار بقول برہان و جامع با یای ابجد معرب انگبار است و آن رستنی باشد سرخ رنگ و پیوستہ در کنار جوئبار روید و عصارۂ آن نیز سرخ می باشد نواسیر را نافع ضماد محیط گوید کہ مشتق از جبر و گویند اسم رومی نباتیست کہ در مرابع و کنار نہرہا میان علیق می روید - از ادویۂ شربیہ - کثیر المنافع - قلیل المضار - سرد و خشک در اول و در ان قبض ظاہر و قوت محللہ مع رطوبت است نافع نزف الدم و منافع بسیار دارد الخ

(اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا مشہور نام انجبار لکھا ہے اور صراحت کی ہے کہ فارسی میں انگبار کہتے ہیں ایک درخت ہے ملک شام کا کل اعضا سے خون بند کرتا ہے۔ بواسیر اور پیچش اور قے کے لئے نافع۔

انجخ بقول برہان وجہانگیری بفتح اوّل وسکون ثانی وضم ثالث وخای نقطہ دار ساکن بہ معنی چین وشکن روی واندام۔ صاحب ناصری فرماید کہ درین لغت خا وغین تبدیل یا بند یعنی انجخ ہم آمدہ ہمچون انجوخ وانجوغ ومصدر این انجوخیدن وانجوغیدن وانجیدن آمدہ۔ صاحب سروری صراحت کند کہ چینی کہ بر روی وشکم افتد از پیری یا بسبب دیگر صاحب رشیدی نسبت معنی اوّل صراحت فرمودہ فرمودہ کہ چینی کہ بر میوہ وشکم وجز آن افتد انجخ باشد وصاحب جامع فرماید کہ چین وشکن روی واندام۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ اسم جامد فارسی است ومحققین پابند لغت فرس ہم ذکر این کردہ اند خیال ما اینست کہ انجوغ بغین معجمہ کہ می آید اصل است وشان لغت متقاضی این است کہ ترکی باشد ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت باوجود این معاصرین ترکی با با اتفاق دارند باقی حال انجوخ بہ خای معجمہ مبدّل باشد ہمچون (تاغ وتاخ) وانجخ وانجغ۔ مخفف آن کہ واو حذف شدہ ہمچون ہوشیار وہشیار وایں اسم مصدر انجخیدن است کہ می آید۔ ما ہمین لغت را بہ بای موحدۂ دوم بجای نون دوم وخای معجمۂ سوم بجای جیم سوم (انجوخ) ہم یافتہ ایم وذکرش بجای خودش گذشت وماخذش ہم ہمدرانجا مذکور شد عجبی نیست کہ بہ تصحیف کتابت وعدم تحقیق ماخذ ہمان انجوخ را بنون دوم وجیم سوم انجوخ کردہ باشند وبحذف واو انجخ شد واللہ اعلم معاصرین عجم بر زبان

ندارند (اردو) دیکھو انجوخ کے دوسرے معنی۔

انجختن بقول سروری وسراج وموارد ونوادر وبرہان باجیم بروزن ومعنی برجستن باشد وصاحب ہفت صراحت کردہ کہ بفتح اوّل وسکون نون وفتح جیم وسکون خای منقوطہ وفتح مثناۃ فوقانی ونون زدہ معنی برجستن است۔ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف باشد یعنی غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نیامدہ مؤلف عرض کند کہ بلحاظ معنی حقیقی انجخ کہ گذشت معنی این چین وشکن برانداختن یا میوہ واقع شدن فارسیان این را مجازاً بمعنی برجستن استعمال کردہ اند کہ در وقوع چین وشکن ہم برجستگی بعمل می آید واز برای معنی حقیقی اسم جامد۔ مصدری دیگر مستعمل است یعنی انجیدن کہ می آید۔ باقی حال متقنین فارسی این را سماعی واصلی گفتہ اند ومامن وجہ قیاسی دانیم وباصول ماہم اصلی است کہ وضع شد از اسم جامدی کہ مفترس است پس علامت مصدریت با لفظ انجخ مرکب کردہ اند (اردو) بقول صاحب موارد۔ پھاندنا۔ اچھل جانا۔

انجیدن بقول بحر عجم بفتح اوّل وضم ثالث مخفف انجوخیدن۔ سالم التصریف یعنی غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نمی آید۔ صاحب برہان فرماید کہ بہ معنی درہم کشیدہ شدن پوست روی وانداختن باشد وبقول (خان آرزو در سراج) اختاون چین وشکنج بر رو وشکم ومیوہ و جز آن۔ صاحب موارد فرماید کہ انجوخیدن وانجوغیدن وانجنیدن مرادف این باشد ونیز صراحت کند کہ مضارع این انجخد۔ یعنی صاحب موارد این را کامل التصریف داند برخلاف صاحب بحر مؤلف عرض کند کہ قولش را تسلیم نہ کنیم تا آنکہ استعمال مضارع این در کلام

فرس بنظر نیاید و معنی بیان کردہ خان آرزو
کہ بالا گذشت صریح تر است از دیگر محققین
مخفی مباد کہ این مصدر وضع شدہ است
بترکیب اسم جامد انجخ با یای معروف و
علامت مصدر دن - پس اگر اسم این مصدر

را لغت فارسی گیریم - با صول ما مصدر
اصلی است و اگر غیر فارسی گیریم جعلی بہر دو
صورت موضوع بر قیاس است (اردو)
منھ یا بدن پر کسی میوے وغیرہ پر شکن اور
جھرّیاں پڑنا -

انجدان بقول برہان بوزن مردمان (۱) معرّب انگدان است و آن رستنی باشد
کہ اشترغاز گویند و صمغ آن را بعربی حلتیت و بیخ آنرا اصل الانجدان (۲) و بعضی گویند
نساس است و آن جانوری باشد شبیہ بآدمی - صاحب ناصری فرماید کہ بلغت تبریزی
کلوپر گویند و (۳) نام دیہی است بکاشان مؤلف عرض کند کہ بر اشترغاز صراحت کردہ ایم
کہ بقول محققین بیخ درخت انجدان است و صاحب محیط ہمدر انجا نوشتہ کہ اشترغاز شبیہ
بانجدان بلکہ از جنس اوست و ہم او بر انجدان گوید کہ معرّب انگدان فارسی و جائیکہ
مطلق انجدان مذکور شود مراد از تخم انگ است و آن کاشم باشد نزد بعضی - نام این
بیونانی طرومبون و بہ زندرانی کولاپر کہ قسمی است از اقسام این و درخت این را بیونانی
سلیقون نام است و بیخ درخت این اشترغاز و گیاہ این کحاۃ و صمغ این حلتیت - و
بفارسی انگزہ و بہندی ہینگ نام دارد - بالجملہ تخم انجدان گرم و خشک در دوّم
مفتح و محلل و ملطف و جالی و فادز زہر سموم و مغیر بوی بدن و منتن براز است و منافع
بسیار دارد (الخ) (اردو) (۱) صاحب جامع الادویہ نے اسم مشہور کے خانے میں

صفرڈالا ہے اور انگدان پر فرمایا ہے کہ یہ ایک بوٹی ہے ولایتی جس کا گوند ہینگ ہو گرم وخشک۔ ورموں کو تحلیل کرتی ہے اور پیشاب اور حیض کی مدر (ہینگ کا درخت) (۲) نساس بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ بن مانس ایک قسم کا حیوان جو انسان سے مشابہ ہوتا ہے اور عربی بول سکتا ہے۔ دیو مردم جنگلی آدمی۔ منھ حبشی بندر یا ہنومان سے مشابہ (۳) کاشان میں ایک موضع کا نام انجدان ہے۔

انجدک ما صراحت این برا کروہک کردہ ایم کہ صمغ درختی است فارسیان بہ لغت عرب (انجد) کہ بفصحتین بقول منتخب بمعنی خوی کردن از ماندگی آمدہ الف وصلی در اول وکاف تصغیر یا تحقیر در آخر زیادہ کردہ (انجدک) صمغ درختی را نام نہادند کہ ہمچون خوی درخت است و این مفرس باشد (اردو) دیکھو اکروہک۔

انجرک بقول برہان وجہانگیری وسراج بکسر ثالث وفتح را ی قرشت وسکون کاف (۱) نام دشتی وصحرائی است غیر معلوم و (۲) مرزانگوش را نیز گویند وآن نوعی از ریاحین است کہ در دوا ہا بکار برند و در عربی آذان الفار (نظامی ۵) بدشت انجرک آرام کردند بنوشانوش می در جام کردند۔ صاحب جامع بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ وجود انجرک کہ بہ معنی اول است منحصر بر علم نظامی است وصاحبان تحقیق را متحقق نشد کہ کدام دشت وکجا واقع است ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب محیط بر مرزنجوش گوید کہ معرب مرزنگوش باشد کہ بعربی سمسق وحبق الفیل وعنقر وبیونانی مروقوس وانا غیلس وثاموس وطامیوس وہندی مروانا مند وآن غیر از آذان الفار است (اردو) ما صراحت مروا

برار دشیران کردہ ایم) بالجملہ مرزنجوش بقولش گرم در آخر دوم وخشک در اوّل آن و قوت این نبات لطیف است وتسخین وتجفیف در درجہ سوم می کند ومُلطّف ومحلّل ومفتّح وجالی وجاذب ومفتّح سدد دماغ ونافع شقیقہ وصداع رطوبی وسودا وی وریاح غلیظہ ودردگوش نطولاً وقطوراً ومنافع بسیار دارد (الخ) پس معلوم شد کہ آذان الفار ورای انجرک است وانچہ مرزنجوش را انجرک گفتند وجہ تسمیہ این واضح نہ شد وبعض محققین صراحت کردہ اند کہ لغت فارسی است پس اسم جامد فارسی باشد وصاحب محیط بر مرزنجوش ہم ذکر انجرک نکرد وبر آذان الفار صراحت کردہ است کہ غیر مرزنجوش باشد ودر انجا ہم ذکری از انجرک نہ نماید ولیکن بر انجرک گوید کہ ہمان مرزنجوش وبقول بعض آذان الفار للہ العجب در تحقیق اسمای مفردات طب چہ مایہ اختلاف رو دادہ است نتیجہ این ہمہ تحقیق آنست کہ انجرک بقول بعض مرزنجوش باشد وبقول بعض آذان الفار وانچہ صاحبان تحقیق مرزنگوش را آذان الفار دانستہ اند درست نیست اگرچہ معنی ترکیبی ہر دو لفظ اتحاد دارد وہمین اتحاد است کہ محققین را در غلط انداخت صاحب محیط بر آذان الفار خوش صراحتی کردہ (اردو) (۱) انجرک ایک جنگل کا نام ہے جس کا ذکر صرف نظامی کے کلام مین ہے لیکن اہل تحقیق کے پاس متحقق نہین ہوا کہ وہ جنگل کہان اور کس ملک مین واقع ہے (۲) دیکھو اردشیران۔

انجرہ بقول برہان بروزن پنجرہ نباتیست کہ آنرا بہ عربی نبات النار گویند بفتح بای ابجد وتخم آنرا قریض خوانند سہ درم آنرا با شیر تازہ بخورند قوۃ باہ دہد وبکوبند وبا عسل

برتقصیب بمالند سطبر گرداند- صاحب محیط فرماید که این اسم فارسی است- صاحب جامع ذکر این کرده و ما حقیقت وخواص وطبیعت این برا نالیقی بیان کرده ایم- صاحب سروری گوید که گیاهی است که چون بعضو آدمی رسد بگزد و آزا گزنه هم گویند- صاحب ناصری از کلام خودسندی آورده (ـــه) چند از پی انجیره کافتن ؛ برتخم نهی تخم انجره ؛ (اردو) دیکھو انالیقی

انجسا | بقول برهان بفتح اول وسکون ثانی وکسر جیم وسین بی نقطه بالف کشیده بمعنی اوخلسا که نوعی از سرخ مرد باشد و آزا لعربی شجرة الدم گویند خون شکم را به بندد- صاحب جامع گوید که مرادف انجوساکه می آید و صاحب محیط بر انجوسا فرماید که اسم شنجار است و برشنجار نوشته که معرب شنگار فارسی است- صاحب انند فرماید که انجسا لغت یونانی است و بخیال ما مخفف (انجوسا به نون دوم) که می آید و انجوسا- همان (انجوسا بای عربی دوم و خای معجمهٔ سوم) که گذشت کاتبین چابکدست ونقل نگاران بی عقل بای موحده را نون و خای معجمه را جیم نوشتند- بالجمله تعریف کامل این بر (انجوسا) نوشته ایم (اردو) دیکھو انجوسا-

انجسکیدن | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول وثالث وسکون سین مهمله و کسر کاف تازی لغت فارسی است بمعنی باز آمدن و باز داشتن- دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این مصدر نه کرد و نه سند استعمال پیش شد اعتبار را نشاید که ماخذ این هم هیچ به فهم نیاید (اردو) باز آنا- باز رکھنا-

(الف) انجغ | (الف) همان انجخ که با خای معجمه گذشت یعنی این اصل است و

(ب) انجغیدن | (انجخ به خا) مبدل این که غین معجمه به خای نقطه دار بدل شود همچون

چرغ و چرخ و انجخیدن مصدر این که به ترکیب یای معروف و علامت مصدر دن بر (الف) وضع کردند و مرادف انجخیدن که گذشت و جاوار و که انجخیدن را مبدل این گوئیم بهمان قاعده که بالا مذکور شد مخفی مباد که (الف) مخفف انجوغ است و (ب) مخفف انجوغیدن که می آید باقی حال (الف و ب) را معنیً مرادف انجخ و انجخیدن دانیم و صراحت ماخذ بر انجخ کرده ایم - صاحبان برهان و جهانگیری و جامع ذکر (الف) و صاحبان موارد و نوادر و رشیدی ذکر (ب) کرده اند (اردو) (الف) دیکھو انجخ (ب) انجخیدن -

انجگک بقول برهان با کاف بروزن مردمک دانه باشد سیاه شبیه بدانه امرود و مغز سپید و اردو آنرا انجورندہ خاصیتش آنست که هرچند فراش خیال جاروب سبیل برجل خرسک ریش زند از پوست آن پاک نتوان کرد - صاحب ناصری در دیباچه کتاب بدیل آرایش چهارم فرماید که حاصل معنی برهان این است که پوست آن بر ریش خورنده می افتد و فراش خیال بجاروب سبیل نمیتواند آنرا پاک کرد و فرماید که انجگک زبان شیراز یست فارسی آن وانک افزونک و معرب آن وانج ابروج (کذا فی المخزن) و این را انجچگ بجیم و کاف فارسی خوانند صاحب محیط این را نوشت و ذکر انجچگ هم نکرد و بر انجگک به نون دوم و جیم عربی و لام و کاف عربی گوید که وانج ابروج را مانند و بر وانج ابروج فرماید که وانک افرونک نیز مانند و بشیرازی انجگک - معروف بقرطم هندی است و نزد قومی از عطاران عراق معروف به فلفل ابیض و آن تخم امرود صحرائی است بزرگتر از بهدانه مثلثی شکل - گرم در اول و معتدل در رطوبت و یبوست و بر شته آن مائل به یبوست و آن موافق سینه و حنجره و اعصاب و مزید جوهر منی

ومحرک باہ ومنافع بسیار دارد وبر قرطم ہندی فرماید کہ حب النیل باشد وبر حب النیل بذکر قرطم ہندی نوشتہ کہ بفارسی تخم کبکو وبیچہ وہندی کالادانہ وکسوا ومرچائی وزیری کوا ڈوری (الخ) وجہ تسمیہ این متحقق نشد اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) جنگلی جام کے بیج۔ اور بلحاظ ترجمہ حب النیل۔ بقول جامع الادویہ کالادانہ۔

انجل بقول برہان وناصری وجامع بفتح اوّل وکسر ثالث وسکون ثانی ولام ستی باشد کہ آنرا خطمی خوانند۔ صاحب محیط گوید کہ خطمی است وماصراحت خواص وطبیعت خطمی بمعنی سوم البا کردہ ایم۔ صاحب انند انجل را اسم جامد فارسی زبان گفتہ (اردو) خطمی۔ دیکھو البا کے تیسرے معنی۔

انجلک بقول صاحب مؤید وہفت بفتح یکم وضم سوم نام میوہ است کہ لطافت ندارد مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ بجاف چہارم وچیم گذشت وبعض محققین در انجا ہم بہ خطا کتابت بجای کاف چہارم لام نوشتہ اند وبہ تحقیق ما انجلک وانجلک ہر دو یکی است وہمدرانجا صراحت کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو انجلک۔

انجم بقول بہار بالفتح وضم جیم۔ ستارہ ہا جمع نجم ونجم دوانہ وشیشہ از تنبیہات اوست صاحب انند ومنتخب فرماید کہ لغت عرب است جمع نجم یعنی ستارہ ہا مؤلف گوید کہ فارسیان بمعنی واحد ہم استعمال کنند (کلیم) وار وفلک زانجم نجم ہزار آفت ۔ آنا چو گریہ ما نجم شہر ندارد ۔ (صائب) بہ صبح دانہ انجم تمام می سوزد ۔ بہیچ شورہ زمین تخم پاک خویش مریز ۔ (میر ناصر علی) از جنون شوری بیاز رعنان انداختم ۔ شیشۂ انجم زطاق آسمان

انداختم ؛ (اردو) انجم - بقول امیر انجم کی جمع تارے (آتش ۵) مشوق نہیں کوئی حسین تم سے زیادہ ؛ مشتاق ہیں کس ماہ کے انجم سے زیادہ ؛

انجم افشردن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر دانند بمعنی محکم کردن ومضبوط ساختن - صاحب ضمیمہ برہان گوید کہ این کنایہ باشد - صاحب مؤید (انجم فشاردن) را بہ معنی محکم کردن وشتابیدن نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ غلطی کتابت در لفظ ومعنی ومتعلق بہ مطبع نولکشور باشد کہ در بعض نسخ قلمی بحث این را لفظ بلفظ مطابق صاحب بحر یافتہ ایم - مخفی مباد کہ افشردن بمعنی محکم کردن پا آمدہ کذا فی البحر وانچہ خیال ماست بر افشاردن مذکور شد کہ اصل افشردن است یعنی افشردن بخیال ما محکم کردن است وبس - پس افشردن انجم بہ معنی محکم کردن انجم باشد وتصفیہ معنی بیان کردہ محققین بدون سند وشوار است کہ انجم را کہ داخل لفظ است چگونہ از معنی خارج کنیم طالب سند باشیم (اردو) مضبوط کرنا - پکا کرنا

انجم داد | اصطلاح - بقول صاحب ناصری دانند بفتح اول وکسر جیم نام خرد وعقل فلک مشتری ومفرماید کہ در دساتیر آمدہ واین انجم پارسی است نہ بمعنی ستارۂ انجم کہ عربی است **مؤلف** عرض کند کہ ما بر ارداس صراحت کردہ ایم کہ فارسیان دہ فرشتگان را عقول گویند ونزد حکما زیادہ ازین متحقق نیست وصاحب غیاث عقل را بمعنی فرشتہ نوشتہ - صاحب کاشف الاصطلاحات صراحتی کہ کردہ است در بیان ہریک فرشتہ بیان کردۂ غیاث را عقل نام نہادہ پس این اصطلاحی است کہ عقل فلک مشتری را فارسیان انجم دادگفتہ اند یعنی قلب اضافت داد انجم بمعنی عدل ستارہ ہا ومراد از عادل ستارہ ہا کہ عدل بہ معنی عادل آمدہ وعادل ستارہ ہا کنایہ باشد از فرشتۂ پنجم

وعقل فلک مشتری ومشتری را فارسیان
قاضی فلک گفته اند - وذکرش بذیل ارلاس بر
(د) کرده ایم وهیچ است انچه صاحب ناصری
انجم را درین اصطلاح انجم پارسی نام نهاده
وغیر انجم عربی گفته زیراکه انجم در پارسی در
معنی ستاره ها از نظر مانگذشت (اردو) پانچان
فرشته - دیکهو ارلاس کا حرف (د)

انجم روز اصطلاح - بقول برهان وبحر و
ناصری وجامع بکسر میم کنایه از آفتاب عالمتاب
است - غالب دهلوی در قاطع برهان گوید که
ستاره روز و اختر روز نشنیده ایم وانجم روز کس
نشنیده اگر همچنین تازی را با پهلوی آمیختن
داشت انجم روز نمی نگاشت نه انجم روز که انجم
جمع است و آفتاب مفرد - قاطع القاطع در
در جوابش گوید که کاتب غلط فهم انجم سوز را انجم
روز نوشته وکاپی نویس قید بکسر میم بران افزوده
(لخ) بخیال ما صاحب قاطع القاطع یارای جواب
ندارشت ومشکل تازه پیدا کرد همه نسخ مطبوعه وقلمی
برهان بالاتفاق انجم روز را با خود دارند - صاحب
قاطع القاطع چرا نمی گوید که غالب دهلوی محاوره
عجم واقف نیست که فارسیان در بعض لغات
مجاز را جمع را به معنی واحد استعمال کنند چنانکه اقتاب
به معنی لقب وخطاب وماهمین صراحت بر لفظ انجم
هم کرده ایم وصاحبان ناصری وجامع که از اهل
زبانند تائید برهان می کنند پس انجم روز بمعنی انجم
روز کنایه صریح است برای آفتاب وغالب
دهلوی شاید نمی داند که بسیاری از لغات عربی
وفارسی وترکی وسنسکرت وغیرهم بترکیب
فارسی با لغات فرس مستعمل اند پس چه خطا شد
اگر فارسیان انجم روز آفتاب را گفتند وغالب
دهلوی حقی ندارد که بر اصطلاح زبان که دو شاهد
تبریز و اصفهان تصدیقش کرده اند چون وچرا کند
(اردو) دیکهو افتاب کے دوسرے معنی -

انجم سپاه اصطلاح - بقول بهار - در مدح

ملوک استعمال کنند واین ازجہت کثرت سپاہ و فیروزی بود مؤلف گوید کہ اگرچہ سندی پیش نشد ولیکن معاصرین عجم بزبان دارند ہم فاعل ترکیبی است یعنی سپاہ شامل انجم دارندہ وکنایہ باشد از لشکر بسیار دارندہ کہ صفت پادشاہ باشد. (اردو) انجم سپاہ کسی بادشاہ کی صفت میں کہ سکتے ہیں یعنی بہت لشکر رکھنے والا۔

انجم سوز اصطلاح - بقول بحر و مؤید و نسیمہ برہان آفتاب باشد - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بدیل دستور دوم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ آفتاب جہانتاب سوزندہ وخراب کنندہ ستارگانست کہ پیش ضیایش بی جلا مانند و بنظر نیایند (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی۔

انجم شناس اصطلاح - بقول بہار کنایہ از منجم و رصد بند - مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی شناسندہ ستارگان (خواجہ نظامی ؎) رقیبان لشکر بائین پاس نگہبان تر از مرد انجم شناس ؛ (اردو) نجم بقول آصفیہ (عربی) مذکر - نجوم جاننے والا ستارہ کا علم جاننے والا - نجومی - دیکھو اختر شناس اختر شمار۔

انجم کدہ استعمال - بقول بہار از عالم تبکدہ مؤلف گوید کہ مقام ستارگان وکنایہ باشد از فلک (درویش والہ ہروی خطاب بہ آفتاب ؎) خاک از تو بہشت طیلسان شد ؛ انجم کدہ از تو بوستان شد ؛ (اردو) آسمان - مذکر انجم نکدہ بھی کہ سکتے ہیں۔

انجم گردون پیمای اصطلاح - بقول بحر و شمس کوکب سبعہ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) سبعہ سیارہ - بقول آصفیہ (عربی) ہم مذکر مشہور سات سیارے

انجمن بقول برہان و ناصری و سروری و رشیدی بضم ثالث و فتح میم و سکون نون (۱) مجلس و مجمع را گویند و (۲) بمعنی گروہ و فوج مردمان ہم آمدہ - صاحب جہانگیری بر معنی اول

قانع - خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی فرماید کہ ظاہرا مرکب است از انج و من - انج بمعنی گرد اگرد و من بمعنی تودہ و مراد از ہر دو بطریق مجاز حلقہ و دور بسیار و بہ معنی مردم بسیار کہ کہ یک جا جمع و حلقہ شوند استعمال یافتہ - پس بہ معنی جای نشستن نباشد و حلقۂ بزم و مردمان باشد بہار گوید کہ مجلس و مجمع و نیز بہ معنی جمع و فراہم آمدہ - بالفظ شدن و بر ہمزدن و بہ معنی حلقہ و صف بالفظ کشیدن مستعمل و این مجاز است مؤلف عرض کند کہ از طرز بیانش واضح است کہ اقوال محققین بالا را جمع کردہ است و بس بخیال ما (۱) بمعنی مجلس است و (۲) بہ معنی جمع و جماعت و با انحصار مصادر بہار اتفاق نداریم کہ از لطمات ظاہر شود و نسبت ماخذ عرض کنیم کہ انج بقول محققین بہ معنی گرد اگرد روی و رخسار گذشت نہ گرد اگرد محض و بہ تحقیق ما بہ معنی بازکنندہ و ظاہر کنندہ و اظہار مبدل و مزید علیہ نژ - چنانکہ ذکرش بجای خودش کردہ ایم - و من بمعنی تودہ ہر چیز پس بمعنی حقیقی (انج من) ظاہر کنندہ و اظہار تودہ ہر چیز و کنایہ از مجلس و مجمع و گروہ و فوج مردمان کہ ظاہر کنندہ کثرت مردم باشد و بہتر از نیست کہ انجمن را مرکب گیریم از انج و من قلب اضافت من انجم پس انجم بہ معنی ستارہ ہا گذشت و من بہ معنی خود اندرین صورت معنی لفظی (انجم من) تودہ ستارہ ہا و مجازا گروہ و فوج مردمان را گفتہ اند - چنانکہ انجم سپاہ بمعنی بسیار سپاہ دارندہ گذشت و بمعنی مجلس و مجمع مجاز مجاز - پس از دو میم جمع شدہ یک میم حذف شدہ انجمن باقی ماندہ صاحب غیاث بحوالہ شروح نصاب گوید کہ در آخر این - نون برای نسبت است بسوی انجم - یعنی منسوب باستارگان دارد ای چنانکہ ستارگان باہم متصل می باشد (انج) این است حقیقت ماخذ این - نکتہ پروران نازک خیال تصفیہ آخر کنند (صاحب ۱۲) گر تسلیم بہ من سند بیانی ما

ہر سپندی کہ درین انجمن از جا برخاست ؛ (ملا وحشی ۵) بدستی غرورش ہنگامہ گرم نگذاشت ؛ افسردہ کرد صحبت بہم زد انجمن را ؛ و مثال معنی دوم و ملحقات بر انجمن شدن می آید۔

(اردو) (۱) مجلس۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث بیٹھنے کی جگہ۔ وہ مقام جہاں پہ آدمیوں کا گروہ جمع ہو۔ بزم۔ سبھا۔ انجمن۔ مجمع۔ مجمع بقولہ (عربی) اسم مذکر۔ مجلس۔ لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ (۲) گروہ۔ بقولہ (فارسی) اسم مذکر۔ آدمیوں کا جتھا۔ جماعت۔ امیر نے انجمن پر فرمایا ہے کہ (مؤنث) سبھا۔ محفل۔ (سحر ۵) پہولوں مین بو دلہن کی ہے رونق اس انجمن کی ہے ؛ دل کو ہوا چمن کی ہے آئین جوان سبزہ رنگ ؛ (نسیم از آصفیہ ۵) کیا قوت بازو تہی زہے ہمت قاتل ؛ دیکہا جو کئی کوس گروہ شہدا تھا ؛

(الف) انجمن آرا (اصطلاح) بقول بحر و بہار رئیس مجلس و صاحب مجلس مؤلف عرض کنندہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آرایندۂ مجلس و زیب و زینت دہندۂ مجلس و متعلق بامصدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) انجمن آراستن و آرائیدن بمعنی زیب و زینت دادن بہ مجلس چنانکہ صائب گوید (۵) آنکہ در خلوت آئینہ ندارد آرام ؛ چہ خیال است شود انجمن آرای کسی ؛ (اردو)

(الف) مجلس کو رونق دینے والا (ب) مجلس کو رونق دینا۔

(الف) انجمن افروختن استعمال صاحب آصفی (ب) انجمن افروز (ج) انجمن افروزی کردہ کہ بہ معنی روشن کردن مجلس و زیب و زینت دادن بہ مجلس باشد و (ب) اسم فاعل ترکیبی آن و بقول صاحب بحر مرادف (انجمن آرا) و (ج) حاصل بالمصدر (الف) (طالب آملی ب ۵) توئی

تو انجمن افروز خاطرم ای گل ؛ حدیث غیر تو
بر گوش رفتم باد است ؛ (ظہوری ؎) انجمن افروزی انجم ظہوری کہنہ شد ؛ می کنم بر
سینہ از داغش چراغان نوی ؛ (اردو) (الف) دیکھو انجمن آرا بدن (ب) دیکھو انجمن آرا
(ج) انجمن کی زینت افزائی - مونث -

انجمن داشتن | استعمال - بمعنی مجلس داشتن
است - صاحب آصفی ذکر این کردہ (عزی
فیروزآبادی ؎) منم کہ راہ بجائی نمی برم
ورنہ ؛ نسیم گلشن و پروانہ انجمن دارد ؛ (اردو)
صاحب مجلس ہونا - جیسے یہ ان حضرات سب
ہر ایک - صاحب مجلس ہیں - یعنی ہر ایک کے لئے
ایک انجمن ہے -

انجمن ساختن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی ترتیب دادن مجلس و مجلس
قرار دادن باشد (فغانی شیرازی ؎) یک
چراغ است در خانہ و از پرتو آن ؛ ہر کجا
می نگرم انجمنی ساختہ اند (صائب ؎) چون
غنچہ ز جمعیت دل انجمنی ساز ؛ برگ طرب خویش
ز رنگین سخنی ساز ؛ (اردو) مجلس قائم کرنا -
انجمن قرار دینا - مجلس کرنا -

انجمن سای | اصطلاح - بقول صاحب
بحر و بہار بہ معنی مصاحب و مقرب مؤلف
گوید کہ بہ معنی حقیقی - اسم فاعل ترکیبی است - کہ
سائیدن بمعنی سودن و سودن بہ معنی مساس
کردن و کہنہ شدن و بدست و پای مالیدن
آمدہ (کذا فی بحر عجم) پس کسی کہ سائندہ و مساس
کنندۂ انجمن است کنایہ باشد از شریک مجلس و
راہ یافتہ در انجمن - صاحب آصفی (انجمن سودن)
را ذکر کردہ و سندی پیش کردہ کہ از ان استعمال
انجمن سای ظاہر است (نظامی گنجوی ؎)
ہمہ انجمن سای اختر شناس ؛ بہ تدبیر ہر شغل
صاحب قیاس ؛ (اردو) شریک انجمن
شریک محفل و مجلس -

انجمن شدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که (۱) بمعنی جمع شدن است و این متعلق بمعنی دوم انجمن (نظامی ـــ۵) شد ندا انجمن کاردانان دهر ؛ ز فرهنگ خسرو گرفتند بهر ؛ و (۲) مجلس قرار یافتن و این متعلق به معنی اول انجمن (صاحب ـــ۵) خلوت ز گفتگوی دوتن انجمن شود ؛ از خامشی هزار زبان یک سخن شود ؛ (اردو) (۱) جمع ہونا (۲) مجلس قرار پانا۔

انجمن شگفاندن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی رونق دادن انجمن است (فیضی ـــ۵) هر یک شگفاند انجمن را ؛ نمود شکوه خویشتن را ؛ (اردو) مجلس کو رونق دینا۔

(الف) انجمن طراز استعمال - صاحب **(ب) انجمن طرازی** آصفی ذکر انجمن طرازیدن کرده که به معنی رونق دادن و قائم کردن انجمن است که طرازیدن بقول صاحب بحر معنی آراستن و ساختن آمده پس (الف) بقول صاحب بحر و بهار مرادف انجمن آرا که گذشت مؤلف گوید که اسم فاعل ترکیبی است به معنی رونق دهنده و قائم کنندهٔ انجمن و صاحب انجمن و (ب) حاصل بالمصدر (فیضی ـــ۵) می باش با انجمن طرازی ؛ میکوش بمهمان نوازی ؛ (اردو) (الف) مجلس کو رونق دینے والا - مجلس قائم کرنے والا (ب) مجلس کا قیام - مجلس کی آراستگی۔

انجمن کردن استعمال - صاحب ناصری بذیل لفظ انجمن سند این از کلام خود آورده که به معنی قرار دادن انجمن باشد (ـــ۵) داور ما را دوش ز انجم انجمن کرد آفتاب ؛ وز سر اندیشه از هر در سخن کرد آفتاب ؛ (اردو) مجلس قرار دینا۔

انجمن کشیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی قائم کردن جماعت

باشد متعلق بہ معنی دوم انجمن (نظامی گنجوی)
سے) جہان از دلیران لشکر شکن ۔ کشیدہ چو انجم یکی انجمن ۔ (اردو) جماعت قائم کرنا

انجمن کہکشان اصطلاح - بقول بحر و مؤید و ضمیمہ برہان بمعنی راہ کہکشان کہ سفیدی میان آسمان باشد مؤلف گوید کہ ما بر اژدہای فلک حقیقت کہکشان بیان کردہ ایم کہ قطار ستارہای کوچکی است۔ پس در اینجا انجمن کہکشان بمعنی جماعت وصف ہمان ستارہ ہا است کہ بہیئت مجموعی بہ کہکشان موسوم شدہ و کنایہ از راہ کہکشان - یعنی سپید راہی کہ در کہکشان بنظر آید (اردو) دیکھو اژدہای فلک یعنی وہ راستہ جو کہکشان میں نظر آتا ہے۔

انجمن گاہ استعمال - بقول بہار موضعی کہ دران انجمن واقع شود از عالم بزم گاہ و مجلس گاہ (خواجہ نظامی سے) بہ بیعت دران انجمن گاہ بود ۔ از احوال پیشینہ آگاہ بود ۔ (اردو) مجلس کا مقام - مذکر

انجوج بقول برہان بروزن محلوج چوب عود باشد و بہترین وی آنست کہ در تہ آب نشیند - گویند عود بیخ درختی است کہ آنرا می کنند و زیر خاک دفن کنند تا مدتی معین بعد ازان برمی آورند - پوسیدۂ آنرا می تراشند و باقی عود خالص می ماند و بہترین آن ہندلی باشد و صاحب ناصری صراحت مزید کردہ کہ ہندلی نام جزیرہ ایست و صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب انند صراحت فرماید کہ ہر دو جیم لغت فارسی است و صاحب محیط بر (انجوج - بہ حاء حطی آخر) گوید کہ عود باشد و بر عود فرماید کہ اسم جنس چوب و شاخ درختہاست کہ بہندی لکڑی و ڈالی نامند و از مطلق آن مراد اطیبا - عود ہندیست کہ بہ عربی عود الیخور و سیخ و بیونانی آغالوجی و ریقاون و بہندی اگر نامند و آن چوب درختی است و ہندلی

ازبہترین اقسام این باشد۔ بقول شیخ الرئیس گرم وخشک در دوم شرب آن ملطف ومفتح سدد وکاسر ریاح ومنشف رطوبت ومقوی احشا وجمیع اعضا ومنافع بسیار دارد وما ذکر این اجمالا بمعنی سوم اگر کردہ ایم (اردو) دیکھو اگر کے تیسرے معنی۔ صاحب آصفیہ نے عود پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔ مذکر۔

(الف) انجوخ | (الف) بقول برہان در رشیدی (۱) بہ معنی چین وشکن روی
(ب) انجوخیدن | واندام از غایت پیری یا بسبب دیگر دژمردہ شدن میوہ۔ و
(۲) آب دہن یعنی تف و (ب) بمعنی برہم کشیدہ شدن پوست روی واندام وبقول سید
تنکنج وچین افتادن۔ صاحب جہانگیری نسبت (الف) بذکر ہر دو معنی بالا فرمایدکہ (۳) بمعنی
عود باشد (شمس فخری ۵۱) سپہر گفت چو بخت شہنشہم فیروز ؛ شنید عقل وبدو گفت ہان
مگوای شوخ ؛ کہ بخت شاہ جوانست وچہرہ اش شاداں ؛ گرفتہ روی تو از غایت کبر
انجوخ ؛ صاحب بحر نسبت (ب) فرمایدکہ بہ معنی کشیدہ شدن پوست روی واندام۔ سالم
التصریف کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نمی آید۔ صاحبان نوادر ومواردہم ذکر (ب) کردہ اند
مؤلف عرض کندکہ ما بر انجخ کہ بدون واو گذشت صراحت ماخذ کردہ ایم وآن مخفف
(الف) است۔ صاحبان تحقیق بالاتفاق بر معنی اول ودوم قناعت کردہ اند ونسبت معنی
سوم بیان کردۂ جہانگیری خیال ما اینست کہ انجوج بہ جیم سوم وپنجم بہ ہمین معنی گذشتہ است
کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ کاتبین۔ جیم آخرہ را خای معجمہ کردند ودر نسخۂ جہانگیری تصحیف
راہ یافت ازینجاست کہ ہمہ محققین این معنی را ترک کردہ اند ومعنی سوم با ماخذہم تعلق ندارد

و در مرادفات و مصدر این هم بیان نشد و نسبت معنی دوم عرض می شود که همین معنی بر (انجوخ) به موحده و دوم وخای سوم و پنجم هم گذشت و ماخذش هم همدر انجا مذکور - جا دارد که به التباس لفظی نون دوم و جیم سوم در اینجا هم قائم شد همین سبب است که بعض محققین بر مخفف این معنی دوم را ترک کرده اند و مصدر این هم متروک - حالا عرض می شود نسبت (ب) که مرکب است از اسم جامد (الف) و یای معروف و علامت مصدر دن مقننین فارسی این مصدر را جعلی گویند و باصول ما هم که ماخذ این انجوغ به غین معجمه آخر لغت ترکی باشد چنانکه صراحت این برانجخ کرده ایم (اردو) (الف) (۱) دیکهو انجخ (۲) دیکهو انجوخ (۳) دیکهو انجوج (ب) دیکهو انجیدن -

انجوسا بقول برهان وجامع با سین بی نقطه و الف کشیده بمعنی انجسا که نوعی از سرخ مرد باشد و بعربی شجرة الدم خوانند - خون را بند - صاحب ناصری فرماید که در فرهنگها نیافتم و بپارسی نمی ماند صاحب بهت صراحت کرده که بالفتح است مؤلف عرض کند که ما حقیقت این برانجسا بیان کرده ایم که بدون واو گذشت (اردو) دیکهو انجساو انجوسا -

(الف) انجوغ صاحبان برهان وسروری وجامع ورشیدی ذکر (الف) کرده اند که

(ب) انجوغیدن مرادف انجوخ است که به خای معجمه پنجم گذشت و صاحبان برهان و بحر و موارد (ب) را مصدر (الف) قرار داده اند مؤلف گوید که الف اصل است و انجوخ به خای معجمه آخر مبدل آن و انجخ بدون واو مخفف آن - ما صراحت کامل بر مخفف و نیز بر مبدل کرده ایم و (ب) مرکب از (الف) و یای معروف و علامت مصدر دن و بقول صاحب بحر عجم سالم التصرف

که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامده (ا ر د و) (الف) و دیکھو انجوخ (ب) دیکھو انجیدن

انجوک | بقول برہان وجامع ومنتہی وانند وشمس بروزن منفلوک نام دشتی و بیابانی است نامعلوم مؤلف گوید ہرگاہ بیابان نامعلوم است نام این از کجا معلوم شد حیف است که تحقیق سند لفظی ہم پیش نکردند وصراحت نکردند که این لغت را از کجا یافتند و مال کدام زبان است صاحب انند البتہ گوید که لغت فارسی است ومعاصرین عجم ساکت اند پس ترک این بربیان تفوق داشت (ا ر د و) انجوک - ایک جنگل کا نام ہے جو بقول محققین نامعلوم ہے -

انجیدن | بقول برہان وموارد وناصری وجامع بروزن رنجیدن (ا) بمعنی استره زدن باشد یعنی حجامت کردن صاحب بحر فرماید که (کامل التصریف) ومضارع این انجد است - صاحب جہانگیری گوید که استره زدن را بتازی حجامت خوانند (نظامی ۵) دوای درد او انجیدن گوش ؛ دم الاخوین او خون سیاوش ؛ صاحب سروری گوید که بر حجامت نیز اطلاق این کنند چون آن عضو را ریزه ریزه کنند - صاحب نوادر بذکر معنی اول تا چہارم ذکر انج کرده گوید که مشله - خان آرزو در سراج فرماید که این تصحیف آجیدن است مؤلف عرض کند که اگر صاحب سروری نسبت ریزه ریزه کردن گوید که متعلق به استره زدن است - تسامح اوست که در استره زدن عضو معمول ریزه ریزه نمی شود بلکه مجروح شود وبس این است طرز بیان محققین سلف که معنی اصلی وحقیقی را برباد کند اگر صاحب نوادر انج را مشله گوید خطای اوست که انج معنی مصدر ندارد وتعلق او من حیث اسم جامد با معنی دوم باشد که می آید وخان آرزو درست فرماید که این متعلق به آجیدن باشد ولیکن بقول او تصحیف نیست بلکه انجیدن مزید علیه آجیدن

است که فارسیان نون زائد در بعض الفاظ زیادہ کنند همچون پاداش و پاداشن - ما بر آجیدن صراحت ماخذش نه کرده ایم بناءً علیه همدر ینجا تلافی مافات کنیم یعنی آجیدن مبدل آژیدن است به معنی استره زدن و مرکب از آژی و علامت مصدر دن و آژی مخفف آژینه و آژینه آله را نام است که سنگ تراشان بوسیلهٔ آن سنگ آسیا را ناهموار کنند تا در آرد کردن غله سهولتے بدست آید - پس معنی حقیقی آژیدن آژینه زدن است و معنی مجازی آن استره زدن بالجمله آجیدن بزیادت نون بعد الف انجیدن و بمعنی استره زدن مستعمل شد و بهتر ازین است که انجیدن را مبدل آجیدن گیریم فارسیان الف را بانون بدل کنند همچون اغل و نغل پس از دو الف اوّل آجیدن یک الف بنون بدل شده انجیدن شد (اردو) پچنے لگانا - آجیدن کی تیسری معنی (۲) انجیدن - بقول برهان و بحر و موارد و جهانگیری و ناصری و جامع و سراج به معنی بیرون کشیدن - صاحب سروری هم بحوالهٔ شرفنامه ذکر این کرده مؤلف عرض کند که صاحب نوادر بذیل این مصدر انج را مشله گوید و خیال نمی کند که اسم جامد مثل مصدر بچه دلیل - خیال ما اینست که انجیدن بدین معنی مرکب است از انج و یای معروف و علامت مصدر دن و ما صراحت معنی انج بجایش کرده ایم که گذشت پس انج اسم مصدر این باشد فارسیان بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن مصدری ساختند (کامل التصریف) و مضارع این انجد (اردو) باہر نکالنا - باہر کھینچنا -

(۳) انجیدن - بقول برهان و بحر و موارد و جامع زمین را آب دادن که سیراب کردن زمین باشد - حیف است که سند استعمال این پیش نشد - اگر استعمال این ثابت شود توانیم

عرض کرد که مجاز باشد و از معنی حقیقی استره زدن یعنی چنانکه انسان را از استره زدن تسکین خاطر شود زمین را هم از آبرسانی تسکین شود - یکی از معاصرین عجم گوید که حالا این در استعمال متروک است و پیشینیان این را به معنی تر و بالا کردن زمین از شیار استعمال می کردند و این عمل پیش از آب دادن زمین کنند تا بعد ازین زمین را آب دهند و سیراب گردد اندرین صورت سیراب کردن معنی مرادی است از شیار کردن و شیار کردن مجاز است از استره زدن یعنی چنانکه استره زدن راحت بخش انسان است همچنان شیار کردن راحت بخش زمین باشد (ا ر و) دیکھو آب دادن

(۴) انجیدن - بقول بحر و موارد و جهانگیری و سروری و جامع و رشیدی و برهان - ریزه ریزه کردن صاحب ناصری گوید که بالفتح ریزه ریزه کننده و امر به ریزه کردن - خان آرزو در سراج فرماید که تصحیف آجیدن است و صاحب موارد بدیل این ذکر انجیدن کرده گوید که به معنی ریزه ریزه و اسم فاعل و امر و سندش از ابن یمین آورده (ـــ) دائم آبش بود تنور آشوب ؛ اگر انجیدش این بود پیوست ؛ مؤلف گوید که سند ابن یمین متعلق به انجیدن است نه انجیدن - بخیال مالک التفاتی صاحبان تحقیق است که این معنی را قائم کرده اند - معنی این بر سبیل مجاز جراحت رساندن باشد نه ریزه ریزه کردن و این معنی مجازی پیدا شد از معنی اول که در استره زدن - عضو معمول جراحت کشد نه پاره پاره شود نظامی در کلام خود انجیدگان را که جمع اسم مفعول همین مصدر است به معنی مجروحان و جراحت کشیدگان آورده که تائید خیال مامی کند و عجب اینست که بعض محققین اول الذکر از همین شعر نظامی استنباط معنی بیان کرده خود هم کرده اند (ـــ) زمین خسته از خون انجیدگان ؛ هوا بسته از آه رنجیدگان ؛ انچه صاحب ناصری معنی فاعلی و امر نوشته و انچه صاحب موارد معنی ریزه ریزه و اسم فاعل و امر آورده جز این نباشد که امتیاز

مصدر و مشتقاتش نکردہ و اینچہ خان آرزو تصحیف آنجیدن نوشتہ تصفیۂ آن بر معنی اوّل کردہ ایم (اردو) مجروح کرنا۔ زخمی کرنا۔

انجیدہ بقول برہان و سروری بروزن کندہ (۱) بلغت یونانی گندنا نامی کوہی باشد کہ بہ عربی حشیشۃ الکلب خوانند و صوف الارض نیز گویند۔ و شوارزاسید ان زنان را سودمند بود و (۲) بقاسمی بمعنی ریزہ ریزہ کردہ شدہ صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع۔ صاحب محیط نسبت (۱) فرماید کہ فراسیون باشد و گوید کہ اسم یونانی گندناست و برگندنا گوید کہ بقول

ولیقوریدوس بہ اثمن و نزد بعضی انجیدہ مؤلف عرض کند کہ این ہمان است کہ ذکرش بر اخریط گذشت نسبت معنی دوم عرض می شود کہ اسم مفعول انجیدن بہم معانیش کہ گذشت ہیچ خصوصیت با پارہ پارہ کردہ شدہ نیست (اردو) (۱) دیکھو اخریط (۲) انجیدن کا اسم مفعول۔ یعنی پچنے لگایا ہوا۔ باہر کھنچا ہوا سینڈ کی ہوئی زمین زخمی۔

انجیر بقول برہان و جامع بروزن زنجیر (۱) میوہ ایست معروف و (۲) مطلق سوراخ را گویند عموماً و سوراخ کون را خصوصاً و (۳) نام جوی آبیست در ہرات و آنرا جوی انجیل بہ لام ہم گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف انجیرہ کہ می آید و نسبت معنی دوم ذکر تعمیم نکرد۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و معنی خاص دوم نسبت معنی سوم فرماید کہ نہر انجیر جوئیست در ہرات کہ از میان باغ زاغان می گذرد و چشمہ ایست در چہار فرسخی یزد بر سر راہ خراسان و بالآخر فرماید کہ انجیرہ ہم بہ ہمین ہر سہ معنی آمدہ و فرماید کہ (۴) بہ معنی سوراخ کنندہ ہم چون کشکنجیر۔ صاحب رشیدی بر معنی اوّل و چہارم قانع۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و سوم و چہارم کردہ و بہار نسبت معنی اوّل فرماید کہ درختی است معروف و اطلاق آن بر بار آن مجاز و پستان از تشبیہات اوست (جامی ص۵) بہان و ایگان پستان انجیرۂ پی طفلان

باغ از شیره پرشیره ؛ (ابو العلای شوستری ۵۲) ای کیر من ای کیر تو انجیر که داری پشر کین
خوری دقی کنی و باک نداری ؛ (مولانا بنائی ۳۶) جوی انجیر درمیانه روان ؛ مؤلف
عرض کند که به معنی اول بقول صاحب محیط اسم زبان فارسی است و بعربی تین و ببونانی
سوقی و اهل یمن بلس گویند و بقول صاحب صیدنه انجیر بسیار عسل را شاه انجیر نامند
و از مطلق آن مراد ثمر آنست و بهترین میوه هاست و مزاج انجیر تر و شیرین معتدل در گرمی و
گویند گرم در اول و تر در دوم - مولد نفخ و صفرا و شدید انفع دملین و منافع بسیار دارد (الخ)
و بقول صاحب ساطع انجیر لغت سنسکرت است بمعنی اول و بقول صاحب کنز یکسر اول لغت
ترکی است بمعنی تین و صاحب خزانه - مؤید این - پس بخیال ما فارسیان و ترکان این را از
سنسکرت گرفته اند و نسبت معنی دوم عرض می شود که بمعنی عام اسم جامد فارسی زبان و معنی
خاص مجاز آن است و مصدر انجیردن که به معنی سوراخ کردن می آید وضع شد از همین اسم
جامد - حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که مخفف انجیره باشد که به همین معنی می آید و معنی لفظی
آن منسوب به سوراخی که منبع این جوی باشد از کثرت استعمال های هوز حذف شد یا استعارتاً
انجیر که به معنی سوراخ بود رودی را نام نهادند که مجرای آن رود سوراخی باشد و الله اعلم -
نسبت معنی چهارم عرض کنیم که حیف است از محققین و خصوصاً از خان آرزو که با نزاکت خیالی
که داشت همزبان شان شد و انجیر را به معنی سوراخ کننده نوشت و خیال نکرد که انجیر امر است
از مصدر انجیردن که می آید و بحالت ترکیب با آمی - اسم فاعل ترکیبی باشد همچون کشنجیر - پس انجیر
مطلق را به معنی سوراخ کننده گفتن قانون فارسی را پس پشت افگندن است و حقیقت معنی

چہارم جزین نباشد کہ امر است از انجیردن مقابل (ا ر د و) (۱) انجیر - بقول امیر فارسی مذکر - تین - ایک مشہور میوہ ہے جو دیسی اور ولایتی ہوتا ہے (بحر) شاخ جو داغ محبت کی ہے وہ ہے مشکر دانۂ حنظل مین بہی پایا مزا انجیر کا (۲) سوراخ مقعد کا سوراخ - مذکر - (۳) فارسی مین ایک نہر کا نام انجیر ہے جو ہرات مین واقع ہے اور نیز یزد مین ایک چشمہ کا نام انجیر ہے - (۴) سوراخ کر (انجیردن کا امر)

انجیر آدم اصطلاح - بقول برہان و بحر نام میوہ ایست در ہندوستان شبیہ بحنظل حنا سروری گوید کہ گرد و سرخ رنگ باشد و در میان او نقطۂ سفید - و خان آرزو در سراج گوید کہ دو نقطۂ سفید باشد - صاحب محیط فرماید کہ اسم جمیز است و بقول الوریحان میوہ ایست بزرگتر از جوز و رنگ آن سیاہ مائل بخاکستری و پہنائی او گردی مثل انجیر کہ آنرا ہندی گلر گویند در کوہستان کابل و بسیار و آنرا زنان بجہت فرہی بکار برند و شاخہای آن شبیہ بدرخت بید و چون شاخی را ازان با ہیزم آمیختہ بسوزند ہر کہ بآن آتش گرم شود او را غشی افتد و بیخبر شود - گیلانی گوید کہ آن مثل حنظل مدور و سرخ رنگ باشد و در وسط آن نقطۂ سفید و آن ثمر شجریست در ہند کہ منفعت آن معلوم نیست (الخ) و بذیل الیوا گوید کہ گویند انجیر آدم است و ہم او بذیل جمیز نویسد کہ بفارسی انجیر آدم و ہندی گولر نامند و فرماید کہ چون در وجوف بعض ثمر آن پشہ می باشد لہذا آنرا ثمر پشہ ہم گویند و بعضی انجیر آدم را ثمر دیگر دانستہ اند - بالجملہ جمیز گرم و رد و مولد در اول جہت وسواس و ورد سینہ و نفث الدم و گرد و نافع و منافع بسیار دارد مؤلف گوید کہ انجیر آدم ظاہرا مرکب توصیفی است یعنی انجیر سیاہ رنگ یا گندم گون کہ آدم بقول شمس بحوالۂ دستور بہمین

معنی آمدہ (اردو) گولر۔ بقول آصفیہ ایک درخت اور اس کے پھل کا نام جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے مذکر۔

انجیر بغدادی | استعمال۔ مرکب توصیفی۔ بقول صاحب محیط ثمر رقع یمانی است و در مصر آن را انجیر یمن نامند و بر رقع یمانی فرماید کہ بالفتح باشد و این را رقاع و جوز الرقع و بفارسی شتر پای گویند۔ و درختیست بقدر درخت گردگان و ثمر آن شبیہ بہ انجیر با شیرینی و نطاکی نوشتہ کہ در مصر مشہور بانجیر افرنجی و آن را انجیر ہندی نیز نامند و درخت آن در اطراف صنعای یمن و مصر نیز بہم رسد ثمر آن مائل بطعم انجیر ولیکن کم شیرین۔ یکے از ادویہ مقیہ۔ گرم و خشک در دوم و قاطع نزف الدم و نفث الدم و بلغم و جالی قصبۃ الریہ و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) رقع یمانی ایک پھل ہے جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے جس کا مشہور نام معلوم نہ ہو سکا لیکن ہم قیاس کرتے ہیں کہ یہ وہی پھل ہے جس کو صاحب جامع الادویہ نے جوز القی لکھا ہے جو انجیر صحرائی کے مشابہ ہوتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے یہ پھل پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ اندر این حنظل۔

انجیر دشتی | استعمال۔ بقول محیط انجیر صحرائی است برگ آن کوچکتر از برگ بستانی و کذا شجر آن و باسمیت و بسیار گرم و تند و در جمیع افعال قوی تر و احراق آن شدید تر و تحلیل آن قوی تر خصوصاً حریف یابس قوی الجلا مائل بتفریح و منافع بسیار دارد و اہل ہند این را اکٹومری و کٹہ گولر نامند۔ موافق گولر می دانند خصوصاً برای دفع برص و مزاج آن بعضی سرد و بعضی گرم نوشتہ اند (الخ) و بر پیرنی ہم ذکر این کردہ (اردو) جنگلی انجیر۔ مذکر۔

انجیر دن | بقول برہان بروزن شمشیر زن بمعنی سوراخ کردن باشد چہ انجیر بہ معنی سوراخ آمدہ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف است

کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و بقول موارد (کامل التصریف) و مضارع این انجیرد و انجیر امر و حاصل بالمصدر این - صاحبان سراج و نوادر و سروری ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب است از اسم جامد انجیر و دن علامت مصدر - باصول ما مصدر اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و قیاسی است و موضوع بر خلاف جمہور متقنین فرس کہ نزد ایشان سماعی باشد (اردو) سوراخ کرنا پہیدنا -

انجیر وزیری اصطلاح - بقول صاحب ضمیمہ برہان نوعی از انجیر باشد بغایت لطیف و لطیف - صاحب شمس گوید کہ نہایت شیرین می باشد - صاحب برہان بر (وزیر) فرماید کہ زرد چوبہ را گویند پس جزین نباشد کہ این انجیر خاص را بزیادت یای نسبت منسوب کردہ اند یا زرد چوبہ بنظر بہ مشابہت پس مرکب توصیفی باشد و بس - صاحب برہان بر شاہ انجیر کہ نوعی از انجیری آید نوشتہ کہ آنرا انجیر وزیری ہم گویند و ما اشارۂ شاہ انجیر بر لفظ انجیر کردہ ایم کہ انجیر بسیار عسل را شاہ انجیر گویند پس نسبت انجیر بسوی شاہ یا وزیر جزین نباشد کہ بہترین قسم انجیر را این نام نہادہ اند درین صورت معنی وزیر درین اسم دستور باشد کہ در عربی دستور را وزیر گویند (اردو) انجیر وزیری اور شاہ انجیر اس انجیر کو کہتے ہین جو اقسام انجیر سے سب سے اعلیٰ قسم ہے جس مین شیرینی بہت زیادہ ہوتی ہے -

انجیرہ بقول برہان بروزن زنجیرہ بہ معنی انجیر باشد بہر سہ معنی (۱) میوہ معروف (۲) سوراخ مقعد (۳) نام چشمہ کہ صراحت این بر انجیر گذشت صاحب سروری بمعنی اول و دوم قانع (شفردہ ۵) و لبث صد ہزار دل گم شدۂ مجنوں کا در بہادر انجیرہ : (مولوی معنوی ۵) چہ باید گم

ازان خرما که مریم چشم روشن شد ؛ ازان خرما شدم
پر دل ندارم برگ انجیره ؛ (شمس فخری ۵۲)
ولی نا بنگره از انتقامت ؛ مدامش خرزه در انجیره
باشد ؛ (حکیم سنائی ۵۲) هر که شد کون پرست
برخیره ؛ گو زیاد ثواب انجیره ؛ صاحب بهانگیری
بذکر معنی اوّل و دوم صراحت کند که انجیره به معنی
سوم است برخلاف انجیر که بمعنی رود معلوم
گذشت - خان آرزو در سراج بذکر معنی سوم
فرماید که ظاهرا جائی که چشمه مذکور برآمده درخت
انجیری باشد یا میتواند که از سوراخ سنگی برآمده باشد

و از معنی اوّل و دوم ساکت مؤلف عرض کند
که حیف است که سند استعمال معنی سوم پیش نشد
و بخیال ما در انجیره بمعنی اوّل های هوز زائد باشد
و بمعنی دوم و سوم های نسبت که مقصد و چشمه منسوب باشد
بسوراخ (اردو) دیکهو انجیر جسپر ان تینون معنو کا ترجمه موجود ہے

انجیر هندی | استعمال این همان است که ذکرش
انجیر یمن | بر انجیر بغدادی گذشت - و اضافت
انجیر بسوی هند یا یمن جزین نباشد که در سرزمین
هند و یمن بسیار پیدا می شود (اردو) دیکهو انجیر بغدادی -

انجین | بقول برهان بروزن رنگین (۱) بمعنی ریزه ریزه باشد و (۲) ریزه ریزه کننده را نیز
گویند و (۳) امر بانجیدن هم هست یعنی ریزه ریزه کن و (۴) بمعنی کاهگل مالنده هم بنظر آمده صاحب ناصری بر معنی اول
و سوم قانع و صاحب سروری بر معنی دوم و صاحب رشیدی بر دوم و سوم صاحب جامع بذکر هر چهار معنی
اول از ریزه ریزه کردن گفته خان آرزو به بیان هر چهار معنی بالاتحقیق خود ظاهر کند که ظاهرا همان انجین است بغیر نون که گذشت
(ابن یمین ۵) دائم آبش بود تنور آشوب ؛ اگر انجنیش این بود پیوست ؛ مؤلف عرض کند
که اگر نج را به معنی حقیقی گرفته یا نون نسبت بر آخرش زیاده کنیم انجین به معنی منسوب به اظهار
یا منسوب به گرد اگرد رخسار توان گرفت چنانکه گوهرین شکرین و اگر انجین را مبدل و مخفف

آژینہ قرار دہیم معنی این آلتی باشد از فولاد کہ سنگ آسیا بدان تیز کنند وجادارد کہ معنی سوم ازین پیدا شود۔ اندرین صورت الف دوم آژینہ بہ نون ورای فارسی بجیم بدل شود ہمچون۔ اغل وانغل وکرنگ وکنگ۔ وہای ہوز آخرہ حذف گردد چنانکہ گیاہ وگیا واگر انجین را اسم جامد فارسی زبان بہ معنی اول ودوم وچہارم وانیم جادارد وبرای این مشتاق سند استعمال باشیم ونمیدانیم کہ معنی سوم یعنی امر چطور پیدا شد کہ انجیدن بہ نون دوم وپنجم وہفتم مصدری نیست وعجب تر اینست کہ خان آرزو حوالۂ این بر انجین کند وانجین لغتی نیست وہم او بجایش ننوشت ومعاصرین عجم از استعمال انجین ساکت پس نتیجۂ این ہمہ جگر کاوی ہمین قدر است کہ باستثنا دشعرا بن یمین این لغتی دانیم ومعنی چہارم کشان کشان بدست آید۔ فتاتل۔ (اردو) (۱) ریزہ ریزہ (۲) ریزہ ریزہ کرنے والا (۳) ریزہ ریزہ کر (۴) کاہگل کرنے والا۔

انچہ بالضم ہانست کہ در محدودہ گذشت فارسیان بمقصورہ خوانند ومعاصرین عجم در تحریر ہم بمقصورہ استعمال کنند ومحدودہ نوشتن وخواندن مکروہ دانند ازینجاست کہ ما لغات این را در محدودہ نہ نوشتیم وہمدرینجا ذکر کنیم (اردو) دیکھو آنچہ۔

انچہ آدم می کند بوزینہ ہم مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت اند مؤلف عرض کند کہ چون فارسیان صنعت وکار کسی را در محل اعتراض بینند ومیدانند کہ بہ بی توجہی سرانجام دادہ است برسبیل ناخوشی خود این مثل را زنند مقصود آن باشد کہ اگر این کار را بہ بوزینہ سپرد می کردیم او ہم ہمچنین سرانجامش می داد چنانکہ تو دادۂ پس فرق میان تو وبوزینہ چہ باشد (اردو) دیکھو بین جب کسی شخص کو بے توجہی سے کام بگاڑتا ہوا

پاتے ہین تو کہتے ہین "ایسے انسانون سے تو بندر بھلا" یہ انتہاے شکایت ہے یعنی اگر یہ کام بندر کے سپرد ہوتا تو وہ بھی تجھہ سے بہتر سرانجام دیتا۔

انچہ بر خود نہ پسندی بدیگری مپسند (مثل)

صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بطور موعظت و پند برای کسی زنند کہ او خود بعضی کند و بحق دیگران اعتنا نہ کند (اردو) دکن مین کہتے ہین "جو چیز اپنے کو نہ بھاے وہ غیر کو کیون جاے" اسکا مطلب یہ ہے کہ جس چیز یا جس کام کو اپنے لئے غیر مفید اور مضر سمجھا جاتا ہے وہ غیر کے لئے کیون تجویز کیا جائے۔

انچہ پیر در خشت بیند جوان در آئینہ (مثل)

این مخفف ہمانست کہ ذکرش در محمد وده کردہ ایم مقصود ہر دو یکی است (اردو) دیکھو "انچہ پیر در خشت بیند جوان در آئینہ نہ بیند"

انچہ در بغداد است گردسر خلیفہ مثل

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند فارسیان این مثل را در وصف بیداری حاکم و فرمانروا می زنند مقصود آنست کہ خلفای بغداد بذات خود شان بہ تبدیل لباس از حال رعایا خبردار می شدند و ہر چہ بر رعایا می گذشت ازان واقف می بودند تا آنکہ بیداری شان ضرب المثل شد یعنی ہر چہ در بغداد بر عامہ رعایا می گذرد گویا گرد سر خلیفہ می گذرد (اردو) اس فارسی مثل کا ترجمہ یہ ہے کہ بغداد مین جو کچھ ہوتا ہے اس سے خلیفہ واقف رہتا ہے۔ دکن مین ہمارے آقاے ولی نعمت حضرت غفران مکان میر محبوب علیخان نور اللہ مرقدہ کے عہد میمنت مہد مین یہ مقولہ زبان زد عام تہا کہ "تنکا ہلے تو رئیس کو خبر ملے" یعنی خفیہ اخبار کا انتظام اس خوبی کے ساتہہ تہا کہ والی ریاست ہر شخص کی حالت سے واقف رہتا تہا یہی مقولہ گویا ترجمہ ہے اس فارسی مثل کا۔

(الف) انچہ در دل ست بر زبان می آید امثال

(ب) انچہ در دیگ است بچمچہ می آید اصحاب

خزینہ و امثال فارسی ذکر (الف) کردہ اند و صاحب احسن (ب) را نوشتہ ہر سہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ معاصرین عجم (الف) را بہ تقدیم و تاخیر الفاظ بصورت مصرعی استعمال کنند یعنی (ع) آید بزبان ہر انچہ باشد در دل پ مقصود آنست کہ ہر چہ در دل انسان باشد خود بخود بر زبانش می آید و مخفی نماند کہ (ب) مثال آنست کہ آنہم صورت مثل گرفتہ (اردو) دکن مین کہتے ہین "جو دل مین تہا آخر وہی منہ سے نکلا" دل کی بات منہ سے نکل آئی" تلگہاٹ مین کہتے ہین "دل مین بسا سو منہ پر دسا" یعنی جو بات دل مین ہے منہ پر دکہائی دیتی ہے۔

انچہ در طبع تو نیاید راست مقولہ

تو نفہمیدہ مگو کہ خطا ست صاحبان

خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بطور موعظت و پند زنند مقصود آنست کہ اگر چیزی در فہم نیاید باید کہ از دیگری دریافت و تجسس کردہ نباید کہ بہ انتہای فہم خود آن را خطا و غلط قیاس کنیم (اردو) دکن مین کہتے ہین "جو سمجہہ مین نہ آئے سمجہو" اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی بات کو ہم نہ سمجہہ سکین تو اپنا قصور ہے کسی اور سے مدد لین اور سمجہین جلدی مین حکم نہ لگائین کہ وہ غلط ہے۔

انچہ دیدی از دست رفت مقولہ

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مقولہ را برای حفظ ما تقدم بطریق موعظت و پند زنند مقصود انست کہ فکر کار پیش از وقت باید کرد و ہر چیز کہ تو مشاہدہ آن کردی گویا آن از دست رفتہ است یعنی وقت آن

باقی نماند کہ تو فکری کنی (اردو) دکن مین کہتے ہین "وقت سے پہلے فکر کرو" اس کا مطلب یہ ہو کہ جب وقت آگیا تو فکر و کوشش کا موقع بہت کم ملتا ہے۔

انچہ عوض دارد گلہ ندارد | مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ چون کسی گلہ و شکوہ از بی التفاتی یا چیزی دیگر با کسی کند فارسیان در جوابش این مثل را زنند مقصود آن باشد کہ شکوہ و گلہ چیزی کہ می کنی وقت آن از دست رفتہ است معاوضہ آن در اختیار است و این جوابی است بصورت مثل کہ تسکین گلہ مند و شاکی می کند و مخاطب را از خجلت مصئون دارد و نیز این مثل را بجواب گلہ و شکوہ می زنند کہ ہر چہ ترا پیش آمد عوض و مکافات اعمال تست کہ تو ہم در فلان وقت با ما ہمچنین کردہ (اردو) دکن مین کہتے ہین "جیسا کیا ویسا آگے آئے گا" "جو کروگے وہ پاؤ گے" یعنی غیر کے ساتھ یعنی جب کوئی شخص کسی دوسرے سے گلہ کرتا ہے کہ تو نے ہمارا فلان کام نہین کیا یا ہمکو فلان نقصان پہنچایا تو وہ دفع ندامت کے لئے اس مثل کا استعمال کرتا ہے یعنی خاطر جمع رکھو کہ ہم اسکا معاوضہ کردین گے۔ یا جب وہ نقصان رسانی جو زید نے بکر کے حق مین کی بکر کی کسی بدسلوکی کا معاوضہ تہا۔ تو زید اس کہاوت کے ذریعہ سے بکر کو یاد دلاتا ہے کہ یہ آپکے افعال کا معاوضہ ہے اور گلہ کا محل نہین ہے۔

انچہ کنی بخود کنی گر ہمہ نیک و بد کنی | مقولہ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این را بطور موعظت و پند زنند۔ مقصود آنست کہ ہر چہ بخود یگران کنی نیک باشد یا بد معاوضہ آن بتو حاصل شود (اردو) دکن مین کہتے ہین "اپنا کیا اپنے آگے آئے گا"

اچھا سلوک کرین یا برا دونون کا معاوضہ ملیگا
امیر نے لکھا ہے "اپنا کیا آگے آیا" یعنی بُرے
فعل کا خمیازہ اٹھانا پڑا" ہماری راے مین
دکن کی کہاوت فارسی مثل کا خالص ترجمہ ہی

انچہ ما در کار داریم اکثر آن در کار نیست مقولہ

صاحب خزینہ ذکر این کردہ است و از معنی
و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان
این مقولہ را بمذمت احتیاج و ہوسناکی میزنند
یعنی مقصود آنست کہ بخیال ما چیزہا کہ ما را در کار
است اگر غور کنیم بسیاری ازان بحق ما ضرورت
ندارد و محض ہوسناکی است کہ در فکر آن ہستیم
معاصرین عجم این را بصورت مصرعی استعمال
کنند بہ تغیر خفیفہ یعنی (ع) انچہ ما در کار داریم
اکثری در کار نیست ۔ صاحب امثال فارسی
ہم ذکر این کردہ (اردو) دکن مین کہتے ہین
کہ "ہماری ضرورتون مین بہت سی چیزین
بے ضرورہین" یہ مقولہ گویا لفظ بلفظ ترجمہ ہی
فارسی مقولہ کا۔

انچہ ما کردیم با خود ہیچ نابینا نکرد امثل

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف عرض
کند کہ فارسیان بر موقع وقوع غفلت این مثل
را زنند و من وجہ مثل "آتش بدست خود زدن"
باشد (اردو) دیکھو "آتش بدست خود زدن"
دکن مین کہتے ہین "اندہا بھی ایسا نہ کریگا" یہ
کہاوت انتہاے غفلت کے موقع پر مستعمل ہے

انچہ نصیب است بہم میرسد مثل

ورنستانی بستم میرسد صاحبان
خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند
و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
گوید کہ فارسیان این مثل را بجای
زنند کہ کسی بی سعی و تردد بمرادی رسد (اردو)
دکن مین کہتے ہین "قسمت کا لکھا ٹلتا نہین
تقدیر مین ہے تو مل ہی رہے گا"

انحراف لغت عرب است بکسر اوّل وسوّم وبقول صاحب منتخب بمعنی خم شدن ومیل کردہ شدن وبرگشتن - فارسیان این را بمعنی نافرمانی ومخالفت استعمال کنند ورای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید - (اردو) انحراف بقول امیر - عربی - مذکر - مخالفت - نافرمانی (بجز ۵) دوستون سے انحراف اچھا نہیں دشمنون سے بھی مدارا خوب ہے ۔

انحراف ورزیدن استعمال - از شاہراہ راستی ودوستی انحراف می ورزد صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی کنارہ کشیدن ومخالفت کردن است (نثر ابوالفضل) (اردو) انحراف کرنا - مخالفت کرنا - کنارہ کرنا -

انخطیا بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وحای بی نقطہ مفتوح بفای زدہ وطای حطی بتحتانی رسیدہ ونون بالف کشیدہ بلغت سریانی نوعی از گل انار است وگویند درخت او بغیر گل ثمری دیگر ندارد - ریش روندہ ورشتہای کہنہ را نافعست وآن را شیرازی گل صدبرگ خوانند - صاحب محیط بر انخطیا گوید کہ گلنار است وبرگلنار فرماید کہ عرب این گلنار را وآن را گل انار صدبرگ وہزارہ نیز نامند جہت آنکہ گل آن بسیار بزرگ وپربرگ باشد وبیونانی سیتوس وسطینوس وبسریانی انخطیا ودارمانا وبرومی فلوسطون گویند اصلا ثمر وتخم ندارد - بیان خواص وطبیعت این برانار گلی گذشت (اردو) دیکھو انار گلی -

اند بقول برہان وناصری وجامع (۱) بروزن ومعنی چند است وبمعنی چندان وچندین واندک تصغیر این وبمعنی شمار مجہول از سہ تا نہ وآن را بہ عربی نیّف وبضم خوانند - وبقول

صاحب رشیدی عدد مجهول میان یک و ده هم او بحوالهٔ آدات الفضلا فرماید که میان سه و ده
صاحب سروری از انوری سند آورده (ـه) عدد سال های عمرش باد پیچو تاریخ نهصد و
چل و اند (جمال الدین عبد الرزاق گوید ـه) چه ماند عمر چو پنجاه و اند سال گذشت که گشت سر
تو چون خیزران نبفشه سمن خان آرزو بذکر قول رشیدی فرماید که حقیقت آنست که ماخوذ است
از اندیدن که بمعنی گمان بردن و در اصل و در استعمال بمعنی چند است پس انچه رشیدی نوشته که
که میان یک تا ده باشد صحیح نبود و نیز تصغیر آن که اندک است دلالت دارد که میان سه
و ده بود و اینکه اندک بر اکثر از ده اطلاق کنند از روی مجاز است زیرا که در نیوفت بمعنی کم است
مطلقاً و تحقیق آنست که چون جمع در عربی کم از سه نباشد تصغیر و تنیف ایشان از سه تا نه و جمع فارسیان
هرگاه تا ده باشد چند آنان از دو تا نه و حال اندک نیز همین باشد - پس هر دو قول اول صحیح نباشد
(انتهی) مؤلف عرض کند که متحقق همین قدر است که اند بمعنی چند است یعنی عدم تعین اعداد
احاد همچون چند بر ده - و چند بر صد - و چند بر هزار و مماثل آن پس اگر چند را با عشرات آریم
مقصود از ان تعداد زائد از عشرات باشد که از دو تا نه بود چنانکه (ده و اند سال گذشت)
یعنی ده و چند سال گذشت که شامل است بر دو از ده تا نوزده که تعین احاد نباشد و هم چنین است
استعمال این با مآت و الوف هم همچون (صد و اند درهم) و (هزار و اند درهم) به معنی چند درهم
بالای صد و هزار که مراد از چند - تعدادی است غیر معین از دو تا نه و این مخصوص نیست
برای شمار مجهول با عشرات یا مآت و الوف بلکه جاری است که گوئیم (اند سال منقضی شد) یعنی چند سال
منقضی شد و انچه بعض محققین اند را به معنی چندان و چندین نوشته اند تسامح اوشان است که بحالت

عدم وجود سند قیاس ہمین قدر اجازت می دہد کہ اندان و اندین را بہ معنی چندان و چندین استعمال توان کرد ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت ۔ الحاصل ہمین قدر متحقق است کہ اندہ بہ معنی چند باشد و اندک کہ می آید مصغر این و اند لغت فارسی است آنچہ خان آرزو این را ماخوذ از اندین گفتہ برعکس حقیقت رفتہ کہ اندین وضع شد از اندہ نہ اندہ ماخوذ از اندین و ما صراحت کامل وضع مصدر بجایش کنیم (اردو) چند ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ کچھ ۔ قلیل ۔

(۲) اند ۔ بقول برہان و جامع موازی پانصد قرن کہ عبارت از پانزدہ ہزار سال باشد خان آرزو در سراج گوید کہ این نہایت غریب است مؤلف عرض کند کہ طالب سند استعمال باشیم ۔ معاصرین عجم ہم بزبان ندارند (اردو) پانسو قرن ۔ یعنی پندرہ ہزار سال کو فارسیون نے اند کہا ہے ۔

(۳) اند ۔ بقول برہان نام درختی کہ آن را بعربی سوس خوانند و اصل السوس بیخ درخت اند باشد ۔ صاحب ناصری و سروری فرماید کہ این را ہمک ہم نام است ۔ صاحب جامع گوید کہ این گیاہ بلند است ۔ خان آرزو در سراج نوشتہ کہ بدین معنی اندک است کہ بہ عربی سوس نام دارد و بفارسی ہمک ۔ صاحب برہان ذکر ہمک بہ ہمین معنی کردہ و در اینجا اشارۂ اند نہ کردہ و صاحب محیط اند را ترک کرد و بر سوس فرماید کہ بشیرازی ہمک و اسمالادن و بیونانی سوس برّی است و باصفہانی مثرو و بترکی شیرین بان و بہندی ملہٹی کا پیڑ اہم نباتی است اکتحال چوب آن سودہ ازالۂ بیاض خفیف نماید و گویند ضماد برگ تازہ آن جہت وقع بدبوی زخم

ومیان انگشتان پای مجرّب وچوب آن را ابن ماسویہ وامین الدولہ گرم وخشک تر از سائر اجزای آن دانستہ وباقوت جالبیہ وقابضہ ومحلّلہ دگفتہ اند سیاروں عبارت ازان است وآتش آن تندتر از چوبہای دیگر (الخ) (اردو) ملہٹی - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث اصل السوس - کہوجی کے درخت کی جڑ - بیخ مہک - پس اند کا ترجمہ ملہٹی کا درخت ہے -

(۴) اند - بقول برہان وناصری وجامع سخن گفتن - شک وگمان کہ آیا چنانست یا چنین و سخن گفتن از روی تعجّب - صاحب ناصری برای این معنی سندی آوردہ (کمال اسمٰعیل ۵) بکام فکر بہ پیمودہ ام جناب ترا ؛ بہ اندکام زبہنای آسمان میش است ؛ صاحب سروری بحوالۂ شمس فخری فرمایدکہ بہ معنی سخن گفتن - خان آرزو در سراج از برای این معنی طالب سند است مؤلّف عرض کند کہ محقّقین نازک خیال تعریفی کنند کہ ابہام بران تفوّق دارد بخیال ما - اند مجازاً بہ معنی شک وگمان وتذبذب وتعجّب وغیر تیقّن متعلّق بہ ہمان معنی اوّل کہ گذشت و اسم مصدر اندیدن متعلّق بہ ہمین است (اردو) شک - گمان - تعجّب - غیر متیقّن - مذکّر -

(۵) اند - بقول برہان وناصری وجامع بمعنی شکر وشکرگذاری - خان آرزو در سراج از برای این معنی طالب سند است کہ اند بفا بہ معنی شکر آمدہ نہ اند مؤلّف ہم باخان آرزو اتّفاق دارد ومعاصرین عجم ہم ازین معنی ساکت (اردو) شکر - مذکّر - شکرگزاری - مؤنث

(۶) اند - بقول برہان بمعنی امید وامیدواری ہم ہست - وبقول سروری بحوالۂ شمس فخری امید داشتن - خان آرزو در سراج از برای این معنی طالب سند است مؤلّف عرض کند کہ

اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم ومقصود شمس فخری غیر از امیدواری نباشد (اردو) امید - امیدواری - مؤنث -

(۷) اند - بہ تحقیق جامع است کہ کلمہ ربط باشد وتعظیماً برای واحد ہم مستعمل چنانکہ گفتہ اند و کردہ اند (اردو) ہیں - بقول صاحب آصفیہ ہے کی جمع ونیز کلمہ تعظیم - اند وہستند کا ترجمہ

(۱۸۴۱)

اندا | بقول برہان وناصری وجامع بروزن عمدا (۱) بمعنی گلابہ وگاہگل بربام ودیوار مالیدن وبقول صاحب رشیدی بمعنی اندایش - خان آرزو در سراج فرماید کہ بہ معنی کاہگل وگلابہ کہ بربام و دیوار اندایند ومراحت کند کہ این لفظ ماخوذ است از اندائیدن کہ بمعنی اندودن است وآن اعم است از گل مالیدن کہ بمعنی تطلیہ وطلاست در عربی ولہذا زر اندود وروغن اندود وخوانند مؤلف عرض کند کہ قول خان آرزو اینقدر صحیح است کہ اندا بہ معنی کاہگل وگلابہ باشد مطلقاً ولیکن ماخوذ از اندائیدن نیست - بلکہ اسم مصدر اندائیدن است یعنی اندائیدن از ہمین اسم جامد وضع شد کہ تفصیلش بر اندائیدن می آید وانچہ برای تعمیم معنی این مصدر مثال زر اندود وروغن اندود پیش کردہ است - نسبت این عرض می شود کہ ما را با تعمیم معنی بیان کردہ اش اتفاق است ولیکن تمثیل پیش کردہ اش صحیح نیست زیرا کہ آن متعلق بہ مصدر اندودن است واین بحث اندائیدن - و تمثیل حقیقی این از کلام ظہوری بمعنی دوم می آید کہ دران استعمال شکر اندا موجود است وانچہ صاحب رشیدی اندا را بہ معنی اندایش نوشتہ تسامح اوست کہ اندایش حاصل بالمصدر اندائیدن است بمعنی اندودگی واندا اسم مصدر است وانچہ محققین اول الذکر اندا بہ معنی کاہگل مالیدن نوشتہ اند تسامح شان است واستعمال این بزیادت تحتانی در آخر اندای ہم آمدہ کہ بجای خودش ذکر کنیم (اردو)

کاہگل - دیکھو ارزہ -

(۲) انداء - بقول برہان وجامع ورشیدی وسراج بہ معنی کاہگل مالندہ - صاحبان ناصری و جہانگیری اندایش گرد اباین معنی آوردہ اند کہ بجای خودش آید مؤلف عرض کند کہ محققین بالا از کلام کمال اسمعیل وسعدی شاید این معنی را پیدا کردہ اند (اسمعیل ؎) بخون دیدہ ہمی شد بسر عدوی تو خاک ؛ بدان ہوس کہ گلی سازد آفتاب اندای ؛ (سعدی ؎) درم بجور ستانان وزر بہ بزینت دہ ؛ بنای خانہ کنانند و بام قصر اندای ؛ (ظہوری ؎) زہر غمی نیست ظہوری بجام ؛ کام اگر شد شکر انداچہ حظ ؛ ازین ہر سہ سند آفتاب اندای و بام قصر اندای و شکر انداء اسم فاعل ومفعول ترکیبی است کہ بہ ترکیب اسمی با امر معنی فاعلی ومفعولی پیدا شد ومجرد انداء بہ معنی فاعلی اصلا نیامدہ فتامل (اردو) کاہگل کرنے والا - گلابہ کرنیوالا

(۳) انداء - بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی وسراج بمعنی غیبت وخبث وبدگوئی وسعایت وگزبری صاحب ناصری بذکر این گوید کہ غیبت در حق کسی نیز بمنزلہ اندودن وتغیر دادن وپنہان کردن اصل وفرع است (سعدی ؎) بسمع رضا مشنو اندای کس ؛ دگر گفتہ آید بغوبش برس ؛ مؤلف عرض کند کہ معنی غیبت مجاز معنی اول باشد کہ ہمچو کاہگل است یعنی چنانکہ اندایش گر بہ اندایدن - صورت حقیقی دیوار وبام را مخفی کند ہمچنان غیبت کنندہ بہ خبث وبدگوئی میخواہد کہ محاسن کسی را بہ شکوہ وشکایت پنہان کند نمیدانیم کہ صاحب ناصری فرع را بچہ ضرورت آوردہ وچادارد کہ فارسیان انداء را بدین معنی وضع کردہ باشند از لغت سنسکرت نند اکہ بقول صاحب ساطع بر وزن زندہ بمعنی نکوہش وسرزنش

است و در اردو بمعنی غیبت مستعمل۔ صاحب آصفیہ بذیل لفظ غیبت ذکر نہ کردہ پس فارسیان نون اوّل را بقاعدۂ خود بدل کردند با الف ہمچون نغل و اغل (اردو) غیبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ نندا۔ بدگوئی۔ بدی۔ پیچھے برائی۔

(۴) اندا۔ بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی وسراج بہ معنی خوابی کہ صلحا واتقیا بنیند و رویای صادقہ ہمان است۔ صاحب ناصری از رودگی سند آوردہ (ے) باندا نمودند وخشور را پدید آن سراپا ہمہ نور را۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بہ معنی مطلق خواب است ومعنی رویای صالحہ از خصوصیت مقام ناشی شد و این نیز گویا از معنی اندائیدن ماخوذ است چرا کہ خواب گویا چیزیست کہ بر بیداری اندودہ اند و آنرا نہان کردہ مؤلف عرض کند کہ درست فرمایید ولیکن تسامح اوست کہ این را از معنی اندائیدن پیدا کردہ بلکہ این مجاز است از معنی اوّل اندا قتال (اردو) خواب۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سپنا۔ وہ بات جو انسان نیند میں دیکھے۔ رویا۔

(۵) اندا۔ بقول صاحب رشیدی وسراج امر باندائیش مؤلف گوید کہ چنین است بلکہ مخفف امر است از اندائیدن کہ می آید یعنی امر اندائیدن۔ اندای باشد و فارسیان بحذف تحتانی آخرہ کہ در حقیقت زائد است اندا ہم استعمال کنند و حقیقت زیادتی این را بر اندائیدن عرض کنیم۔ (اردو) گلا بہ کر۔ کاہنگل کر۔ اندائیدن کے تمام معنوں کا امر۔

انداچہ بقول برہان وجامع وجہانگیری وناصری بروزن دریاچہ بلغت ژند و پاژند فکر واندیشہ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ دور نیست کہ اندیشہ در اصل انداچہ باشد کہ چیم را بشین

بدل کردہ و الف را یا مالہ یا ساختہ باشند پس بین قیاس باشد جمیع باب اندیشیدن (انتہی) مؤلف عرض کند کہ درست گوید کہ تبدیل شین معجمہ باجیم فارسی آمدہ چنانکہ کاچی و کاشی و ہیچ نفہمیدیم کہ خان آرزو جمیع باب اندیشیدن را برین قیاس چطور گیرد و حقیقت ہمین قدر است کہ اصل اندیشہ انداچہ بود بزبان ژند و پاژند و بزبان پہلوی اندیشہ مستعمل شد بسبیل تبدیل و امالہ و اندیشیدن کہ می آید وضع شد از اسم جامد اندیشہ پس جمیع باب اندیشیدن را تعلق با اندیشہ باشد نہ انداچہ - زیرا کہ انداچہ حالا متروک است بر زبان معاصرین عجم ہم (اردو) اندیشہ - بقول امیر فارسی - مذکر - فکر - خوف دیکھو اسکال -

انداختن بقول صاحب بحر بالفتح (۱) بمعنی قصد و میل کردن - کامل التصریف و مضارع این انداز دمؤلف گوید کہ بقول مقننین فرس سماعی است و بہ تحقیق ما قیاسی کہ وضع شد از اسم جامد انداز کہ بمعنی آہنگ و قصد می آید فارسیان زای ہوز را بہ خای معجمہ بدل کردند و این قاعدہ تبدیل در افعال جاری می شود و صاحبان قواعد فارسی ذکر این کردہ اند پس انداز - انداخ شد و علامت مصدر تن بر و زیادہ کردہ مصدری ساختند کہ معنی حقیقی آن قصد و میل کردن است (اردو) قصد کرنا -

(۲) انداختن - بقول بحر بمعنی افگندن کہ مجاز معنی حقیقی است کہ بر نمبر (۱) گذشت - صاحب موارد ہم ذکر این کردہ ہمچون انداختن ناوک و تیر و سندان در لطمات می آید (اردو) پھینکنا - ڈالنا -

(۳) انداختن - بقول صاحب موارد بہ معنی گستردن چون انداختن فرش و این ہم

مجاز معنی حقیقی است کہ ذکرش بر معنی اول گذشت وسند این در ملحقات می آید صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (اردو) بچہانا۔

(۴) انداختن - بقول صاحب موارد بمعنی عرض کردن ہمچون انداختن ورودل صاحب بحر ہم ذکر این کردہ وسند این در ملحقات می آید و این معنی ہم مجاز معنی حقیقی است کہ ذکرش بر معنی اول گذشت (اردو) عرض کرنا۔

(۵) انداختن - بقول موارد بمعنی ترتیب دادن است چنانکہ (انداختن جا) بمعنی ترتیب دادن جای - بخیال ما درست کردن وقرار دادن جای) بہتر است از ترتیب دادن پس انداختن را بہ معنی درست کردن وقرار دادن گیریم واین معنی ہم مجاز معنی حقیقی است کہ بر معنی اول ذکرش کردہ ایم وسند این در ملحقات می آید (اردو) بنانا - قرار دینا۔

(۶) انداختن - بقول صاحب موارد بہ معنی ذلیل کردن چنانکہ سعدی در گلستان گوید (ع) ہر کہ را با دشہ بنیداز د پکسش از خیلخانہ ننوازد - مؤلف عرض کند کہ این مجاز معنی دوم است کہ گذشت (اردو) ذلیل کرنا۔

(۷) انداختن - بقول موارد بمعنی موقوف داشتن چیزی را بچیزی است ہمچون (انداختن بوقت دیگر و انداختن بر کسی و انداختن بروز دیگر) سند ہمہ بجای خودش مذکور شود صاحب بحر در بہار ہمہ این ہمہ را ذیل (انداختن چیزی را بچیزی) آورده اند کہ می آید مؤلف گوید کہ مقصود از متعلق ومتعلق کردن است بدیگری یا بوقت دیگر و این ہم مجاز معنی حقیقی است کہ بر نمبر (۱) گذشت (اردو) موقوف رکھنا - متعلق کرنا - ٹالنا۔

(۸) انداختن - بقول موارد بمعنی کردن ہمچون (انداختن پنجہ باکسی) و (انداختن حیلہ) کہ سند این

در ملحقات مذکور شود مؤلف گوید که این هم مجاز است بمعنی حقیقی که برنمبر (۱) گذشت (اردو) کرنا

(۹) انداختن - بقول موارد بمعنی پختن همچون (انداختن کباب) وسند این در ملحقات می آید و این هم مجاز معنی اوّل حقیقی است (اردو) بھوننا - پکانا -

(۱۰) انداختن بقول صاحب موارد بمعنی پوشانیدن چنانکه (انداختن انگشتری در انگشت) مؤلف گوید که تعریف موارد خلاف محاورہ عجم است - انگشتری در انگشت کردن آمدہ نہ پوشانیدن بخیال ما جا دارد که این را متعلّق بہ معنی دوّم یا ہشتم کنیم و این هم مجاز معنی حقیقی است که برنمبر (۱) گذشت وسند این در ملحقات آید - (اردو) پہننا -

(۱۱) انداختن - بقول صاحب موارد بہ معنی بستن همچون (انداختن قفل بر زبان) که سند این در ملحقات می آید و بخیال مؤلف بلحاظ محاورۂ عجم این متعلّق است بہ معنی ہشتم یعنی قفل کردن محاورہ شان است نہ قفل بستن - باقی حال این هم مجاز است از معنی اوّل حقیقی (اردو) ڈالنا

(۱۲) انداختن - بقول موارد بمعنی ضائع کردن چنانکہ (انداختن زر) وسند این در ملحقات آید مؤلف گوید که این مجاز معنی دوم است و مجاز مجاز باشد (اردو) ضائع کرنا -

(۱۳) انداختن - بقول موارد بمعنی مغلوب کردن همچون (انداختن کسی) سند این در ملحقات آید - و این مجاز معنی دوم است یعنی مجاز مجاز (اردو) مغلوب کرنا - گرانا -

(۱۴) انداختن - بقول صاحب موارد بہ معنی دور کردن است همچون (انداختن نقاب از رخ) وسند این در ملحقات آید - بخیال ما این مجاز معنی دوم باشد که مجاز مجاز است (اردو) دور کرنا - ہٹانا -

(۱۵) انداختن - بقول موارد بہ معنی نہادن است چنانکہ (انداختن گوش بر گفتار) وسنداین درملحقات آید وبخیال ما اینہم متعلق است بہ معنی اول حقیقی (اردو) رکھنا۔

(۱۶) انداختن - بقول موارد بہ معنی زدن ہمچون (انداختن خنجر ونشتر) سنداین درملحقات آید وبخیال ما اینہم متعلق است بہ معنی حقیقی اول (اردو) مارنا۔ لگانا۔

(۱۷) انداختن - بقول صاحب موارد بمعنی فرمودن چنانکہ (انداختن صلح درمیان دو کس) سند این درملحقات آید ومؤلف گوید کہ مجاز معنی اول حقیقی است مخفی مباد کہ ظاہر افرمودن مرادف کردن است وکردن بر معنی ہشتم گذشت - واگر (صلح فرمودن میان دو کس) گیریم معنی این درست نمی شود کہ این محل کناندن است پس بخیال ما معنی پیدا کردن وقائم کردن بہتر از فرمودن باشد فتامل (اردو) کرانا - قائم کرنا۔

(۱۸) انداختن - بقول صاحب موارد بہ معنی برداشتن است - چنانکہ (انداختن غوغا) مؤلف گوید کہ سنداین درملحقات آید واین ہم مجاز است از معنی حقیقی اول وبخیال ما معنی برپا کردن بہتر است از برداشتن وجا دارد کہ این را متعلق کنیم بہ معنی ہفدہم ہم کہ گذشت - (اردو) برپا کرنا - قائم کرنا۔

(۱۹) انداختن - بقول موارد بہ معنی مبتلا کردن چنانکہ (انداختن در اضطراب) مؤلف عرض کند کہ سنداین درملحقات آید واین متعلق بمعنی دوم ومجاز مجاز است (اردو) مبتلا کرنا۔

(۲۰) انداختن - بہ تحقیق ما بمعنی جا دادن است چنانکہ (انداختن خرد در پندار) وسنداین در ملحقات بر (انداختن چیزی) می آید واین مجاز معنی دوم باشد کہ مجاز مجاز است (اردو)

جگہ دینا۔

(۲۱) انداختن۔ بقول موارد بہ معنی کشیدن چنانکہ (انداختن نفس) وسند این در ملحقات آید بخیال ما این مجاز معنی حقیقی اول است (اردو) کھینچنا۔ لینا۔

(۲۲) انداختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی ثابت کردن است چنانکہ (انداختن خطا بر کسی) سند این در ملحقات آید بخیال ما متعلق است بہ معنی پانزدہم ومن وجہ تعلق دارد با معنی دوم ہم وضرورت ندارکہ معنی ثابت کردن قائم کنیم۔ فتامل (اردو) ثابت کرنا۔ ڈالنا۔ رکھنا

(۲۳) انداختن۔ بقول موارد بمعنی آوردن چنانکہ (انداختن حکایت درمیان) سند این در ملحقات آید وبخیال ما متعلق است بہ معنی دوم یعنی مجاز مجاز (اردو) لانا۔

(۲۴) انداختن۔ بقول موارد بہ معنی برسر کشیدن چنانکہ (انداختن چادر) سندی پیش نشد وحوالہ کرد بر نفایس اللغات وصاحب نفایس برادر مرحوم فرمایدکہ انداختن لحاف برسر آمدہ مؤلف عرض کندکہ این متعلق باشد بہ معنی ہشتم ومثال (انداختن چادر) کہ صاحب موارد ذکر کرد صحیح نیست بلکہ (لحاف یا چادر برسر انداختن) است پس معنی انداختن درین سند کردن باشد وبس (اردو) اوڑھنا۔

(۲۵) انداختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی گفتن چنانکہ (انداختن سخن) سند این در ملحقات آید وبخیال ما این مجاز معنی حقیقی اول است (اردو) کہنا۔ بات کرنا۔

(۲۶) انداختن۔ بقول صاحب موارد بہ معنی بریدن ہمچون (انداختن سر) سند این در ملحقات آید وبخیال ما این متعلق است بہ معنی دوم ومجاز مجاز باشد (اردو) کاٹنا۔

(۲۷) انداختن - بقول صاحب انند بمعنی ساختن - ہمچون (انداختن نقش) سند این در لطائف آید و بخیال ما این تعلق دارد با معنی ہشتم نیز (اردو) بنانا - تیار کرنا -

(۲۸) انداختن - بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی سر کردن است کہ برای توپ و تفنگ مستعمل - فرماید کہ انداختند یعنی (توپ و بندوق سر کردند) باشد بخیال ما در مجرد انداختن معنی سر کردن و زدن توپ یا بندوق نیست طرز بیانش در غلط انداز وہ جا دارد کہ این را متعلق بہ معنی شانزدہم کنیم ولیکن معاصرین عجم سر کردن توپ و تفنگ گویند و استعمال زدن کم کنند (اردو) سر کرنا - چلانا -

(۲۹) انداختن - بقول صاحب موارد بہ معنی غلطاندن است - چنانکہ انداختن در آب - یا انداختن در سینہ یا انداختن بر بستر - سند این در لطائف می آید و بخیال ما اول متعلق است بہ معنی دوم - یعنی افگندن بہ معنی غلطاندن ازان پیدا می شود بوجہ آب و دوم و سوم یعنی خوابانیدن (اردو) ڈالنا لٹھ پٹھ کرنا - غوطہ دینا - لٹانا - سلانا -

(۱۰۹۲)

انداختن آتش بجان (مصدر اصطلاحی) متعلق بہ (آتش انداختن بچیزی) است کہ در محلہ گذشت بہ معنی دوم یعنی بی قرار کردن و انداختن در اینجا متعلق بہ معنی دوم اوست کہ گذشت - (اردو) آگ لگانا - بے قرار کرنا -

انداختن آہ بآہ مصدر اصطلاحی - این ہمان است کہ در محدودہ بر (آہ بآہ انداختن) گذشت و در اینجا انداختن بہ معنی ہشتم اوست (اردو) دیکھو آہ بآہ انداختن -

انداختن افسر بر ہوا مصدر اصطلاحی این ہمان است کہ بر (افسر بر ہوا انداختن) گذشت (اردو) دیکھو افسر بر ہوا انداختن -

انداختن انگشتری بہ انگشت استعمال یعنی انگشتری در انگشت کردن است و صاحب موارد این را بذیل انداختن متعلق بہ معنی دہمش کردہ و بخیال ما متعلق بہ معنی ہشتم است (نگارد انش نثر) انگشتری ملک را بدر آر و بمن باز دہ تا در ساعت نیک در انگشت تو بیندازم" (اردو) انگوٹھی پہنانا۔

انداختن بہ چیزی وکسی استعمال موقوف داشتن چیزی بر چیزی و بر کسی است و این متعلق است بہ معنی ہفتم انداختن۔ صاحب موارد ہمدر انجا ذکر ذکر این کردہ (ظہوری ؎) عجب گر از حضیض نامرادیہا برون آید ظہوری کار خود را گر بسعی اختر انداز د (عرفی ؎) غرور عسرت و تقصیر شکر وصل این کرد کہ کار ما بدعای سحر گہان انداخت (اردو) ایک چیز کو دوسری پر موقوف اور منحصر رکھنا

انداختن براہ (مصدر اصطلاحی) آہنگ رفتن کردن متعلق بہ معنی اول انداختن و صراحت این بر (انداختن رفتن) می آید (اردو)۔

انداختن بر بستر استعمال بہ معنی خوابانیدن بر بستر باشد متعلق بہ معنی بست و نہم انداختن۔ وصاحب موارد ذکر این ہمدر انجا کردہ (حزین اصفہانی ؎) در آب دیدہ یاد رسینۂ پر درد اندازم دل بیمار خود را بر کدامین بستر اندازم (اردو) بستر پر لٹانا۔ سلانا۔

انداختن بر روز دیگر استعمال۔ این متعلق است با (انداختن بچیزی) یعنی آن عام است و این خاص (مجرد ؎) بیا بازار قیامت گر گذر آید چو تو محبوبۂ حساب روز محشر را بروز دیگر انداز د صاحب موارد ذکر این بر معنی ہفتم انداختن کردہ (اردو) کسی دوسرے دن پر ٹالنا" جیسے آج کی بات کل پر ٹالدی"۔

انداختن براہ (مصدر اصطلاحی) آہنگ رفتن کردن متعلق بہ معنی اول انداختن و صراحت این بر

انداختن بساط استعمال بہ معنی گستردن بساط است و متعلق است بہ معنی سوم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہمدر انجا کردہ (حسین ثنائی ؎)

طبع جادو فہم بساط سخن ؛ باز بر طرز دیگر انداز د ؛ (اردو) فرش کرنا۔

انداختن بستر استعمال - مرادف انداختن بساط است کہ گذشت بمعنی گستردن بستر (ظہوری ؎) بستر بیاری ئی انداختیم ؛ آتشی در استخوان تپ زدیم ؛ (اردو) دیکھو انداختن بساط۔

انداختن بوقت دیگر استعمال بہ معنی موقوف داشتن بروقت دیگر است و این متعلق باشد بمصدر عام (انداختن بہ چیزی) کہ گذشت وتعلق دارد بامعنی ہفتم انداختن - صاحب موارد ذکر این ہمہ را بنجا کردہ (صائب ؎) دولت حسن تو وقت است شود پا بر کاب ؛ کار ما را چہ بوقت دگر انداختہ ؛ (ظہوری ؎) مجال گفتگو تنگست گو وحشی زبان در کش ؛ بہ کین نصیحت را بوقت فرصت انداز د ؛ (اردو) کسی دوسرے وقت پر ٹالنا۔ رکھنا۔ صبح کے وعدہ کو شام پر ٹالدیا۔ اس بحث کو کل پر رکھو۔

(۱۳۷ و ۱۳۸)

انداختن پرتو استعمال - بہ معنی افگندن پرتو باشد متعلق بہ معنی دوم انداختن (ظہوری ؎) مباد اصد کدورت بر ضمیرش پرتو اندازد ؛ بہ بیتابی دلا ظاہر نسازی صورت حالی ؛ (اردو) پرتو ڈالنا

انداختن پنجہ استعمال - بہ معنی پنجہ کردن است ومتعلق بہ معنی ہشتم انداختن - صاحب موارد ذکر این ہمہ را بنجا کردہ (قدسی ؎) ہر چہ خواہی کن کہ ما را با تو راہ جنگ نیست ؛ پنجہ با زور آوران انداختن فرہنگ نیست ؛ (اردو) پنجہ کرنا۔

انداختن تہمت استعمال - بمعنی اتہام کردن وتہمت نہادن ومتہم کردن است ومتعلق بہ معنی پانزدہم انداختن - صاحب موارد ہمہ را بنجا ذکر این کردہ (حافظ شیرازی ؎) خواب بیداران بہ بستی دانگہ از نقش خیال ؛ تہمتی بر شب روان خیل خواب انداختی ؛

(اردو) تہمت جوڑنا۔ تہمت دھرنا۔ تہمت لگانا۔ اصفیہ۔

انداختن جا | استعمال۔ بہ معنی ترتیب دادن جا و قرار دادن جا باشد و متعلق بہ معنی پنجم انداختن صاحب موارد ذکر این ہمہ را بجا کردہ (والہ ہروی ۵) فی آنکہ ہمین کام و زبان وقف تو دارم ؛ در صدد دل انداختہ ام بہر تو جائی ؛ (اردو) جگہ بنانا۔ جگہ قائم کرنا۔

انداختن چیزی را بچیزی | استعمال۔ صاحب بحر و بہار گوید کہ بہ معنی موقوف داشتن چیزی را بر چیزی باشد (صائب ۵) دویدن در قفا باشد میان راہ خفتن را ؛ بآغوش لحد انداز خواب راحت خود را ؛ مولف گوید کہ این مرادف (انداختن بہ چیزی و کسی) است کہ گذشت و متعلق بہ معنی ہفتم انداختن (اردو) دیکھو انداختن بہ چیزی و کسی۔

انداختن حکایت در میان | استعمال۔ بمعنی آوردن حکایت بمیان باشد و متعلق بہ معنی بیست و سوم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہمانجا کردہ (خواجہ حافظ شیرازی ۵) بنفشہ طرۂ مقتول خود گرہ می زد ؛ صبا حکایت زلف تو در میان انداخت ؛ (اردو) گفتگو کے درمیان کسی حکایت کا بیان کرنا۔

انداختن حیلہ | استعمال۔ بہ معنی حیلہ کردن و متعلق بہ معنی ہشتم انداختن است۔ صاحب موارد ذکر این ہمانجا کردہ (نادم گیلانی ۵) گرز پا افتادہ ام زنہار دست از من مدار ؛ حیلہ در صیدم نیندازی کہ بسمل گشتہ ام ؛ (اردو) حیلہ کرنا۔

انداختن خاک در کاری | (مصدر اصطلاحی) بہ معنی افگندن خاک و متعلق بہ معنی دوم انداختن و کنایہ باشد از برہم کردن و خرابی و نقصان پیدا کردن در کاری (انوری ۵) دشمنان خاک درین کار ہی اندازند ؛ ورنہ من با کم ازین پاکتر از آبِ زلال ؛ (اردو) کسی کام میں خرابی پیدا کرنا۔

(۱۰۱۵)

انداختن خنجر استعمال - بمعنی زدن خنجر است و این متعلق به معنی شانزدهم انداختن باشد و صاحب موارد ذکر این همه را آنجا کرده (خزین اصفهانی ؎) چندای بیوفا بسینهٔ من ۔ رشک اغیار خنجر انداز ۔ (اردو) خنجر مارنا۔

انداختن خوان استعمال - از قبیل انداختن بساط است که گذشت یعنی بمعنی گستردن خوان و سفره و متعلق به معنی سوم انداختن - صاحب موارد ذکر این همه را آنجا کرده (ظهوری ؎) لطف تو به مهمانی ارباب خرد ۔ انداخته خوان سخن از خوان خلیل ۔ (اردو) دسترخوان بچھانا۔

انداختن در آب استعمال - به معنی افگندن در آب و غوطه دادن و آبزن کردن است متعلق به معنی دوم انداختن - صاحب موارد ذکر این را بمعنی بست و نهم کرده و سند این از کلام خزین اصفهانی (انداختن بستر) گذشت (اردو) پانی میں ڈالنا غوطہ دینا - آبزن کرنا۔

انداختن در اضطراب استعمال بمعنی مبتلا کردن در اضطراب و پریشانی باشد و این متعلق است به معنی نوزدهم انداختن و صاحب موارد ذکر این همه را آنجا کرده (تلمسانی ؎) هر کسی با شمع رخسارت بنوعی عشق داشت ۔ زین میان پروانه را در اضطراب انداختی ۔ (اردو) اضطراب میں مبتلا کرنا - مضطرب کرنا پریشان کرنا۔

انداختن در چیزی استعمال - به معنی جاداون در چیزی باشد متعلق بمعنی بیستم انداختن (ظهوری ؎) تمامی عمر شد صرف نیاز و عجز ۔ پندارم ۔ خرد را عشق نگذارد که در پندارم اندازد ۔ (اردو) جگہ دینا

انداختن در دل استعمال - بمعنی عرض کردن و ظاهر کردن در دل باشد متعلق به معنی چهارم انداختن - صاحب موارد ذکر این همه را آنجا کرده (آصفی ؎) خواستم در دل خود به خدا اندازم ۔ یاد م آمد ستم او ز خدا ترسیدم (اردو)

در و دل ظاہر کرنا۔

انداختن در سینہ | استعمال - بہ معنی جا دادن در سینہ و خوابانیدن در سینہ متعلق بہ معنی بستم انداختن باشد و جا دارد کہ متعلق بہ معنی بست و نہم کنیم۔ صاحب موارد ذکر این بر معنی بست و نہم کردہ و ندانست این از کلام حزین اصفہانی بر (انداختن بر بستر) گذشت (اردو) سینہ میں جگہ دینا - سلانا۔

انداختن در شراب | (مصدر اصطلاحی) بمعنی مبتلا کردن در شراب خواری است و متعلق بہ معنی نوزدہم انداختن - صاحب موارد ذکر این ہمانجا کردہ (حافظ شیرازی ؎) از فریب نرگس مخمور تو چشم می پرست ؛ حافظ خلوت نشین را در شراب انداختی ؛ (اردو) شراب خوار بنانا۔

انداختن در گمان | استعمال بہ معنی مبتلای گمان کردن و در گمان افگندن است کہ متعلق باشد بہ معنی دوم و نوزدہم (عرفی ؎) بنگر نقش زکجا داری این بشارت گفت ؛ زصد علامتم اقبال در گمان انداخت ؛ (اردو) گمان میں ڈالنا - گمان میں مبتلا کرنا۔

انداختن دست بر چیزی و در چیزی | استعمال بمعنی قبضہ کردن است و متعلق بہ معنی دوم انداختن (عرفی ؎) جہان کہ سایہ نشین کلاہ دولت بود ؛ بجست و دست ربایندگی بر ان انداخت ؛ (ولہ ؎) من اندرین غم و این داستان در و افگنے کہ ناگہان خردم دست در میان انداخت ؛ (اردو) ہاتھ ڈالنا - قبضہ کرنا۔

انداختن رفتن | مصدر اصطلاحی - صاحبان بحر و بہار رو و ارستہ ہر سہ ذکر این کردہ اند با واو عطف میان ہر دو مصدر یعنی (انداختن و رفتن) فرمایند کہ بمعنی از کاری کہ در سر انجام آن باشند دست بر داشتن و بکاری اہم از ان رفتن (مخلص کاشی ؎) بر اہت از پئی عرض نیاز انداختم رفتم ؛ تو سیر جانہ رخش ناز بر من تاختی رفتی ؛ سند ہر سہ محققان ہمان شعر مخلص کاشی است کہ واو عطف ندارد مولف

عرض کند کہ انداختن براہ ہم بمعنی رفتن است اندرین صورت صرف تکرار واقع شود و مصدر (براہ انداختن رفتن) قرار یابد کہ بمعنی مطلق رفتن باشد و نیز در معنی پیدا کردہ محققین بالا الفاظ (اہم زان) قابل غور است کہ ضرورت ندارد تقاتل (اردو) پھینک کر چلانا۔ کسی کام کو چھوڑ کر دوسرا کام کرنا۔ جانا۔

انداختن رو (مصدر اصطلاحی) بمعنی رو کردن یعنی توجہ کردن است متعلق بہ معنی ہشتم انداختن و صاحب موارد ہمدرا نجا ذکر این کردہ (مخلص کاشی ؎) میتوانم صورت آئینہ شد ز بیند از خوبان رو بمن ؛ (اردو) توجہ کرنا۔

انداختن رہ بہ چیزی استعمال - این بمعنی حقیقی خود متعلق باشد بامعنی دوم انداختن و کنایۃً بمعنی گذشتن و سیر کردن بران چیز (عرفی ؎) ہزار شکر ہزاران ہزار شکر کہ باز ؛ ہمای دولت و دین رہ بر آستان انداخت ؛ (اردو) گزرنا۔ راستہ قائم کرنا۔

انداختن زخم استعمال - بمعنی زدن زخم باشد و این متعلق بہ معنی شانزدہم انداختن است صاحب موارد ذکر این ہمدرا نجا کردہ (نظامی ؎) بسی گرد بر گردش انداختند ؛ بسی زخم چون آتش انداختند ؛ از ہمین شعر (انداختن گرد ہم پیدا می شود کہ بجای خودش آید (اردو) زخم لگانا۔

انداختن زر استعمال - بہ معنی ضائع کردن زر باشد۔ متعلق است بہ معنی دوازدہم انداختن صاحب موارد ذکر این ہمدرا نجا کردہ (گلستان سعدی ؎) بفائدہ ہر کہ عمر در باخت ؛ چیزی نخرید و زر ببند اخت ؛ (اردو) روپیہ پھینکدینا۔ ضائع کرنا۔

انداختن سایہ استعمال - از قبیل انداختن پرتو باشد کہ گذشت و این بمعنی انداختن ظل باشد متعلق بہ معنی دوم انداختن است صاحب موارد ذکر این ہمدرا نجا کردہ (خواجہ حافظ شیرازی

ے) ای کہ بر ما زخط مشکین نقاب انداختی ؛ لطف کردی سایۂ بر آفتاب انداختی ؛ ازہمین شعر مصدر (انداختن نقاب) پیدا می شود کہ بجائے خودش می آید (اردو) سایہ ڈالنا۔ دیکھو صفحہ

انداختن ستم | استعمال۔ بہ معنی جور و جفا کردن است و این متعلق است بہ معنی ہشتم انداختن۔ سند این بر انداختن شراب) از کلام صائب می آید (اردو) ستم ڈھانا۔ ظلم کرنا۔ جفا کرنا۔

انداختن سخن | استعمال بہ معنی گفتن باشد و متعلق بہ معنی بست پنجم انداختن۔ صاحب موارد ہمدرا نجا ذکر این کردہ (سلیم ے) گہ نام گلی گیرم گہ یاد گلستانی ؛ زینگونہ در اندازم ہر جا سخن رویت ؛ (اردو) کہنا۔ بات کرنا۔ ذکر کرنا۔

انداختن سر | استعمال۔ بہ معنی بریدن سر و این متعلق است بہ معنی بست و ششم انداختن صاحب موارد ہمدرا نجا ذکر این کردہ (نظامی ے) سر تیغ بر گردن افراختش ؛ دران یاد گفتن سر انداختش ؛ (اردو) سر کاٹنا۔ قتل کرنا۔

انداختن شراب | استعمال بہ معنی ساختن و کشیدن شراب و این متعلق است با معنی بست و ہفتم انداختن۔ صاحب موارد ہمدرا نجا ذکر این کردہ (صائب ے) گر نیندازد ستم بر نوبہار خود کند ؛ در خزان ہر کس کہ نتواند شراب انداختن ؛ (حکیم شفائی ے) بہ ہوای بادہ نوشین بست ؛ عقل کل صد جا شراب انداختہ ؛ (یحیی کاشی ے) بدکن کز انتقام یک شراب انداختن ؛ میکشان صد بار افزون از شراب افتادہ اند ؛ (اردو) شراب بنانا۔

انداختن صلح میان دو کس | استعمال۔ مصلح شدن باشد و این متعلق است با معنی نہد ہم انداختن۔ صاحب موارد ہمدرا نجا ذکر این کردہ (حزین اصفہانی ے) آن سلیمان شہامتی کہ بعدل ؛ صلح باز و کبوتر اندازد ؛ (اردو) صلح کرانا۔

(۱۸۷)

(۱۸۷۱)

انداختن عنان (مصدر۔ اصطلاحی) بمعنی افگندن عنان است متعلق بہ معنی دوم انداختن (۱) کنایہ باشد از عاجز شدن و (۲) گرم رفتار شدن کہ چون راکب عنان بنیداز د مرکب تند و تیز دوید آغاز کند (عرفی ؎) فلک کہ در سفر از رخش او جدا نشدی ؛ ہمان بگرد ش معہود او عنان انداخت (ولہ ؎) گفتم این گوش بآن نغمہ سنر و گفت آری اینک از پردہ عنان سوی تو می اندازد ؛ (سنجر کاشی ؎) چو صبح چند بہ یکسو عنان توان انداخت گذر بہ تربت ما نیز میتوان انداخت ؛ (اردو) (۱) عاجز آنا۔ عاجز ہونا (۲) باگ ہاتھ سے چھوڑنا لگام کو ڈھیلا چھوڑنا۔ تیز جانا۔

انداختن غوغا استعمال۔ بمعنی برپا کردن شور و غوغا و این متعلق است بہ معنی ہجدہم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہمہ را نجا کردہ (حزین اصفہانی ؎) عشوہ مہر لبم اگر شکند ؛ شکوہ غوغای محشر اندازد ؛ (اردو) شور برپا کرنا۔

(۱۸۷۲)

انداختن فتنہ استعمال۔ بمعنی برپا کردن فتنہ و فساد باشد متعلق بہ معنی ہجدہم انداختن (عرفی ؎) نشستہ بودم و دی در رثاق می گفتم ؛ چہ فتنہ بود کہ ایام در جہان انداخت ؛ (اردو) فتنہ برپا کرنا۔ فساد ڈالنا۔

انداختن فرش استعمال۔ مرادف انداختن بساط است و متعلق بہ معنی سوم انداختن صاحب موارد ذکر این ہمہ را نجا کردہ (حسین ثنائی ؎) باش تا حجلہ ساز دولت تو ؛ بزم را فرش زاختر انداز د ؛ (اردو) فرش کرنا فرش بچھانا۔

انداختن قفل استعمال۔ بہ معنی بستن قفل و مقفل کردن است متعلق بہ معنی دوم و یازدہم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این بر معنی یازدہم کردہ (کمال اسمعیل ؎) عقل را ادراک صنعت دید با بر دوختہ ؛ نطق را وصف تو قفلی بر زبان

انداختہ (اردو) قفل ڈالنا۔ مقفل کرنا۔

انداختن کباب استعمال بہ معنی پختن کباب باشد و متعلق بہ معنی نہم انداختن۔ صاحب موارد ہمدرانجا ذکر این کردہ (صائب ؎) اگرچہ عشق ندارد زمن فسردہ تری ؛ تو ان بسینہ گرم کبابہا انداخت ؛ (اردو) کباب بھونا۔

انداختن کسی استعمال بمعنی مغلوب کردن کسی را باشد متعلق بہ معنی سیزدہم انداختن۔ و من وجہ متعلق بہ معنی دوم۔ صاحب موارد ذکر این بمعنی سیزدہم کردہ (خواجہ حافظ شیرازی ؎) کوی خوبی بردی از خوبان عالم شاد باش ؛ جام کیخسرو طلب کافراسیاب انداختی ؛ (اردو) دے مارنا۔ مغلوب کرنا۔ گرانا۔

انداختن کلاہ بر آسمان مصدر اصطلاحی (۱۸۵۳) بمعنی افگندن کلہ بر آسمان باشد متعلق بہ معنی دوم انداختن و کنایہ باشد از شادی کردن کہ اہل ولایت در حالت سرور و مسرت کلہ را از سر بلند کنند و این حرکت را غارسیان (انداختن کلاہ بر آسمان) گویند مرادف (افسر انداختن) (عرفی ؎) گرانست غم ہمین آسمان کہ ارشادی ؛ کلاہ را نتوان بر آسمان انداخت ؛ (اردو) خوشی کی حالت میں ٹوپی اچھالنا۔ دیکھو افسر انداختن۔

انداختن گذر استعمال۔ بمعنی گذر کردن و گذشتن و این متعلق است بہ معنی ہشتم انداختن صاحب موارد ہمدرانجا ذکر این کردہ (ظہوری ؎) بزیر سر نہد از موج بالین و رود دریا ؛ اگر خواہی گذر بر چشم جیحون یا رانداز ؛ (اردو) گزرنا۔ گزر کرنا۔

انداختن گرد استعمال۔ بضم کاف فارسی بمعنی فرستادن پہلوان برای مقابلہ بہ نجیال ما۔ این مجاز معنی پنجم انداختن باشد۔ سند آن از کلام نظامی بر انداختن زخم) گذشت۔ (اردو) پہلوان کو مقابلہ کے لئے روانہ کرنا۔ چھوڑنا۔ (۱۸۵۴)

انداختن گوش برگفتار | استعمال - بمعنی گوش نہادن برگفتار و متوجہ شنیدن متعلق بہ معنی پانزدہم انداختن - صاحب موارد ہمارا بنجا ذکر این کردہ (ظہوری ؎) سخن بیہودہ در کام و زبان بریکدگر چیدم ؛ نشد روزی کہ روزی گوش برگفتام انداز د ؛ (اردو) کان رکھنا

انداختن لباس در بر | استعمال بمعنی پوشانیدن لباس است و متعلق بہ معنی دہم انداختن (عرفی ؎) درین خجستہ زمان گر نشاط آمدنت ؛ تضا لباس طرب در برزمانہ انداخت ؛ (اردو) لباس پہنانا -

انداختن می بساغر | استعمال - بمعنی افگندن می بساغر است و کنایہ از مست کردن - متعلق بہ معنی دوم انداختن - صاحب موارد ذکر این ہمدرا بنجا کردہ (حزین ؎) تیغ نازت می خمارشکن ؛ بوالہوس را بساغر انداز د ؛ (اردو) شراب ساغر میں ڈالنا مست کرنا

انداختن ناوک برنشان | استعمال افگندن و زدن ناوک بر ہدف باشد و این عام است برای تیر و امثال آن و متعلق است بہ معنی دوم انداختن - صاحب موارد ہمدرا بنجا ذکر این کردہ (صائب ؎) کودک این بوم و بر را حاجت تعلیم نیست ؛ تا الف گفتست ناوک برنشان انداختہ ؛ (اردو) ناوک نشانہ پر مارنا - لگانا -

انداختن نشتر | استعمال - از قبیل انداختن خنجر است کہ گذشت بمعنی زدن نشتر - متعلق بہ معنی شانزدہم انداختن - صاحب موارد ذکر این ہمدرا بنجا کردہ (حزین اصفہانی ؎) جہان افسردہ شد ای عشق خون آشام اشارت کن ؛ کہ این دل مردگان را در رگ جان نشتر انداز د ؛ (اردو) نشتر چبونا - نشتر دینا نشتر لگانا - نشتر مارنا (آصفیہ)

انداختن نظر | استعمال - بمعنی نظر کردن

(۱۸۷۵)

است متعلق بہ معنی ہشتم انداختن - صاحب موارد ذکر این ہمہ - انجا کردہ (علی ترکمان ؎) نظر انداز دیدہ ہمان بہ کہ براہ اندازیم ؛ در رہ شوق نگاہی بہ نگاہ اندازیم ؛ ازین سند مصدر (نگاہ بہ نگاہ انداختن) ہم پیدا ست کہ جای خودش می آید (اردو) نظر کرنا - دیکھنا -

انداختن نفس (مصدر اصطلاحی) یعنی دم زدن و کشیدن نفس است و کنایہ از چون و چرا کردن و این متعلق باشد بہ معنی بستن و یکم انداختن - صاحب موارد ہمہ را انجا ذکر این کردہ (سلمان ؎) پیش خورشیدی مرا کاریست و انگہ غیر صبح ؛ کیست کو در پیش خورشید تواند انداز دنفس ؛ (اردو) دم مارنا -

انداختن نقاب از رخ استعمال یعنی دور کردن نقاب باشد - متعلق بہ معنی چہارم صاحب موارد ذکر این ہمہ را انجا کردہ (خواجہ حافظ شیرازی ؎) بادہ نوش از جام عالم بین کہ بر او رنگ جم ؛ شاہد مقصود را از رخ نقاب انداختی (اردو) نقاب اٹھانا - نقاب الٹنا -

انداختن نقش استعمال - یعنی ساختن نقش متعلق بہ معنی بست و ہفتم انداختن صاحب موارد ذکر این ہمہ را انجا کردہ و جا دارد کہ این را متعلق بہ معنی ہشتم کنیم (طالب آملی ؎) بیا تا رسد این نامۂ سرشک آلود ؛ چہ نقشہا کہ ببال کبوتر اندازد ؛ (اردو) نقش کرنا نقش بنانا -

انداختن نگاہ بہ نگاہ استعمال یعنی پیاپی نگاہ کردن - و این متعلق است بہ معنی ہشتم انداختن - صاحب موارد ذکر این ہمہ را انجا کردہ و سند این بر انداختن نظر از کلام علی ترکمان گذشت (اردو) پے در پے نظر کرنا - بار بار دیکھنا -

اندا خس | بقول صاحب ہفت بفتح اوّل وسکون نون ودال مہملہ بالف کشیدہ وفتح خای معجمہ وسکون سین مہملہ حمایت کنندہ وپشت پناہ را گویند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد زبان فارسی دانیم۔ معاصرین عجم بزبان ندارند بحث کامل این بر اندخس می آید (اردو) دیکھو اندخس۔

انداز | بقول جہانگیری وبرہان وناصری وجامع وسراج با اوّل مفتوح وبثانی زدہ بروزن افسار۔ افسانہ وسرگذشت باشد (مولوی معنوی ؎) لیک تلخ آید ترا گفتہ من ۔ خواب می آرد ترا انداز من ۔ صاحب انند صراحت کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) افسانہ۔ مذکر۔ دیکھو افسانہ۔

انداز | بقول برہان وجہانگیری وجامع بروزن پرواز (۱) بمعنی قصد وسیل نمودن وبقول بہار وناصری وسروری ورشیدی و (خان آرزو در سراج) بمعنی قصد وآہنگ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد زبان فارسی است بمعنی آہنگ وارادہ وہمین است اسم مصدر انداختن کہ گذشت۔ ما ذکر این بر معنی اول کردہ ایم۔ انچہ صاحبان برہان وجہانگیری وجامع معنی مصدری نوشتہ اند اگر مقصود از ان حاصل بالمصدر ہم باشد غیر متعلق است بامعنی اسم جامد وفرقی نازک است میان اسم مصدر وحاصل بالمصدر یعنی مطلق آہنگ وارادہ معنی اسم باشد وآہنگ سازی معنی حاصل بالمصدر (اردو) (۱) ارادہ۔ دیکھو آہنگ کے چوتھے معنی۔

(۲) انداز۔ بقول برہان وجہانگیری بمعنی مطلق کردن۔ وبقول سروری بمعنی حملہ۔ صاحب

جامع قصد و حمله کردن را مرادف یکدیگر قرار داده اگر مقصود محققین ازین معنی
مصدری هم حاصل بالمصدر باشد اندرین صورت معنی این قصد و حمله باشد ولیکن
دهخدا آنرا در معنی چهارم صراحت فرموده است که قصد و حمله در استعمال فرس
یکی است اندرین صورت وجود این معنی هم در انداز باقی نمی ماند بنابرین حال انداز
بمعنی حمله کردن نیست و نباشد و نیز معنی حمله یعنی حاصل بالمصدر در آن حالت
تسلیم کنیم که سند استعمال پیش شود بحیث کامل این را بر معنی چهارم کنیم (اردو) حملہ نکرنا
(۳) انداز- بقول برهان و ناصری و جامع بمعنی مصدر هم که انداختن باشد- مولف گوید
که در اینجا هم محققین بانام دشان تجاوز کرده اند از قواعد فارسی که معنی مصدر اصلا در انداز
نیست و اگر مقصود این است که انداز حاصل بالمصدر انداختن است جا دارد که ذکر این
بضمن معنی اول کرده ایم و بهمه معانی انداختن که بجایش گذشت این را حاصل بالمصدرش
دانیم (اردو) انداختن کا حاصل بالمصدر مختلف معانی کے لحاظ سے۔
(۴) انداز- بقول برهان امر باین معنی- یعنی قصد کن و میل نمای و بقول ناصری امر
باندا ختن و بقول سروری امر بافگندن و بقول رشیدی امر باندا ختن- و بقول جامع
امر- قصد و حمله کردن و انداختن- و بقول (خان آرزو در سراج) امر باندا ختن هم ادا فرمایده
آنچه برهان بمعنی قصد کن و حمله نما آورده محل نظر است زیرا که بدین معنی جا مد است چنانکه نگویند
که فلان چیز را انداختم یعنی حمله کردم و وجه غلط آنست که لفظ قصد چنانکه در عربی به معنی آهنگ
است فارسیان به معنی اراده جنگ و قتل استعمال کنند چنانکه گویند فلانی را قصد فلانی است

یعنی ارادہ کشتن و قتل او دارد و از بیخبا بمعنی حملہ فہمیدہ اند و آن خطاست بلکہ بہ معنی آہنگ است مطلقاً مؤلف عرض کند کہ خان آرزو انچہ انداز را بمعنی قصد کن و حملہ نما اسم جا گرفتہ و بہمین معنی امر نگرفتہ در غلط افتادہ زیرا کہ انداز بمعنی حملہ نیست کہ ونیامدہ و ما بمعنی دوم صراحت این کردہ ایم حقیقت اینست کہ انداختن بمعنی مجازی زدن بکار ش گذشت - چون انداختن خنجر بمعنی زدن خنجر پس اگر حاصل بالمصدر این مصدر مرکب گیریم - انداز خنجر باشد و مجرد انداز بہ معنی حملہ نباشد - پس باید کہ انداز را امر انداختن بہ ہمہ معانی آن گیریم کہ بجا ش گذشت و معانی مجازیش کہ برای معنی حقیقی گذشتہ است بترکیب باشد چنانکہ در لغات انداختن ذکرش کردہ ایم (اردو) مصدر انداختن کا امر حاضر تمام مفعول میں -

(۵) انداز - بقول برہان قصد کنندہ - و بقول سروری افگنندہ و بقول رشیدی بمعنی انداختہ و بقول جامع اسم فاعل قصد و حملہ کردن و انداختن و بقول خان آرزو در سراج بمعنی انداختہ (ظہوری ؎) رمید نہای آہو چشم شیر انداز را نازم چہ کرد آزادم از ہستی نگاہ الفت افزایش ؛ (صائب ؎) از قضا چشم سیاہ تو بیادم آمد ؛ قد رانداز نگاہ تو بیادم آمد ؛ مؤلف عرض کند کہ این ہمان تسامح محققین نازک خیال است کہ ذکرش بر اکثر لغات کردہ ایم وحیف است کہ خان آرزو ہم ہمزبان شان - ایشان می دانند کہ معنی فاعلی یا مفعولی در امر ہمان وقت پیدا می شود کہ امر را با اسمی مرکب کنیم و اسم فاعل و مفعول ترکیبی نام ہمین مرکب است ہمچو شیر انداز بمعنی اندازندہ شیر و قد انداز بمعنی نشانہ باز و نمیشود کہ درین مرکب - مجرد انداز را بمعنی اندازندہ دانیم و تخصیص بامعانی خاص ہم درست نیست - بلکہ انداز ہمہ معانی انداختن بحالت ترکیب

افادۂ معنی فاعلی یا مفعولی کند وبس (اردو) بحالت ترکیب انداختن کا اسم فاعل ترکیبی۔

(۶) انداز۔ بقول برہان قیاس و اندازہ ومقیاس ومقدار چیزی۔ صاحب ناصری فرماید کہ مقدار چیزی و اندازہ وقیاس ومقیاس (فرخی ؎) جاودان شاد زیاد آن ملک کامروا کہ لشکرش بی عدد وملکتش بی انداز۔ صاحب جہانگیری بر قیاس قانع و صاحب سروری بر مقدار ومقیاس وبقول صاحب رشیدی مرادف اندازہ بمعنی مقدار۔ وبقول جامع قیاس ومقدار۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ انداز بہ معنی قیاس وتخمین است ولہذا مقیاس را اندازہ گویند وارشاد کند کہ صاحب رشیدی بہ معنی مقدار گفتہ و انداز و اندازہ را یکی گمان برده و آن خطاست مؤلف عرض کند کہ خان آرزو بر اصول رفتہ است و درست گوید کہ انداز بمعنی قیاس باشد والحق این اسم جامد فارسی باشد و اندازہ بر یاء ہای نسبت بمعنی مقیاس پس آنچہ فارسیان انداز و اندازہ را بہ معنی قیاس ومقیاس مرادف یکدیگر دانستہ اند غور نکردہ اند و اصراحت کامل وحقیقت این بر اندازہ بیان کنیم حکیم اسدی گوید (؎) تو ہستی زن و مرد من پس نخستند زمن باید انداز فرہنگ جست (اردو) انداز۔ بقول امیر قیاس اٹکل۔ تخمینہ (فقرہ مراۃ العروس) بھلا اندازے بتاؤ تو یہ کتنے کا مال ہے"

(۷) انداز۔ بقول بہار بہ معنی برجستن و این مجاز باشد (غیاثای حلوائی ؎) گرچہ دوری ز درش داشت بسی یاد مرا شوق افگند دران کو بیک انداز مرا۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہمین شعر فرماید کہ بہ معنی جستن وقصد مؤلف گوید کہ چرا نمی گوید کہ بمعنی جست حاصل بالمصدر

مجاز از معنی حقیقی (اردو) جست - بقول آصفیہ (مؤنث) چھلانگ - پھلانگ -

(۸) انداز - بہ تحقیق ما معنی طرز ہم آمدہ کہ مجاز است از معنی حقیقی آہنگ - چنانکہ ظہوری گوید (ے) انداز بزرگ ہمتان است ؎ ہر چیز خزاوست مختصر گیر ؎ (اردو) انداز - بقول امیر طرز - ڈھنگ - طور (قلق ے) ساکن شہر کا یہ تہا انداز ؎ داغ الفت تہا دل کا محرم راز ؎ (آتش ے) گرمی جوش محبت کا وہی انداز ہے ؎ داغ دل سے ربط ہے سوز جگر سے ساز ہے ؎

(۹) انداز - بقول ناصری بہ معنی قدر و مرتبہ - دیگر کسی از محققین فرس با او نیست و سندی پیش نشد محقق اصفہان از اہل زبان است (اردو) قدر و مرتبہ - مذکر -

انداز داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی (۱) آہنگ داشتن است متعلق بہ معنی اوّل انداز (ظہوری ے) گریہ را راہ بر دیوم طلب در پیش است ؎ قطرہ بر دامن انداز داشتہ دارد ؎ (ولہ ے) چند در کام و زبان نالہ نہم بر سر ہم ؎ لب تنگ آمدہ انداز فغانی دارد ؎ و (۲) بمعنی طرز داشتن ہم یافتہ متعلق بہ معنی ہشتم انداز (ولہ ے) تیغ بیگانگی کشیدہ فراق ؎ ہمہ انداز آشنا دارد ؎ (اردو) (۱) قصد رکھنا - (۲) انداز اختیار کرنا -

انداز کردن استعمال - بہ معنی آہنگ و ارادہ کردن است متعلق بہ معنی اوّل انداز (ظہوری ے) بدو اول بخوری می دہد بال و پر خود را ؎ اگر پروانہ گاہی می کند انداز آغوشی ؎ (اردو) قصد کرنا - ارادہ کرنا -

اندازہ بقول برہان و ناصری و جہانگیری و جامع بر وزن خمیازہ (۱) بمعنی پیمانہ

ہر چیز۔ صاحب ناصری صراحت کند کہ بہ معنی پیمودن زمین بریسمان یا چیز دیگر۔ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرین شاہ قاچار فرماید کہ معاصرین عجم ذرع را اندازہ گویند مؤلف عرض کند کہ نمیدانیم کہ محقق اصفہانی چطور معنی مصدری بہ تخصیص زمین در ریسمان نوشتہ ہرگاہ اندازہ بطور عام بمعنی پیمانہ ہر چیز است برای پیمایش زمین ہم استعمالش توان کرد و این مجاز باشد از معنی دوم کہ حقیقی است (اردو) پیمانہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) مذکر۔ مشروبات یا مائعات کے ناپنے کا ظرف۔ جام شراب۔ وائن گلاس۔ ناپ۔ ناپنے کا آلہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ جریب بہی اور درعہ یعنی گز بہی۔ اندازہ کا ترجمہ ہے امیر نے اندازہ کے چوتھے معنی پر لکھا ہے۔ ناپ۔ پیمانہ (فقرہ امیر) درزی کو آچکن اگر کھلا کچھ دیدو تو کمر کا اندازہ ہو جائے"

(۲) اندازہ۔ بقول برہان اندازہ گرفتن و قیاس کردن۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ بمعنی قیاس است و اندازہ گرفتن بمعنی قیاس کردن و بقول صاحب جامع قیاس کردن مؤلف گوید کہ صاحبان برہان و جامع در غلط افتادہ اند و معنی بیان کردہ جہانگیری درست است کہ محض قیاس باشد و صاحب ناصری کہ بہ معنی مقدار و مقیاس چیزی آوردہ متعلق بہمین است۔ صاحب رشیدی انداز و اندازہ را یکجا نوشتہ فرماید کہ بہ معنی مقدار چیزی و خان آرزو در سراج بر او اعتراض کند و گوید کہ ہر دو بدین معنی نباشد بلکہ انداز بمعنی قیاس و تخمین است و اندازہ بمعنی مقیاس مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ اندازہ وضع شد از انداز بزیادت ہای نسبت یعنی منسوب بہ قیاس و قیاس کردہ شدہ

نہ بمعنی مقیاس واگر مقیاس را بقول محققین درین معنی صحیح پنداریم از قبیل مقدار باشد که استعمالش ہم بہ معنی مفعولی است یعنی قیاس کردہ شدہ وتخمینہ ومقداری کہ در قیاس قائم شود یعنی کمیت ہر شی (سعدی ؎) باندازۂ بود باید نمود ؛ نخالت نبرد آنکہ نمود وبود ؛ (بابا فغانی ؎) طرح این مجلس برون ز اندازۂ وہم است وعقل ؛ آفرین بر دانش استاد کین اندازہ بست ؛ (انوری ؎) بہ نعت ہر کہ سخن راندم فزون آمد ؛ بہم تتبع ز اندازہ ہم طمع زعطا ؛ (ولہ ؎) جاہش نہ باندازۂ بالا ونشیب است ؛ جودش نہ بمیاں قلیل است وکثیر است ؛ (عرفی ؎) حد حسن تو بادراک نشاید دانست ؛ این سخن نیز نہ اندازہ ادراک من است ؛ بہ خیال ما ہمین است معنی حقیقی اندازہ ؛ و دیگر معانی مجازی این (اردو) اندازہ - بقول امیر قیاس الکل - تخمینہ - (فقرہ امیر) تمہارے اندازے مین یہ کپڑا کے گز ہوگا - بے دیکھے ہوے قیمت کا اندازہ نہین ہوسکتا"

(۳) اندازہ - بقول برہان وجہانگیری وجامع بمعنی قوت وقدرت وبقول ناصری قدر ومرتبہ (نظامی ؎) پژوہندہ رایاوہ شد زان کلید ؛ کز اندازۂ خویشتن در تودید ؛ بہار گوید کہ در مقامی کہ اقتضای معنی جبرت ویارا کند استعمال این کنند چنانکہ گویند "فلانی اندازہ این کار ندارد" "یا اندازۂ او نیست" (ظہوری ؎) سالہا عامل دیوان خموشی بودم ؛ ہیچکس را من اندازۂ تقریر نبود ؛ قدرتی ہجر تو در کشتن من پرد بکار ؛ کہ شفاعت گری اندازۂ تقدیر نبود ؛ صاحب رشیدی فرماید کہ بہ معنی یارا وجرات استعمال کنند

چنانکہ گویند "فلانی اندازہ ندارد" مؤلف عرض کند کہ ایہم مجاز معنی حقیقی دوم است کہ گذشت (ظہوری ۵) وصل اندازہ مانیست ظہوری می سوزد شعلہ کی تنگ بہم آغوشی خس بتابد (ولہ ۵) اندازہ کہ باشد پا در طلب نہادن ؛ ندہد اگر نشانش تن و سر براہ مردم ؛ (اردو) قوت۔ قدرت۔ قدر مؤنث۔ مرتبہ۔ مذکر۔

(۴) اندازہ۔ بقول بہار بمعنی نمونہ۔ فرماید کہ مجاز است مؤلف گوید کہ حیف است کہ سندی پیش نکرد۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این معنی نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان نمی رانند اگر از کلام نظامی کہ بر (اندازہ انگیختن) می آید سند این گیریم جا دارد (اردو) نمونہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ وہ چیز جو دکھانے کے واسطے آئے۔ انموذج۔

(۵) اندازہ۔ بقول بہار بہ معنی نشانہ۔ فرماید کہ مجاز است۔ مؤلف گوید کہ حیف است سندی پیش نشد۔ دیگر محققین ازین معنی ساکت اند طالب سند باشیم (اردو) نشانہ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ ہدف۔ وہ علامت جو خاک تودہ پر تیر مارنے کیواسطے بنا دیں۔ چاند ماری۔ گولی یا تیر مارنے کی جگہ۔

(۶) اندازہ۔ بقول خان آرزو در سرانجام بمعنی قصد و آہنگ ہم آمدہ۔ دیگر کسی ذکر این نکرد و نہ سندی پیش شد۔ اگر سند استعمال بدست آید مزید علیہ اندازد انیم بزیادت ہای ہوز (اردو) دیکھو اندانے کے پہلے معنی۔

(۷) اندازہ۔ بتحقیق ما بہ معنی اعتدال مستعمل چنانکہ معاصرین عجم گویند "در ہر کار اندازہ نگہدار" (اردو) اندازہ۔ بقول امیر بہ معنی حد اعتدال جیسے (فقرہ) اندازے سے زیادہ بوجھ ہوگا

توکشتی ڈوب جائیگی۔

(۸) اندازہ بہ معنی شمار ہم آمدہ صاحب ناصری فرماید کہ اندازہ گیر بمعنی شمارندہ کہ در زبان بہندس مشہور است وعلم حساب کہ ہندسہ گویند مبدّل ومعرب اندازہ باشد ظہوری ؎ بر گرفتن پردہ زان رخسار حدّ با دنیست پگاہ گاہی صرصر آہ مرا اندازہ باد بخیال ما اصطلاحی است در سیاق عجم ہم کہ فارسیان رقمی را گویند کہ قائم شود بدون شرکت جزو حقیقی وانچہ بشرکت جزو حقیقی قائم شود آن را باصطلاح سیاق عجم تخمینہ نام است مثلاً اگر محاصل سال آیندہ یا مخارج آنرا صرف بر قیاس وتوقع ہفصد درم قائم کنیم این اندازہ باشد واگر ہمین رقم را بر قیاس مقدار معیّن سال گذشتہ یا جزو آن قائم کنیم این تخمینہ باشد چنانکہ صراحت آن در نقشۂ ذیل کردہ ایم۔

(الف) مداخل سنہ ۱۳۲۰ف				(ب) مخارج سنہ ۱۳۲۰ف			
ابواب	مداخل حقیقی ششماہی اول سنہ مذکور	اندازہ ششماہی دوم	مجموعہ	ابواب	مخارج حقیقی ششماہی اول سنہ مذکور	اندازہ ششماہی دوم	مجموعہ
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
زراعت	صا	کا	الف	خرچ عمال انتظامی	ماہ	مال	سماہ

این تخمینۂ مداخل ومخارج سنہ ۱۳۲۰ فصلی است کہ بر (الف) و (ب) بیان کردہ ایم کہ شامل است بر حقیقی ششماہی اول واندازہ ششماہی دوم ومجموعۂ آن کہ در خانہ چہارم مذکور شد تخمینہ نام دارد پس اگر برای موازنۂ مداخل ومخارج سنہ ۱۳۲۰ فصلی رقمی معیّن مجرد بر قیاس قائم کنیم

دکار از حقیقی شمار اول و اندازہ شمار دوم گیریم آن رقم قیاسی ۱۱ اندازہ نام باشد (اردو) شمار - بقول آصفیہ - فارسی - مذکر - گنتی - اندازہ - حساب (واع) شمار اپنی خطاؤن کا بتا دون پہ تمہین شاید حساب آئے نہ آئے ؛ (فقرۂ مؤلف) اب تو اس محفل مین ہمارا بہی شمار ہونے لگا ۔ یعنی ہم بہی اہل مجلس مین سمجہے جانے لگے - فن سیاق مین اندازہ اوس مشخصہ رقم کا نام ہے جو سال آیندہ کے مداخل یا مخارج کے لئے الکل پر قائم کی جاے جس مین حقیقی کا دخل نہ ہو -

اندازہ آمدن استعمال - بقول معاصر عجم بمعنی درست و موافق قیاس آمدن و موافق مقصد بودن صاحب لنکران گویند " عیب ندارد قدری کشاد و بلند بدوزند اگر اندازہ نیامد اینجا درست می کنند " و این متعلق است بامعنی دوم اندازہ (اردو) برابر ہونا - درست ہونا - موافق قیاس ہونا -

اندازہ انگیختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی قائم کردن نمونہ باشد و متعلق بہ معنی چہارم اندازہ (نظامی گنجوی) بدان چارگوشہ خط اطلسی ؛ برانگیخت اندازۂ هندسی ؛ مخفی مبادکہ چارگوشہ کنایہ تخت و ثابوت را گویند - مقصود آنست کہ خط اطلسی از هر چہار گوشہ یعنی تخت خود حساب یا عرض و طول را ظاہر می کرد یعنی عرض و طول آن بقاعدۂ حساب درست بود و جا دارد کہ این را متعلق بہ معنی دوم گیریم اندرین صورت معنی این ظاہر کردن اندازہ باشد (اردو) نمونہ دکہلانا اندازہ ظاہر کرنا -

اندازۂ او نیست مقولہ فارسیان چون یارای کاری در کسی نہ بیند این مقولہ بگویند مقصود آنست کہ این کار در قدرت

اوبا شد - صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل دستور اول و صاحب شمس ہم ذکر این کردہ و این متعلق ست بہ معنی سوم اندازہ (اردو) اسکے اختیار میں نہیں ہے - اسکی طاقت سے باہر ہے

اندازہ برداشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قیاس کردن است و این متعلق بہ معنی دوم اندازہ باشد (ظہوری ترشیزی ؎) چہ از دیجوری شبہای ہجران حال می پرسی توان اندازۂ برداشت از روز سیاہ من ؛ (اردو) اندازہ کرنا - قیاس کرنا -

اندازہ بستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی اندازہ کردن و قیاسی قائم کردن است سند این از کلام غنائی بر معنی دوم اندازہ گذشت (اردو) اندازہ کرنا - قیاس کرنا

اندازہ بودن استعمال - بمعنی طاقت و قدرت بودن است متعلق بہ معنی سوم اندازہ سند این از کلام ظہوری بر معنی سوم گذشت (اردو) طاقت اور قدرت ہونا - رہنا -

اندازہ دادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی اندازہ کردن است متعلق بہ معنی دوم اندازہ (طغرای مشہدی ؎) کسی کز ورق دادہ اندازہ اش ؛ بتا زنگہ بستہ شیرازہ اش ؛ (اردو) اندازہ کرنا -

اندازہ داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی دانستن کمیت و متعلق بہ معنی دوم اندازہ باشد (خسرو ؎) چون قلم اندازۂ علمش نداشت ؛ علم بدل کرد و قلم را گذاشت ؛ (اردو) مقدار ہو واقف ہونا

اندازہ گرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی مجازی مقابلہ کردن است و این متعلق باشد با معنی دوم کہ معنی حقیقی اندازہ گرفتن - قیاس کردن است (نظامی گنجوی ؎) چو اندازہ زخشم خویش گیرد ؛ بر آہوئی صد آہو پیش گیرد ؛ (اردو) اندازہ کرنا - مقابلہ کرنا -

اندازۂ ہندسی | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر و ہفت و مؤید بمعنی طول و عرض و معنی لفظی این قیاس حسابی سند این بر اندازہ انگیختن گذشت (اردو) عرض و طول۔ مذکر۔

اندازہ یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی کمیت معلوم کردن است (خان آرزو ۵) تماشۂ وی کار از پشت می گردد و عیان لیکن نتوان از ریش زاہد یافتن اندازۂ فش را (اردو) اندازہ معلوم کرنا۔

انداس | بقول صاحب ضمیمۂ برہان ترجمۂ قیاس است دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکردہ و بخیال ما این مبدل انداز باشد بہ معنی ششمش کہ گذشت۔ زای ہوز بہ سین مہملہ بدل شد ہمچون آیاز و آیاس و ہرمز و ہرمس دیگر ہیچ (اردو) دیکھو انداز کے چھٹے معنی۔

انداش گر | استعمال۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان و شمس و مؤید مخفف اندایش گر (کہ می آید) کہ کاہگل و گلابہ بر دیوار و بام مالندہ باشد و حقیقت این بر اندایش گریان می شود (اردو) گلابہ اور کاہگل کرنے والا۔ مذکر۔

اندام | بقول برہان و ناصری و سروری و جامع بر وزن انجام (ا) معروف است کہ بدن و عضو آدمی باشد (سعدی ۵) اندام تو چون حریر چین است ۔ دیگر چہ کنی قبای اطلس ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بہ معنی عضو ظاہری آدمی و فرماید کہ اگرچہ اعضای او بسیار است ولیکن ہفت اندام شہرت دارد و مجازاً تمام بدن آدمی را نیز گویند چنانکہ قوسی تصریح نمود و بہار باتفاق خان آرزو گوید کہ سینہ داخل ہمین اعضاست و تفصیل آن در (ہفت اعضا) باید و بمجاز تمام بدن بلکہ مطلق جسم را گویند۔ لہذا۔ اندام آفتاب و اندام کوہ و اندام گل

ہم آمدہ (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) آن کز نہیب خنجرش اندام آفتاب ؛ پیوستہ
می جہد چو دل برق در یمین ؛ (ولہ ؎) عکس تیغ تو اگر کوہ بہ بیند بر عکس ؛ کوہ را لرزہ از ان
بیم فتد بر اندام (میر خسرو ؎) خشک شد اندام گل از رنج باد ؛ باد در اندام کسی را مبارک
و صراحت فرید کند کہ بہ معنی قامت ہم استعمال یافتہ (صائب ؎) نیست ہر چند از لباس
گل جدائی رنگ را ؛ جامۂ گلرنگ بر اندام او زیبندہ است ؛ و فرماید کہ بہ معنی سینہ۔ حریر
زخم آزمای۔ زیبا۔ سیم رنگ لطیف۔ نازک۔ یاسمین از صفات و تشبیہات اوست
مؤلف عرض کند کہ بخیال ما اصل این ہمان اندام است کہ بمعنی گلابہ و کاہگل گذشت
فارسیان بزیادت میم تخصیص در آخرش اندام کردند بمعنی گلابۂ مخصوص ہمچون نہم و دہم
و برای بدن انسان استعمال ساختند کہ ہیئت مجموعی بدن ہم دیواری را ماند کہ نشیب و فراز دارد ہمچو
از گلابہ و کاہگل درست کردہ باشند و انچہ عضو را گفتہ اند ہمچون ہفت اندام و اندام نہانی بر سبیل
مجاز است کہ عضو جزو بدن است و ہر قدر اسنادی کہ بالا گذشت ہمہ مفید و مؤید خیال ما است و انچہ
بعض محققین بمعنی قامت ہم نوشتہ اند آنہم مجاز است و سند بہار از کلام صائب کہ برای قامت
بالا مذکور شد و ران ہم معنی بدن و جسم زیبا تر است و جا دارد کہ ماخذ این ندامی باشد کہ بقول منتخب
منتخب در عربی زبان جمع ندیم است بمعنی ہمنشینان۔ فارسیان تحتانی آخرہ را حذف کردہ الف
وصلی در اولش زیادہ کردند اندام شد بمعنی حقیقی این ہمنشینان و کنایہ از جمیع اعضا کہ ہم نشین اند
و مراد از مجموعہ آن بدن و جسم است و جا دارد کہ ماخذ این ہنام باشد کہ بقول برہان بلغت ژند
و پاژند اندام را گویند۔ ہای ہوز بدل شد بہ الف ہمچون اپیون و ہپیون و دال مہملہ زائد

بعد نون آورند که زیادت دال در اکثر الفاظ یافته می شود همچون پیرمن و پیرمند صاحب کنز که محقق ترکی زبان است بر اندام گوید که لغت فارسی است و در عربی زبان تعریف کنند که ترجمهٔ این قدّ و قوام و سندام و فرماید که مُهندم به معنی شکیل از همین هندام است صاحب محیط المحیط فرماید که هندمة مصدر زیست و در عربی بمعنی راست کردن و اصلاح کردن پس مُهندَم بمعنی راست کرده شده و اصلاح کرده شده باشد و هندام معرب است از اندام فارسی (انتهی) فارسیان بسبیل مجاز اندام را که واحد است به معنی جمع یعنی اعضا هم استعمال کرده اند و سندام بر اندام داشتن می آید (اردو) اندام - بقول امیر (فارسی) مذکر - بدن (آتش ـہ) رنگ طلائی رکھتا ہے اندام یار کا ۔ موی کمر کو رتبہ ہے سو سکے تار کا ۔ (وزیر ـہ) بے سبب شمع کا ای گل نہیں اندام سفید ۔ ہوگئی دیکھکے یہ ساعد گلفام سفید ۔

(۲) اندام - بقول برہان و ناصری و سروری ہر کاری کہ آراستہ و نظام و باصول بود و بقول جہانگیری و رشیدی و جامع بمعنی نظام - صاحب سروری فرماید کہ نظام و آراستگی عضو ہم - خان آرزو در سراج بذکر معنی بیان کردہ برہان گوید کہ خطاست و فرماید کہ انچہ در رسالہ اسدی واقع شدہ کہ "اندام کار نیظام باشد" عبارت اندام کار بی اضافت نیست - بلکہ با اضافت است و نظام باشد - خبر اندام کار - است و ظاہرا ہمین عبارت موجب غلط صاحب برہان است مؤلف عرض کند کہ معنی اندام مجازاً نظام باشد و بس (اندام گرفتن کار) کہ در لحقات این می آید از ہمین معنی است و این متعلق است بہ معنی اول کہ بدن منتظم است ازینجاست کہ مجازاً بہ معنی نظام مستعمل شد (خواجہ حافظ شیرازی

ہرچہ ہست از قامت ناساز دلبی اندام ماست ؛ ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست ؛

(اردو) نظام - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - ترتیب - انتظام - آراستگی -

(۳) اندام - بقول برہان وجامع بمعنی زیبا و زیبائی وبقول جہانگیری آراستگی - خان آرزو در سراج گوید کہ این معنی مجاز است و فرماید کہ از کلام بعض متاخرین چنان ظاہر میشود کہ بہ معنی مورنیت باشد - بہار گوید کہ بہ معنی خوبی و زیبائی مجاز است و بہ معنی تقطیع و موزونیت ماخوذ ازین (صائب ؎) قمریان پاس غلط کردۂ خود می دارند ؛ ورنہ یک سرو درین باغ باندام تو نیست ؛ بعض اہل تحقیق اندام را در مصرع ثانی بمعنی زیبائی گرفتہ اند و بخیال ما بہ معنی قد و قامت ہم کہ متعلق باشد بہ معنی اول ورای ما اینست کہ معنی زیبائی ہم تعلق دارد بانظام کہ بر معنی دوم گذشت و سند این بر اندام گرفتن قدمی آید (اردو) زیبائی مونث زیبا - بقول آصفیہ زیب دینے والا - بھلا - خوشنما - آراستہ - موزون -

(۴) اندام - بقول برہان وجہانگیری وسروری وجامع وبہار و (خان آرزو در سراج) بمعنی ادب و آداب وبقول ناصری بہ معنی ادب (جمال الدین عبدالرزاق ؎) سر کو نہ باندام کند بندگی تو ؛ آرند بدان سر سہ طلاقی بشش اندام ؛ و این ہم مجاز است از معنی دوم کہ مجاز مجاز باشد (اردو) ادب - بقول امیر (عربی) مذکر - ہر چیز کی حد کو نگاہ رکھنا - تہذیب - شائستگی (ظفر ؎) سر محفل ہر اک کو بیگانہ و شنام دیتے ہین ؛ ادب اچھا سکھایا اے ظفر اُن کو ادیبون نے ؛ (سحر ؎) خاطر عشق ہے اب خاطر احباب کہان ؛ جوش وحشت مین کسی کا ادب آداب کہان ؛

(۵) اندام - بقول برہان و ناصری و سروری و جامع و رشحات آرزو و سراج) بمعنی قاعدہ و روش - صاحب جہانگیری بر روش قانع و این را داخل معنی چہارم پندارد - و بقول بہار بمعنی وضع و اسلوب و بخیال ما داخل معنی دوم کہ نظام است (اردو) قاعدہ - مذکر - روش مؤنث -

(۶) اندام - بقول برہان و ناصری و سروری و جامع بمعنی فضای خانہ - خان آرزو و سراج فرماید کہ این معنی غلط است بلکہ ہمان وضع خوش و اسلوب خوش خانہ باشد مؤلف عرض کند کہ اگر بر اندام کہ بہ معنی گلابہ و کاہگل گذشت - زیادت میم تخصیص گیریم بہ معنی گلابۂ خاص باشد و مجازاً بہ معنی خوش اسلوبی خانہ توان گرفت - طالب سند استعمال باشیم (اردو) گھر کی خوش وضعی اور خوش اسلوبی - مؤنث -

(۷) اندام - بقول ناصری - بہ معنی بے نظام و نامناسب - بخیال ما محقق زبانداں تسامح کردہ است سندی می خواہیم - معاصرین عجم ہم با ما ہمزبانند (اردو) غیر مرتب - بے انتظام -

اندام آوردن استعمال - بہ معنی نظام دادن و باقاعدہ کردن (حکیم سوزنی ؎) نارد ایام ترا مثل و عدیل اندر شرع ۔ کہ حسام شدہ را باز نیارد اندام ۔ بہ صاحب جہانگیری این را سند معنی دوم اندام قرار دادہ (اردو) باقاعدہ کرنا - انتظام کرنا - مہذب بنانا - درست کرنا

اندام اندام اصطلاح - بہ معنی ہمہ تن و سرتاپا باشد - این معنی پیدا شد از تکرار لفظ اندام (حکیم سوزنی ؎) چون سخن در نظر از لطف تو اندام گرفت ۔ بعدم باز رود خصم تو اندام اندام (اردو) سرتاپا - سر سے پاؤں تک -

اندام پیچیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی آمادہ و مستعد شدن باشد و متعلق بہ معنی دوم اندام کہ آمادگی ہم مستلزم نظام است

(۱۵۷۹)

(نظامی گنجوی ـــ۵) چو در زور پیچیدی اندام راہ ؛ گرہ برزدی گوش ضرغام را ؛ (اردو) آمادہ اور مستعد ہونا۔

اندام دادن استعمال۔ بقول صاحب بحر (۱) بمعنی خوش اسلوب و خوش ترکیب ساختن و (۲) ادب کردن و (۳) قاعدہ و روش آموختن و بقول صاحب تحقیق (۴) بہ معنی ہشیار ساختن ہم۔ بہار و ارستہ بر معنی اول قانع۔ (صائب ۵۳) می دہد از سادگی اندام آتش را بچوب ؛ آنکہ می خواہد بچوب گل کند عاقل مرا ؛ (ولہ ۵۳) ز الزام پیاپی مدعی ملزم نمی گردد ؛ اگر صد سال اندامش دہی آدم نمی گردد ؛ (ولہ ۵۳) آتش سوزندہ را نتوان بچوب اندام داد ؛ چوب گل دیوانگان را می کند دیوانہ تر ؛ (ناظم ہروی ۵۳) خرامش سرو را اندام می داد ؛ لبش یاقوت را دشنام می داد ؛ (صائب ۵۴) رہ باریک صائب می دہد اندام رہرو را ؛ سخن سنجیدہ زن لبہای گوہر بار می بارد ؛ مؤلف گوید کہ معنی اول متعلق است بہ معنی دوم اندام و معنی دوم متعلق بہ معنی چہارمش و معنی سوم و چہارم مجاز معنی پنجم آن (اردو) (۱) خوش اسلوب کرنا۔ (۲) ادب کرنا۔ (۳) قاعدہ سکھانا (۴) ہشیار کرنا۔

اندام داشتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی اعضا داشتن است (کلیم ہمدانی ـــ۵) نی تاب کردار دنی کوہ سرینی شمع است و ہمین قامتی اندام ندارد ؛ (اردو) اعضا رکھنا۔ مرکب بہ اعضا ہونا۔

اندام دزدیدن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی جسم بخود کشیدن است کہ چون دست اغیار بر جسم زنی مس کند از شرم و حیا این عمل بوقوع آید و این متعلق بہ معنی اول اندام باشد (خسرو ـــ۵) گر برم در بر شان دست بدزدند اندام ؛ سیم دزدی عجبی نیست ز سیم اندامان ؛ (اردو)

بدن چرانا - بقول آصفیہ - شرم سے سکڑنا - بدن سمیٹنا - اپنے جسم کو چھپانا - بچانا - معروف ؎ متاع دل کو جو وہ سیمتن چراتا ہے ؛ ٹٹولتا ہوں تو کیا کیا بدن چراتا ہے ؛

اندام ریختن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی ریختن جسم است وکنایہ باشد از جدا کردن جان از بدن و در عالم بیخودی انداختن - (زلالی خوانساری ؎) ہوای رقص شان اندام می ریخت ؛ چو بر گل کہ از باد ام می ریخت ؛ (اردو) جسم سے جان جدا کرنا - بے خود کرنا -

اندام گرفتن سخن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بر اندام گرفتن قانع و بہ تحقیق ما اندام گرفتن سخن بہ معنی موجہ قرار یافتن و وقعت پیدا کردن سخن است و این متعلق باشد بہ معنی دوم یا سوم اندام و سند این از کلام حکیم سوزنی (بر اندام اندام) گذشت (اردو) بات موجہ قرار پانا - وقیع ہونا -

اندام گرفتن قد (مصدر اصطلاحی) بمعنی زیبائی گرفتن قد باشد - و این متعلق باشد بہ معنی سوم اندام (صائب ؎) لب لعل تو زخوبان دل من کام گرفت ؛ سرو قدّ تو در آغوش من اندام گرفت ؛ (اردو) قد کا زیبا ہونا - خوشنما ہونا - موزون ہونا -

اندام گرفتن کار مصدر اصطلاحی بمعنی رونق یافتن و نظام گرفتن و درست شدن کار باشد متعلق بہ معنی دوم اندام (میر معزی ؎) بی وصل تو دل در برم آرام نگیرد ؛ بی صحبت تو کار من اندام نگیرد ؛ (اردو) کام بننا - بقول آصفیہ کام درست ہونا - کام ٹھیک ہونا - مراد بر آنا - کامیاب ہونا - مدعا حاصل ہونا -

اندام نہانی زن استعمال - بقول اتند معروف کہ کنایہ باشد از کس کہ بعربی فرج گویند و در اینجا لفظ اندام بہ معنی عضو و متعلق بہ معنی اوّل

اندام است - مرکب توصیفی - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) فرح - بقول آصفیہ - عربی - عورتکا اندام نہانی - پُر شہوت

اندامی بقول صاحب انند بالفتح بہ معنی جامۂ خوش اسلوب کہ بر بدن چست و راست و درست آید - و صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ - و دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد باری حال یای لیاقت بر اندام زیادہ کردہ اند بہ معنی لائق جسیم و کنایہ باشد از جامۂ چست (اردو) چست لباس

اندان بقول صاحب شمس بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی خیل و خاندان و دودمان و (۲) بمعنی سزاوار و مستحق ہم دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد و معاصرین عجم ازین ساکت و سند استعمال پیش نشد اعتبار را نشاید و اگر سندی بدست آید توانیم عرض کرد کہ بمعنی اوّل مخفف خاندان باشد و بس - خای معجمہ اول حذف شد و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) خاندان مذکر - (۲) سزاوار - مستحق -

اندادو بقول برہان بسکون واو و ترۂ تیزک باشد و آن سبزیست خوردنی و آن را اہل سیستان ترہ میرہ و عربان جرجیر خوانند و بعضی گویند جرجیر صحرائی است کہ ایہقان باشد صاحبان سروری و جامع و ناصری ہم ذکر این کردہ اند و بقول صاحب محیط کہ بر جرجیر نوشتہ بیونانی او دیمن و بسریانی کرکیر و بفارسی کیکیر و گچ و کہرک و کہزل و بہندی ترمر افریدہ کہ بعضی از علم تحقیق فارسی این ترۂ تیزک نوشتہ اند و حالانکہ این اسم حرف است - ابن جناح و ابو حنیفہ و ابن سمجون گفتہ کہ ایہقان - جرجیر است و کازرونی نوشتہ کہ آنرا بقلۂ عائشہ و در تبریز گندنا نامند و بشیرازی کہرک گویند سگرم و خشک در دوم مسخن و ملطف و مفتح سدۂ جگر و طحال

وجالی و مدربول ومفتت سنگ و سولد منی ومحرک جماع ومنافع بسیار دارد (الخ) صاحب برہان برترہ تندک ذکر این کردہ و برترہ میرہ ذکر ایہتقان و برگلشر وگلکش ہم۔ صاحب انند صراحت کندکہ انداد اسم جامد زبان فارسی است (الہ دو) ترمراہ۔ بقول صاحب جامع الادویہ جرجیر۔ ایک درخت ہے جس کے پتے مولی کے پتون کے برابر ہوتے ہین۔ منہی ہے۔

انداوہ بقول برہان وجامع وسراج بفتح دا ومالۂ بنایان۔ وآن افزاریست کہ بدان گل وگچ بربام و دیوار مالند (۲) شکوہ وشکایت وغیبت را نیز گفتہ اند۔ صاحب ناصری فرمایدکہ انداد و انداوہ بدل یکدیگر و نسبت معنی دوم فرمایدکہ کنایہ باشد۔ صاحب جہانگیری فرمایدکہ اندایہ و انداوہ مرادف یکدیگر و آنرا مالہ نیز گویند و ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض کندکہ انداوہ بمعنی کاہگل وگلابہ گذشت و بر معنی سوم معنی دوم این ہم مذکور شد بخیال ما فارسیان ہمان انداد را بزیادت یای تحتانی در آخر اندای کردندکہ بہمین معنی می آید و پس ازان ہای نسبت بر آخرش آوردہ اندایہ ساختندکہ منسوب بہ انداباشد و کنایہ از آلہ کہ بوسیلۂ آن کاہگل وگلابہ وگچ بر دیوار کنند وحقیقت انداوہ این است کہ بر انداد واو زیادہ کردندکہ در بعض کلمات فارسی می شود ہمچون افتادن و اوفتادن و پس ازان ہای نسبت بر و زیادہ کردند (انداوہ) شد و جاوارد کہ واو نسبت گیریم و ہای زائد در آخر و معنی دوم در ینجا کنایہ است کہ غیبت ہم منسوب بہ کاہگل وگلابہ باشدکہ غیبت کنندہ می خواہد کہ محاسن را بخشت خود کاہگل کند و پنہان نماید پس انچہ اندبہمین معنی دوم گذشت مخفف این باشد (الہ دو) (۱) تھاپی دکن مین معمارون کے ایک آلہ کا نام ہے جس سے گچ یا مٹی کا گلابہ دیوار یا چھت پر کرتے ہین

یہ پتے کی شکل مین لوہے یا لکڑی سے بنا ہوا ہوتا ہے جس پر ایک دستہ بھی لگایا جاتا ہے - صاحب آصفیہ نے تھاپی پر کمار کا اوزار لکھا ہے جس سے وہ برتن گھڑتا ہے - ہماری راے مین رکن کا محاورہ صحیح ہے - صاحب ساطع نے تھاپی پر لکھا ہے کہ مالہ اور گلکاردن کا اوزار جس کے ذریعے سے کاہگل اور گچ دیوار پر کرتے ہین حضرت جلیل فرماتے ہین کہ انداوہ کا ترجمہ کرنی ہے جس سے گلابہ کو دیوار پر لگاتے ہین اور پھیلاتے ہین اور تھاپی وہ ہے جس سے استرکاری کو پیٹ کر مضبوط کرتے ہین - صاحب آصفیہ نے کرنی پر فرمایا ہے کہ ایک اوزار کا نام جس سے راج گارا - چونہ وغیرہ پھیلاتے اور کہگل کرتے ہین - گل مالہ - انداید مؤلف عرض کرتا ہے کہ حضرت جلیل کے ارشاد اور صاحب آصفیہ کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ انداوہ کا ترجمہ کرنی ہے نہ تھاپی ہم نے کرنی اور تھاپی دونون کو دیکھا ہے یہ دونون لفظ زبان ہندی کے ہین گلابے یا کاہگل یا گچ کو دیوار پر پھیلانے والا اصلی آلہ تھاپی ہے اسی سے اصل یا گچ اٹھاتے ہین اور دیوار پر لگاتے ہین اور پھیلاتے ہین اور جب اصل یا گچ دیوار پر قائم ہوجاتا ہے تو پھر کرنی سے اسکو ہموار کرتے ہین بہرحال یہ اختلاف دہلی اور لکھنؤ کی بول چال کا ہے معتبر وہی ہے جس کو حضرت جلیل نے فرمایا ہے اور تھاپی پر جو صراحت صاحب آصفیہ نے کی ہے وہ ناکافی ہے (۲) دیکھو انداے تیسرے معنی -

اندای بقول صاحب ضمیمہ برہان (۱) کاہگل مالندہ و (۲) امر باین معنی ہم - صاحب انند بذکر معنی دوم فرمایدکہ (۳) بمعنی گلابہ و کہگل مالیدن نیز و (۴) بمعنی غیبت وسعایت چنانکہ سعدی گفتہ (کہ بمعنی سوم انداندکو رشد) و (۵) بمعنی خواب صلحا یعنی رویای صالحہ -

مؤلف عرض کند که چیزی نیست جزین که فارسیان بر اندا یای زائد آورده اند و مزید علیه اندا باشد بهمه معانی آن و معنی اول نتیجهٔ کم غوری اهل تحقیق است که بدون ترکیب با اسمی یعنی فاعلی پیدا کرده اند و سندی پیش نکردند و آنچه معنی سوم را بشکل مصدر بیان کرده اند تسامح شان است که مجرد کاهگل و گلابه باشد و بس و همین اسم جامد است که مصدر اندائیدن ازین وضع شده که می آید (اردو) دیکھو اندا۔

اندائیش بقول برهان بروزن افزایش به معنی کاهگل کردن و گلابه ریگ مالیدن صاحب سروری هم ذکر این کرده و صاحب رشیدی درست گوید که به معنی گل مالی داندودگی است مؤلف عرض کند که گلابه سازی و ریگ کاری هم۔ حاصل بالمصدر اندائیدن که می آید مختصر بالا دائما در اسم مصدر و حاصل بالمصدر فرقی نمی کنند و معنی حاصل بالمصدر را بشکل مصدر بیان می کنند و این تسامح شان است (اردو) کاهگل مالی۔ گلابه سازی۔ ریگ کاری (حاصل بالمصدر)

اندائیشگر استعمال۔ بقول رشیدی به معنی گل مال و بقول برهان بفتح کاف فارسی و سکون رای قرشت کاه گل و گل آبه بر بام و دیوار مالنده و بقول بحر کاهگل کننده و گلابه بر بام و دیوار مالنده۔ مؤلف عرض کند که هر قدر معانی که بر اندائیش گذشت فاعل آن همه معانی را اندائیشگر نام است که گر۔ بقول برهان کلمه ایست که بحالت ترکیب افادهٔ معنی فاعلی کند همچون زرگر و آهن گر (اردو) گلابه کرنیوالا کاهگل کرنیوالا۔ ریگ کرنیوالا۔

اندایه بقول برهان و رشیدی و جامع همان اندوده که گذشت۔ ما از ماخذ این همه را نجا ذکر کرده ایم۔ صاحب جهانگیری بذیل این از حکیم سوزنی سند آورده (ے) بامچه اندود مکش را بدغش

خواستن زمن جاریه اندایه کیرنه (اردو) دیکهو اندازه -

اندایدن بقول بحر بروزن افزائیدن به معنی (۱) کاهگل وگلابه مالیدن بر دیوار وغیره (کامل التصریف) ومضارع این اندایدن جناب سروری فرمایدکه (۲) ملمع کردن هم وفرمایدکه مرادف اندودن باشد وهم اوانداید ه راهم که اسم مفعول همین مصدر باشد - مرادف اندود گفته - صاحب موارد بذکر معنی دوم فرمایدکه (۳) پوشیده کردن چیزی بچیزی است - انداوانداش حاصل بالمصدر این وصراحت کندکه اندودن هم به همین معنی آمده وفرمایدکه انداامراین باشد (انوری ۵) اگر فنا در هستی لگل برانداید ۵ تراچه باک نه ذات تومستعد فناست ۵ صاحب نوادر انداایش وانداء را اسم مصدر گفته - صاحب رشیدی بر معنی اول قانع وبهار همزبان موارد مؤلف عرض کندکه این مصدر ریست قیاسی وضع شداز اندای که گذشت یعنی یای معروف و علامت مصدر دن بر اندای زیاده کرده مصدری ساختند ومعنی حقیقی این ملحاظ معنی اسم مصدر انچه برنمبر (۱) مذکور شدومعنی دوم وتعمیم معنی سوم مجاز آن - صاحب موارد غلط کرده که انداراحاصل بالمصدر گفته وصاحب نوادر غور نکرده که اندایش راهم اسم مصدر گفته هردو محققین بزرگ ات معنی اسم مصدر وحاصل بالمصدر غور نفرموده اند - معنی انداکه اسم مصدر است مطلق گلابه وگاهگل باشد ومعنی اندایش که حاصل بالمصدر است - گلابه وگاهگل سازی صاحب موارد انچه انداراامراین گفته نه چنین باشد بلکه امراین اندای واندا تخفف آن (ظهوری ۵) بر طرف شد صدای زهد وورع ۵ جبهه شیخ وشاب لای انداست ۵ بخیال ما این مصدر اصلی است که وضع شداز اسم جامد فارسی زبان وتعمیم معنی سوم را اشتقاق سند باشیم - حیف است

که مدّعیان این معنی سندی پیش نکردند و از اهل زبان کرنا - (۲) ملمع کرنا - گلٹ کرنا - (۳) ایک چیز کو
هم نبوده اند (اردو) (۱) گلابہ کرنا - کاہگل دوسری چیز مین چھپانا -

اندخس بقول برهان بفتح اول وسکون ثانی ودال بی نقطهٔ مفتوح بخای نقطه دار و وسین بی نقطهٔ زده - حمایت کننده وپشت پناه و بقول ناصری پناه وپشتی وحامی صاحبان جهانگیری وسروری وجامع بر پناه وپشتی قانع مؤلف عرض کند که اصل این اندخس باشد که گذشت انچه بعض محققین معنی این حامی وپشت پناه نوشته اند - چنانچه بر اندخس هم ذکرش رفته تسامح اوشان است - بخیال ما این مرکب است از اند او خس و اند به معنی گلابه گذشت وخس به معنی اوست یعنی خاشه وخلاشه وخاشاک - پس معنی لفظی اندخس گلابه بخس وخاشاک که پشت وپناه دیوار وبام می باشد - ماهرین فن تعمیر بر انند که گلابه که بشرکت خس وخاشاک کرده می شود مستحکم ترمی باشد از گلابهٔ مجرد - باین حال معنی حمایت وپناه بمجاز باشد والف اخیر بکثرت استعمال حذف شده اندخس شد آنانکه این را به معنی فاعلی نوشته اند وجه آن اینست که اندخس از مصدر اندخیدن که مرکب از همین اسم جامد می آید - امر هم هست ومحققین سلف بخیال اسم فاعل ترکیبی هر امر را به معنی فاعلی دانند وبر قواعد فارسی اعتنا نکنند - وغور نمی فرمایند که معنی فاعلی یا مفعولی نتیجهٔ ترکیب امر با اسمی است - ازینجاست که بعض محققین اندخس را به معنی حمایت کننده نوشته اند تسامح شان بیش نیست بالجمله معنی این محض حمایت وپناه باشد وبس (سراج الدین راجی ۵) چرا رانی کسی را زبر خویش ؛ که اندخسش نباشد جز در تو ؛ (اردو) حمایت - پناه - مؤنث -

اندخسو | صاحب مؤید بحوالهٔ قنیه فرماید که به معنی پناه باشد - دیگر کسی از محققین ذکر این نه کرد بخیال ما موافق قیاس است اما معنی حقیقی اندخس بجای خودش نوشته ایم چون واو نسبت بر آخرش زیاده کردند همچون هندو - اندخسو - به معنی منسوب به گلابه کاهی شد و مجازاً به معنی پناه پس گلابه کاهی را اندخس گفتن استعاره باشد و اندخسو بدیمعنی کنایه - وجا دارد که اندخس را بمعنی پناه مخفف این گیریم (اردو) دیکھو اندخس

(الف) اندخسواده | استعمال - به دال مهملهٔ هشتم - بقول صاحب ناصری که بر اندخس نوشته جای پناه برون را گویند و بقول برهان - -

(ب) اندخسواره | به رای مهملهٔ هشتم بعوض دال مهمله بمعنی جایگاه و پناه و تکیه گاه و پناه دهنده و پشتی بان و قلعه و حصار - و صاحب ناصری هم بر اندخس ذکر این کرده به معنی پناه دهنده و کنایه از قلعه و حصار - صاحب بحر عجم نسبت (ب) متفق با برهان خان آرزو در سراج بر (ب) گوید که جای پناه و امن که قلعه و حصار باشد و فرماید که بعضی پشتیبان نیز گفته اند صاحب سروری از استاد بلبیبی سندی آورده (ے) زخشم این کهن گرگ ژکاره ؛ ندارم جز دلت اندخسواره ؛ مؤلف عرض کند که واو ده به دال مهملهٔ سوم بقول برهان بمعنی اصل و بنا و مادّه هر چیز و دارد به رای مهملهٔ سوم بقولش به معنی خداوند و صاحب پس معنی لفظی (الف) اصل پناه باشد و کنایه از جای پناه و پناه گاه و معنی لفظی (ب) صاحب پناه و کنایه از پناه دهنده و قلعه و حصار و (الف) پناه گاه - بقول آصفیه - اسم مذکر - جائے پناه - امن کا ٹھکانا - امن - (ب) دیکھو الف قلعه - حصار - مذکر - پشتیبان - بقول آصفیه اسم مذکر - سہارا دینے والا - مددگار - معاون -

اندخسیدن | بقول برهان بر وزن کم رقصیدن بمعنی (۱) حمایت نمودن و پشتی کردن و پناه دادن

و (۲) پناہ گرفتن - صاحب بحر باتفاق برہان گوید کہ کامل التصریف است و مضارع این اندخسد - صاحب موارد فرماید کہ اندخس حاصل بالمصدر این باشد و بخیال ما انخس اسم مصدر است کہ گذشت - اگر سند استعمال این بہ معنی حاصل بالمصدر بدست آید تو انیم قیاس کرد کہ بروزن امر آمدہ

خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی بالا کردہ فرماید کہ برین قیاس است اندخس بمعنی پناہ مؤلف عرض کند کہ خیال ما بعکس اوست یعنی این مصدر مرکب شد بترکیب اندخس و یای معروف و علامت مصدر ون - صاحب سروری و رشیدی بر معنی دوم قانع (اردو) (۱) پناہ دینا - حمایت کرنا (۲) پناہ لینا

اندر بقول برہان بروزن بندر (۱) بمعنی در و بعربی فی گویند - ہمچنانکہ اندر ان و اندر خانہ یعنی درون خانہ و در خانہ و فرماید کہ (۲) افادہ معنی غیریت نیز کند چون با مادر و پدر و خواہر و برادر ترکیب کنند ہمچون مادر اندر و پدر اندر و خواہر اندر و برادر اندر - صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم صراحت کند کہ دختر اندر بمعنی نادختر و مخفف این است دختند و نپسر اندر بمعنی نا پسر و مخففش پسند ر و خان آرزو در سراج فرماید کہ مادر اندر و پدر اندر بمعنی مادری و پدری است کہ غیر حقیقی باشند مؤلف عرض کند کہ ہر دو معنی مبدل انتر کہ در سنسکرت بقول صاحب ساطع بمعنی اندرون و درمیان و سوای آمدہ و از ہمین است انتردہیان بمعنی غائب و پوشیدہ از نظر - فارسیان بقاعدۂ خود تای فوقانی را بہ دال مہملہ بدل کردہ اندر کردند ہمچون بتر و بدتر و توت و تودو زرتشت و زردشت پس اندر بہ معنی اوّل مرادف در باشد و بہ معنی دوم - سوا و غیر - چنانکہ گویند "ہندہ مادر اندر زید است" یعنی سوای مادر زید یعنی مادر او غیر از مادر حقیقی است - کنایہ از مادر علائی (ظہوری ۵) گریۂ شادی بکام برم خندہ

اندر و ہان نمی گنجد: (اردو) (۱) مین - بقول آصفیہ حرف جر و ظرف بمعنی درمیان - اندر - بہیتر - فی - (۲) سوا - غیر -

(الف) اندراب
(ب) اندرابہ

استعمال - بقول برہان و جامع بروزن منجلاب شہریست از ولایت بدخشان مابین ہندوستان و غزنین - صاحب ناصری صراحت کند کہ نزدیک کتل ہندوکش واقع و بحوالۂ ریاض السیاحہ گوید کہ در شمال کابل بمسافت شش مرحلہ در کوہستان واقع و از اقلیم چہارم بسیار خوش آب و ہوا و بسردی مائل است و نمک اندرابی را از بلور در صافی فرقی نباشد و برای نمایش ظروف بلور نمایند - صاحب سروری فرماید کہ اندرابہ ہم نام ہمین شہر است - خان آرزو در سراج فرماید کہ اگر مابین غزنین و ہندوستان دانیم یا بستی کہ بدخشان مابین غزنی و ہندوستان باشد و آن خطاست و ہمین شہر را اندراو ہم گویند کہ مبدل اندراب است (فردوسی ؎) ز غزنین سو اندر راب آمدم ؛ ز آسایش اندر شتاب آمدم ؛ مؤلف عرض کند کہ از وجہ تسمیۂ این ظاہر است کہ جزیرۂ باشد در آب و در (ب) ہای نسبت زائد باشد (اردو) اندراب اندرابہ ایک شہر کا نام ہے جو ولایت بدخشان مین واقع ہے -

اندربای

(اصطلاح) بقول برہان با بای ابجد بروزن صندل سای (۱) بمعنی ضروری و حاجت و محتاج الیہ و دربایست باشد و (۲) نگون و سرازیر و آویختہ را نیز گویند و صاحب ناصری فرماید کہ اندروای مبدل این و در روای نیز بہمین معنی آمدہ - صاحب سروری برای معنی اول از فرخی سند آورده (؎) زہی تن ہنر و چشم نیکنامی را ؛ چو روح در خور و ہمچون دو دیدہ اندربای ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ اندربا و اندروا ہر دو مخفف اندربایست

باشد که مبدل آن اندر و است به معنی اول و بقول سامانی به معنی دوم نفی است و در
و ندا بمعنی نگونسار و آویخته مرکب از اندر که مرادف در است و دا بمعنی مطلوب و باز
و تحقیق آنست که اندر و اخف اندر واز است بزیادت زای معجمه به معنی نگونسار و در و اخف
اندر و این تمام یک کلمه و مرکب نیست زیرا که برین تقدیر عجب معنی مهمل ازین ترکیب مستفاد
می شود که هیچ طفل بدان وضع تکلم نه نماید و این معنی ازو باعث تعجب (انتهی) مؤلف
عرض کند که محقق نازک خیال غلط کرده که اندر و او اندر با هر دو را مخفف اندر با است
گفته باید که اندو و او را مخفف اندر و است گیریم و اندر با را مخفف اندر با است و شک
نیست که اندر و است مبدل اندر با است باشد که بای موحده با و او بدل شود همچون
آب و آو و معنی لفظی این (در ضرورت) و مستعمل به معنی حاجت و ضرورت و آنچه محقق
تحقیق پسند و ماخذجو نیست ماخذین به معنی دوم بر سامانی اعتراض کرده او را اضل کتب
قرار می دهد کم فوری خودش باشد آنچه می گوید که اندر و ا به معنی دوم مخفف اندر و است
بزیادت زای معجمه و آخر درست است و لیکن درست نیست که اندر و از را یک کلمه
گیریم و مرکب ندانیم زیرا که اندر و از مبدل (اندر واژه بزای فارسی) است که می آید
همچون آژیر و آژریه و واژ بمعنی عکس و قلب آمده چنانکه صاحب کنز ذکر این کرده پس اندر واز
بمعنی لفظی (در عکس و در قلب) باشد یعنی آویخته و سرنگون و اندر یاز مبدل آن پس چه
خطا شد که سامانی این را مرکب و متعلق به در و انگفت الحق در و ا به همین معنی می آید و صاحب
برهان ذکرش کرده و خود خان آرزو بر در و امی فرماید که به معنی آویخته و سرنگون و به معنی

ضروری مبدل در باو مخفف در بایست (الخ) ہرگاہ (درضرورت) را بمعنی ضرورت وضروری استعمال کردہ وخان آرزو مقر آنست پس چہ خطا شد اگر (درعکس) را بمعنی نگون و سرو آویختہ استعمال کنند حیف ہست کہ پیران ما خود جو بزرگان نازک خیال را طفل مکتب گویند۔ بیچارہ سامانی خیالی نازک داشت کہ تحقیق ما را بدین درجہ رساند و خان آرزو ذوق اعتراض دارد و بس۔ مخفی مباد کہ یاے تحتانی بلحاظ معنی اول اصلی است و بلحاظ معنی دوم مبدل زاے ہوز ہمچون آوآے و آواز و نسبت معنی اول نتیجہ تحقیق ما اینست کہ ضرورت و حاجت باشد نہ ضروری۔ از ینکہ اصل این بمعنی اول اندر بایست باشد (اردو) (۱) ضرورت مؤنث (۲) نگون بقول آصفیہ (فارسی) اوندہا لٹکا ہوا۔

اندر بایست اصطلاح بقول برہان جامع بکسر تحتانی وسکون سین وفوقانی معنی اول اندر بایے صاحب بحر ہم این را بمعنی ضروری ومحتاج الیہ گفتہ وصاحب رشیدی فرماید کہ اندر وایست مرادف این **مؤلف** عرض کند اندر فرید علیہ در کہ گذشت و بایست اسم مصدر بایستن کہ بقول برہان بمعنی ضروری ومحتاج الیہ باشد پس معنی لفظی این (درضرورت) باشد و مراد از ضروری وناگزیر ومحتاج الیہ وضرورت و ماذکر این بر (اندر بایے) کردہ ایم کہ مخفف این گذشت (اردو) دیکھو اندر بایے کی پہلے معنی۔

اندر پوست سگ داری مقولہ بقول شمس وانند در تن نفس امارہ داری وقیل نفس پروری واین کنایہ از مردہ دلست دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ ہر دو محققین کنایہ نوشتہ اند ما در مقولہ ہاے عجم این را نیافتیم و نہ این را با معنی حقیقی من وجہ تعلقے است وحالا این مقولہ بر زبان معاصرین متروک است (اردو) نفس پروری کرتا ہے۔

مطیع نفس ہے۔ نفسانی خواہشات کا مرید ہے۔

اندرخشوارہ بقول صاحب شمس بفتح یکم وسوم باشین پناہ وحصار وجائے استوار کہ بدان پناہ گیرند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد وسندی ہم پیش نشد خیال ما اینست کہ ہمان (اندخوارہ) را کہ بہمین معنی گذشت بہ زیادت رائے مہملہ چارم وشین معجمہ بعوض سین مہملہ نوشتہ است وغیر از تسامح نباشد (اردو) دیکھو اندخوارہ۔

اندرخو بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی درخور وسزاوار۔ دیگر محققین ازین ساکت اند وسند استعمال ہم پیش نشد۔ اگر سندے بدست آید توانیم عرض کرد کہ مخفف اندرخور باشد کہ بہمین معنی می آید وصراحت ماخذش ہم ہمدرانجا کنیم (اردو) دیکھو اندرخور۔

(الف) **اندرخور**
(ب) **اندرخورا**
(ج) **اندرخورد**
(د) **اندرخورند**

(الف) بفتح خائے نقطہ دار وسکون واو معدولہ وراے بے نقطہ۔ بقول صاحب بحر وبرہان وناصری وجہانگیری وجامع بمعنی لائق وسزاوار و (ب) بزیادت الف در آخر مرادف (الف)۔ و (ج) بسکون دال ابجد ہم مرادفش وبفتح رائے دوم بمعنی زیبد و (د) بسکون نون ودال ابجد بمعنی (الف) صاحب سروری بر ذکر (ج) قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر (الف) فرمایند کہ تحقیق آنست کہ این لفظ مرکب است از آندر بمعنی معروف وخور بمعنی خوراک مخفف خورد یعنی چیزی کہ از جملۂ خوراک کسی باشد وچون خوراک ہر چیز موافق ولائق آن چیز باشد کہ غذا المثل است۔ اندرخور بمعنی سزاوار ولائق مستعمل شد واین مجاز بود وفرماید کہ در (ب) الف آخر بقول رشیدی افادۂ تعظیم کند وبقول سامانی بجائے نون تکمن است در لغت عرب وبخیال خان آرزو (ب) مخفف (اندرخوراک) است یعنی کاف حذف شد ودر (د) نون زائد در آخر

(رکن الدین بکرانی - از سروری (ج) ؎ نیست
هرکس در محبت مرد او ؛ نیست اندر خورد هر دل
در داو ؛ (قطران (د) ؎) اگر بهشتش ناخورند
بودی جای ؛ جهانش مجلس بودی سپهر شادروان ؛
مؤلف عرض کند که خورد در فارسی زبان بمعنی ذوق
ولذت آمده - کذا فی البرهان وسراج پس معنی لفظی
این (در ذوق) وکنایه از موافق ذوق ولائق و
الف در (ب) زائد بقاعدهٔ عام فارسی که در آخر

هر یک لفظ اگر خواهند الف زیاده کنند همچون گیرد
وگیرداو دال مهمله در (ج) هم زائد چنانکه شفتالو
وشفتالود ونون در (د) هم زائد است چنانکه
گذارش وگذارشن دیگر هیچ - آنچه برهان بر (ج) خورد را
بفتح راے مهمله گرفته بمعنی زیبد نوشت بخیال ما بمعنی پیدا
نشود تا آنکه (اندر خوردن) را بمعنی سزاوار وزیبا شدن
نگیریم واستعمال این بنظر نیامده اگرچه موافق قیاس باشد
(اردو) لائق - سزاوار -

اندرخون استعمال - بقول جامع بروزن عنبرگون رستنی باشد سطبر وخارناک واین همانست که
بر (اندروخون) بیاید (اردو) دیکھو اندروخون -

اندرز بقول برهان بازاے هوز بروزن کم عرض بمعنی (۱) پند ونصیحت و (۲) حکایت و (۳) وصیت
و (۴) کتاب باشد وصاحب ناصری بر وصیت ونصیحت قانع وهم او فرماید که (اندرز نامه) وصیت نامه
را گویند - صاحب سروری وجهانگیری هم بر معنی اول وسوم قانع وصاحب رشیدی بر معنی اول خان آرزو
فرماید که بضم دال مهمله بمعنی نصیحت است ومعانی دیگر اگر بثبوت رسد مجاز باشد - صاحب جامع ذکر معنی
اول وسوم وچهارم کرده (حکیم سنائی ؎) همه اندرزمن بتوانیست ؛ که تو طفلی وخانه رنگین است
(حکیم خاقانی ؎) مر اطبیب دل اندرز گونه کردست ؛ کزین سواد بترس از حوادث سودا ؛ بترش وتلخ
رضا ده بخوان گیتی بر ؛ که نیشتر خوری از شیشتر خوری حلوا ؛ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است

صاحبان مؤید و انند صراحت این کردہ اند و از کلام فیضی کہ صاحب انند نقش کردہ فتح دال مہملہ ثابت است چنانکہ صاحب برہان گفتہ (ے) آنگاہ کشود لب باندرز پہ انگیخت سخن بدلنشین طرز پہ (اردو) (۱) نصیحت مؤنث (۲) حکایت مؤنث (۳) وصیت مؤنث (۴) تحریر۔ کتابت۔ مؤنث۔

اندرزا بقول صاحبان برہان و ناصری و سراج و سروری بروزن صندل ساگاو زہرہ را گویند و آن سنگی بود کہ در میان زہرہ گاو یا شیر دان متکون شود و بتازی حجر البقر گویند۔ صاحب محیط بر اندرزا بزائے تجمع فرماید کہ حجر البقر است و بر حجر البقر گوید کہ در اندس سورس و بشیرازی اندرز او بفارسے گاودار و گویند و در ہند بہ گاوردہن معروف و در صید نہ جاور دہن معرب گاور دہن نوشتہ و گویند بہ فارسی مہرہ زہرہ و گاو زہرہ نامند۔ گاہی در شیردان ماد گاو یافتہ میشود۔ قائم مقام فاذزہر باشد۔ گرم و خشک در آخر دوم۔ محلل۔ مسمن و مدر بول و حیض و جالی و مفتت سنگ و جہت یرقان و مرض ذبۃ اطفال نافع و منافع بسیار دارد (الخ) بخیال ما۔ اندرزا مرکب باشد از اندر کہ مزید علیہ در باشد و زا مخفف زہرہ بہ تبدیل ہاے مؤنث بالف یا اسم فاعل ترکیبی باشد بمعنی پیدا شونده در داخل کہ زا امراست از زائیدن و خان آرزو در سراج ہم اشارۂ این با بہام کردہ یا اسم جامد باشد واللہ اعلم (اردو) گاودہن بقول صاحب جامع الادویہ۔ سنگ گاو۔ حجر البقر۔ گائے کے پیتے مین ایک پتھری ہوتی ہے مشہور۔ زردی مائل۔

اندرفت۔ بقول صاحب شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی شلم سرخ و سفید کہ او را کنجدہ گویند۔ دیگر کسی ذکر این نکردہ و صاحب محیط ہم ازین ساکت و در تعریف شلم سرخ و سفید ہم نشان این یافتہ نمیشود و کنجدہ و رائے شلم است کہ بر اگر دہک ذکرش کردہ ایم خیال ما اینست کہ در اسم بیان کردۂ صاحب شمس

تحریف راہ یافت وکاتب چابکدست انرزوت را کہ بمعنی کنجدہ باشد اندرفت نوشت ومیدانیم کہ شلم سرخ وسفید رامرادف کنجدہ چہ طور قرار دادہ بالجملہ این لغتی است کہ متحقق نشد۔ ومعاصرین عجم ہم ازین خبر ندارند۔

اندروا بقول برہان بروزن اندرزا (۱) بمعنی آرزو وحاجتمندی و (۲) سرنگون وآویختہ وحیران وپریشان۔ صاحبان سروری وجہانگیری بذکر معنی دوم نسبت معنی اول می فرمایند کہ بمعنی حاجت و مراد باشد وما با ایشان اتفاق داریم زیرا کہ بدمعنی اصل این اندروا لیست باشد مبدل اندربا ست وخیال خان آرزو ہمانست کہ براندربائے ذکرش کردہ ایم وحقیقت ہر دو معنی وماخذ را ہم ہمدرانجا نوشتہ ایم بالجملہ اندروا بمعنی اول مخفف اندرواے کہ می آید واندرواے مخفف اندروالیست۔ باشد وبمعنی دوم مخفف اندرواز کہ می آید (کمال اسمعیل ؎) ایکہ از ہر سر موی تو دلی اندرواست ۔ یک سر موی ترا ہر دو جہان نیم بہاست ۔ (اردو) دیکھو اندرواے

اندرواج بقول صاحب ہفت بفتح اول وسکون نون وفتح دال وسکون راے مہملہ وواو وبالف کشیدہ وجیم زدہ بمعنی اندرواست کہ (۱) آرزو وحاجتمندی و (۲) سرنگون وآویختہ وواژگون باشد دیگر کسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مبدل اندرواژ کہ بزاے فارسی می آید زاے ہوز بدل شد بہ جیم ہمچون چوزہ وچوجہ صراحت معنی این برا اندرواژ کنیم ودریں جا ہمین قدر اشارہ کنیم کہ این مرادف اندروانیست زیرا کہ اندرواہ دو معنی آمدہ چنانکہ بگذشت واندرواژ صرف یک معنی دارد بخشش ہمدریں جا کنیم پس بخیال ما این بمعنی دوم است وبس (اردو) دیکھو اندرواژ

اندرواژ بقول خان آرزو در سراج بزاے فارسی بروزن چنبر باز بمعنی نگونسار وآویختہ صاحب برہان گوید کہ مرادف اندرواکہ (۱) آرزو وحاجتمندی (۲) سرگشتہ وحیران وسرنگون وآویختہ باشد صاحب

ناصری فرماید کہ مرادف اندر وائے و اندر وائی ہمہ
بیک معنی۔ صاحب جامع ہم انیز ابہر دو معنی مرادف
اندر و اگفتہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ با خان آرزو
اتفاق داریم کہ صرف یک معنی نگونسار و آویختہ
دارد و بمعنی حاجت مندی نیست و نباشد زیرا کہ
ما ماخذ این را بر اندر بائے بیان کردہ ایم کہ مرکب
است از اندر و واثر و (واثر بزائے فارسی مبدل
(واز بزائے عربی است) بمعنی عکس و قلب۔ کذا
فی الکنز۔ پس معنی لفظی (اندر واثر) چیزی کہ در عکس
و قلب باشد کنایہ از آویختہ و نگونسار۔ و معنی
حاجت و حاجتمندی را ازین ہیچ تعلق نیست زیرا کہ
ما بر اندر بائے بیان کردہ ایم و بعض محققین ہم ذکر
کردہ اند کہ اندر بائے بمعنی حاجت مخفف (اندر بایست)
باشد و بایست اسم مصدر بایستن است پس معنی
حاجت در اندر بائے بہمین وجہ پیدا شد۔ اندریصورت
معنی مذکور را از اندر واثر پیدا کردن خلاف ماخذ
و تسامح اہل تحقیق است فتامل۔ آنچہ صاحب ناصری

این را مرادف اندر وائی نوشتہ است غلط کردہ است
کہ اندر وائی بمعنی حاجت مندی و سرنگونی است کہ می آید
و یائے مصدری در وموجود است پس اندر واثر را
بمعنی اندر وائی گفتن غلط محض است (اردو)
دیکھو اندر بائے کے دوسرے معنی۔

اندر واه بقول برہان بروزن لنگرگاہ بمعنی اندر واثر
است کہ (۱) سرگشتہ و حیران و سرنگون و آویختہ (۲) احتیاج
باشد۔ صاحب جہانگیری این را مرادف اندر وا
و اندر واثر گفتہ و صاحب جامع ہم بر معنی دوم
آرزومند را اضافہ کردہ **مؤلف** عرض کند کہ
اگر ہائے ہوز آخرہ را زائد گوئیم و این را مزید علیہ
اندر وا دانیم ہمچون خونخوار و خونخوارہ یا ہائے ہوز
را مبدل یائے تحتانی گرفتہ این را مبدل اندر وائے
قرار دہیم ہمچون شایگان و شاہگان البتہ در آنصورت
ہر دو معنی این درست باشد چنانکہ صراحت این بر
اندر بائے گذشت و لیکن این درست نیست کہ
ہر دو معنی مرادف اندر واثر دانیم زیرا کہ بر اندر واثر

از تسامح اهل تحقیق خبر داده ایم (اردو) دیکھو اندربائے

اندرواے بقول برہان بروزن صندلی بمعنی اندرواہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اندرواہ مخفف اینست و ما صراحت ماخذ و تعریف این بر اندربائے کردہ ایم و این مبدل آنست کہ بائے موحدہ بہ واو بدل شود ہمچون آب و آو (اردو) دیکھو اندربائے

اندرواییست بقول رشیدی مرادف اندربایست کہ گذشت۔ بائے موحدہ بہ واو بدل شد ہمچون آب و آو (اردو) دیکھو اندربایست۔

اندروائی بقول برہان بروزن کم پروائی یعنی (۱) حاجت مندی و (۲) سرنگونی و سرگشتگی صاحب سروری گوید کہ بمعنی آرزومندی و حاجت و نگون آویختگی و صاحب جامع بدیل اندرواہ فرماید کہ اندروائی مصدر آنست۔ **مؤلف** عرض کند کہ یائے مصدری بر اندرواے زیادہ شد از بہجت کہ یعنی مصدری پیدا کردہ است ولیکن نتوان گفت کہ این مصدر اندرواست (اردو) (۱) حاجتمندی مؤنث (۲) سرنگونی و سرگشتگی۔ مؤنث۔

اندروب بقول برہان و جامع بفتح اول و ضم ثالث بروزن کندکوب نام نوعی از جوشش است کہ پوست بدن را سیاہ و خشن گرداند و با خارش باشد و آنرا بعربی قوبا گویند صاحب ناصری فرماید کہ اندوب و اندوج مرادف این است کہ می آید۔ صاحب جہانگیری گوید کہ ہمین را بربریون و انروب ہم نام است و بہندی دآد گویند۔ خان آرزو در سراج۔ انروب و اندوب را مخفف این گفتہ صاحب انند صراحت فرماید کہ این لغت فارسی است۔ بعض محققین این را بہ بائے فارسی نوشتہ اند بعوض بائے عربی در آخر (اردو) داد۔ مذکر۔ دیکھو ادرفن۔

اندروج بفتح اول و جیم عربی در آخر بقول صاحب انند ہمان اندروپ باشد کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل آن۔ کہ بائے فارسی بجیم عربی بدل شود ہمچون پالیز و جالیز (اردو) دیکھو ادرفن۔

اندر وخون بقول برہان وہفت واند بضم خاے نقطہ دار وسکون واو ونون۔ چوب دار شیشعان وآن رستنی سطبر خارناک باشد۔ ماذکر این براشتلا بوس کردہ ایم واین را بیونانی اندر وخوسون نام است وجادارد کہ این مخفف آن باشد (**اردو**) دیکھو اشتلا بوس۔

اندرون بقول صاحب انند بالفتح وضم ہر سہ مہملہ (۱) بمعنی اندر کہ ترجمۂ فی است و (۲) بمعنی دل وروده و (۳) باطن **مؤلف** عرض کند کہ (۱) مزید علیہ اندر ومبدل اندران کہ الف بواو وبدل شدہ اندرون شد ہمچون تاغ وتوغ (انوری ۵) گر حرم را چون حریم حرمت بودی شکوہ ہا اندرون کعبہ ہرگز آمدی عزی ولات ہا (انوری ۵) بکف ذوالفقار مرتضوی ہا کہ بجرب اندرون چو شیر نر است ہا و (۲) مجاز باشد کہ دل از اعضاے داخلی است وبمعنی شکم وغیر آن ہم آمدہ وتخصیص بار ودہ ندارد (سعدی ۵) توانم آنکہ نیازارم اندرون کسی را ہا حسود را چہ کنم کز خود بر نج در است ہا (ولہ ۵) اندرون از طعام خالی دار ہا تا در و نور معرفت بینی ہا و (۳) ہم مجاز بمعنی اول است کہ ظاہر و باطن را بیرون واندرون گویند (ظہوری ۵) تف داغ برون واندرون دستی بہم داد ست ہا نفس ہم شعلہ شد خواہم کہ خوش بر یکدگر جوشم ہا (**اردو**) (۱) دیکھو اندر (۲) دل پیٹ۔ ندگر (۳) باطن ندگر۔

اندرونی بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی باطن و درون و (۲) بمعنی کتان بہتر۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و بخیال ما معنی اول متعلق بہ اندرون است نہ اندرونی کہ در اندرونی یاے نسبت باشد ومعنی آن باطنی و درونی محققین بالا از غور کار نگرفتہ اند ہمچون داغ اندرونی ومرض اندرونی وحال اندرونی ونسبت معنی دوم عرض میشود کہ معاصرین عجم ساکت اند اگر سندی پیش شود۔ اسم جامد نوان گرفت کہ لباس کتان را در بلاد سرد اکثر داخل لباس ہا می پوشند وجادارد کہ بہمین وجہ کتان موسوم شد

بہ اندرونی (اردو) (۱) اندر کا جیسے "اندر کا حال خدا ہی جانے" (۲) عمدہ قسم کا کتان۔ صاحب آصفیہ نے کتان پر فرمایا ہے کہ ایک قسم کا باریک کپڑا جو علف یعنے گھاس سے تیار کیا جاتا ہے اس کا پہننا بدن کی رطوبت وعرق کو جذب کرتا ہے کہتے ہین کہ اگر کوئی فربہ اندام دبلا ہونا چاہے تو جاڑے کے موسم مین کتان کا کورا کپڑا پہنے اور گرمی مین دہلا ہوا اور اگر لاغر ہونا منظور نہ ہو تو اس کے برعکس کرے

شاعرون نے اسکی نسبت یہ خیال کیا ہے کہ وہ چاندنی مین ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے۔ لیکن جن لوگون نے اس کا تجربہ کیا ہے وہ بے اصل بیان کرتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ کپڑا السی کے درخت کی چھال سے سن کے کپڑے کیطرح تیار کیا جاتا ہے اور نور ماہ کے سامنے اسے ٹہیرنے کی تاب نہین۔ تار تار الگ ہوجاتا ہے (تجمل ۵) باغ مین کلگشت کو آیا ہے کیا وہ رشک ماہ ۔ دامن گل ٹکڑے ٹکڑے جون کتان ہونے لگا ۔

اندرجست بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح وفتح ہاے ہوز وسکون سین مہملہ و نائے مثناۃ لغت فارسی است بمعنی زعفران دشتی۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ صاحب محیط ذکر این مفرد و برزعفران فرماید کہ اسم عربی است وبیونانی قروقس وبسریانی کرکم وبفارسی کیماس و در انگریزی بنا قران وبہندی کیسر وکم کم وکنکم وکنکون وآن تار ہاست شبیہ بعصفر وبسیار خوشبو وزرد تیرہ رنگ مائل بسرخی گرم در دوم وخشک در اول۔ قابض ومحلل ومنضج ومفتح ومنافع بسیار دارد وجہ تسمیہ این ہیچ معلوم نشد (اردو) کیسر بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ زعفران۔ ایک قسم کا نہایت خوشبودار زرد پھول۔ ہماری راے مین اس کا ترجمہ جنگلی زعفران ہے اور مدراس مین کیسر کا پھول مشہور ہے اور خود ہمارے باغ مین ہے اس کا رنگ سفید اور ڈنڈیان سرخ مثل زعفران کے خوشبو جس سے کپڑے رنگتے ہین اور زرد رنگ خوشبودار کپڑون پر آجاتا ہے اہل دکن اسی کیسر کو ہارسنگار کہتے ہین غالباً

جنگلی زعفران یہی ہے۔ صاحب آصفیہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

اندر ہندسی بقول صاحب شمس لغت فارسی است بالفتح۔ بمعنی طول وعرض۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و بخیال ما این ہمان اندازہ ہندسی است کہ بہمین معنی گذشت۔ بہ تسامح صاحب شمس اندازہ صورت اندر گرفت یا کاتبین مطابع تصرف کردہ اند۔ وا بے برحال محققین کہ تحقیق شان از دست اہل مطابع بر باد میرود وا بے بر محققینی کہ سلسلۂ ردیف در حروف لغت قائم ندارند و مورد تصرف اہل مطابع می شوند (اردو) دیکھو اندازۂ ہندسی۔

اندرین باغ چو طاوس بکار است مگس مثل

آنست کہ چنانکہ وجود طاؤس زینت باغ و بہار افزاید ہمچنان وجود خال ہم بر روی محبوب باعث زیب و زینت است و روی محبوب را استعارہ کردہ اند از باغ (اردو) ع۔ مگس خال ہے طاؤس ترے گلشن کا۔

۔صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت۔ **مؤلف** گوید کہ فارسیان بصفت خال رخسارۂ محبوب استعمال این کنند مقصود

اندستین بقول شمس بالفتح بمعنی آستین برزدہ و درمالیدہ۔ فرماید کہ لغت فارسی است۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم ساکت اند و سند استعمال این پیش نشد۔ **مؤلف** گوید کہ اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مخفف اندر آستین است ہمچون پسندرود دختندر کہ مخفف پسر اندرود دختر اندر کہ اشارہ اش بر کلمۂ اندر کردہ ایم و معنی لفظی اندر آستین غیر از آستین باشد متعلق بہ معنی دوم لفظ اندر و کنایہ از کسی کہ آستین برزدہ و آستین درمالیدہ و آستین بلند کردہ و مراد از شخص آمادہ و مستعد بکاری کہ در ہمچو حالت عادت است کہ آستین را بسوی مرفق بلند کنند و برزنند و حصۂ ابتدائی دست بی آستین و برہنہ میشود۔ (اردو) آستین چڑھایا ہوا۔ مستعد۔ آمادہ۔

(الف) اندشمار بقول صاحب انند (الف) بفتح اول وکسر دال وسکون شین معجمہ وراے مہملہ
(ب) اندشمال بمعنی (۱) ترس و (۲) گفتار و (ب) بقولش بفتح اول وکسر ثالث وسکون شین معجمہ مثلہ
و (۳) بمعنی آواز بلند نیز۔ برائے ہر دو لغت استناد کند از فرہنگ فرنگ و فرماید کہ ہر دو لغت فارسی
است حیف است کہ صاحبان تحقیق ازین ساکت اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند و سند استعمال
پیش نشد۔ اگر شاہدے بدست آید تو انیم عرض کرد کہ (الف) مخفف اندیشہ مادر است و اندشمار مخفف
آن و معنی لفظی اندیشہ مادر بہ قلب اضافت مادر اندیشہ و ظاہر است کہ از گفتار خیال و فکر و اندیشہ
انسان می تراود و پیدا می شود از اینجاست کہ او را مادر اندیشہ گفتند و (ب) مبدل آن ہمچون چنار و چنال
و معانی دیگر مجاز گفتار (**اردو**) الف (۱) سبق مذکور (۲) گفتار بقول آصفیہ (فارسی) مؤنث۔ سخن
گویائی۔ کلام۔ تقریر۔ ب (۱) و (۲) دیکھو الف و (۳) بلند آواز۔ مؤنث۔

اندک بقول برہان بسکون کاف تصغیر اند باشد (کہ گذشت) بہار گوید کہ مقابل بسیار و بیش و گاہی
مقابل فراوان نیز آید اگرچہ ہر کدام مرادف ہم است و بحوالۂ خان آرزو گوید کہ گاہی در مقام معدوم و
نفی مطلق ہم استعمال کنند مثل کم چنانچہ گویند "زید کم مرتکب این کار می شود" و غرض عدم ارتکاب
وے باشد (نظامی ۵) پس و پیش چون آفتابم یکی است ۔ فروغم فراوان فریب اندکیست ۔ و فرماید کہ
درین شعر غرض نہ آنست کہ من فی الجملہ فریب ہم دارم بلکہ مدعا آنست کہ فریب اصلا نیست چنانکہ ناصحی
بکسی گوید کہ "دروغ کمتر بگو" و غرض آن نمی باشد کہ من رخصت دادہ ام کہ اندک دروغ خود می گفتہ
باشی لیکن اختیار مانند این کلام بجہت آنست کہ آدمی بمقتضای بشریت از اقسام چنین قبائح بالکلیہ
پاک نمی تواند ماند پس اگر باین طور امرے کند ممکن الاتیان باشد و اگر خبری دہد محمول بر صدق تواند شد و

ازین قبیل است دراین بیت (ع) مراد یکی بود و پیمان یکی ؛ درستی فراوان فریب اندکی ؛ (اردو) تھوڑا۔ بہت تھوڑا۔

اندکان بقول برہان وجامع وسراج بروزن بندگان نام شہر و ولایتیست مابین سمرقند وچین وبقول ناصری شہریست در ترکستان۔ معرب این اندجان است وجہ تسمیۂ این متحقق نشد (اردو) اندکان ایک شہر اور ولایت کا نام ہے جو سمرقند اور چین کے درمیان واقع ہے اسی کا معرب اندجان ہے۔

اندک اندک ہمی شود بسیار مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال سکت بخیال ما این مثل مرادف (قطرہ قطرہ سیلے واندک اندک خیلے) است کہ فارسیان بجائی زنند کہ مقصود بہ بیان این باشد کہ ہر چیز و ہر کار قلیل ہم چون سلسلۂ آن جاری باشد بصورت بسیار ظاہر شود و نتیجہ خوبی پیدا می کند (اردو) پھوئیوں پھوئیوں تال بھرتا ہے" بوند کا چوکا گھڑاو ڈہلکاوے" صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ دکن مین کہتے ہین "کچھ کچھ آخر مین سب کچھ" مطلب یہ ہے کہ انسان اگر کسی کام کو کم کم اور مسلسل کرتا جاے تو آخر پر وہ نتیجہ بخش ہوتا ہے اور بہت بھاری حیثیت پیدا کرتا ہے۔

اندک سال استعمال۔ بقول بہار بمعنی خورد سال است (میرزا جلال اسیر ع) شوخی ہر ذرہ دارد آفتابی در بغل ؛ پیر صبح از جلوۂ طفلان اندک سال بود (اردو) خرد سال۔ بقول آصفیہ (فارسی) کم عمر۔ کم سن۔ صغیر سن۔ بچہ۔

اندکی جمال بہ از بسیاری مال مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ اند۔ فارسیان این مثل را بہ ترجیح جمال استعمال کنند واین مخصوص است برائے زن یعنی چون کسی قصد عروسی کند واز حال عروس خبر گیرد وطالب زن دولت مند شود فارسیان این مثل را زنند مقصود آنست کہ دولت مندی زن را بدرجہ دوم خیال باید کرد اول چیزی کہ قابل پسند

و مرجح بر دولت مندی اوست حسن و جمال باشد اگر زنی بسیار دولت مند است و زن دیگر دولت ندارد ولیکن اندکی جمال دارد۔ این را ترجیح است	بر آن (اردو) دکن مین کہتے ہین "جب صورت نہ بھاے تو لین دین چولھے مین جاے" اس کا مطلب یہہ ہے کہ حسن زن کو دولتمندی پر ترجیح ہے

اندلس بقول برہان بضم اول و ثالث و لام و بسکون ثانی و سین بے نقطہ نام شہریست در حدود مغرب و نام جزیرہ ہم ہست در بالاے کوہی و بہر دو معنی بفتح اول و ثالث و رابع ہم آمدہ۔ صاحب ناصری در دیباچہ کتاب بدیل آرایش چہارم گوید کہ صاحب برہان در تحقیق لغت مسامحہ تمام کردہ است و در مقامش فرماید کہ نام الکہ ایست از مضافات اسپانیول و اسپانیول سلطنتی است از سلطنت ہاے مستقلۂ فرنگستان و مورخین عرب تمام اسپانیول را اندلس دانند و حقیقت آنست کہ چون در سنۂ ہفتاد و شش از ہجرت سپاہ اسلام از جانب عبد الملک مروان بہ تسخیر آن ملک مامور شد اول ولایتی کہ فتح شد ملک اندلس بود و باین نام مشہور شد پس بمرور ممالک دیگر مفتوح گردید و نیز از تواریخ و کتب معلوم می شود کہ لفظ اندلس و اندالوسس در زبان اہل اسپانیول نام طائفہ ایست کہ مولد و موطن آنہا قریب بحدود روس بود و در سنۂ چہار صد و نہ مسیحیہ دولیست و سیزدہ سال قبل آغاز سنۂ ہجری بر ممالک اسپانیول مستولی گشتہ لیکن چون مورخین عرب ماخذ اصلی لفظ اندلس را در نیافتند چنانکہ رسم ایشان است نوشتند کہ یکی از فرزندان یافث بن نوح کہ اندلس نام داشت یکی از جزائر بحر متصل بارض اسپانیول بطریق میراث یافتہ دران شہرے ساختہ باسم خود موسوم کرد و صاحب تقویم البلدان (ابو الفدا۔ بفتح اول و ضم ششم ضبط کردہ است) (الخ) (اردو) اندلس۔ اسپین ہسپانیہ (دیکھو اسپانیول)

اندمہ بقول برہان و ناصری و سروری و سراج و جامع و رشیدی بروزن سرمہ بیاد آوردن غمہای گذشتہ (رودکی ؎) بہترین یاران و نزدیکان ہمہ پیش او نزدشان دارم سریک اندمہ ۔ بعض محققین در صریح ثانی (شریک اندمہ) نوشتہ اند صاحبان انند و شمس صراحت کنند کہ لغت فارسی است ۔ **مؤلف** عرض کند کہ از سند رودکی می کشاید کہ اندمہ یاد و ذکر و بیان غمہای گذشتہ باشد و جز این نباشد کہ این اسم جامد است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) گزشتہ غموں کی یاد ۔

اندرو بقول برہان بروزن انجو (۱) بمعنی اندرون باشد کہ مقابل بیرون است صاحب جہانگیری از حکیم فردوسی سند آورده (؎) از ان جایگہ شد باندوے شہریار کہ بردار دار روز شادیش بہار ۔ صاحب ناصری فرماید کہ مخفف اندرون باشد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ مبدل اندر باشد کہ رائے مہملہ بواو بدل شود ہمچون کلار و کلاو و استعمال این کہ ببائے موحدہ شدہ است غیر ازین نباشد کہ بائے زائد است و بہ تحقیق ما (۲) بمعنی گلابہ و گاہگل کہ صراحت کامل این بر اندود می آید (اردو) (۱) دیکھو اندر کے پہلے معنی (۲) دیکھو اندود ۔

(۱۸۸۳)

اندوب بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع بروزن منکوب مرادف اندروب (افضل الدین کرمانی ؎) ترا رہ کہ بود در پیش محبوب ۔ کہ داری در ہمہ اندام اندوب ۔ یا ذکر این بر اندروب ہم کردہ ایم و جز این نباشد کہ این مخفف اندروب است و بعض محققین اندروب را بائے فارسی گفتہ اند (اردو) دیکھو اندرفن ۔

اندوختہ بقول صاحب ناصری کہ بدیل اندوختن آوردہ مخفف اندوختہ کہ اسم مفعول اندوختن است و فرماید کہ پارسی دری است کہ اہل کوہستانات بیشتر آن متکلم بودہ اند خاصہ اہل تبرستان و رے و توابع آن

(بابا طاہر ہمدانی سہ) نوائے نالۂ غم اندوختہ ذونونہ عیار زر خالص بوتہ ذونونہ فرماید کہ ذونون بمعنی دانندہ باشد (اردو) اندوختہ۔ اندوختن کا اسم مفعول ہے جمع کیا ہوا۔

اندوج بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع مرادف اندوب کہ گذشت۔ بخیال ما مبدل اندوپ است یعنی بعض محققین اندروب را بباے فارسی گفتہ اند اندرین صورت اندوپ ہم بباے فارسی باشد و فارسیان باے فارسی را بہ جیم بدل کردہ اندوج کردند چون پالیز و جالیز (اردو دیکھو ادر فن۔

اندوختن بقول برہان بر وزن افروختن بمعنی (۱) جمع کردن و فراہم آوردن و (۲) بمعنی قرض واپس دادن ہم صاحب بحر بذکر ہر دو معنی این را کامل التصریف گفتہ ومضارع این اندوزد صاحبان موارد ونوادر وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحبان سروری وجہانگیری بر معنی اول قانع **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ این اندوز باشد کہ اسم جامد فارسی زبان واسم ہمین مصدر است کہ بمعنی فراہم و جمع آمدہ وتسامح اہل تحقیق است کہ اندوز را بمعنی جمع کردہ شدہ نوشتہ اند بالجملہ فارسیان زاے ہوز را بجاے معجمہ بدل کردند کہ عادت ایشان در اکثر افعال ہمین است وپس ازان علامت مصدر تن بر او زیادہ کردہ مصدری ساختند۔ ومعنی دوم مجاز آنست کہ ادائے قرض ہم مماثل اندوختن است کہ پول قرض گرفتہ شدہ داخل مداخل شدہ است پس ادائی آن خرچ حقیقی نیست بخیال ما این مصدر اصلی است کہ وضع شد از اسم جامد فارسی زبان وبخیال متقنین فارسی اصلی و سماعی۔ وبہ تحقیق ما سماعی نیست زیرا کہ ثابت کردہ ایم کہ وضع شدہ است وجا دارد کہ ماخذ این اندوختن گیریم کہ بمعنی نفع وسود می آید شین معجمہ آخر را حذف کردہ بزیادت علامت مصدر اندوختن کردند

کہ معنی حقیقی این نفع وسود کردن است ومجاز آن جمع کردن وفراہم آوردن ومعنی دوم مجاز ومجاز واللہ اعلم (اردو) (۱) جمع کرنا (۲) قرض ادا کرنا۔

اندوختش بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث وکسر خائے منقوطہ و سکون شین معجمہ لغت فارسی زبان است بمعنی نفع وسود۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ اسم جامد است وجادار دکہ اسم مصدر اندوختن گیریم بحذف شین معجمہ آخر (اردو) فائدہ۔ مذکر۔

(الف) اندود (الف) بقول برہان وجامع بروزن مقصود کاہ گل وگلابہ را گویند کہ بر بام و

(ب) اندودن دیوار کردہ باشند وبقول ناصری بمعنی کاہ گل مالیدن فرماید کہ آنرا اندودن گویند وسیم اندود وزر اندود ودود اندود وامثال آن ازان برخیزد و (ب) بقول برہان کاہ گل وگلابہ مالیدن و (۲) مطلقاً ملمع کردن۔ صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف ومضارع این اندآید و بقول بہار وسراج وسروری وموارد مرادف اندائیدن بہمہ معانیش کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ (الف) بہ فتح واو از روی قواعد فارسی مضارع (ب) ولیکن استعمال این نیست بلکہ بجایش اندآید مستعمل کہ مضارع اندائیدن است آنچہ صاحب بحر اندآید را مضارع اندودن گفتہ درست نکردہ می تواند کہ صراحت می کرد کہ مضارع اندودن مستعمل نیست بہ تحقیق ما اندود (۱) ماضی اندودن بہ سکون واو۔ و (۲) مخفف اندودہ کہ اسم مفعول اندودن است (جمال الدین عبدالرزاق ؎) درین تعرس زنگار خورد دود اندود ہ مرا بکام بد اندیش چند باید بود ہ حیف است کہ صاحب برہان وجامع این را بمعنی کاہ گل وگلابہ نوشت وسندی پیش نکرد وبہ تحقیق ما مجرد اند وبدون دال مہملہ آخر بمعنی کاہ گل وگلابہ باشد کہ مبدل اند است۔ الف بواو بدل شد ہمچو تاغ وتوغ واز ہمین اندو مصدر اندودن

یعنی (ب) وضع شد بزیادت علامت مصدر (دن) در آخرش۔ وآنچہ صاحب ناصری (الف) را بمعنی کاہگل مالیدن گفتہ غلط محض است بالجملہ متحقق شد کہ (ب) مصدریست مرکب از اندو و معنی حقیقی این (۱) گلابہ کردنست و (۲) مجازاً بمعنی ملمع کردن و نہفتن و پرشدن چیزی بچیزی و در استعمال فرس بمعنی لازم ہم آمدہ چنانکہ در ملحقات می آید (اردو) (الف) (۱) لیپا۔ گلابہ کیا۔ اندودن کا ماضی کل مغنون کے لئے۔ (۲) لیپا ہوا۔ گلابہ کیا ہوا۔ اندودن کا اسم مفعول۔ تمام معنون مین (ب) (۱) گلابہ کرنا لیپنا (۲) ملمع کرنا۔ ایک چیز کو دوسری چیز مین چھپانا۔ بھر جانا۔

اندودن آتش استعمال۔ بمعنی پر از آتش و آتشین شدن است از ہمین مصدر است آتش اندود مخفف آتش اندودہ بمعنی آتشین چنانکہ صائب گوید (ے) نہ شد روشن چراغم از غبار آتش اندودش ۔ مگر چشمی دہم در موسم خط آب از دودش ۔ مخفی مباد کہ این متعلق است بمعنی مجازی اندودن کہ گذشت و استعمال مصدر اندودن در اینجا بمعنی لازم شدہ۔ (اردو) آتشین ہونا۔

اندودن آفتاب استعمال۔ بمعنی پر از آفتاب شدن کہ کنایہ باشد از روشن شدن چنانکہ ظہوری گوید (ے) ز شمع رایت اگر سایہ بر سہا افتد ۔ شود درون و برون شب آفتاب اندودہ ۔ مخفی مباد کہ آفتاب اندود در این شعر مخفف آفتاب اندودہ باشد۔ و اندودن متعلق بمعنی مجازیش و در این شعر بمعنی لازم مستعمل شد (اردو) روشن ہونا۔

اندودن پوست بشیرینی استعمال۔ بمعنی پر از شیرینی بودن (شیخ شیراز ے) چو خرما بشیرینی اندودہ پوست ۔ چو بازش کنی استخوانی در اوست ۔ مخفی مباد کہ استعمال اندودن در این شعر بمعنی لازم است و متعلق بمعنی مجازیش کہ گذشت (اردو) شیرین ہونا

اندودن چاک استعمال بمعنی چاک داشتن و چاکدار بودن است چنانکہ والہ ہروی گفتہ (ے)

ضعف والہ را دیدہ زخمہاے خویش دید ؛ از تعجب بخیہ زد آن تار چاک اندود را ؛ مخفی مباد کہ چاک اندود دریں جا مخفف چاک اندودہ بمعنی چاک دار و پر از چاک است و اندودن دریں شعر بمعنی لازم مستعمل و متعلق بمعنی مجازش کہ گذشت ۔ (اردو) چاکدار ہونا ۔

اندودن چمن استعمال ۔ بمعنی چمن داشتن است و سرسبز و پر بہار بودن چنانکہ میرزا بیدل فرماید (ف) شوق موسمی نگہم رام تسلی نشود ؛ تا دو عالم چمن اندود تجلی نشود ؛ مخفی مباد کہ چمن اندود دریں جا بمعنی لازم است و متعلق بمعنی مجازش کہ گذشت (اردو) پر بہار ہونا ۔ سرسبز ہونا ۔

اندودن خرقہ از دود استعمال بمعنی پرشیدن خرقہ از دخان است چنانکہ عرفی گوید (ف) نمیدانم شیدا نیک بدوش انداختیم ؛ خرقہ از دود و آتش خانۂ اندودہ را ؛ مخفی مباد کہ این متعلق است بمعنی مجازی اندودن کہ گذشت و استعمال اندودن دریں شعر بمعنی لازم آمدہ (اردو) خرقہ کا دھوئیں سے بھر جانا ۔

اندودن دیوار از طلا استعمال ۔ بمعنی ملمع کردن از طلا است و متعلق بمعنی مجازش کہ گذشت (ملا قاسم مشہدی ف) خانۂ ما را چو گل از خون دل رنگین کند ؛ آنکہ دیوار خزان را از طلا اندودہ است ؛ (اردو) دیوار پر طلا کاری کرنا ۔

اندودن صبح استعمال ۔ بر از صبح و کنایہ از روشن شدن چنانکہ ملا علی رضا تجلی گوید (ف) نقابش از صفاے چہرہ صبح اندودہ می گردد ؛ گل رخسارش از مہتاب گرد آلودہ می گردد ؛ مخفی مباد کہ اندودن دریں جا متعلق بمعنی مجازاوست کہ گذشت و استعمالش دریں شعر بمعنی لازم (اردو) روشن ہونا ۔

اندوز بقول برہان و ناصری بروزن سردوز بمعنی (۱) فراہم آوردہ و جمع کردہ شدہ باشد و (۲) امر باینمعنی صاحبان سروری و رشیدی نسبت معنی اول گویند کہ بمعنی جمع کنندہ و جمع کن (خسرو

(۵) نقد بقار اعمل اندوزکن ۱۲ قیمت فردائے خود امروزکن ۱۲ (بدرالدین ساجرمی ۳) گنجہا گیرو سائلان رانجش ۱۲ دوست اندوز و دشمنان راسوز ۱۲ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول بیان کردۂ محققین بالاتم ازینکہ فاعلی باشد یا مفعولی متعلق باسم فاعل و مفعول ترکیبی است کہ بحالت ترکیب امر با اسمی پیدا شود و معنی دوم متعلق است از مصدر اندوزیدن کہ می آید و فارسیان برائے مصدر اندوختن ہم ہمین اندوز را بمعنی امر استعمال کردہ اند ولیکن بتحقیق ما اندوز (۳) بمعنی مطلق فراہم و جمع باشد چنانکہ ذکرش بر مصدر اندوختن گذشت و ہمین است اسم مصدر اندوختن بقاعدۂ تبدیل یعنی (اندوخ) اسم مصدر اندوزیدن بدون تبدیل معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) (۱) جمع کیا ہوا۔ (۲) جمع کر (۳) جمع۔ اندوختہ۔

اندوزانیدن بقول صاحب موارد متعدی اندوختن است کہ گذشت **مؤلف** گوید کہ چرا نگوئیم کہ متعدی اندوزیدن کہ کار از اصل گرفتن بہتر است از مبدل و این ہم درست نباشد کہ متعدی اندوزیدن یا اندوختن گوئیم زیرا کہ اندوختن ہم متعدی است بلکہ باید کہ اندوزانیدن را متعدی بدو مفعول دانیم کہ معنی این جمع و فراہم کنانیدن است۔ دیگر کسی از محققین مصادر زکر این مصدر نکردہ لیکن موافق قواعد فارسی و مطابق قیاس است۔ (اردو) جمع کرانا۔

اندوزہ بقول اسند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است و بالفتح بمعنی بنفشہ باشد۔ صاحب محیط ذکر این نکردہ و بر بنفشہ فرماید کہ اسم فارسی است و معرب آن بنفشج و بفارسی کاکوش ہم گویند و بعربی فرفیر و بروی اشر و ہو دیوسانی ابرو و بسریانی مکیناس سرد و تر در اول شمیدن آن مسکن صداع حار و در آن رطوبت فضلیہ و تلئین و حرارت اندک و لطافت و لزوجت و ازلاق و جذب و اسہال

است ومنافع بسیار دارد جیف است کہ محققین فرس از اندوزہ ساکت اند وخیال ما جز این نیست کہ ہائے لیاقت بر لفظ اندوز زیادہ کردہ نام این نبات نہادہ اند کہ لائق جمع کردن است نظر بر منافع آن کہ متاع قیمتی را ماند (اردو) بنفشہ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث۔ ایک بوٹی کا نام ہے جو اکثر برفانی پہاڑوں پر یا لب دریا پیدا ہوتی ہے۔

اندوزیدن بقول ہوارد (۱) بمعنی جمع کردن وغرا ہم آوردن و (۲) قرض واپس دادن۔ مرادف اندوختن۔ صاحبان ضمیمہ برہان ونوادر ہم ذکر آن کردہ اند وبقول بحر کامل التصریف ومضارع این اندوزد۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب است از اسم جامد اندوز وبای معروف وعلامت مصدر ون وبقول مقننین فارسی مصدر جعلی وما اصلی گوئیم از انکہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد وصراحت کامل ہر دو معنی این بر اندوختن گذشت (اردو) دیکھو اندوختن۔

اندوشہ بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث وفتح شین معجمہ لغت فارسی است نام گل است وہیچ صراحت مزید نکرد ومحققین فرس ومفردات طب ازین ساکت اند حیف است کہ بیان مجمل افادہ نہ بخشید ومعلوم نشد کہ کدام گل است ودر السنہ غیر چہ نام دارد (اردو) اندوشہ فارسی مین ایک پھول کا نام ہے۔

اندوک بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث لغت فارسی است ومعنی سختی ورنج باشد۔ دیگر محققین فرس ازین ساکت اند **مؤلف** گوید کہ جز این نیست کہ مبدل اندوہ باشد کہ می آید فارسیان ہائے ہوز را بہ کاف عربی بدل کنند ہمچون پدوانہ وپروانک (اردو) سختی۔ مؤنث۔ رنج۔ مذکر۔

اندول بقول برہان و ناصری و جامع بروزن معقول گلیمی باشد کہ آنرا بر چہار چوب بہ بینہا محکم کنند و بجہت استراحت بر آن نشینند و این در ملک زنگبار معمول است۔ صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ الحلیمی گوید کہ نشست گاہ حکام باشد چنانکہ اسدی گوید (ے) نشستنگہ ناز و اندو و کام ہا در آن بوش اندول خوانند مام ہا خان آرزو در سراج فرماید کہ این لفظ غیر فارسی باشد و عجب است کہ صاحب فرہنگہا از ان غافل ماندہ اند و صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است۔ **مؤلف** گوید کہ جا دارد کہ فارسیان لغت زنگبار را استعمال کردہ باشند۔ (**اردو**) وہ چارپائی جس پر کمبل بجائے نواڑ منڈھا ہوا ہو۔

اندون بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ضم ثالث لغت فارسی است بمعنی کاہگل و گلابہ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندے ہم پیش نشد و ظاہر اغلطی کتابت باشد کہ بر اندو نون زیادہ کردہ اند اگر سندے بدست آید تو انیم گفت کہ نون زائد است بر اندو کہ بہمین معنی گذشت ہمچون گذارش و گذارشن (**اردو**) دیکھو اندو۔

اندوند بقول برہان و ناصری و جامع بفتح رابع و سکون نون و دال ابجد از اتباعت بمعنی تار و مار کہ زیر و زبر شدہ و ازہم پاشیدہ خان آرزو در سراج بہ دو واو (اندووند) آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سندی پیش نشد و بخیال ما قول خان آرزو ہم صحیح باشد کہ (تارمار) و (تار و مار) ہر دو آمدہ و بتحقیق ما این مرادف تارمار و زیر و زبر نباشد بلکہ معنی این محض آلودہ و ملوث کہ ماخذ این ہمان اند است کہ بمعنی کاہگل گذشت و اند در اینجا مخفف آن کہ اصل این (اندا وندا) بود الف اول و ہشتم حذف شدہ (اندوند) باقی ماند و اگر بقول خان آرزو دو واو گیریم۔ واو دوم برائے عطف باشد (**اردو**) لتھ پتھ۔ بقول آصفیہ آلودہ۔ ملوث۔ بھرا ہوا۔ شوربور۔ شربور۔ خستہ حال۔

اندوہ بقول برہان بروزن انبوہ گرفتگی دل و دلگیری را گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ بحذف واو مخفف آن واندہان جمع این (کہ ذکرش بجاے خودش آید) بہار گوید کہ اندوہ بمعنی غم و ملال و فرماید کہ بالفظ خوردن و داشتن و کشیدن و گفتن مستعمل بخیال ما انحصار این مصادر خوب نیست چنانکہ از لطخات ظاہر شود و بقول صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است وہم بقول انند این اسم جامد فارسی ہا است بمعنی غم و ہم **مؤلف** عرض کند کہ ہمین است اسم مصدر اندوہیدن کہ می آید (عرفی ؎)

راحت آمد تا کشاید قفل اندوہ از دلم ؎ از کلید و دست خود یکمشت خاکستر گذاشت ؎ (**اردو**) اندوہ بقول امیر (فارسی)۔ مذکر۔ رنج و غم (آتش ؎) طفلی سے سامنا غم و اندوہ کا رہا ؎ کیا کیا نہ حادثے ہوے ہم پر قدیم سے ؎

اندوہ آمدن استعمال۔ بمعنی واقع شدن رنج و غم باشد صاحب آصفی ذکر این کرده (نظامی گنجوی ؎) چو اندوہ آید شود ناسپاس ؎ نہ محکم تر اندوہ اندر ہراس ؎ (**اردو**) مبتلاے رنج و غم ہونا۔ رنج پہنچنا۔

اندوہان بقول صاحب انند جمع اندوہ۔ برخلاف قیاس و صاحب برہان بر اندہان نوشتہ کہ جمع اندوہ باشد برخلاف قیاس چہ بغیر از جانور را بالف و نون جمع نتوان کرد۔ خان آرزو در سراج بدیل اندوہ فرماید کہ درین تامل است چرا کہ در خستان و نہالان و اجزوان و چشمان بسیار آمدہ و حق آنست کہ قیاسی بدو وجہ است یکی آنکہ وجہ صحت لفظ تواند شد چنانکہ ہر جا با و نون جمع شوند واو ساکن بود جائز است کہ ہر دو بمیم بدل شوند چنانکہ خنب و خم و دنب و دم و چنانکہ الف در اوائل کلمات بیا بدل شود ہمچون اکدش و یکدش و ارمغان و ارمغان و نیز بہاے ہوز بدل شود ہمچون انگامہ و ہنگامہ و وجہ دوم آنست کہ حکم بوجوب آن کنند مثلاً گویند کہ

جمع الف ونون - غیر جاندار را درست نیست و
نفی چیزی که بر منفی مجهول نشود به کلمهٔ نادرست نیست
و مراد ازین آنست که هر جا چنین کلمه واقع شود بی مراعات
و لحاظ روزمرّه چنان بعمل آرند پس آنچه در یباب مخالف
باشد بر همان قدر که مسموع و آمده باشد اقتصار نمایند
و بیدان و چناران نگویند چنانکه درختان و نهالان
و همچنین بجای ناکام - نامقصود نیز نگویند (انتهی)
مؤلف عرض کند که خان آرزو بطور اعتراض
بر برهان بحثی که کرده است و تصفیه که در آخر بحث
خود فرموده از آن تردید قول برهان نمی شود و حق آنست
که قاعدهٔ جمع که صاحب برهان ذکرش فرموده و
الف ونون را باجانوران مخصوص کرده مقصود عامش
از جاندار ان است یعنی مطلق حیوان که انسان هم
دران شامل باشد و بقول متقنین فارسی هم جمع بالف
ونون مخصوص است باذوی الارواح و آنچه برخلاف
این کلیه برای غیر ذوی الارواح هم استعمال این یافته
شد مستثنی باشد همچو درختان و همین قسم استثنا در

جمع غیر ذوی الارواح هم یافته شده که تخصیص نادران
یافته نشد چنانکه بعض محققین و متقدمین انسانان را
انسان ها و شیران را شیرها هم آورده اند و این هم
استثنا باشد در استعمال و جا دارد که این قسم استثنا
بضرورت شعر گیریم بهر حال قاعدهٔ که متقنین فرس
بلحاظ کثرت استعمال قائم کرده اند قیاسی است و
مظائر استعمال که برخلاف آن یافته شد سماعی است
و آنچه خان آرزو فرماید که اتباع سماعی در همان
الفاظ مخصوص که سماعت یافته شد عیبی ندارد و
برخلاف آن درست نیست نسبت این عرض می شود
که پابندی ما را بر استعمال پیشینیان مخصوص کردن مرده
پسند نیست و ما استعمال معاصرین عجم را اندر تخصیص
فائق تر دانیم از متقدمین و متاخرین زیرا که در هر زمان
اصلاح زبان می شود و آنچه حالا در روزمرّهٔ فارسیان
اهل زبان است بحق ما بهتر و موافق محاوره باشد بر
خلاف محاورهٔ پیشینیان و همین اصول در هر یک
زبان اولی - فتامل (اردو) رنج - غم - بحالت جمع

اندوہ بردن استعمال۔ دفع کردن رنج وغم است صاحب آصفی ذکر این کردہ (تاثیر اصفہانی ؎) برد اندوہ زدل تہمت زرداری ہم ہ داغ بردل نبود لالۂ عباسی را ہ (اردو) رنج وغم مٹانا۔ دفع کرنا۔

اندوہ بودن دردل استعمال۔ بمعنی بودن رنج وغم است کہ حاصل آن مبتلای رنج وغم بودن باشد۔ صاحب آصفی ذکر اندوہ بودن کردہ (وحشی بافقی ؎) دران پیری کہ صد غم حاصل بود ہ ہمان اندوہ یوسف در دلش بود ہ (اردو) غم رہنا۔ غم ہونا۔ مبتلاے رنج وغم ہونا رہنا۔

اندوہ پرسیدن استعمال۔ استفسار رنج وغم کسی کردن و رنج وغم کسی را دریافت کردن باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ (خسرو ؎) اندوہ جدائی زکسی پرس کہ یکچند ہ دور فلکت از صحبت یار انداشت ہ (اردو) رنج وغم کی حالت دریافت کرنا۔ پوچھنا۔

اندوہ پیشہ استعمال۔ فارسیان بصفت دل استعمال این کردہ اند یعنی کسی کہ پیشۂ او اندوہ وغم است ومبتلای رنج وغم می ماند (عرفی ؎) دارم بچشم او دل اندوہ پیشہ را ہ غافل کہ مست می شکند زود شیشہ را ہ (اردو) مبتلای رنج وغم۔

اندوہ داشتن استعمال۔ بمعنی رنج وغم داشتن ومبتلاے رنج وغم بودن است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (فغانی شیرازی ؎) دلم زروز بد خویش ماتمی دارد ہ چہ ماتم است کہ اندوہ عالمی دارد ہ۔ (اردو) رنج وغم رکھنا۔ مبتلاے رنج وغم ہونا۔

اندوہ دانستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی واقف بودن از رنج وغم است (خسرو ؎) توسہل می شماری اندوہ خسرو آرے آنکو ندیدہ رنجی اندوہ کس چہ داند ہ (اردو) رنج وغم واندوہ سے واقف ہونا۔

اندوہ رسیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رنج وغم رسیدن باشد ومبتلای رنج وغم شدن (نظیری نیشاپوری ؎) زبس بود

(۱۸۸۴)

دل خود کام و ناسپاس مرا ۔ زروی ہم رسد اندوہ بیقیاس مرا ۔ (اردو) رنج پہنچنا جیسے "میرے دلکو اس واقعہ سے رنج پہنچا ہے" مبتلاے رنج و غم ہونا

اندوہ کاستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی کم کردن و شدن اندوہ باشد۔ (خسرو ۵) گہ بہ نعمت تر و اندوہ کاہ ۔ یافتہ در عرصۂ ماخر راہ ۔ (اردو) رنج و غم گھٹانا گھٹنا

اندوہ کشاد استعمال بقول صاحب شمس بمعنی غمگسار **مؤلف** عرض کند کہ اگر معنی بیان کردہ اش را تسلیم کنیم متعلق باشد باندوہ کشا بدون دال مہملہ در آخر کہ اسم فاعل ترکیبی باشد از اندوہ کشادن۔ اندوہ کشا و بدال مہملہ در آخر بد بمعنی غلط است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ شک نیست کہ فارسیان (یاد کرد) را بمعنی یاد گار استعمال کردہ اند ولیکن اندوہ کشاد را بغیر وجود سند استعمال تسلیم کنیم (اردو) غمگسار بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر غمخوار۔ ہمدرد۔ دلسوز (عارف ۵) جاگے گا ایک

شام سے کسطرح صبح تک ہے درکار مجھہ مریض کو ہیں غمگسار دو ۔

اندوہ کشیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رنج و غم کشیدن و بمبتلای رنج و غم شدن است (فخری اصفہانی ۵) ازان پیش کہ کشیدم زتب لبی اندوہ ۔ زفرط خواب ملالت زدم لبی آساہ ۔ (اردو) رنج کھینچنا ۔ رنج و غم میں مبتلا ہونا

اندوہ گسار استعمال بقول بہار شکنندۂ اندوہ باشد و سند این بر (اندہ گسار) می آید کہ مخفف این است و کنایہ باشد از غمخوار و متعلق باشد از (اندوہ گساردن) کہ بمعنی اندوہ خوردن است و کنایہ از غمخواری کردن و غمخوار شدن (اردو) غمگسار دیکھو اندوہ کشاد۔

اندوہگین استعمال۔ بقول بہار بہ معنی غمگین است مانند این از کلام طہوری یافتہ ایم (۵) ندارم شکوہ گر خاطرم اندوہگین باشد ۔ دل دلداری خواہد چنان باشد چنین باشد ۔ مخفی مباد کہ گین بقول برہان بمعنی صاحب و خداوند آمدہ چون با کلمۂ ترکیب کنند ہمچون غمگین و

شرگین و بمعنی صفت ہم ہست ہرگاہ با وصف مرکب
سازند و بعنی گویند بمعنی پر است کہ در مقابل خالی
باشد چہ گین در اصل آگین بود (الخ) **مؤلف**
عرض کند کہ توجیہ آخرین اقوی (اردو) اندوہگین
بقول امیر غمگین۔ رنجیدہ (وزیر ؎) ہر اسب
دشمنون کا چاہتے ہین ہا مین خوش ہون جب سے
دل اندوہگین ہے ہا

اندوہگین باشیدن استعمال۔ بمعنی غمگین
بودن است سندش این بر اندوہگین گذشت (اردو)
غمگین ہونا۔ غمگین رہنا۔ اندوہگین رہنا۔

اندوہ ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی باقی بودن رنج و غم است (غنائی
شیرازی ؎) خود در العشق لالہ رخان سوختم تمام
اندوہ دوزخ و ہوس جنتم نماند ہا (اردو) رنج
و غم رہنا۔

اندوہناک استعمال۔ بقول بہار مرادف
اندوہگین۔ **مؤلف** عرض کند کہ ناک بقول
برہان لفظی است کہ بجہت بیان اتصاف موصوف
بصفتی در آخر کلمات می آورند زیرا کہ دلالت میکند
بر داشتن چیزی ہمچون طربناک و غمناک و مانند آنہا
(انوری ؎) تا بود از اختلاف جنبش چرخ ہا یکی اندوہناک
و دیگر شاد ہا (اردو) اندوہناک۔ بقول امیر
بمعنی اندوہگین (بحر ؎) نکتورے بات بات
مین ہین خوہے یار کی ہا کیا غم ہے کوئی خوش ہو
کہ اندوہناک ہو۔

اندوہیدن بقول صاحب انند بجواہ فرہنگ
فرنگ بالفتح مصدر فارسی است بمعنی غمگین شدن
و دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرد و
سندی پیش نشد ولیکن موافق قیاس است و بقاعدۂ
مقننین فارسی مصدر جعلی کہ بزیادت یاے معروف
و علامت مصدر دن بر لفظ اندوہ وضع شد
و باصول ما مصدر اصلی کہ از ہیچ جامد فارسی زبان
وضع کردند۔ کامل التصریف۔ مضارع این اندوہد
(اردو) غمگین ہونا۔

(۱۸۱۵)

(الف) اندہ (الف) بقول برہان وجامع وناصری مخفف اندوہ باشد
(ب) اندہان و(ب) بقولش جمع اندہ و ماصراحت کامل (ب) بر اندوہان کردہ ایم کہ جمع اندوہ گذشت (انوری ؎) بار اندہ مکش کہ بار دگر ؛ بر ہانیدت از غم ایزد بازہا صاحبان سروری وجامع وناصری وبرہان ہم ذکر (ب) کردہ اند (سروری ؎) روزی سہ چار اندہ او داشت ہر کسی ؛ آن سوز برطرف شد و آن اندہان نماند ؛ (اردو) (الف وب) دیکھو اندوہ اور اندوہان۔

اندہ خوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی غمگین شدن است (خسرو ؎) مگو اے پند گو اندہ مخور بیہودہ چندین ؛ چہ خار از پاکشی آنرا کہ پیکان در دلش باشد ؛ ۔ (اردو) غم کھانا۔ بقول آصفیہ رنج اٹھانا۔ (ع) غم کھاتا ہوں لیکن مری نیت نہیں بھرتی ؛

اندہ قوقو بقول برہان بضم دو قاف وسکون دو واو۔ دوائیست کہ آنرا حند قوقی خوانند۔ کلف را نافع است وما ذکر این بر آزورد کردہ ایم وصاحب برہان بر آزورد صراحت کردہ است کہ اندہ قوقو لغت فارسی است وما خذ این جز این نباشد کہ معنی حقیقی این تکمہ رنج وغم باشد۔ بقول محیط کہ بر آزورد مذکور شد مولد خون عکس غلیظ است ومضار این زائد از منافع وجادارد کہ این نام را بلحاظ منافعش گیریم کہ تکمہ پیرہن محافظت جسم کند و پیرہن را بر بدن انسان چست و درست میکند پس اندرین صورت معنی این بند و اصلاح کنندہ رنج وغم باشد کہ کنایہ الیست ولبس (اردو) دیکھو آزورد۔

اندہ گذاشتن استعمال۔ بمعنی مبتلائے اندوہ کردن واندوہ را بحال خود گذاشتن و بہ دفع آن نپرداختن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (خاقانی ؎) اندہ گسار من شدہ اندہ بمن گذاشت

واسق چہ کرد از غم عذرا من آن کنم ؛ (اردو) رنج وغم میں مبتلا کرنا۔ رنج وغم کا دفعیہ نکرنا۔

(الف) **اندہ گسار** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ مرادف ومخفف اندوہ گسار است کہ گذشت وسزاین بر اندہ گذاشتن مذکور شد واین متعلق است بامصدر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) **اندہ گساردن** صاحب آصفی ذکر این ہم کردہ کہ بمعنی شکستن اندوہ باشد (اشرفی سمرقندی ؎) خندخندان بستد وبرلب نہاد ؛ جام می آن ہیچومی اندہ گسارش

(اردو) (الف) غم گھٹانے والا۔ اندوہ گسار (ب) غم گھٹانا

اندہ گفتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی بیان رنج وغم کردن است (سعدی شیرازی ؎) مگو اندہ خویش با دشمنان ؛ کہ لاحول گویند شادی کنان

(اردو) رنج وغم کی حالت بیان کرنا۔

(الف) **اندی** (الف) بقول برہان وہفت بروزن لندی (۱) بمعنی خاصہ باشد کہ در مقابل خرجی است و (۲) بمعنی امیدواری ہم و (۳) بجائے لفظ بود کہ باشد کہ ہم استعمال کنند و (۴) بمعنی آن لحظہ ہم کہ ایام گذشتہ باشد و (۵) تعجب را نیز گویند و (۶) بمعنی نیز ہم آمدہ کہ بعربی ایضاً خوانند ونسبت (ب) فرماید کہ بروزن خندیدن (۱) بمعنی تعجب کردن و (۲) سخنی را نیز گویند کہ از روی شک وریب وآہستگی گفتہ میشود۔ صاحب نوادر نسبت معنی سوم (الف) فرماید کہ بمعنی بوکہ وباشد کہ ونسبت (ب) فرماید کہ بمعنی گمان بردن وسخن بگمان گفتن۔ وصاحب جامع نسبت (الف) باتفاق معانی برہان نسبت معنی سوم گوید کہ کلمۂ تمنی وآرزو باشد۔ صاحب بحر نسبت (ب) بابرہان متفق وفرماید کہ سالم التصریف است۔ ولقول ناصری سخنی کہ از روے شک وریب وآہستگی وحیرت وتعجب گفتہ شود ولقول موارد تعجب کردن وسخن بگمان وشک گفتن وفرماید کہ حاصل بالمصدر این اندو مضارع این اندد۔ خان آرزو در سراج بر معنی دوم

(ب) مشتق با برہان و معنی اولش را غلط داند و صاحبان سروری و جہانگیری ہم بر معنی دوم ش قانع که سخن بشک گفتن باشد بخیال ما (الف) اسم جامد و اسم مصدر (ب) باشد و ترکیب (الف) چنین نباشد که لفظ آندر را با یاے نسبت مرکب کرده آندی کردند و معنی حقیقی آن منسوب به چند و منسوب بمقدار غیر معین و حاصل آن مشتبهه و شاید که آندیم بمجاز بمعنی شک و گمان بر معنی چارمش گذشت پس معنی سوم (الف) اصل است یعنی باشد و نبود و شاید که اظہار شک کند و یقین ندارد چنانکه خان آرزو آورده (۱) گر روی باغ زرد شد از فصل دے چه باک ؛ اندی که سرخ باشد روی خدایگان ؛ و معنی دوم بیان کرده برہان متعلق است بامعنی ششم آنکه گذشت و بزیادت تحتانی مصدری یا بنسبت معنی امیدواری پیدا کند و بنسبت معنی اول حیف است که سندی پیش نشد بشتاق آن باشیم که خصوصیت و خاتمه مقتبس است از ماخذ و چاره نیست که بدین معنی اسم جامد گیریم حالا عرض میشود بنسبت معنی چارم الف که بخیال ما مرکب است با آن (اسم اشاره) و دی بمعنی روز گزشته و مجازاً بمعنی آن لحظه گذشته که فارسیان در استعمال خود محمد و ده را بمقصوره و مضموم خوانند و حقیقت معنی پنجم و ششم ظاہر نیست که اندی اسم جامد فارسی زبان است - و مصدر (ب) وضع شد از (الف) بزیادت علامت مصدر (دن) و معنی (۱) تعجب کردن و (۲) سخن بشک و گمان گفتن پیدا شد از معنی پنجم و سوم اسم جامد که تعریفش بالا گذشت خان آرزو (الف) را ترک کرد و بر اندیک که می آید بحثی کرده است و ما هم همدرانجا ذوقی بر داریم

(اردو) (الف) (۱) خاص بقول آصفیہ مخصوص - عمدہ - منتخب - چیدہ (۲) امیدواری مؤنث (۳) شاید - کلمۂ شک - (۴) اُس لحظہ - اُس وقت (۵) تعجب - عجب - (۶) بھی - نیز - ایضاً

(ب) (۱) تعجب کرنا (۲) کسی بات کو شک اور گمان سے کہنا۔

(الف) **اندیش** (د) بقول برہان و ناصری و جامع بروزن ہم پیشہ (۱) بمعنی فکر و خیال و (۲) بمعنی ترس و بیم آمدہ (ناصری ص۵۱) اندیشہ کس راہ بکنہ تو ندارد پدید چیز کہ ہست از تو نشان ست و نشان نیست پاخان آرزو در چراغ فرماید کہ معنی

(ب) **اندیشمند**

(ج) **اندیشناک**

(د) **اندیشہ** اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (سلیم ص۵۲) از آہ خفتہ در دل من اثر دہا سلیم پ سیلاب ازین خرابہ باندیشہ بگذرد پ بہار گوید کہ تباہ و خام و رہ نورد از صفات اوست و بالفظ انداختن و بردن و بستن و خوردن و داشتن و دانستن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما اندایش کہ حاصل بالمصدر اندائیدن بمعنی کاہگل مالی و گلابہ سازی و گچ کاری گذشت ماخذ این است فارسیان ہا نسبت در آخرش زیادہ کردند کہ بمعنی منسوب بہ گاہ گل مالی و گلابہ سازی و گچ کاری است و کنایہ از فکر و خیال کہ چون فکر و خیال بر دل و دماغ مستولی شود گلابہ سازی و گچ کاری را ماند کہ غلبہ آن گویا دل و دماغ را بپوشد و فارسیان کنایۃً بمعنی فکر و خیال و مجازاً بمعنی ترس و بیم استعمالش کردند و الف چہارم بکثرت استعمال حذف شدہ اندیشہ شد و (الف) بحذف ہای ہوز آخرہ (ا) مخفف (د) و اسم مصدر اندیشیدن کہ می آید ہمین است و (۲) امر از مصدر اندیشیدن ہم۔ آنچہ صاحب رشیدی (الف) را اسم فاعل اندیشیدن ہم گفتہ تسامح اوست کہ از خیر اندیش و بد اندیش ہا معنی پیدا کردہ باشد و این اسم فاعل ترکیبی است کہ بدون ترکیب امر با اسمی ہا معنی پیدا نمیشود (انوری ص۵) گرش بہتان نہد خصم بد اندیش پ ورش عصیان کند چرخ ستمگر پ و (ب) و (ج) از قبیل

فکرمند وخوفناک است واستعمال این بہ تحقیق مخصوص باشد بامعنی دوم (د) (نظامی ؎) دران رہگذرہاے اندیشناک ؛ پراگندہ شد در سرم مغز پاک ؛ (اردو) (الف) (۱) دیکھو (د) (۲) اندیشہ کرنا سوچ۔ ڈر۔ (ب) و (ج) بقول امیر اندیشہ ناک۔ پرخطر۔ خوفناک۔ (د) (۱) فکر۔ مؤنث خیال مذکر (۲) اندیشہ دیکھو اسکال۔

اندیشہ آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پیدا شدن فکر وخیال وخوف باشد (بدیع سبزواری ؎) دوشم اندیشۂ مرگ آمد وہشیار شدم ؛ یاد آن خواب گران کردم وبیدار شدم ؛ (اردو) خیال کرنا۔ فکر ہونا۔ خوف پیدا ہونا۔ اندیشہ پیدا ہونا۔

اندیشہ افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف اندیشہ آمدن باشد (ملا جامی ؎) گر قدرت گہی اندیشہ اش ؛ کوش کہ چون من نکنی پیشہ اش ؛ (اردو) دیکھو اندیشہ آمدن

اندیشہ انداختن استعمال۔ بمعنی فکر وخیال وخوف کردن است۔ صاحب آصفی ذکر این مصدر مرکب کردہ است (فردوسی طوسی ؎) وزآن پس یکی چارۂ ساختن ؛ زہر گونہ اندیشہ انداختن ؛ (اردو) فکر کرنا۔ خیال کرنا۔ اندیشہ کرنا۔

اندیشہ باشیدن استعمال۔ بمعنی فکر وخیال ماندن وبودن است (جامی ؎) باشد پی ہر درد اندیشۂ درمانی ؛ بردارد دل ما درد اندیشۂ درمانہا ؛ (اردو) فکر وخیال رہنا۔ ہونا۔

اندیشہ بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (۱) بمعنی فکر وخیال وخوف دور کردن است (حافظ ؎) طبیب عشق منم بادہ خور کہ این معجون ؛ فراغت آرد واندیشہ خطا ببرد ؛ و (۲) بمعنی فکر وتامل کردن۔ بہار بذیل اندیشہ ذکر این کردہ (فرخی ؎) شاہ را گو تو بشادی وطرب دل نہ وبس ؛ از پی ساختن مملکت اندیشہ ببرد ؛

(۱۸۲۷)

(۲۷۷۱)

(اردو) (۱) فکر و خیال سے مستغنی کرنا خوف مٹانا بے خوف کرنا۔ (۲) فکر و تامل کرنا۔

اندیشہ بستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فکر و خیال کردن و قائم کردن خیال است (حافظ شیرازی ؎) ہر چہ اندیشہ دران بندی بیابی از خدائے ۔ زانکہ تدبیر تو با تقدیر او یکسان بود ۔ (اردو) فکر و خیال کرنا۔ خیال قائم کرنا۔

اندیشہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی خوف بودن و خیال داشتن و مطلب فکر و خیال بودن است (عرفی ؎) از لب ہر ذرہ ام خون انا الحق می چکد ۔ طعنہ نامحرم و اندیشۂ داری نبود ۔ (ظہوری ؎) در آن صحرا کہ میگردد سمندرشت خاکستر ۔ مبادا اندیشۂ پرواز بال و پر پرستان را ۔ (نظامی گنجوی ؎) شنیدستم کہ دولت پیشۂ بود ۔ کہ با یوسف رخش اندیشۂ بود ۔ (اردو) خوف ہونا۔ فکر و خیال ہونا۔ ڈرنا فکر ہونا۔

اندیشہ پیش نہادن استعمال۔ بمعنی مبتلائے فکر و خیال و خوف کردن است (ظہوری ؎) یادش اندیشۂ سودائے دگر پیش نہاد ۔ غم ہجر و طرب وصل فراموشش باد ۔ (اردو) فکر میں مبتلا کرنا۔ خوف زدہ کرنا۔

اندیشہ خوردن استعمال۔ بہار و آصفی ذکر این کردہ۔ و سند استعمال پیش نشد۔ معاصرین عجم البتہ بر زبان دارند کہ بمعنی خوف خوردن است و مبتلائے فکر و خوف شدن (اردو) خوف کھانا فکر میں مبتلا ہونا۔

اندیشہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فکر و خیال و خوف داشتن است (والہی قمی ؎) گر کنم آرزوی بوس و گہی میل کنار ۔ یک کف خاک و صد اندیشۂ باطل دارم ۔ (حافظ شیرازی ؎) با یار کجا نشیند آن کو ۔ اندیشۂ خاص و عام دارد ۔ (ظہوری ؎) چہ باک از سوختن اندیشۂ و اسوختن دارم ۔ نمیدانم چہ خواہد شد برائے

خود کباب من ؛ (صائب ؎) اندیشہ چرا عشق زکس داشتہ باشد ؛ پروانہ چہ پروائے عسس داشتہ باشد ؛ (اردو) فکر اور خیال اور خوف رکھنا ؛

اندیشہ دانستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ دریں جا اندیشہ بمعنی فکر و خوف و منصوبہ باشد و دانستن بمعنی خودش یعنی خیال کردن چنانکہ (حافظ شیرازی ؎) بکوے میکدہ ہر سالکی کہ رہ دانست ؛ در و گذر دن اندیشۂ تبد دانست ؛ یعنی منصوبہ تباہ و خوف تباہی خیال کرد (اردو) خوف کرنا خیال کرنا۔

اندیشہ در دل گردیدن استعمال۔ بمعنی خیال در دل پیدا شدن (صائب ؎) نیست در مغز زمین چون گرد بادم ریشۂ ؛ جز سفر در دل نمی گردد مرا اندیشۂ ؛ (اردو) خیال دل مین پیدا ہونا۔ (۱۸۸۸)

اندیشہ راندن استعمال۔ بمعنی دور کردن فکر و خیال است (ظہوری ؎) زخمی تو ز دل اندیشۂ مرہم راند ؛ ہر کہ زہر تو خورد کے بشکر پردازد (۱۸۸۹)

(اردو) فکر و خیال دور کرنا۔

اندیشہ رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رسیدن فکر و خیال است و دریں جا اندیشہ مجازاً بمعنی بلند پروازی مستعمل (کمال اصفہانی ؎) امید آدمی بوصالت نمی رسد ؛ اندیشۂ خرد بکمالت نمی رسد ؛ (اردو) فکر و خیال کا پہنچنا۔

اندیشہ رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی دفع شدن فکر و خیال است (ہلالی سبزواری ؎) روز ہجر از خاطرم اندیشۂ وصلت نرفت ؛ آرزوی صحت از دل کے رود بیمار را ؛ (اردو) فکر دفع ہونا۔ خیال جاتا رہنا۔

اندیشہ سرعت فشان استعمال۔ بمعنی فکر و خیال سریع السیر و زود رسندہ باشد چنانکہ عرفی گوید (؎) یک نفس اندیشۂ سرعت فشان ؛ گر بوے از جہل شود ہمعنان ؛ مخفی مباد کہ سرعت فشان (۱۸۹۰)

اسم فاعل ترکیبی است کہ صفت اندیشہ واقع شدہ (اردو) خیال بلند۔ بلند خیال۔

اندیشہ سنجیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فکر و خیال کردن است و اندیشہ سنج از قبیل سخن سنج اسم فاعل ترکیبی این کہ بمعنی فکر و خیال کنندہ و صاحب فکر و خیال باشد بہار ذکر اندیشہ سنج کردہ (خسرو ؎) چہ روشن دلی باشد اندیشہ سنج ؛ کزین در کلیدی رساند بگنج ؛ (اردو) سونچنا۔ فکر و خیال کرنا۔ صاحب فکر و خیال کو اندیشہ سنج کہہ سکتے ہیں ؛

اندیشہ سوختن استعمال۔ بمعنی بیکار شدن فکر و خیال است (عرفی ؎) حیرت زہم آغوشی من می نالد ؛ اندیشہ ز آرزوی من می سوزد ؛ (اردو) فکر و خیال بے کار ہونا۔

اندیشہ شستن استعمال۔ بمعنی دور و دفع کردن خیال است (عرفی ؎) آسودہ ترحسود کہ ما ز ضمیر دل ؛ اندیشہ زیان و غم سود شستہ ایم ؛ (اردو) خیال دفع کرنا۔ خیال دور کرنا۔

اندیشہ فراز آمدن استعمال۔ قریب آمدن خوف است (عرفی ؎) باز آکہ فراق جانگدازی آمدہ است ؛ اندیشۂ مردنم فراز آمدہ است ؛ (اردو) اندیشہ قریب الوقوع ہونا۔

اندیشہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی (۱) خوف کردن است۔ (حزین اصفہانی ؎) چو مرد دین نہ از نفس کافر برمی آئی ؛ سکندر زیستی اندیشہ از نیروی دارا کن ؛ و (۲) فکر و خیال کردن (ظہوری ؎) تراچہ رتبہ کہ اندیشۂ وصال کنی ؛ ادب خوشست ظہوری چنین ظہور مکن ؛ (ولہ ؎) از اشک صبح و شام ظہوریست سبحہ ساز ؛ اندیشۂ طراوت او را دکردہ ایم ؛ (اردو) (۱) اندیشہ کرنا۔ خوف کرنا۔ (۲) فکر و خیال کرنا۔

اندیشہ گذشتن بخاطر استعمال۔ بمعنی خیال پیدا شدن در دل (ظہوری ؎) گاہی نگاہ جوری

سوی گناہ گاران ؛ گر بگذرد بخاطر اندیشۂ ثوابی ؛

اندیشہ گرفتن (اردو) خیال ہونا۔ خیال دل مین پیدا ہونا۔ استعمال۔ بمعنی فکر و خوف کردن است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (حزین اصفہانی)

ے) مذار در رہرو دار الامان خامشی کلفت ؛
صدف اندیشۂ از تلخی دریا نمی گیرد ؛ (اردو) خوف کرنا۔ اندیشہ کرنا۔

(۱) **اندیشہ مند** استعمال بہار ذکر ہر دو کردہ

(۲) **اندیشہ ناک** از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ بمعنی فکر مند و خوفناک است کہ کلمہ مند و ناک ہر دو افادۂ معنی فاعلی کند (عرفی ؎) گاہ اندیشہ مند و حیران وش ؛ گہ عبارت نورد و زمزمہ ناک ؛ (اردو) (۱) فکر مند (۲) خوفناک۔

(الف) اندیشہ نما استعمال۔ بقول بہار کنایہ از چہرۂ بغایت صاف و پاکیزہ کہ اندیشہ دران بنماید و این ادعا مبالغہ باشد (صائب ؎) گرد دل من گر ہوس بوسہ نگردید ؛ اندیشہ از آن چہرۂ اندیشہ نما داشت ؛ صاحب آصفی ذکر ----

(ب) **اندیشہ نمودن** کردہ و سندے از حزین اصفہانی آوردہ (نشتر) چون دیدہ کشاید و اندیشہ نماید داند کہ شہرستان نظم سواد اعظم عالم معنی است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) بمعنی حقیقی خود است یعنی ظاہر کردن و شدن فکر و خیال و (الف) اسم فاعل ترکیبی است از (ب) و بخیال ما در (الف) ہیچ ادعا مبالغہ نیست۔ عادت است کہ از چہرہ و قیافۂ بعض انسانان اندیشہ و فکر در دل شان باشد ظاہر می شود و چہرۂ اندیشہ نما بمعنی چہرہ ایست کہ فکر و تردد از آن ظاہر شود و ہیچ ضرورت نیست کہ از این مضمون غایت صفائی و پاکیزگی چہرہ ظاہر شود البتہ این مضمون پیدا می شد اگر صائب مصرع ثانی را چنین می گفت (ع) اندیشہ ز آئینۂ اندیشہ نما داشت ؛ اندرین صورت از آئینہ استعارہ چہرۂ صاف مقصود می بود۔ (اردو) (الف) فکر مند (ب) اندیشہ اور خوف اور فکر و خیال ظاہر کرنا۔

اندیشہ نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فکر کردن است (فردوسی طوسی ؎) شب تیرہ کرد از جہاندار یاد ۔ پس اندیشہ بر آب حیوان نہاد ؛ (اردو) فکر کرنا۔

اندیشیدن بقول بحر (۱) فکر و تامل کردن و خیال و اندیشہ و غور نمودن در ہر کار و ہر چیز و (۲) ترسیدن و بیم بردن و (۳) غم خوردن فرمائید کہ کامل التصریف است و مضارع این اندیشد صاحب موارد و نوادر بمعنی اول و دوم قانع

مؤلف عرض کند کہ این مصدر یست کہ وضع شد از اندیش کہ مخفف اندیشہ گذشت و یائے معروف و علامت مصدر دن و معنی فکر و خیال و خوف در لفظ اندیش و اندیشہ موجود است و معنی سوم مجاز معنی دوم باشد و بس کہ ہر کہ می ترسد غم می خورد (انوری ؎) روبیندیش کہ از بہر تو ام نخریدی ؛ بمثل قیمت من گر بگذشتی ز ہزار ؛ (صائب ؎) نمی اندیشد از زخم زبان چون عشق صادق شد ؛ بدندان صبح گیرد تیغ خورشید قیامت را ؛ (اردو) (۱) فکر و خیال کرنا۔ تامل کرنا۔ غور کرنا (۲) ڈرنا۔ اندیشہ کرنا۔ خوف کرنا۔ (۳) غم کھانا۔

اندیک بقول برہان و جامع بروزن نزدیک لفظی است از کلمات تمنی کہ در عربی لیت و لعل و عسی گویند بمعنی باشد کہ دلبود کہ دباید کہ وزیراکہ و از برائے آن و ازین جہت۔ صاحبان سروری و رشیدی می فرمایند کہ بمعنی بوک و بحوالۂ ادات الفضلاء فرہنگ گوید کہ بمعنی باید کہ و چراکہ ہم آمدہ و بقول صاحب جہانگیری بمعنی بود کہ و باشد کہ و چراکہ وزیراکہ۔ خان آرزو در سراج اللغات گوید کہ بمعنی بوکہ و باشد کہ و فرماید کہ بقول بعضی بمعنی باید کہ و بقول بعض بمعنی زیراکہ و بحوالۂ قوسی گوید کہ مرکب از اندی و کاف صلہ و اندی بمعنی خاصہ و رائے خود ظاہر فرماید کہ ہمان

معنی اول مناسب است و آنچہ بہ تحقیق پیوستہ آنست کہ این لفظ ماخوذ است از اندیدن بمعنی گمان بردن و مجازاً بمعنی ترسیدن باشد کہ مستعمل و معانی دیگر سندی خواہد (انتہی) **مؤلف** این کتاب عرض کند کہ تحقیق خان آرزو معکوس است کہ اندیک ماخوذ از اندیدن نیست بلکہ اندیدن موضوع از اندی باشد کہ اصل اندیک است و اندیک مخفف اندیکہ از قبیل زیراک مخفف زیرا کہ باشد و ما تحقیق معنی اندی بجایش کردہ ایم و ما خذش را ہم ہمدرانجا بیان کردہ ایم پس (۱) معنی حقیقی اندیک شاید کہ و باشد کہ وجاد ارد کہ دیگر ہمہ معانی کہ بر لفظ اندی گذشت بزیادت کاف صلہ در اندیک ہم باشد (حکیم قطران ؎) گر یار ندانذ خطر و قدر تو شاید ؛ اندیک فلک داند قدر و خطر تو ؛ مخفی مباد کہ لفظ شاید در مصرع اول بمعنی (چنانکہ باید و شاید) است و (۲) استعمال این بمعنی زیرا کہ بنظر آمدہ و بدین معنی اسم جامد باشد (انسکتی ؎) با آنکہ من از عشق تو رسوائے جہانم ؛ ہم راضیم اندیک تو زیبائے جہانی ؛ و (۳) بمعنی باید کہ ہم (استاد عمارہ ؎) گر خوارشدم پیش بت خویش روا بود ؛ اندیک برجہتر خود خوار نباشم ؛ و جاد ارد کہ از ہمین شعر معنی اول ہم گیریم و (۴) بمعنی تعجب کہ و این ہمان است کہ بر معنی پنجم اندی گذشت (رشید الدین وطواط ؎) ہر چند کہ بودیم ز ہجران تو غمگین ؛ اندیک ز ہجران تو شادیم دگر بار ہا و (۵) بمعنی بوکہ یعنی امید کہ و این تعلق دارد با معنی دوم اندی (حکیم خاقانی ؎) گر حلقۂ حیات مطرا نہ گردد ؛ اندیک در زمانی ازین کسوت ازبہا ؛ (**اردو**) (۱) شاید کہ۔ ممکن ہے کہ۔ (۲) اسلئے کہ (۳) چاہئے کہ (۴) تعجب ہے کہ (۵) امید ہے کہ۔

اندیہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث و فتح نون لغت فارسی است بمعنی

تربز دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم این اسم را ترک کرد و بر تربوز ہم ذکر اندینہ نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم ساکت (اردو) تربوز۔ مذکر۔ بقول آصفیہ اس کی فارسی تربز۔ ہم اس کا کامل بیان تربز پر کریں گے۔

اندرو بقول برہان و سروری و ہفت و جامع با ذال نقطہ دار و رائے بے نقطہ بروزن لبلبو۔ پازہر باشد و آن را فادزہر ہم گویند و فرماید کہ بجائے ذال نقطہ دار زائے ہوز ہم آمدہ۔ خان آرزو باز ائے ہوز فرماید کہ مخفف انزروت باشد و ذکر این با ذال معجمہ نکرد بخیال ما غلطی کتابت و تسامح محققین است کہ این را بذال معجمہ قائم کردند و ما صراحت کامل انزرو و بزائے معجمہ بجایش کنیم (اردو) دیکھو انزرو۔

انر بقول برہان و ناصری و جامع و سروری و جہانگیری بفتح اول و ثانی و سکون رائے قرشت ہر چیز زشت و بد را گویند (محتشم کاشانی ؎) چہ در کشت با چہرۂ گل انار ی باز پے عاشقان انر کلہ کلہ ؛ خان آرزو در سراج بذکر این فرماید کہ بقول بعض ہمان است کہ نر مخفف آنست **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ نر کہ بمعنی زشت و ناہموار آمدہ مخفف اینست۔ بخیال ما نر مخفف نرہ کہ اسم جامد فارسی است بمعنی کریہ و ناہموار و انر مزید علیہ نر۔ بزیادت الف وصلی در اولش دیگر ہیچ (اردو) زشت۔ بدصورت۔

انرل بقول صاحب ہفت بضم اول و سکون نون و ضم رائے مہملہ و لام زدہ بمعنی دروغ و کذب آمدہ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و متحقق نشد کہ لغت کدام زبان است و سندی پیش نشد و معاصرین عجم ازین ساکت و ماخذ این ہم متحقق نیست۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد گوئیم (اردو) جھوٹ۔ مذکر

انروب بقول برہان بروزن منکوب (۱) جوشیشی است با خارش کہ بعربی قوبا خوانند و (۲) بعضی

گویند کہ جوشش کہ آنرا بفارسی گرد و بتازی حرب گویند و بازاے نقطہ دار ہم گفتہ اند۔ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و جہانگیری ہم ذکر این بمعنی اول الذکر کردہ اند و ما اشارۂ این بر اندروب کردہ ایم کہ انزوب بحذف دال مہملہ مخفف اندروب باشد صاحب سروری فرماید کہ این مرادف حرب است کہ بریون و گوآردن ہم نام دارد۔ صاحب برہان بر گوآردن و بریون فرماید کہ ہمان قوباست و صاحب غیاث حرب بمطلق خارش را گفتہ بخیال ما معنی دوم مجاز باشد کہ ہر دو از امراض پوست و خارش دار است (اردو) (۱) دیکھو اندروب (۲) خارش یا خارشت (فارسی) اسم مؤنث۔ کھجلی۔ ایک سودا وی مرض کا نام جس سے تمام جسم کھل جاتا اور کھجلاتا ہے۔

انزا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وسکون نون و زاے ہوز در آخر لغت فارسی است بمعنی عدس۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ صاحب محیط بر عدس فرماید کہ در یمن ملبس و بہ فارسی نشکنہ و مرجومک و بنبو سرخ و بہندی مسور گویند و آن غلہ ایست از ماکولات۔ ما صراحت کامل این بر استرار کردہ ایم وحیف است کہ تائید قول انند از محقق دیگر نشد جا دارد کہ این را مبدل و مخفف انزہ گیریم کہ بہمین معنی می آید ہاے ہوز آخرہ حذف شد و زاے فارسی بعربی بدل شد چنانکہ آژیر و آزیر (اردو) دیکھو استرار۔

انزارہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی کہگل کہ از دیوار بیفتد۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و بخیال ما این معرب باشد فارسیان از لغت عربی انزار بزیادت ہاے نسبت ساختہ اند و انزار بقول صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب بمعنی کم گردانیدن است (اردو) دیوار سے گرا ہوا کاہگل گلا

انزال بقول بہار بمعنی فرو فرستادن و فرو آوردن و آب از مرد جدا شدن۔ فرماید کہ فارسیان

بمعنی مطلق آب خواہ از مرد باشد یا از زن و بالفظ دادن و زدن و کردن استعمال کنند **مؤلف** عرض کند
کہ لغت عرب است بالکسر۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ استعمال فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر است
و برائے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب کنند کہ در ملحقات آید (**اردو**) انزال بقول آصفیہ
(عربی) اسم مذکر۔ لغوی معنی اترنا۔ اتارنا۔ اصطلاحی معنی منی نکلنا۔ جھڑنا۔

(۱) **انزال دادن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ وسندے کہ پیش کردہ ازان ---
(۲) **انزال دادن قلم** پیدا است بمعنی ریختن آب قلم کنایہ از ریختن مدادش (زلالی خانساری در وصف دختر پیرزال ؎) بوصف غنچہ اش راندم قلم پیش ؛ قلم انزال داد و رفت از خویش ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی (۱) منزل شدن است و بس (**اردو**) (۱) منزل ہونا بقول آصفیہ انزال ہونا۔ جھڑنا۔ منی نکلنا (۲) قلم سے سیاہی ٹپکجانا دیکھو انزال دادن۔

انزال زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انزال دادن است (فوقی یزدی ؎) منم آن رند دانشور کہ ہرگہ کیر او راکم ؛ زند انزال معنی عقل سازد جان بقربانش ؛ (حکیم زلالی در تعریف خلوت ؎) زانگیز قلم وحسن تمثال ؛ بمثل خویش میزد صورت انزال ؛ (**اردو**)

انزرو بقول برہان و ناصری و جہانگیری بفتح اول و زائے موز و رائے قرشت بواو رسیدہ بمعنی پازہر است و فاذزہر نیز گویند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ ظاہر انزروت کہ بزیادت نون فوقانی بمعنی دوائی است کہ در مرہم بکار آید۔ **مؤلف** گوید کہ خیال خان آرزو صحیح باشد کہ محققین مفردات طب ذکر این نکردہ اند و بر انزروت قناعت کردہ اند کہ می آید و فاذزہر دوائی خاص نیست بلکہ مطلق دافع اثر سموم را گویند و ہرگاہ این صمغ را کہ صراحتش بر

اگر وہک کردہ ایم داخل مرہم ہا کنند و دفع اثر سمی کند فاذ زہر گفتند واللہ اعلم (اردو) دیکھو انزروت اور اگروہک۔

انزروت بقول برہان و ناصری بروزن و معنی عنزروت است و آن صمغی باشد تلخ کہ بیشتر در مرہم ہا بکار برند و عنزروت معرب آنست و در مؤید الفضلا باین معنی باذال نقطہ دار و باے ابجد ہم آمدہ کہ اندروب باشد۔ خان آرزو بدیل انزروذکر این کردہ و انزرو را مخفف این گفتہ۔ صاحب محیط این را نوشت و ما صراحت کامل این بر اگروہک کردہ ایم۔ اسم جامد فارسی زبان است۔ (اردو) دیکھو اگروہک۔

انزن بالفتح و فتح زاے ہوز بقول صاحب ضمیمہ برہان ترجمہ عرض است **مؤلف** عرض کند کہ محققین دیگر ازین ساکت اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند۔ اگر سند استعمال پیش می شد قیاس می کردیم کہ اسم جامد فارسی قدیم است از شان لغت معلوم می شود کہ این لغت ترکی باشد چنانکہ صاحب لغات ترکی اوزن بمعنی دراز گفتہ ولیکن محققین لغات ترکی ہم ذکر انزن نکردہ اند (اردو) عرض بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ چوڑان۔ چوڑائی۔ پہنائی۔ پنا۔ پاٹ۔ طول کا نقیض۔

انزوا بقول بہار بمعنی گوشہ گرفتن۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بکسر اول۔ صاحب منتخب گوید کہ بمعنی یکسو شدن از خلق است۔ فارسیان استعمال این بمعنی یکسوئی و گوشہ نشینی و عزلت کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فارسی مرکب سازند کہ در محاورات آید (اردو) گوشہ نشینی۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عزلت۔ خلوت نشینی۔

انزوا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر	این کردہ کہ بمعنی گوشہ نشین شدن و عزلت گزیدن

است (معزی نیشاپوری ؎) صحرائے دولت تو خوش وسبز وخرم است ؛ نتوان گرفت بیہدہ در خانہ انزوا (اردو) گوشہ نشین ہونا۔ گوشہ نشینی اختیار کرنا۔

انزواگزیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ مرادف انزواگرفتن است (نثر حسین اصفہانی) در یکی از جبال کہ پناہی وآبی داشتہ باشد انزواگزینیم" (اردو) دیکھو انزواگرفتن۔

انژہ بقول برہان بازائے فارسی بروزن غمزہ مرحمب باشد کہ آنرا العربی عدس گویند۔ صاحبان ناصری وجامع وجہانگیری ذکر این کردہ اند بہ تحقیق ما اسم جامد فارسی زبان باشد واین ہمان است کہ تعریف این براستر ارکردہ ایم (اردو) دیکھو استرار۔

انس بقول بہار بالضم بمعنی خوگرفتن بچیزی۔ فرماید کہ بالفظ گرفتن مستعمل۔ **مؤلف** گوید کہ لغت عرب است وبقول صاحب منتخب آرام گرفتن ہم۔ فارسیان این را بمعنی دوستی ومحبت استعمال کنند وبرائے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند (انوری ؎) روضۂ خلد بود مجلس انسش زخواص ؛ موقف حشر بود درگہ بارش زعوام ؛ (اردو) انس بقول امیر محبت (سحر ؎) دو دن کی زندگی تھی کس لطف سے گزرتی ؛ تم مجھ سے انس کرتے میں تمکو پیار کرتا ؛

انسان عین استعمال۔ بقول صاحب بحر دانند مردمک کہ بہندی پتلی نامند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی انسانی کہ در چشم است (اردو) آنکھوں کی پتلی بقول امیر آنکھوں کی سیاہی (رند ؎) گئیں جو حسرت دیدار لیکے دنیا سے ؛ کرینگی حشر کو آنکھوں کی پتلیاں فریاد ؛ پتلی بقول آصفیہ مردمک چشم۔ سیاہی چشم۔ (مونث)

انسہ بقول برہان بفتح اول وکسر ثانی وسکون سین بے نقطہ وفتح فوقانی مقصور آنستہ وآن بیخ

گیاہی باشد خوشبوی کہ بعربی سعد گویند **مؤلف** گوید کہ تعریف کامل این در ممدودہ گذشت۔ صاحبان جامع و ناصری ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو آنستہ۔

انستی تو استعمال معاصرین عجم برائے مجلسی استعمال این کنند کہ خاص است برائے نشر علوم صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ صاحب بول چال فرماید و درست فرماید کہ فرانس است از انسٹیٹیوٹ کہ لغت انگلیسی زبان است بہ ہر سہ تائے ہندی (اردو) انسٹیٹیوٹ بقول امیر (انگریزی) مؤنث۔ افادۂ عام کی کمیٹی۔ ترقی علوم و فنون کی انجمن۔

انس داشتن استعمال بمعنی محبت داشتن صاحب آصفی ذکر این کردہ (نثر حزین اصفہانی) با انس و الفتی کہ با والدین خاکسار داشت پیوستہ بمنزل ایشان رسیدہ ؎ (اردو) انس و محبت رکھنا۔

انس گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی محبت داشتن است (وحشی بافقی) نوید آشنائی می دہد چشم بخنگویت ؎ گرفتہ انس گو بارمی ماتہندی خویت ؎ (ظہوری) انس گرفتند با می چو طہورای ؎ از ارباب وعیش روزگار رسیدند ؎ (انوری) اندریں حسرت تو دیدہ چشم خلق ؎ انسی گرفتہ فوج غنم مربع ذناب ؎ (اردو) انس حاصل کرنا محبت پیدا کرنا۔

انس ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی محبت ماندن است (خان آرزو) مارا کہ ہیچ انس دو دوام ہم نماند ؎ گویا جنون ما ست زمجنون زیادہ تر ؎ (اردو) انس رہنا۔ محبت رہنا۔

انسی بقول بہار بالکسر (۱) باصطلاح اطبا طرف درون عضو خلاف وحشی۔ صاحب بحر الجواہر ذکر این کردہ و (۲) باصطلاح خطاطان طرف راست قط قلم انسی است و طرف چپ وحشی (نعمت خان عالی) ز دکاتب صنع از پی ایجاد رقم را ؎ این ہر دو جہان انسی و وحشی ست قلم را ؎ وارستہ ہم

ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ (۳) فارسیان این را بمعنی انسانی استعمال کنند بزیادت تحتانی مصدری (انوری ؎) از پے کثرت خدام تو بخشندہ قوی ہا نطفہ را صورت انسی ہمہ اندر ارحام ہا (**اردو**) (۱) ہر عضو کا اندرونی حصہ۔ مذکر (۲) نوک قلم کا سیدھا رخ۔ مذکر۔ (۳) انسانی۔ انسان کا۔ انسان کے جیسے صفات انسانی۔ امیر نے لفظ انسانیت پر اس کا ذکر کیا ہے۔

انشا بقول بہار آفریدن و آغاز کردن و از خود چیزی گفتن و فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالکسر لغت عربست و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان این را بمعنی عبارت و طرز تحریر استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و در کلام استادان سخن انشا کردن بمعنی پیدا کردن ہم آمدہ (ظہوری ؎) قلم در پیش انشائے محبت نامہ دارد ہا کہ مضمونش بخون در پرچہ تحریر می غلطد ہا (انوری ؎) چو روز جلوہ انشائے راوی مدحت ہا ببارگاہ در آرد عروس انشا را ہا (**اردو**) انشا بقول امیر (عربی) مؤنث۔ دل سے کوئی بات پیدا کرنا۔ عبارت۔ طرز تحریر۔ (رشک ؎) نامہ جانان ہے کیا لکھا مری تقدیر کا ہا خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے ہا

انشاتا بقول برہان و مغت بفتح اول و سکون ثانی و شین قرشت و ثائے مثلثہ ہر دو با الف کشیدہ بسریانی دوائیست کہ آنرا بفارسی مویزک و بعربی زبیب الجبل خوانند صاحب محیط بر انشاتا گوید کہ مویزج است و بر مویزج فرماید کہ معرب مویزک فارسی و بعربی زبیب الجبل و زبیب البر نیز و بہیونانی اسطافیوس اغریا و بقول دیاستوریدس اسطافیس و بقولی اسطافیدسا اغریاماندیعنی مویز صحرائی نبات آن شبیہ بہ نبات کرم و از آن کوچک و ضعیف۔ یکے مثلث شکل و آن مویزج شامی است و دوم طولانی

وآن را مویز مغربی وحب الراسن نامند۔ مزاج آن گرم وخشک در آخر سوم ودر ان جلاے شدید و تقطیع وتحلیل وحرافت قوی وحدت است ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) جنگلی منقی۔

انشاد بقول بہار بدال مہملہ۔ شعر خواندن وتعریف گم شدہ کردن وفرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ بالکسر لغت عرب است۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ فرماید کہ انشاد سرائے یعنی شعر خوان است ومعنی ہجو کردن ہم آمدہ واین از لغات اضداد است۔ بہ تحقیق ما فارسیان استعمال این بمعنی مطلق شعر خوانی کردہ اند کہ حاصل بالمصدر است وبرائے معنی مصدری بامصادر فرس آوردہ اند کہ ملحقات آید (انوری ۵) وین خدمت شاہ است کہ در جلوۂ انشاد ۔ دوشیزۂ شیرین حرکات وسکنات است ۔ (ولہ ۵) آن مشتری لقا کہ در انشاد این غزل ۔ راوی بزم او نظر زہرہ بار یافت ۔ (اردو) شعر خوانی مؤنث

انشاد کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی خواندن چیزے است ولیکن مخصوص است باشعر وسخن (نثر خسرو) این شعر بطریق تفاخر انشاد کردی ۔ (اردو) شعر پڑھنا۔

انشاشدن استعمال۔ بمعنی نوشتہ شدن است (ظہوری ۵) صبر دل ظہوری در سی نمی تواں کرد ۔ بر لوح مصلحت شد انشاے افترائی ۔ (اردو) لکھا جانا۔

انشافرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تحریر کردن است (نثر خزین اصفہانی) دو خطبہ ایست کہ در جلوس شاہ سلیمان وشاہ سلطان حسین صفوی انشا فرمودہ ۔ (اردو) لکھنا تحریر کرنا۔

انشاکردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی مطلق نوشتن است (اثر شیرازی ۵) می کند کلک سخن پرداز انشا مطلعی ۔ تا گلستان حضورش را شود دستان سرا ۔ (صائب ۵) ہجو ہا ہی فلک کردن جمع در بحر وجود ۔ بہتر قتل خویشتن انشاے محضر کردنست ۔ و (۲) بمعنی نوشتن احوال ہم آمدہ (صائب ۵)

در سینۂ آتش نفسان دود برآید ؛ چون خامۂ صائب کند انشائے قیامت ؛ و (۳) بمعنی پیدا کردن وقائم کردن ہم (صائب ؎) گوہر از گرد یتیمی ساحل انشا می کند ؛ ورنہ آن دریای رحمت بی کنار افتادہ است ؛ حاصل اینست کہ - - - - - - - - -

انشا کردن ساحل متعلق است بمعنی دوم وسوم متذکرۂ بالا

انشا کردن قیامت جوابی ابداع نامہ وانشائے مکتوبی نمودند ؛ (اردو) لکھنا۔

(اردو) (۱) لکھنا۔ (۲) کسی احوال کا تحریر کرنا (۳) پیدا کرنا۔ قائم کرنا۔

انشا نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف انشا کردن بمعنی اول است (نثر نصیر بخشانی) بعضی اوقات بتقریب خطابی وہبانۂ

(۱۸۹۶)

انصاف بقول بہار داد دادن وراستی کردن وبنیمہ رسیدن وفرماید کہ بعضی قید روز نیز کردہ اند وبمعنی اول بالفظ دادن ودیدن وشدن وکردن وکشیدن مستعمل (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بہ کسر اوّل وصاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی داد وراستی استعمال کنند وبرائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (صائب ؎) آن را کہ بانگشت توان عیب شمردن ؛ در عالم انصاف زمردان حساب است ؛ (ظہوری ؎) بخونم کرد رشک غیر رنگین تیغ غیرت را ؛ بانصاف آشنائی باد شوخ بیمروت را ؛ (مسیح کاشی ؎) این چہ عدلست وچہ انصاف کہ این چرخ پلید ؛ حیف مستان ہمہ از مردم ہشیار گرفت ؛ (اردو) انصاف بقول امیر (عربی) مذکر۔ داد۔ نیاؤ۔ احقاق حق (رند ؎) روند اقتیل جرم محبت کی لاش کو ؛ انصاف ترک شوخ کے رہوار نے کیا ؛

انصاف بالائے طاعت است مثل صاحب بحر وبہار ذکر این کردہ وبرائے محل استعمال

ازملا کاتبی سندی آوردہ (ے) من کیستم کہ سجدہ برم پیش ابروش ؛ انصاف گفتہ اند کہ بالاے طاعت عبادت مؤلف گوید کہ فارسیان استعمال این برائے اظہار مرتبۂ بلند انصاف کنند کہ بہترین طاعت وعبادت باشد (اردو) دکن مین کہتے ہین ؛ انصاف کا بول بالا ؛ اس کا مطلب یہی ہے کہ کل صفات و عبادات سے انصاف کا رتبہ بلند ہے۔

انصاف بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ودیعت وعطا کردن صفت انصاف ومخلوق کردن بصفت عدل باشد (صائب ے) خدا بان لب جان بخش بخشد انصافی ؛ کہ بوسہ مذہبا مرا بجان آرد ؛ (اردو) انصاف عطا کرنا۔ انصاف کی توفیق دینا۔

انصاف بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پیش نظر بودن انصاف وعدل و انصاف کردن وعدل ساختن است (شانی مشہدی ے) این زرق وشید وحیلہ کہ نسبت کنم بغیر ؛ انصاف گر بود ہمہ در وادی من است ؛ (اردو) انصاف ہونا۔ انصاف کرنا۔

انصاف خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی داد خواستن است وطلب انصاف کردن (شفائی اصفہانی ے) سوالی می کنم اے خضر و انصاف از تو می خواہم ؛ حیات جاودان بہ یا بر غبت جان فدا کردن (انوری ے) ازو این ظلم را انصاف خواہم ؛ اگر او ہم نخواہد داد او داد (اردو) انصاف چاہنا۔

انصاف دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی انصاف کردن است (فیضی ے) انصاف بدہ کہ نیست بازی ؛ با بریک سر سود و سر تازی ؛ (عرفی ے) عرفی انصاف دہ ہم آنچہ کردی ہمہ عمر ؛ گر ہمہ طاعت حق بود نکردن بہ بود و (۲) بمعنی انصاف عطا کردن۔ مرادف انصاف بخشیدن کہ گذشت (ظہوری ے) ندادہ است حق انصاف دل فریبان را ؛ چہ عشوہ ہا کہ ندادند ناشکیبان را ؛

(اردو) (۱) انصاف کرنا۔ (۲) دیکھو انصاف بخشیدن۔

انصاف داشتن استعمال۔ بمعنی صاحب عدل وداد ومنصف بودن است (ظہوری ؎) بہ بحر و بر نشنیدم بعمر خویش از تو ۔ زہے مروت و انصاف تا کجا دارد؟ (اردو) منصف ہونا انصاف کرنا۔ انصاف کا خیال رکھنا۔

انصاف دانستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بحالت انصاف۔ قرار یافتن ومعلوم شدن امرے (شرف الدین اصفہانی) دریں ارخائے طبع وارتحال وتفرقۂ بال۔ انصاف داند کہ مساعدت حافظہ چہ مقدار تواند بود" مقصود اینست کہ اگر تو انصاف کنی دانی یعنے انصاف تو داند۔ (اردو) انصاف جاننا جیسے "تیرا انصاف اس بات کو جانیگا کہ میں بیقصور ہوں یا قصوروار" یعنی اگر تو انصاف کریگا تو تجھکو معلوم ہوگا۔

انصاف دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انصاف کسی دیدن باشد۔ (قدسی مشہدی ؎) انصاف بین کہ ساقی مجلس بکام ما ۔ می آنقدر بجام نریزد کہ بوکنند؟ بخیال ما بوکردن در ینجا بمعنی سر را خم دادن بشکرانہ است چنانکہ اہل ولایت کنند و صراحت کامل این بخیالش آید۔ (اردو) انصاف دیکھنا جیسے "انکا انصاف دیکھو کہ ہمکو کوئی صلہ نہین دیا"

انصاف رسانیدن استعمال۔ بمعنی رسانیدن بانصاف وانصاف کردن وداد خواہ را بدادش رساندن است (انوری ؎) دستور جلال الوزرا کز در عالیش ۔ انصاف رسانند ہر انصاف رسان را؟ (اردو) انصاف کرنا۔ ۔ داد خواہ کو داد دینا اور اُس کے ساتھ انصاف کرنا۔

انصاف ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انصاف کردن است (نظامی گنجوی ؎) کجا آن عدل وآن انصاف سازی؟

که بافرزندزین سان کردبازی ؛ (اردو) انصاف کرنا۔ عدل کرنا۔

انصاف ستدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده که بمعنی بے اختیار کردن و حکومت گرفتن وبرمرتبهٔ نظامت وفصل خصومات قائم نداشتن وانصاف کردن ومعاوضه گرفتن وبیاداش رساندن هم بطریق مجاز (خسرو ؒ) یارب که ازان خدائے نانرس ؛ انصاف من شکسته بستان ؛ (اردو) انصاف کرنا۔ بے اختیار کردینا۔ حکومت باقی نه رکھنا۔ بدلہ لینا

انصاف شیوه ایست که بالائے طاعتست مثل۔ صاحبان خزینه وامثال فارسی ذکراین کرده اند واز صراحت محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که این همان (انصاف بالائے طاعت است) باشد که گذشت وهمین راموزون کرده اند واین مرادف آنست (اردو) دیکھو انصاف بالائے طاعتست۔

انصاف طرازیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده که بمعنی انصاف کردن است ورقم انصاف کردن وفیصلهٔ منصفانه نوشتن (نثر ابوالفضل) اے نفس معربد اگر آهنگ انصاف طرازی درسرت هست الخ ؛ (اردو) انصاف کرنا۔ انصاف سے لکھنا۔

انصاف کردن استعمال۔ صاحب آصفی وبهار ذکراین کرده که بمعنی عدل کردن است معاصرین عجم هم برزبان دارند وگویند ؛ منصف است وخیلی عدل وانصاف میکند ؛ (اردو) انصاف کرنا۔

انصاف کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده که مرادف انصاف ستدن باشد که گذشت۔ (حافظ شیرازی ؒ) گرهمه خلق جهان برمن وتوحیف خورند ؛ نکشند ازهمه انصاف ستم داورما ؛ (اردو) دیکھو انصاف ستدن (الف)

انصاف گذاردن استعمال۔

(ب) انصاف گذاشتن صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ کہ (۱) بمعنی اجازت دادن انصاف است و بخیال (۱) اولی تر است کہ سند پیش کردہ آشنا را متعلق بہ (الف) تکلیم بہ ہمین معنی و (۲) بصورتی کہ انصاف را مفعول گیریم بمعنی انصاف ازدست دادن است و نا انصاف شدن (حزین اصفہانی) ؎ (۱) نگذارد م انصاف کہ من نالم و گویم ؎ با دل شدگان یار جفا پیشہ جفا کرد ؛ (اردو) (الف دب) (۱) انصاف کا اجازت دینا جیسے ہمنے تجھکو انصاف اجازت نہین دیتا کہ مین اسکو بغیر سزا کے چھوڑ دون ؛ (۲) انصاف کو چھوڑ دینا نا انصافی کرنا۔

انصاف گزیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی صاحب انصاف بودن است و از ہمین است انصاف گزین بمعنی انصاف قبول کنندہ و صاحب انصاف (واسم فاعل ترکیبی) (ابوالفضل) مستحسن خاطر انصاف گزین افتاد ؛ (اردو) انصاف کرنا صاحب انصاف ہونا۔

انصاف ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ است کہ بمعنی انصاف باقی ماندن است و بدون عدل و عدالت در کسی و چیزی (صائب سلہ) امروز قدر نکتۂ موزون نماندہ است ؛ انصاف در قلمرو گردون نماندہ است ؛ (اردو) انصاف رہنا۔ جیسے ؛ افسوس ہے کہ فرانس مین انصاف نہین رہا۔

انصاف یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل کردن انصاف و دادباشد (مجد ہمگر شیرازی سلہ) انصاف چون نیافت گروہ از دگر گروہ ؎ من بندہ را کہ گزید نظر شان بداوری ؛ (اردو) انصاف پانا۔ داد کو پہنچنا۔

انطلیون بقول برہان و (جہانگیری در دستور پنجم خاتمہ بذیل لغات عربیہ) باطای حطی و لام و تحتانی بر وزن عنبر گون بلغت یونانی قوس قزح را گویند و صاحب سروری این را بزیادت

سین مہملہ بعد نحتانی انطلیسون نوشتہ واین ہمان است کہ ما تعریفش بر اغلیسون کردہ ایم (اردو) دیکھو اغلیسون۔

انطونیا بقول برہان بروزن افلونیا لغت یونانی است۔ کاسنی شامی راگویند وآن سردتر باشد وجگر گرم را نافع۔ صاحب محیط بر انطونیا۔ حوالۂ کاسنی بستانی کردہ فرماید کہ ہندباے بلخی است وبر کاسنی شامی گوید کہ ہمان کاسنی بستانی وبر کاسنی نوشتہ کہ اسم فارسی است ودر ہندی نیز ہمین لغت مشہور ودبہ عربی ہندبا وبفارسی کشنیز وبیونانی سارس وسریس وانطونیا وبرومی انذیقیا وآن نباتی است معروف۔ بزی وبستانی وبقول شیخ کاسنی تر وتازہ سرد در اول وتر در آخر اول وبستانی ابرد وارطب۔ مفتح سدد احشا وعروق ومصفی رنگ وخون وموسع مجاری ومسکن حرارت خون وحدت صفرا وتشنگی است ومنافع بیشمار دارد (الخ) (اردو) کاسنی بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث۔ ایک دوا کا نام جسے عربی مین ہندبا کہتے ہین۔

انعام بقول بہار نعمت دادن فرماید کہ بعضے باستعمال مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است وبقول منتخب انعمت دادن وناز کت کردن وچشم روشن گردانیدن وزیادہ شدن۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی نعمت وعطا استعمال کنند وبراے معنی مصدری بامصادر فارسی مرکب سازند کہ در ملحقات آید (انوری ص۵) تا در انعام تو برآفرینش باز شد؛ آزرا پیوستہ دریابی نیاز در ہم است؛ (ولہ ص۵) انعام تو بر اہل ہنر گرچہ بحد لیست؛ در شکر تو کام ہمہ شان چون شکر آمد؛ (اردو) انعام بقول امیر (عربی) مذکر عطیہ بخشش۔ کسی بات کا صلہ (میر ص۵) کس کے لئے ہین شعر کہون کون ہے ایسا؛ انعام دے جو گوہر مدحت کے برابر؛ (فقرہ) جو انھون نے انعام واکرام

یمن دیدیا وہ تمھین نصیب بھی نہوگا۔

انعام دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی نعمت دادن است۔ **مؤلف** گوید کہ معاصرین عجم بمعنی صلہ دادن استعمال می کنند و بیشتر با مصدر کردن مستعمل (فقرہ) برائے ہر کارش انعامی تازہ می دہد۔ (اردو) انعام دینا۔

انعام رفتن استعمال۔ بمعنی عطا شدن انعام است چنانکہ انوری گوید (ے) گرچہ از تاثیر نہ گردون بدست روزگار ہ ساکنان چرخ را انعام بیحد می رود ہ (اردو) انعام ملنا۔ انعام دیا جانا عطا ہونا

انعام فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکم انعام دادن و انعام دادن و کردن است (سعدی شیرازی ے) اگر من بنالیدم از درد خویش ہ دے انعام فرمود در خورد خویش ہ (اردو) انعام کا حکم دینا۔ انعام دینا۔ نعمت عطا کرنا۔

انعام کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عطا کردن است (نظام استرابادی ے) وعدۂ بوسہ نمودی و نفرمودی لطف ہ در امید کشودی و نکردی انعام ہ (عرفی ے) ناصیہ را لوح ادب نام کرد ہ بوس زمین خودش انعام کرد ہ (اردو) عطا کرنا۔

انعام گردانیدن دیہہ استعمال۔ صاحب آصفی ذکر انعام گردانیدن کردہ و از سند پیش کشیدہ اش (انعام گردانیدن دیہہ) بمعنی عطا کردن دیہہ بمعافی محاصل سیدا ست و خصوصیت ندارد با دیہہ جا دارد کہ اراضی و امثال آن را ہم بجائے دیہہ استعمال کنیم (نثر خسرو) دیہ پر پ سوزار اعمال مھر از استقبال خریف انعام گردانیدیم۔ (اردو) موضع کا بطریق انعام عطا کرنا۔ یعنی اوس کے محاصل کو معطی لہ کے لئے معاف کر دینا۔

انعام نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ بخیال ما مرادف انعام گردانیدن دیہہ است (برمذق سمرقندی ے) پس بوز التون

(۱۹۰۰)

مرا نود انعام پ لطف سلطان بہ بندہ بسیار است پ (اردو) دیکھو انعام گردانیدن دیہہ۔

انفاس مسیحا اصطلاح۔ فارسیان این را بمعنی دم مسیحا و اعجاز مسیح استعمال کنند اگرچہ انفاس جمع نفس است ولیکن استعمال بمعنی واحد می شود و کنایہ از قم باذن اللہ است کہ عیسی علیہ السلام بوسیلہ آن مردہ را زندہ میکرد (ظہوری ۵) شد عبث سعی طبیبان دل بیمار غمت پ شکر للہ کہ بانفاس مسیحا نشگفت پ (اردو) دیکھو اعجاز مسیح۔

انفاق بقول برہان و جامع و ہفت بکسر اول و سکون ثانی و فای بالف کشیدہ و بقاف زدہ روغن زیتون تازہ را گویند و صاحب محیط فرماید کہ روغن زیتون نارسیدہ و برزیت فرماید کہ روغن است و بیونانی الاد و سلیط و در انگلیزی آولیو آئل نامند و آنچہ از زیتون پختہ گیرند آنرا زیت غذب نام است و از مطلق زیت مراد ہمین است و آنچہ از خام بستانند زیت انفاق نام دارد گرم در دوم و یابوست و قبض و گویند سرد و خشک در اول یبقوی بدن و منشط حرکت۔ مصفی و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** گوید کہ انفاق در زبان عرب بقول صراح بمعنی روزینہ مقرر کردن و خرچ کردن است و جا دارد کہ فارسیان بمعنی مطلق روزی استعمال کردہ باشند و برای روغن زیتون نام نہادند کہ در ولایت ہا خورد اعظم اغذیہ باشد کہ بعوض روغن زرد استعمال این می شود و بقول منتہی الارب نفاق جمع نفقہ آمدہ پس عجبی نیست کہ فارسیان الف وصلی در اولش زیادہ کردہ روغن زیتون را نام نہادہ باشند کہ خورد اعظم غذاے اہل ولایت است (اردو) زیتون کا تیل۔ مذکر

انفت بقول برہان و جامع و جہانگیری و ہفت و ناصری و سراج بروزن رحمت بمعنی نقصان و خسارت و زیان و غبن و در عربی بمعنی ننگ و عار آمدہ (مختاری ۵) ہر آینہ انفت کردہ باشد

از دانش ہا کسی کہ خبر بثنائے تو باشد مفخر ہا صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ از سند مختاری مصدر - - -

خیال کردند و بعض بالعکس آن واللہ اعلم بحقیقۃ الحال - بدین وجہ کہ ماہر دورا در ذخیرۂ تحقیقات شان یافتیم ماخذش را بیان کردیم - معاصرین عجم ہر دورا بزبان ندارند و استعمال متاخرین و متقدمین در معرض شبہی است کہ ذکرش بالا مذکور شد (**اردو**) (الف) (۱) سرمایہ (۲) جمع کیا (ب) جمع کرنا (ج) (۱) سرمایہ (۲) جمع کیا - جمع کرے - (د) جمع کرنا -

انفست بقول برہان و ناصری و جہانگیری و سراج و رشیدی و جامع بروزن بدست پردہ و تنیدۂ عنکبوت را گویند (شمس فخری ؎) شہنشاہی کہ خیط شمس گردون ہ بود بر طاق ایوان وی انفست ہ صاحب انند صراحت فرمود کہ لغت فارسی است - (**اردو**) جالا بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - وہ سفید اور کاغذ سی جھلی جو مکڑی اپنے لعاب دہن سے بناتی یا وہ چند تار جو عنکبوت تنتی ہے (ذوق ؎) مہ مین کہان جو تاب رخ سیمتن مین ہے ہ جالا سا عنکبوت کا سقف کہن مین ہے ہ

انفست برتنیدن استعمال یعنی قائم کردن عنکبوت پردہ و تنیدہ را (خسرو ؎) عنکبوت بلاش بر دل من ہ گرد بر گرد بر تنید انفست ہ (**اردو**) مکڑی کا جالا بنانا - (۱۹۰۲)

انفعال بقول بہار شرمندہ شدن و اثر پذیرفتن از چیزی و فرماید کہ بالفظ بردن و دادن و داشتن و کشیدن مستعمل - **مؤلف** عرض کند کہ بالکسر لغت عربست - صاحب منتخب ہم مؤکد این کردہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی خجلت و شرمساری و شرم استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) چون ظہوری در گذار انفعال ناکسی ہ چون نباشم نیکنامی چون تو بدنام من است ہ (النوری ؎) گوش ما از

انفعال این سخن ؛ باز خر گو ایہا الساقی تعال ؛ (اردو) انفعال۔ بقول امیر۔ (عربی) مذکر شرمندگی ندامت (سحر ؎) نگاہ تیر ہے ڈر یے تمہارے دیدے سے ؛ شہید کر کے مجھے انفعال بھی نہ ہوا

انفعال آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی شرم آمدن و منفعل شدن باشد (حزین اصفہانی ؎) شب زلف تو در خیالم آمد ؛ از بخت خود انفعالم آمد ؛ (اردو) شرم آنا۔ شرمندہ ہونا منفعل ہونا۔

انفعال بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منفعل شدن باشد (سلمان ساوجی ؎) می شود از روی تو ماہ فلک منفعل ؛ می بر د از رائے تو شاہ فلک انفعال ؛ (اردو) منفعل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

انفعال دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منفعل کردن است (حافظ شیرازی ؎) کہ نام قند مصری بر د آنجا ؛ کہ شیریناں بداد ند انفعالش ؛ (اردو) شرمندہ کرنا منفعل کرنا

انفعال داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منفعل بودن و شرمساری داشتن است (میلی ہروی ؎) بر نگیرم آستین از چشم گریاں ہمچو شمع ؛ بسکہ دارم انفعال از می گساری ہائے خویش ؛ (اردو) منفعل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

انفعال کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منفعل شدن است (باقر کاشی ؎) باقر رسید و یار تغافل کنان گذشت ؛ شرمندۂ دمی کہ کشید انفعال ہا ؛ (اردو) منفعل ہونا۔

(الف) **انفقدن** صاحب دری و پہلوی (الف) را بمعنی اندوختن و حاصل کردن آوردہ

(ب) **انفقدہ** از ناصر خسرو سند دہد (ــہ) تو بی تمیز بر انفقدن ثواب مرا ؛ اگر مدانی مزدور را یگان شدۂ ؛ و بر (ب) فرماید کہ مرادف اندوختہ باشد و از کلام شمس فخری استناد کند

(ب) ابو اسحاق شاہی کرخبانش ؛ سلاطین سلطنت انفقدہ باشند ؛ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد۔ **مؤلف** عرض کند کہ جا دارد کہ (الف) را مرکب از انفقد و علامت مصدر دان گیریم و انفقد مبدل انفخد باشد کہ بہ خاے معجمہ بمعنی سرمایہ گذشت۔ خاے معجمہ بہ قاف بدل شود ہمچون خچاق و چقماق و (ب) اسم مفعول ہمین مصدر و از انفقدن یک دال مہملہ حذف شدہ انفقدن شد و لیکن سند (الف) را محققین فرس بر انفخدن نقل کردہ اند کہ با لام دوم و غین معجمہ چارم گذشت و جا دارد کہ ہمین قسم تحریف و تصرف در سند (ب) ہم شدہ باشد کہ لام دوم را کاتبین بنون بدل کردند و بجاے غین معجمہ قاف نوشتند واللہ اعلم۔ باقی حال این مصدر ایست کہ حالا بر زبان معاصرین عجم استعمالش متروک است و صراحت ماخذ این بر انفخدن مذکور شد **(اردو)** (الف) جمع کرنا (ب) جمع کیا ہوا اندوختہ

انقردیا بقول برہان و ہفت بفتح اول و قاف و سکون ثانی و را و دال بے نقطہ و تحتانی بالف کشیدہ لغتی است رومی و بقول بعض یونانی و معنی آن مانند دل و آن چیزیست کہ آنرا بلادر گویند و بہترین وے آنست کہ فربہ و سیاہ باشد و چون بشکنند پر شیر بود گرم و خشک است در چہارم۔ قوت حافظہ دہد و ذہن را تیز کند و در عربی ثمرۃ البلادر خوانند و بہندی بلاوہ۔ صاحب محیط بر بلادر فرماید کہ لغت فارسی است و ماخوذ از بھلانوۂ ہندی و گویند معرب بھلاوۂ ہندی و یونانی یا رومی انقردیا و آن ثمر شجریست کہ در بلاد ہند و چین یافتہ می شود۔ عسل آن گرم و خشک در چہارم و پوست آن در سوم و مغز آن گرم در سوم و خشک در اول و عسل آن مفرح و مورم۔ مسخن و محلل و ملطف و مقرح جلد و منافع بسیار دارد (الخ) **(اردو)** بھلاوا ان بقول صاحب آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک پھل کا نام ہے جو اکثر دواؤں میں پڑتا ہے۔ بلادر۔

انقطاع بقول بہار بریدہ شدن۔ **مؤلف** عرض کند کہ بکسر اول وسوم لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قطع کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (**اردو**) قطع۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ تراش۔ برید۔ بیونت۔

انقطاع پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قطع شدن است (نثر خسرو) در علم لفظ متصرف نحاتیست کہ اگر در عرب رود نزاع کوفیان و بصریان پیش او انقطاع پذیرد ؛ (**اردو**) قطع ہونا۔

انقطاع داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منقطع شدن است (اسیری لاہجی ؎) گر شدی عاشق دلا قطع نظر کن از دو کون ؛ نیستی محرم بہ عشقش گر نداری انقطاع ؛ (**اردو**) جدا ہونا۔ ٹوٹ جانا۔ منقطع ہونا۔

انقلاب بقول بہار بمعنی واژگون شدن۔ فرماید کہ بالفظ افتادن و گرفتن بمعنی منقلب شدن مستعمل۔ **مؤلف** عرض کند کہ بکسر اول وسوم لغت عرب است و بقول صاحب منتخب بمعنی واگردیدن فارسیان این را بمعنی واژگونی و تغیر و تبدل استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (صائب ؎) زخون شگفتہ شود چون شراب شیشہ ما ؛ شکستہ دل نشود ز انقلاب شیشہ ما ؛ (ولہ ؎) عالمی بے انقلابی ہست اگر زیر فلک ؛ پیش ارباب نظر وارالامان حیرت است ؛ (**اردو**) انقلاب بقول امیر (عربی) مذکر۔ تغیر و تبدل۔ الٹ پلٹ۔ نیرنگ زمانہ (ہلال ؎) انقلاب الفت مین یہ کیسا ہے اے گردون دون ؛ دوست ہم جس کے ہوے وہ صاف دشمن ہو گیا ؛ (رشک ؎) طرح طرح کے دکھاتے ہو عالم

رخ وزلف ؛ ہمارے گھر شب و روز انقلاب رہتا ہے ؛

انقلاب افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تفرقہ افتادن وزیر وزبر و برہم شدن است (ظہوری ؎) انگیخت شوق لشکر از تست فتح ایدل ؛ در کورۂ تخیل افتادہ انقلابی ؛ (اردو) انقلاب واقع ہونا۔

انقلاب انداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی برہم وزیر وزبر کردن وتفرقہ انداختن است (طبعی قزوینی ؎) غارتگرا بملک دلم تاختی آمدی ؛ انداختی مکشور جان انقلابی ؛ (اردو) تفرقہ ڈالنا۔ انقلاب پیدا کرنا۔

انقلاب انگیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی برہمی قائم کردن وبرہم کردن وتہ و بالا کردن وتفرقہ پیدا کردن است۔ (نشر طغرائے شہدی) گل کاریزہ بسکہ انقلاب در مزاج خویش انگیخت۔ خون وسفرائے زرد آب معصفر شبہ بگیر آمیخت ؛ (اردو) انقلاب پیدا کرنا۔ برہمی پیدا کرنا۔ تہ و بالا کرنا۔

انقلاب بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تہ و بالائی بودن و واقع شدن انقلاب است (شانی مشہدی ؎) دلشب کہ یار بر سر ناز و عتاب بود ؛ تا روز در دیار دلم انقلاب بود ؛ (اردو) تہ و بالائی ہونا۔ انقلاب واقع ہونا۔

انقلاب رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی دفع و منتقل شدن انقلاب باشد (علی خراسانی ؎) جیب زمانہ از درو یاقوت شد تہی ؛ این انقلاب رفت و بدریا و کان فتاد ؛ (اردو) انقلاب دفع ہونا۔ انقلاب منتقل ہونا۔

انقلاب فتادن استعمال۔ ہمان انقلاب افتادن است کہ گذشت۔ صاحب آصفی سند این بر انقلاب افتادن آوردہ و ما نقلش بر انقلاب

کردہ ایم (ظہوری ع) فتد در جہان شکیب انقلاب (اردو) دیکھو انقلاب افتادن۔

انقلاب گرفتن از کسی استعمال۔ صاحب آصفی ذکر انقلاب گرفتن کردہ و از سندش انقلاب حاصل کردن از کسی و انقلاب پذیرفتن از کسی پیداست (صائب ع) شور من آورد صائب آسمانہا را بوجد ؛ بحر لنگر دار ہستی انقلاب از من گرفت ؛ (اردو) انقلاب حاصل کرنا کسی شخص سے۔

انقلاب نہادن استعمال یعنی انقلاب و تبدیلائی پیدا کردن است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (بدرچاچی ع) شریک حلم تو خرقاف کس نشان ندہد ؛ وشیک عزم تو در قطب انقلاب نہد (اردو) انقلاب پیدا کرنا ؛

انقلیا بقول برہان و ہفت و اند بکسر اول و قاف و سکون ثانی و لام و تحتانی بالف کشیدہ بلغت اہل مغرب دوائی است کہ او را بفارسی شنگار گویند و بعربی شجرۃ الدم خوانند و آن نوعی از سرخ مرواست۔ برگ آن سرخ و بسیاہی مائل می باشد۔ با پیہ بز کوہی بر خنازیر نہند نافع بود۔ بعضی گویند کہ لغت رومی است و ما صراحت کامل این بر انجا و انجوسا کردہ ایم (اردو) دیکھو انجوسا۔

انقون بقول برہان و ہفت با قاف بر وزن میمون بلغت یونانی کل کندہ را گویند آن نوعی از کماۃ باشد و آن را بجہتہ فربہی حلوا کردہ خورند و بعربی ورد المنتن خوانند۔ صاحب محیط ذکر این کردہ فرماید کہ اسم ورد منتن و دریاس باشد و بر دریاس گوید کہ معرب از دروس فارسی و یونانی انقون نوعی از ورد منتن گرم و خشک در سوم۔ مرکب القوی از جزو ناری و ارضی۔ گیلانی نوشتہ کہ این نبات بجملہ اجزائے خود مرکب از حرارت و برودت و تازہ آن مسکر قوی و محلل بلغم و سودا و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) صاحب محیط نے ورد منتن پر فرمایا ہے کہ اسکو ہندی مین

بھانٹل اور سدا گلاب کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے سدا گلاب پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ ایک قسم کا سرخ گلاب جو بارہ مہینے پھولا رہتا ہے۔ اس میں خوشبو کم ہوتی ہے کہتے ہیں کہ یہ گلاب چین سے آیا تھا

انگار بالکسر بمعنی اقرار و اعتراف و اظہار و ظاہر کردن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی نہ شناختن و ناپسندیدہ داشتن ہم۔ فارسیان این را بمعنی خلاف اقرار استعمال کنند و بر سبیل معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ص) بیع حسنی رہ کمن نشد قبولت در کف است ؛ صد زیان بہتر ز یک انکار۔ **اقراری** بکسر ؛ (ولہ ص) قبولم ہست او ہر چہ باشم ؛ بہر انکار اقراری در آرم ؛ (اردو) انکار بقول امیر (عربی) مذکر۔ اقرار کی ضد (جان صاحب ص) تم جھوٹ کے پتلے ہو تمھیں سچ سے ہے کیا کام ؛ انکار سے بدتر ہیں سب اقرار تمھارے ؛

انکار آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر کردہ ؛ کہ بوقوع آمدن انکار باشد (کاتبی نیشاپوری ص) از کاتبی نیاید انکار روی نیکو ؛ مومن کجا تواند منکر شدن تقاضا را ؛ (اردو) انکار واقع ہونا۔

(۱) **انکار باشیدن** استعمال صاحب آصفی ذکر کردہ از سندش (۱)

(۲) **انکار بودن** پیدا می شود بمعنی بودن انکار و ماندن انکار (سعدی شیرازی ص) گر دست بشمشیری عشق ہمانست ؛ کانجا کہ ارادت بود انکار نباشد ؛ (اردو) انکار ہونا۔

انکار توانستن استعمال۔ بمعنی منکر شدن توانستن و انکار کردن توانستن کہ لفظ انکار و توانستن مصدر مرکب بمعنی مصدر است (حزین اصفہانی ص) گریبان پارہ می آیم بکویت ہر سحر ترسم ؛ کہ مستم محتسب پندارد و انکار نتوانم ؛ (اردو) انکار کر سکنا۔

انکار داشتن استعمال۔ بمعنی منکر بودن صاحب آصفی ذکر این کردہ (طالب آملی ؎) یکی عارف نازپروردہ مشرب ؛ کہ از قید ہر مذہب انکار دارم ؛ (اردو) انکار رکھنا۔ منکر ہونا۔

انکار رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حق انکار بودن و جائز بودن انکار باشد (حافظ شیرازی ؎) بحسن و خلق و وفا کس بیار ما نرسد ؛ تو از درین سخن انکار کار ما نرسد ؛ (اردو) انکار کا حق ہونا۔ انکار جائز ہونا۔

انکار شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی سماعت انکار کردن و انکار را جائز داشتن است (سعدی شیرازی ؎) دگر گلوے کہ من ترک عشق خواہم گفت ؛ کہ قاضی از پس اقرار نشنود انکار ؛ (اردو) انکار کو جائز رکھنا۔ انکار کی سماعت کرنا۔

انکار کردن استعمال بمعنی منکر شدن است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (صائب ؎) شرمندہ نمیشوی کہ بدین دستگاہ حسن ؛ دل می بری ز مردم و انکار می کنی ؛ (اردو) انکار کرنا۔ مکر جانا۔

انکار نمودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انکار کردن است (نثر خسرو) اگر انکار نمود ہمان مصرع انکار کارش تمام کند (اردو) انکار کرنا۔ منکر ہونا

انگ بقول برہان و جامع و ہفت بفتح اول و سکون نون و کاف فارسی (۱) عمر آب را گویند کہ گوزگران از سفال سازند و بجہت مرور کردن آب بہم وصل کنند و (۲) نام ولایتیست در ہندوستان صاحب ناصری بنکہر و دو معنی نسبت معنی اول گوید کہ این را انگنک و منگ ہم گویند خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نسبت دوم فرماید کہ ظاہرا انگ را کہ بتاے ہندی است انگ خواندہ اند و آن جائی است کہ برلب دریاے سندہ در راہ کابل واقع و در چراغ فرماید کہ (۳) بفتح اول و سکون نون و کاف فارسی نشانیکہ بزازان در پارچہ ہا کنند براے حسابی کہ پیش ایشان مقرر باشد (تاثیر ؎) از سخن

تاثیر باز از نقطہ ہائے انتخاب پا بستہ ہائے خوش قماشی پر زانگ آوردہ است پا و فرماید کہ قافیہ غزل رنگ وجنگ است و بخاطر می رسد کہ این ہمان انگ است کہ در ہندی بکاف تازی است بمعنی رقوم اعداد وبزازان ہند موافق قرار داد خود یک چیزی مقرر نمایند و موافق آن حساب کنند و آن گاہی نقاط باشد وچون قافیہ حرف تازی با فارسی صحیح است چنانچہ شک و سگ شاعر مذکور در ذیل قوافی کاف فارسی آوردہ پس مفترس باشد وظاہر اتوافق لسانین نباشد چرا کہ در کلام قدما بدین معنی مطلقا بنظر نیامدہ (انتہی) وہم او بدیل ہمین لغت شش صور اشتراک لغات در فارسی و ہندی آوردہ و ما بیانش را در اینجا بے محل دانیم زیرا کہ در تحقیق ماخذ ہر یک لغت خوش صراحتی می کنیم پس انحصار این شش صور بدیل یک لغت افادۂ ندارد۔ بہار بر معنی سوم قانع و گوید کہ ظاہر ایمان آنگ است کہ بالمد و کاف تازی باشد مؤلف عرض کند کہ (۱) اسم جامد فارسی زبان است و صاحب اند صراحت کردہ و نسبت (۲) رائے خان آرزو درست است کہ انگ را کہ بتائے ہندی بود فارسیان آنگ بتای عربی و کاف فارسی نوشتہ باشند و بغلطی کتابت بحذف یک نقطہ صورت انگ گرفت۔ نسبت (۳) عرض می شود کہ آنگ بہ ممدودہ و انگ بمقصورہ ہر دو بکاف عربی لغت سنسکرت است بقول صاحب ساطع بفتح اول و سکون نون و کاف نشان و شکل و عدد و حرفی از حروف تہجی و نشانیکہ بر اقمشہ کنند تا بہای آن معلوم شود و جسم و تن و معانقہ را نیز گویند پس جا دارد کہ فارسیان کاف عربی را بفارسی بدل کردہ ہمچون کند و گند پس بمعنی سوم مفترس است و جا دارد کہ فارسیان (۱) را از لغت سنسکرت نل ساختہ باشند کہ نے میان خالی را نام است و در ہندی آنرا نیز نل و نلوا گویند کہ کوزہ گران از سفال سازند باغراض ساختن راہ آب نہر پس لام بکاف بدل شد ہمچون الماک و الماک و

کاف عربی بفارسی ہمچون کند و گند و الف وصلی در اولش آورند و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال و (۴) معنی حقیقت کہ صاحب رشیدی بر انگمدان صراحت این کردہ کہ می آید و این اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) (۱) نل بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر مٹی کا خالی لوٹا جو پانی کے واسطے موری کی جگہ سے لگایا جاتا ہے۔ موٹی نلی (۲) انگ ایک مقام کا نام ہے جس کا دریا۔ دریائے انگ سے مشہور ہے (تصحیفی ۵) اک طرف نعرہ کنان جائے ہے دریائے انگ ہے اک طرف دیکھئے تو پل پہ ہے آئی چنبیل ہے (۳) انگ بقول امیر (ہندی) مرنے کی علامت یا ہندسہ جو کچھ سے لگے نقصان وغیرہ پر کڑھا ہوتا ہے یا بیچنے والے کسی رنگ سے ذالک بتقریب (۴) (انگریزی) انگلز۔

(الف) انگار	ہر چہار لغت متحقق بکاف فارسی است۔ (الف) بقول برہان بروزن
(ب) انگاردن	زنگار (۱) بمعنی تصور و پندار باشد و (۲) بمعنی تصور کردن و انیز گویند (۳)
(ج) انگاردہ	امر باین معنی ہم ہست (۴) بمعنی انگارہ بنظر آمدہ۔ صاحب جامع ذکر
(د) انگارش	معنی اول و سوم و چہارم کردہ (میر خسرو ۵) غیبت کردن مزان

بنامردان چنان ماند کہ بر آب روان صورت نگارد مردم انگاری ہا و (ب) بقول برہان بمعنی (۱) پنداشتن و تصور کردن و گمان بردن صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این انگاردہ خان آرزو سراج فرماید کہ (۲) بمعنی نقش کردن و تصویر نمودن ہم گوید کہ تحقیق مؤلف آنست کہ معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن چرا کہ گمان بردن نیز نقش کردن است بخاطر و نگاردن مخفف آن۔ صاحب موارد بذکر معنی اول نسبت معنی دوم نقش بستن و تصور کردن گفتہ و فرماید کہ (الف) و (د) حاصل بالمصدر انیست و بقول صاحب نوادر نقش بستن و

تصویر کردن و پنداشتن و گمان بردن یعنی متفق است با خان آرزو و صاحبان جہانگیری و جامع و سروری را با صاحب بحر اتفاق و (ج) بقول برہان و ناصری بمعنی افسانہ و سرگذشت و (د) بقول مرادف (ج) (حکیم سنائی ؎) خواست از پیش و رم بگذرد از بیخبری ؎ چون چنان دید شد از غم دل من زیر و زبر ؎ بانگ برداشتم از غایت نومیدی عشق ؎ گفتم ای عشوہ فروشندۂ انگارہ خر (مسعود سعد ع) رو رو کہ ہمہ عشوۂ و انگارۂ ؎ و صاحب جامع نسبت (ج) و (د) فرمائند کہ بہ معنی سرگذشت و شہرت مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم جامد و اسم مصدر است کہ (ب) وضع شد از ہمین وامر حاضر (ب) ہم۔ و از ہر دو معانی (ب) معنی اوّل اصل باشد کہ موافق ماخذ است و معنی دوم را اگر سندی بدست آید تو انیم عرض کرد کہ مجاز معنی اوّل است بدون وجود سند محل نظر باشد کہ با ماخذ ہیچ تعلق ندارد و معلوم می شود کہ محققین غور نفرمودہ اند و تصور را تصویر خیال کردہ اند و (ج) اسم مفعول (ب) باشد و برای معنی افسانہ و سرگذشت ہم طالب سند استعمال باشیم کہ معنی حقیقی این تصور کردہ شدہ و پنداشتہ یا نقش کردہ شدہ و (د) حاصل بالمصدر (ب) و معنی لفظی این گمان بری و تصور سازی یا نقاشی و مصوری و من وجہ جاد ارد کہ بمعنی تصور و پندار ہم گیریم کہ این معنی ازین پیدا می شود و لیکن برای معنی افسانہ و سرگذشت اشتاق سند استعمال باشیم و سندی کہ از کلام حکیم سنائی و مسعود سعد بالا گذشت مفید ادّعا نیست اگر سند استعمال بدست آید تو انیم قیاس کرد کہ بدین معنی مبدّل انگارہ باشد کہ فارسیان ہای ہوز را بہ شین معجمہ بدل کنند و ذکر این بر انگارہ می آید۔ آنچہ صاحب موارد (الف) حاصل بالمصدر (ب) گفتہ زاکت خیالش امتیاز اسم مصدر و حاصل بالمصدر نکرد و آنچہ صاحب برہان (الف) را بہ معنی دوم آوردہ تسامح اوست

کہ افادۂ اسم فاعل ترکیبی از مجرد اسمی پیدا نمی شود و سہل انگار است و ہمین سہل انگار را سند دعوی خود قرار می دہد و نمی داند کہ لفظ انگار تا آنکہ با کلمۂ سہل مرکب نشد افادۂ معنی فاعلی نکرد۔ فتامل۔

(ا ر د و) (الف) (۱) تصور۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ کسی شی کی صورت دل مین باندہنا۔ تامل۔ غور۔ دہیان۔ خیال۔ (۲) تصور کرنے والا (۳) تصور کر۔ (۴) دیکہو انگارہ (ب) (۱) سمجہنا۔ تصور کرنا۔ گمان کرنا۔ خیال کرنا (۲) نقش کرنا۔ تصویر اتارنا (ج) سرگذشت۔ مؤنث ہماری راے کے موافق تصور کیا ہوا۔ سمجہا ہوا۔ خیال کیا ہوا۔ نقش کیا ہوا (د) سرگذشت۔ مؤنث۔ ہماری راے کے مطابق۔ تصور۔ خیال۔ مذکر۔ نقاشی۔ مصوری۔ مؤنث۔

انگارہ بقول برہان و جامع بر وزن ہموارہ (۱) یعنی ہر چیز ناتمام باشد۔ صاحب جہانگیری بر معروف قانع۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ نقش ناتمام خواہ نقش سایہ دار باشد یا بی سایہ چنانکہ تصویر بخیال ما مقصود ش جز این نہ باشد کہ نقش ناتمام تصویر قلمی بود یا بت۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نقش ناتمام را گفتہ و حالا بر زبان معاصرین مستعمل است بہار برای این معنی از نصیرای بدخشانی سندی آوردہ (ے) در انجمن عشق او یسی لقب ماست پس ہان

نزد ہیچکس انگارۂ ما را نہ مؤلف عرض کند کہ تخصیص این بانقش و تصویر یا بت ہم درست نیست و تعمیمی کہ در قول محققین اول الذکر گذشت ہمان درست باشد چنانکہ حکیم زلالی گفتہ (ے) چو این صندوق شد انگارۂ عاج ؛ بتستم قفل شکر خندہ تاراج ؛ بہ تحقیق ما این مخفف باشد از انگاردہ کہ اسم مفعول انگاردن گذشت یا ہای نسبت بر انگار زیادہ کردہ انگارہ ساختند و اقل الذکر اولے است کہ انگاردن یعنی نقش کردن ہم آمدہ پس معنی لفظی این نقش کردہ شدہ و انچہ ہر چیز ناتمام را

انگارہ گفتہ اند مجاز است (اردو) دکن مین انگارا
اُس نقش یا اور کسی کام کو کہتے ہین جو صفائی اور
نوک پلک مین مکمل نہ ہوا ہو۔ موٹا کام۔ ابتدائی کام
اور اصطلاح معماران مین وہ گچ جو دیوار پر تہوپ
دی گئی ہو اور صاف نہ کی گئی ہو۔

(۲) انگارہ۔ بقول برہان و ناصری و جہانگیری
و جامع و رشیدی و سراج و (دری و پہلوی) یعنی
افسانہ و سرگذشت کہ مرادف انگارش باشد کہ گذشت
صاحبان برہان و ناصری صراحت کنند کہ یاد
گذشتہا کردن و از سر گرفتن سرگذشت و افسانہ
بطریق کنایہ چنانکہ اگر کسی بسیار و مکرر از گذشتہ بگوید
گویند کہ انگارہ می کند یعنی باز از سر می گیرد۔ صاحب
سرور می بحوالہ شرفنامہ ذکر این معنی کردہ از شمس
فخری سند دہد (۵) ہر کجا مجمعی بود ز شہان یا ہمہ
از وی کنند انگارہ۔ مؤلف گوید کہ ہای نسبت
بر لغت انگار زیادہ کردہ بدین معنی استعمال کردہ اند
و معنی حقیقی این منسوب بہ تصور و خیال و کنایہ از
افسانہ و سرگذشت و انچہ انگارش را بہ ہمین معنی
آوردہ اند کہ گذشت مبدل این باشد چنانکہ پاشنگ را
پاشنک کردند حاصل انیست کہ معنی این مجرد
افسانہ باشد و سرگذشت مجاز آن و صراحت
مزید اہل تحقیق کہ بالا گذشت ہیچ است کہ از مصدر
انگارہ کردن کہ می آید پیدا کردہ اند (اردو)
سرگذشت۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث
ذکر۔ حال۔ احوال۔ حکایت۔ داستان۔ روایت
قصہ۔ کہانی۔ سوانح عمری۔

(۳) انگارہ۔ بقول برہان و ناصری و سراج
پس پس خزندہ از شرم و حیا را نیز گفتہ اند۔ صاحب جامع
فرماید کہ کسی کہ از شرم و حیا پس پس رود۔ مؤلف
عرض کند کہ مشتاق سند باشیم۔ حیف است کہ پیش
نشد و بدست نیامد و معاصرین عجم بدین معنی بر زبان
ندارند و اگر سندی پیش شود خیال کنیم کہ اسم جامد
باشد ماخوذ از ہمان انگارہ کہ بمعنی تصور و خیال گذشت
یعنی منسوب بہ تصور و خیال شرم یعنی شرمندہ (اردو)

شرمندہ - یعنی وہ شخص جو شرم و حیا سے چھپا چھپا پھرے

(۴) انگارہ - بقول برہان بمعنی دفتر و حساب ہم آمدہ صاحبان سراج و ناصری و (دری و ہلوی) و جہانگیری بدون واو عطف دفتر حساب گویند و صاحبان ناصری و برہان ہمین را نامۂ اعمال ہم گفتہ اند و از کلام استاد لبیبی سند گرفتہ و صاحب جہانگیری برای معنی بیان کردہ خود ہم ازہمین سند استناد کردہ

(سہ) زان پیش کہ پیش آیدت آن روز پر از ہول
بنشین و تن اندر دہ و انگارہ بہ پیش آر: صاحبان جامع و سروری ہم ذکر ہر دو معنی بالا بطور مرادف کردہ اند و صاحب رشیدی بر جریدہ حساب قانع مؤلف عرض کند کہ اخذ ایشان ہمان انگارہ بمعنی تصور و خیال گذشت و بزیادت ہاے نسبت بمعنی منسوب بہ تصور و خیال و کنایہ از نامۂ اعمال کہ در تصور و خیال عامل است محققین اول الذکر در تعریف نامہ اعمال و دفتر حساب را آوردہ اند و دیگر ہیچ (اردو) نامۂ اعمال - بقول آصفیہ (اسم مذکر) اعمالنامہ چٹھا چٹھن کا رجسٹر - خط سرگذشت (نسیم سہ) کہ باندھی ہے قاصد نے رقابت کا خطر ٹھہرا پہ مین اپنے نامۂ اعمال کا خود نامہ بر ٹھہرا:

(۵) انگارہ - بقول صاحب سخندان در فارسی زبان پارۂ آتش را گویند و فرماید کہ انگارہ لغت سنسکرت است بہ ہمین معنی مؤلف گوید کہ محققین فرس ازین معنی ساکت و معاصرین عجم دست بر دہان کنند - نمیدانیم کہ صاحب سخندان پارس استعمال این از کجا پیدا کرد - معلوم میشود کہ ہای نسبت او را تسامح انداخت و در سنسکرت این لفظ بہ ہمین معنی بالف آخر است یعنی انگارا (اردو) انگارا - بقول ساطع - زبان سنسکرت مین انگر - جمرہ - اور بقول امیر - مذکر - پارہ آتش - آگ کا دہکتا ہوا ٹکڑا (بحر سہ) مین نے کبھی جو داغ جگر کا کیا ہے ذکر انگارا رکھدیا ہے کسی نے زبان پہ:

انگارہ آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آمدن بحالت ناصاف کہ بدون اصلاح و درستی باشد و این متعلق است بہ معنی اول

لفظ انگارہ (صائب ؎) آمدی انگارۂ انگارہ رفتی از جہان ٭ باد و صد سوہان نکردی خویش را ہموار حیف ٭ (اردو) ناصاف آنا۔ بغیر اصلاح کے آنا۔ ناقص حالت مین آنا۔

انگارہ بودن | استعمال۔ بمعنی ناصاف و بدون اصلاح بحالت ابتدائی بودن است (ظہوری ؎) بصد امید دل انگارہ بود غم خانہ ٭ بماندہ آہ فتان ناتمام حیف چہ حیف ٭ (اردو) ابتدائی حالت مین رہنا۔ ناتمام رہنا۔ بدون اصلاح رہنا۔

انگارۂ توپ | استعمال۔ مرکب اضافی۔ معاصرین عجم استعمال این کردہ اند و صاحب راہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ و صاحب بول چال ہم آوردہ کہ بمعنی حالت ابتدائی و ناتمام توپ است کہ ناصاف و ناکمل باشد۔ و این متعلق است بہ معنی اوّل انگارہ (اردو) بقول صاحب رہنما و بول چال توپ کا ڈھانچ یعنی ابتدائی حالت جو بعد ڈھالنے کے ہو۔ ناصاف توپ یعنی غیر مکمل۔

انگارہ رفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ نقیض انگارہ آمدن باشد یعنی بحالت نادرست و ناصاف رفتن سند این ہمانست کہ از کلام صائب بر انگارہ آمدن گذشت (اردو) ناصاف غیر اصلاح حالت مین جانا۔

انگارہ ریختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی چیزی را در قالب ریختن کہ محتاج اصلاح و درستی و سوہان کاری باشد و این متعلق است بہ معنی اوّل انگارہ کہ گذشت (یحیی کاشی ؎) فکر نظم و این غزل یحیی بسی دور از ہم اند ٭ منجر طبع مسیح وقت این انگارہ ریخت ٭ (اردو) ڈھالنا۔ یعنی ابتدائی حالت تیار کرنا۔ خاکہ بنانا۔ ڈھانچ قائم کرنا۔

انگارہ شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ بمعنی صورت و حلیۂ ناصاف پیدا کردن کہ حالت ابتدائی باشد پیش از سوہان کاری

(۱۹۰۳)

که بعد ریختن در قالب پیدا می شود و متعلق است
به معنی اول انگاره (کلیم همدانی ؎) عمر آخر
شد و انگارهٔ آدم نشدیم ؛ گرچه زدوست قضیا
این همه سوہان مارا ؛ (اردو) ڈہالا جانا۔ خاکا
بنانا

انگارہ کردن | استعمال به معنی افسانه و
سرگذشت بیان کردن است و این متعلق
است به معنی دوم انگاره و سند این بر معنی دوم
انگاره از کلام شمس فخری گذشت که صاحب
سروری ذکرش کرده (اردو) سرگذشت
بیان کرنا۔

انگاریدن | بقول صاحب بحر مرادف
انگاردن که گذشت ۔ صاحبان برہان و
موارد و نوادر و ناصری و سراج و جامع هم
ذکر این کرده اند (مولوی معنوی ؎) زشت
باید دید و انگارید خوب ؛ زهر باید خورد و انگارید
قند ؛ مؤلف گوید که این مصدر وضع شد
از اسم جامد و اسم مصدر انگاریدن یا دست یای
معروف و علامت مصدر دن بقاعدهٔ مصادر
جعلی و با صول ما مصدر اصلی است که وضع
شد از اسم جامد فارسی زبان یعنی بر آنند که
انگاردن که گذشت مخفف همین است
و ما بر خلاف ایشانیم و حقیقت وضع
انگاردن بجایش ذکر کرده ایم ۔ بقول
صاحب بحر کامل التصریف و مضارع این
انگارد و بقول صاحب موارد حاصل بالمصدر
این انگارش (اردو) دیکھو انگاردن۔

انگاز | متحقق به کاف فارسی است بقول برہان بازای هوز بر وزن پرواز افزار
پیشه و ران را گویند و بعربی ادات خوانند که جمع آن ادوات است ۔ صاحبان سروری
و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند (مولوی معنوی ؎) گرم در آ گرم که آن گرم کار ؛ صنعت
نو دارد و انگاز نو ؛ (وله ؎) او کند انداخت مارا او کشید ؛ ما بدست صانع انگاز آمدیم ؛

صاحب اندصراحت فرموده که این لغت فارسی است - اسم جامد باشد (اردو) پیشہ ور نگا
آله - اوزار - مذکر -

انگاشتن بقول بحر مرادف انگاردن - کامل التصریف مضارع این انگارد - صاحبان
برہان وجہانگیری ومواردو ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند وصاحب سروری ذکر
ماضی این کردہ (شیخ سعدی ؒ) من آنگاہ انگاشتم دشمنش ؛ کہ خسرو فرو ترنشاند ازمنش ؛
مؤلف عرض کند کہ این مبدل انگاردن است کہ فارسیان رای مہملہ را بہ شین معجمہ
بدل کنند واین عمل از بعض مصادر دیگر ہم پیدا است ہمچون آغاردن وآغاشتن وانباردن
وانباشتن کہ گذشت ودر امر کار از اصل گرفتہ اند وتبدیل دران راہ نیافت وبحال خود است
صاحب ازاحۃ الاغلاط صراحت کند کہ آنانکہ این را بکاف تازی گیرند از صحت دور است
(اردو) دیکھو انگاردن -

انگام بقول برہان وہفت وناصری وسروری وسراج بروزن ومعنی ہنگام است
صاحب جامع صراحت کاف فارسی کردہ وسکوت دیگر اہل تحقیق ناقابل لحاظ کہ اصل
این ہنگام است واین مبدلش کہ فارسیان الف را بہ ہای ہوز بدل کنند ہمچون اپیون - و
ہپیون (خلاق المعانی در تعریف دندان ؒ) ہمہ ثابت قدم انگام کوشش ؛ ہمہ در
وقت راحت لذت افزای (کمال اسمعیل ؒ) چہ انگام سرسبزی تست وشہری ؛ سیہ
گشتہ زین ماتم ناگہانی ؛ صاحب برہان بہنگام صراحت کند کہ (۱) بمعنی وقت وزمان وگاہ
باشد و (۲) بمعنی موسم وفصل و (۳) بہ معنی ہنگامہ کہ معرکہ ومجمع وانجمن باشد مؤلف عرض کند

کہ بہ معنی سوم مخفف انگامہ کہ می آید واگر در حقیقتِ انگام پی بریم جا دارد کہ این را مبدل (آن گاہ) گیریم فارسیان الف ممدودہ را بہ مقصورہ بدل کردند۔ چنانکہ اکثر عادت ایشان است وہای ہوز را بہ میم ہمچون باسرہ و یاسمرم کہ معنی حقیقی این آن وقت باشد و آن در فارسی زبان ہمچون الف ولام عربی آید برای تخصیص ومجازاً بمعنی مطلق وقت مستعمل شد اندرین صورت باید کہ انگام را اصل گیریم و ہنگام را مبدلش واللہ اعلم (ا ر د و) ہنگام (۱) بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ وقت۔ زمانہ۔ (۲) موسم۔ مذکر۔ فصل۔ مؤنث۔ (۳) بہ معنی ہنگامہ مجمع۔ ہجوم۔ مذکر۔

انگامہ بقول برہان وجامع بروزن ومعنی ہنگامہ کہ مجمع و انجمن بازیگران و قصہ خوانان باشد و بقول جہانگیری بہ معنی ہنگامہ (کمال اسمعیل ؎) انگامہ ایست گرم زشکر عواطفت ہر کوی و برزنی کہ من آنجا فرارسم ؎ صاحب ناصری فرماید کہ ہای ہوز بالف بدل شد بمعنی ہر جاکہ محل اجتماع باشد و بر محل جنگ ہم مستعمل۔ بخیال ما ہای نسبت در آخر انگام زیادہ کردند بہ معنی منسوب بہ وقت یعنی چیزی کہ واقع شد در آن وقت ومجازاً بہ معنی مجمع۔ مخفی مباد کہ ہنگ در فارسی زبان بہ معنی قصد و زور و قوت و بسیار و فراوان وسپاہ و فوج وضرب وصدمہ و آسیب و آزار آمدہ (کذا فی البرہان) وتبدیل ہای ہوز بالف موافق قیاس ہمچون ہنباز و انباز و مہ۔ بقول برہان بمعنی بزرگ کہ مہتر از ہمین است الحاصل (انگ و مہ) بمعنی فوج و صدمہ و آزار بسیار باشد۔ کنایہ از مجمع و جا دارد کہ بہ معنی بسیار و بزرگ ہم گیریم و کنایہ از مجمع۔ واو بدل شد بالف ہمچون ورج و ارج پس (انگ و

مہ) (انگامہ) شد و جا دارد کہ الف دوم را زائد گیریم کہ میان انگ و مہ آمدہ واللہ اعلم۔
(اردو) ہنگامہ۔ مذکر۔ دیکھو انگام کے تیسرے معنی۔

انگبان بقول رشیدی مرادف انگوان درختی است کہ انگزد یعنی حلتیت صمغ آنست صاحب محیط بر انگزد حوالہ حلتیت کند و بر حلتیت گوید کہ صمغ انجدان باشد و انجدان معرب انگدان بجایش گذشت۔ در قواعد فارسی تبدیل دال مہملہ بہ بای موحدہ آید چنانکہ دالان و بالان پس جا دارد کہ انگبان را مبدل انگدان گیریم و انگوان ہم بہ ہمین معنی می آید و ممکن است کہ این را مبدلش ہم گیریم کہ دال بہ بای موحدہ بدل شود ہمچون آدو و آب صاحب رشیدی ذکر این بدیل انگدان کردہ و صاحب محیط ذکر این نکرد (اردو) دیکھو انجدان۔

انگبین بقول برہان و جامع و سروری و رشیدی با بای ابجد بر وزن عنبرین (۱) عسل و شہد را گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) مجازاً بہر چیز شیرین اطلاق کنند مانند ترانگبین و گزانگبین و سکنگبین کہ معروف است و سک بہ معنی سرکہ و آش سرکہ را سکبا گویند و سرکہ و انگبین را چون مخلوط سازند سکنگبین گویند و سکنجبین معرب آنست خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ مشہور بفتح کاف است و صاحب ہفت صراحت کاف فارسی کردہ و بفتح اول نوشتہ (شیخ سعدی ؎) شکر خندۂ انگبین می فروخت چہ کہ دلہا ز شیرینیش می بسوخت و صاحب محیط فرماید کہ اسم مشہور شہد است و بر شہد گوید کہ بیونانی مالی و القولیس و بسریانی دیسا و بترکی بال و بعربی عسل و در انگریزی ہنی و ہندی مدہ و پہپ رس و مہپر گویند و مراد از مطلق آن عسل نحل و آن شبنمی است کہ بر گلہا می افتد و نحل آنرا می چیند و در خانہ خود ذخیرہ می کند۔ تازۂ آن

گرم در دوم و خشک در اول - قوت جلا و تفتیح سدد و افواہ عروق و جذب رطوبات از قعر بدن و فضول دماغ از منافع اوست و منافع بسیار دارد (الخ) صاحب کنز کہ محقق ترکی است صراحت کند کہ این لغت فارسی است - ہمہ محققین این را بفتح کاف گفتہ اند بجز صاحبان مؤید و خانہ آرزو کہ بضم کاف نوشتہ اند و صاحب مؤید ذکر فتح آن ہم کردہ و نسبت معنی دوم کسی بجز صاحب ناصری ذکری نکردہ و از گز انگبین اینقدر ثابت می شود کہ نام حلوائیست مطلقاً و اہل تحقیق صراحت نکردہ اند کہ از انگبین ساختہ می شود مگر خیال ما اینست کہ در نسخہ او شہد داخل باشد و جاوارد کہ از شکر ہم درست کنند و نامش گز انگبین باقی ماند و از کلام ظہوری من وجہ سند این بہم میرسد (ے) تا نباشند تلخ گوی تبان ؛ می زنیخ لب انگبین روید ؛ (اردو) (۱) انگبین - بقول امیر (فارسی) شہد (ناسخ ے) میرے موے کو امیر النحل ملنا تہا خطاب خانۂ زنبور مین تب انگبین پیدا ہوا ؛ (۲) ہر میٹھی چیز کو فارسیون نے مجازاً انگبین کہا ہی -

انگبین خانہ اصطلاح - بقول بحر و ضمیمہ برہان و مؤید خانۂ زنبور است مؤلف گوید کہ قلب اضافت باشد و بس و خانۂ شہد کنایہ باشد از خانۂ زنبور کہ زنبور شہد را در خانۂ خود جمع کند مرادف آشیانۂ زنبور کہ در مدود گذشت (اردو) چہتا - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - مہال کی مکھیون یا بہڑون کا گہر - خانہ زنبور - دیکھو آشیانۂ زنبور -

انگبین خشک استعمال - مرکب توصیفی است بقول صاحب محیط خشکنجبین باشد و برخشکنجبین فرماید کہ معرب انگبین خشک است و آنرا بعربی عسل یابس گویند و آن عسلی است بغایت خشک و تند بوکہ از جبال فارس و حدود کازرون می آرند و گویند شبنمی کہ بر اشجار افتد و سبز و زرد و سفید و

سیاہ و سرخ می باشد و در تنکابن شکری و در دیلم و طبرستان اشپ و ندان می نامند۔ شربت آن بسیار کم از عسل زیرا کہ بسیار گرم است و گویند گرم و خشک در دوم و در غایت جلا و تقطیع و تحلیل لزوجات و سرخ آن قوی تر از سپید و بتر آن بسیار گرم مائل بہ تلخی و سیاہ آن قریب بعسل بلاد (اردو) خشک شہد ایک خاص قسم ہے شہد کی جسکو فارسیون نے انگبین خشک کہا ہو جو خاص پہاڑون سے دستیاب ہوتا ہے۔ مذکر۔

انگبینہ اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و جامع بروزن شنبلینہ نام حلوائیست و آن عسلی باشد کہ نیک بقوام آورده باشند و بر طبقی ریزند تا سخت شود و دندان گیر گردد **مؤلف** گوید کہ ہا نسبت در آخر انگبین زیادہ کردہ نام این حلوا نہادہ اند دیگر ہیچ (اردو) فارسی مین انگبینہ ایک حلوے کا نام ہے جو شہد سے بنایا جاتا ہے جو خشک ہونے پر چبانے مین دانتون کو پکڑتا ہے جیسے دکن مین لبڑی۔ یا ممالک مغربی و شمالی واودھ مین حلوا سوہن کی ایک قسم۔

انگختن بفتح اوّل و کسر کاف فارسی و فتح تای فوقانی مخفّف انگیختن کہ می آید صاحب جامع بذیل انگیختن ذکر این کردہ صاحب اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را آوردہ (اردو) دیکھو انگیختن۔

انگدان بقول برہان و ناصری و سراج بضم ثالث و دال بالف کشیدہ بروزن مردمان (۱) نباس را گویند یعنی دیو مردم و آن جانوری باشد وحشی شبیہ بہ آدمی و بحوالۂ مؤید گوید کہ (۲) بہ معنی بساس آمدہ کہ بہندی جاوتری گویند واللہ اعلم و (۳) نام درختی ہم ہست کہ صمغ آنرا بعربی علکیت خوانند و معرّب آن انجدان باشد و باین معنی بازال نقطہ دار ہم آمدہ

(۴) نام قریه ایست از قرای کاشان که بانگوان اشتهار دارد - صاحب جهانگیری بذکر معنی اوّل وسوم وچهارم برای معنی سوّم از فلکی شروانی سند آورده (ع۵۳) تا بمذاق انس و جان ندهد و ناورد جهان ؛ نگهت گل ز انگدان لذّت مل ز آمله ؛ صاحب سروری بر معنی اوّل وسوّم قانع وفرماید که این را انگبان هم گویند (لامعی جرجانی ع۵۳) پنجاه روزه دوغی صد ساله انگدانی ؛ بی دانه آسیائی بی گوشت استخوانی ؛ صاحب جامع متفق با جهانگیری - صاحب رشیدی نسبت معنی سوم فرماید که این مرکّب است از انگ و دان - انگ بمعنی جلتیت و دان به معنی جای پس انگدان بمعنی جای جلتیت است وکنایه از درخت جلتیت و انگبان و انگوان مرادف این و انجذان بضم جیم و ذال معجمه معرّبش مؤلّف عرض کند که باصراحت معنی اوّل وسوم وچهارم برانجدان کرده ایم - حالا نسبت معنی دوم عرض می شود که صاحب محیط بر بساسه فرماید که اسم عربی است که بیونانی ناقن والمانی واللاتن وبرومی عوسیا وفرسیا وبفارسی بزباز - و چارکون وبهندی جاوتری گویند وآن پوستی است که بالای جوز بوا پیچیده می باشد - گرم و خشک در دوّم باقوت قابضه وحرارت ملطفه وجوهر ارضیّه غالبه - خوشبوکنندهٔ بوی دهان - مفرّح و هاضم ومفتّح سدد ومجفّف رطوبات ومحلّل ریاح ومنافع بسیار دارد (الخ) صاحب محیط از اسم انگدان ساکت است وباتفاق محققین فرس اسم جامد زبان فارسی است ووجه تسمیه (را) هیچ بفهم ما نیامده جزین که اسم جامد دانیم یا نظر بر شباهت این وحشی در صفات یا رنگ با درخت جلتیت این را به انگدان موسوم کرده باشند ووجه تسمیهٔ (ه۴) جزین نباشد که دران قریه درختهای انگدان بکثرت باشد وآن قریه بنام درختان مذکور موسوم شد واللہ اعلم (ا ر د و) (ا) دیکھو

انجدان کے دوسرے معنی (۲) جوتری۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ جوزیا جائیفل کا پھول (۳) دیکھو انجدان کے پہلے معنی (۴) دیکھو انجدان کے تیسرے معنی۔

انگران بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ کہ با انگوران نوشتہ لغت فارسی و نام رستنی است۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم ازین ساکت۔ ترک این بیانش تفوّق داشت کہ ابہام تعریفش ہیچ اطمینان بخش نیست اگر مقصودش این باشد کہ انگر بالضم مخفف انگور است و انگران جمع آن می بایست کہ صراحت و سند استعمال پیش می کرد۔ (اردو) انگران۔ ایک پودے کا نام ہے جس کو صاحب فرہنگ فرنگ اور انند کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

انگروہ بقول برہان و جامع و ہفت بضم ثالث بروزن افسردہ دانۂ انگور کہ از خوشہ جدا شدہ باشد۔ صاحب ناصری فرماید کہ در فرنگہا نیافتیم۔ ہمانا انگورہ را انگروہ خواندہ اند صاحب سروری بحوالۂ صیدنۂ ابی ریحان ذکر این کردہ فرماید کہ حرکتش ظاہر نشد۔ خان آرزو در سراج متفق با برہان مؤلف گوید کہ صاحب ناصری کہ از اہل زبان است این لغت را در فرہنگہا نیافت و ما در ہر قدر فرہنگہا کہ یافتیم ذکر آن کردہ ایم و صاحبان جامع و سروری ہم از اہل زبانند و تصدیق این ہر دو کافی است۔ بخیال ما اصل این انگورہ باشد بزیادت ہای زائد بآخر لفظ انگور بہ معنی دانہ انگور ہمچون خونخوار و خونخوارہ و بقلب بعض انگروہ شد کہ رای مہملہ مقدم و واو مؤخر شد ہمچون استخر و اسطرخ و اغلغدہ و الغدہ و این قسم تقدیم و تاخیر در لغات فارسی و السنۂ دیگر ہم بنظر آمدہ ولیکن حیف است برین کہ صاحبان مطابع واو را در این لغت

دال مہملہ نوشتہ اند و این تصرف و تحریف شان است و بیچارہ صاحب ہفت کہ از ماخذ خبر ندارد صراحت کرد کہ بجای حرف پنجم دال باشد (اردو) انگور کا دانہ جو خوشہ سے جدا ہو گیا ہو

انگریز بقول برہان بسکون ثالث بروزن رنگریز (۱) رستنی باشد و گل آن مانند گل خشک زرد می شود و اطرافش خار دارد و آنرا بعربی قرطم بری خوانند و بیونانی طرنجان گویند (۲) نوعی از مردم فرنگ صاحب ناصری بر معنی اول قانع - صاحب جامع نسبت معنی دوم صراحت کند کہ بالکسر است - خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی نسبت معنی دوم فرماید کہ ظاہرا فارسی نباشد - صاحب محیط بر قرطم بری فرماید کہ در عصفر بری مذکور شد و بر عصفر بری نوشتہ کہ صاحب اختیارات قرطم بری را طرنجان گفتہ و شیخ الرئیس غیر آن دانستہ و بحوالہ محمد بن احمد گوید کہ گل خار دار است و آن را شتران می خورند و آن فاذزہر برای سم و مزاجش گرم در دوم و خشک در سوم و بر عصفر گوید کہ اسم ہندی این کسم و کسنبہ کہ ازان پارچہا رنگین می سازند و بر قرطم ہم فرماید کہ بہندی تخم کسنبہ نام دارد - نافع قولنج و مسہل شکم و مخرج بلغم و منافع بسیار دارد (الخ) بخیال ما انگریز مبدل رنگریز باشد بدین وجہ کہ رنگی سرخ ازین حاصل می شود بدین نام موسوم شد کہ اسم فاعل ترکیبی است و باستعمال عوام بر خلاف قیاس رای مہملہ بالف بدل شدہ انگریز شد و اللہ اعلم و نسبت معنی دوم عرض میشود کہ فارسیان قدیم نصارای ولایت زار را کہ بوجہ میخواری و کثرت خون سرخ رنگ می باشند نظر بہ معنی اول بہمین نام موسوم کردہ باشند و اصل آن ہم رنگریز باشد و لیکن معاصرین عجم از لغت انگلیسی (انگلش) حالا این قوم را انگلیس بہ سین مہملہ نامند و این معرب باشد (اردو) (۱) کسم یا کسنبہ

بقول آصفیہ مذکر۔ دیکھو احریض۔ (۲) انگریز۔ بقول امیر انگلشین۔ فرنگی (ناسخ سہ)
دل ملک انگریز مین جینے سے تنگ ہے ؛ قید حیات بہی مجہے قید فرنگ ہے ؛

انگریک بقول ناصری و انند بفتح اوّل و ثانی و کسر را بیای زده و سکون کاف در آخر
کاف اوّل فارسی و دویم عربی نام باغی است از باغهای خوارزم که در خارج شهر خیوق است انند
فواکه نیکو دارد۔ خاصتہً انگور که بس ممتاز است و در اصل۔ باغ انگورنیک نام داشته چه خوارزمیان
سابقاً بالفاظ فارسی متکلم بوده اند و خوارزم از اجزای ایران بود و انگریک مخفف انگورنیک
است و همچنین باغی دیگر است در آن شهر و آنرا رفینک گویند و بتحقیق معلوم شد که رفینک
در اصل راه پی نیک بود یعنی مبارک پی (سہ) بوده چون این باغ را انگورنیک نام آن
کردند ترکان انگریک ؛ (اردو) انگریک ایک باغ کا نام ہے جو خوارزم مین واقع ہے
جس کے انگور نہایت ممتاز ہین۔

انگز بقول برہان و ناصری بفتح اوّل و سکون ثانی و ضم ثالث و زای نقطه دار سکون (۱)
بیلی باشد که بآن زمین را هموار سازند۔ صاحب سروری بذکر معنی اوّل فرماید که (۲) آلتیست
که بدان پیل را رام کنند (شاعر سہ) تو گوئی که طوراست و موسی مهابت ؛ بجای عصا انگز
مارپیکر ؛ صاحب ناصری همین شعر را بسند انگز آورده که به زای فارسی می آید۔ صاحب جامع
بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج فرماید که صحیح به زای تازی است و در اصل بسین مهمله بود
و در هندی هم به سین مهمله آمده۔ چون پیل هندی الاصل است آلات راندنش نیز هندی الاصل
باشد پس از عالم توافق زبان نبوده و فارسی این کجا و اگر گویند تبدیل زا و سین دلالت دارد

که فارسی باشد گوئیم نه ازان جهت بلکه در فارسی تلفظ آنکس فحش بود لهذا بحرفی که مبدل او سین بود تبدیل کردند مؤلف عرض کند که شک نیست که آنکس به کاف عربی وسین مهمله در آخر لغت سنسکرت است به معنی دوم چنانکه صاحب ساطع ذکرش کرده فارسیان کاف عربی را بکاف فارسی بدل کردند همچون کندو گندو سین مهمله را به زای هوز همچون سمار و غ وزمار و غ پس انگز را به معنی دوم سفرس گوئیم ومعنی اوّل مجاز باشد نظر به شباهتی که آله هموار ی زمین را با انکس است (اردو) (۱) آہنی آلہ جس سے زمین ہموار کرتے ہین اس کا نام دکن مین پکاس ہے جو آنکس سے مشابہ ہوتا ہے (۲) آنکس - بقول امیر (ہندی) مذکر - اسکی فارسی کجک وہ آنکڑا جسے فیلبان ہاتھی پر سواری کے وقت ہاتھ مین رکھتے ہین اور اسی سے ہاتھی کو کونچتے ہین (سودا ۵) ہے سر بلند اتنا یہ بھی عجب نہین ہے ؛ آنکس پہ ماہ نو کے گردست فیلبان ہو ؛ آپ فرماتے ہین کہ یہ اصل مین بضم کاف ہے لیکن فصحا لفظ کی کراہت سے آنکس بفتح کاف بولتے ہین -

انگزک بقول برہان وجامع وسراج بروزن مرحبک - کجک فیل را گویند (مرادف معنی دوم انگز) فرماید که به زای فارسی هم بنظر آمده مؤلف گوید که صاحب هفت این را بهر دو کاف عربی نوشته ما صراحت ماخذ این را نگرکرده ایم و بلحاظ ماخذ با کاف عربی سوم غلط نباشد فافهم

کاف زائد در آخر انگزک زیاده کرده اند وبس چنانکه پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو انگز کو دوسرے معنی

انگزش بقول برہان وجامع بفتح اوّل وسکون ثانی وزای فارسی مرادف انگزک که به زای تازی گذشت - صاحبان برہان وهفت و جامع در کتابت بکاف عربی نوشته اند وصاحب

جهانگیری صراحت کند که بکاف عجمی مضموم است (حکیم خاقانی ؎) پیل مستم مغزم از انگز بیاشوبند ازانکه ؛ گر بیاسایم دمی هندوستان یاد آورم ؛ مؤلف عرض کند که مبدل انگز بمعنی دوم است که برای هنوز گذشت فارسیان زای هنوز را بزای فارسی بدل کنند همچون آزیر و آژیر و به کاف سوم عربی هم غلط نباشد زیرا که در ماخذ این کاف عربی است که ذکرش برانگز گذشت (اردو) دیکھو انگز کے دوسرے معنی۔

انگژد بقول برهان بفتح اوّل وضم ثالث وسکون ثانی وزای فارسی و دال ابجد ساکن مطلقاً صمغها و صمغی باشد نبات بدبوی و آنرا بعربی حلتیت خوانند و وجه تسمیه این است که صمغ درخت انگدان است و اصل آن انگدان ژد باشد و ژد بلغت فرس بمعنی صمغ است و صاحب ناصری هم ذکر همین وجه تسمیه کرده صاحب جهانگیری از نظامی بسند آورده و صراحت کرده که کاف فارسی است و زای عجمی مفتوح (؎) خواجه چین چو مشک بار کند ؛ مشک را انگژد حصار کند ؛ و فرماید که مراوف انگژد باشد به های هنوز در آخر۔ صاحب سروری هم به همین شعر استناد کرده خان آرزو در سراج درست گوید که این مرکب است از انگ و ژد۔ انگ به معنی حلتیت (و صراحت معنی ژد بالا گذشت) و درست نگوید که یا این را مخفف انگدان گیریم و ضم کاف دلالت دارد که مخفف انگدان بضم کاف بود زیرا که انگدان بمعنی درخت حلتیت است چنانکه بجایش ذکر کردیم و انگ به معنی حلتیت آمده که بهندی آنرا هینگ گویند پس اگر انگ را مخفف انگدان گیریم معنی انگژد صمغ درخت انگ باشد و هر گاه آن را داخل این لغت نگیریم معنی لفظی انگژد صمغ حلتیت است یعنی صمغی که حلتیت نام دارد و بس پس مقصد ما ازین حاصل و واضح تر است

چه حاجت است که انگ را مخفف انگدان بدون ضرورت گیریم - بخیال ما - انگژ و قلب اضافت (ژدِ انگ) است به معنی صمغ حلتیت و از سند پیش شده تصدیق این می شود که بفتح زای فارسی صحیح باشد - صاحب محیط هم ذکر این کرده گوید که اسم فارسی حلتیت باشد و ما تعریف کامل این به انگدان کرده ایم (اردو) دیکھو انگدان -

انگژدا بقول برہان بکسر ثالث وسکون زای فارسی و واو و بالف کشیده بروزن منزلها (۱) جائی را گویند که شبها گوسفندان را در انجا نگاه دارند و (۲) گوسفندان را نیز گفته اند و (۳) خسته میوها هم - صاحب ناصری بمعنی اوّل قانع - صاحب سروری بذکر معنی اوّل و دوم صراحت کاف فارسی کرده و صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل کاف فارسی را مکسور نوشته فرماید که برای فارسی و بعده واو و الف - صاحب جامع بکاف عربی آورده بمعنی اوّل و سوّم اکتفا کرده خان آرزو در سراج این را بکاف فارسی آورده ذکر معنی اوّل کند و فرماید که معنی دوم و سوم خطاست نیز فرماید که بجای زای فارسی رای مهمله هم گفته اند و یکی ازین دو تصحیف است (انتهی) مؤلف عرض کند که حیف است که برای یک معنی هم سند استعمال پیش نشد و خان آرزو برخلاف محققین زباندان انچه معنی دوم و سوم را تسلیم نمی کند حجتی بران ندارد - بخیال ما اسم جامد فارسی قدیم است برای هر سه معنی و حالا بزبان معاصرین عجم متروک (اردو) (۱) رات مین بکرون کے قیام کی جگه - مونث (۲) بکرے - مذکر - (۳) میوے کا تخم مذکر - یا میوے کی گٹھلی - یونث

انگژه بقول برہان با زای فارسی مفتوح بروزن خربزه مخفف انگوژه که صمغ درخت انگدان باشد و بعربی حلتیت و شیرازیان انگشت گنده خوانند و با زای هوز نیز آمده - صاحب ناصری

سندی آورده (انوری ۵) بنده را شاگرد خوارند ست
شیطان بشکلی ۞ کان چنان بشکل نه در کوه و نه در هامون
کنند ۞ یکدم ارخالی شود حلقش که زهرش باد و مار ۞
راست چون ریوی بود کش انگژه در کون کنند ۞ صاحب
جهانگیری و سروری صراحت کند که بکاف فارسی مضبوط

باشد مؤلف عرض کند که مبدل انگژد که دال مهمله بها
هوز بدل شود همچون تبرزد و تبرزه و دیگر هیچ و انچه صاحب
برهان این را مخفف انگوژه گفته درست نیست خیال ما
انست که او و در انگوژه زائد است برای اظهار ضمه
بقاعدهٔ ترکیان (ارد و) دیکهو انگژد ـ

(الف) انگسبه | بقول برهان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و سین بی نقطه و فتح بای ابجد
برزیگر را گوید که صاحب سامان و کارکنان و زراعت کار را بسیار داشته باشد و ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) انگشبه | به شین معجمه مرادف الف است که صاحب سامان و سود اگر صاحب مایه
باشد ـ صاحب ناصری ذکر الف بحوالهٔ برهان کرده و بذیل آن (ب) را هم نوشته فرماید که
در فرهنگها نیافتیم ـ صاحب سروری بر (ب) فرماید که برزیگری بود که او را سرمایهٔ نیک بود
و کارکنان بسی دارد و بسین مهمله هم آمده و به بای فارسی هم آید و فرماید که در فرهنگ به تای فرشت
آمده بروزن سرگشته (استاد رودکی ب ۵) و در راه نشاپور دهی دیدم بس خوب ۞ انگشتهٔ او را
نه عدد بود نه مره ۞ صاحب جامع هم ذکر (الف) کرده و صاحب رشیدی بر (ب) ذکر الف
هم کرده فرماید که به بای فارسی نیز خوانده اند و بذکر انگشته به تای پنجم هر سه را مرادف یکدیگر
داند و سند رودکی را که بالا گذشت بذیل (انگشته به فوقانی پنجم) آورده و مصرع ثانی آن
همین لغت را نقل کرده و به استاد کسائی منسوب کرده مؤلف عرض کند که انگشته به فوقانی
پنجم بمعنی آلتی است که مزارعان بدان خرمن را بباد دهند و بشکل پنجهٔ باشد ـ فارسیان

بزرگر صاحب ثروت راکہ کارکنان بسیار داشتہ باشد مجازاً بہ ہمین نام موسوم کردہ اند کہ چنانکہ انگشتہ شکل پنجہ دارد و انگشت ہای متعددہ ہمچنان مزارع صاحب ثروت کارکنان متعدد دارد انچہ فارسیان شین عجمہ را بہ سین مہملہ بدل کردہ انگسبہ کردند موافق قیاس است کہ شین بہ سین بدل شود ہمچون کستی و کشتی و تبدیل بای موحدہ با بای فارسی ہم آمدہ چنانکہ تب و تپ البتہ تبدیل فوقانی بہ بای موحدہ خلاف قیاس است و بخیال ما غلطی کتابت و تصحیف مطلق است از عدم وقوف ماخذ - ازینجاست کہ بعضی کلام رودکی را بسند (انگشتہ بہ موحدۂ پنجم) گرفتہ اند و بعضی ہمین شعر را سند (انگشتہ بہ فوقانی پنجم) قرار دادہ اند (ارد و) (الف وب) نمبردار - مزارع - جس کے تحت مین متعدد کاشتکار ہون دکن مین اسی کو پٹہ دار بھی کہتے ہین جو صاحب ثروت ہو اور اپنے ملازمین اور تنکھی دارون کے ذریعے زراعت کا انتظام کرتا ہو دولت مند مزارع -

انگشت بقول برہان بضم ثالث (۱) معروف است کہ ہر یک از انگشتان دست و پای باشد و (۲) بکسر ثالث زغال را گویند کہ اخگر کشتہ شدہ است - صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم فرماید کہ آتش زغال را گویند - صاحب جہانگیری این را بکسر کاف عجمی نوشتہ بذکر معنی دوّم فرماید کہ (۳) خشۂ میوہ را ہم گویند و صاحب جامع ذکر ہر سہ معنی کردہ و صاحب رشیدی بر ہر دو معنی اوّل قلم نسخ و نسبت معنی دوم گوید کہ زکال افروختہ باشد - خان آرزو در سراج متفق با رشیدی و فرماید کہ قوسی نسبت معنی دوّم مطلق زغال آوردہ و قید افروختن نکردہ و اعتماد بر ہمین قول است و شہرت نیز ہمین دارد - بہار گوید کہ بہ معنی اوّل بلورین - بخا گرفتہ - خانستہ

حنا مالیدہ فندق بند از صفات وجدول دوم قاقم وشیشہ وماہی از تشبیہات اوست (یکی از شعرا ؎) با نگشت بلورین زلف را از ہم چو بگشودی ؛ زہر سو ماہیان سیم را در دام میدیدم (ابو طالب کلیم ؎) جدول انگشت را آب روانی خشک شد ؛ تا بآن غایت کہ ناخن گشت نومید از نمآ ؛ (خواجہ نظامی ؎) بلورین تن و قاقم پشت او ؛ بشکل دم قاقم انگشت او ؛ (لولہ ؎) آن دلارام دار و از زری ؛ سر انگشت چون دم قاقم ؛ (حسین ثنائی ؎) گوش کو کز شیشہ انگشت می ؛ بر لب شوق خروشان می زنم ؛ (عسجدی ؎) گر دست بدل بر نہم از سوختن دل ؛ انگشت شود دردم و در دست من انگشت ؛ مؤلف عرض کند کہ (۱) بہ تای ہندی در آخر لغت سنسکرت است صاحب سخندان ذکر این کردہ - فارسیان تای ہندی را بہ ثنا و نوقانی بدل کردہ مفرس کردہ اند و معنی دوم مجاز آنست کہ زغال ہم نظر بہ درازی وطوالت مشابہ انگشت باشد و کسر سوم تصرف فارسیان است و استعمال بہ معنی مطلق زغال و قید افروختہ نیست ولیکن استعمال انگشت بمعنی زغال افروختہ ہم یافتہ شد چنانکہ در کلام عسجدی گذشت و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ ما استعمال این را نیافتہ ایم اگر سندی بدست آید تو انیم عرض کرد کہ مخصوص باشد بگجرات و خرما یا مماثل آن کہ درازی داشتہ باشد کہ تقاضای ماخذ ہمین است (اردو) (۱) انگلی - بقول امیر (سنسکرت) مؤنث - انگشت (رشک ؎) کہان یہ لطف پوریے نے کمر پائی اگر پتلی ؛ تمہارے ہوٹھ پتلے انگلیاں پتلی کمر پتلی ؛ اردو مین انگشت بہی مستعمل ہے - موث (ظفر ؎) جبکہ ناخن کو تراشا اس کے لال انگشت پر ؛ دست بوسی کے لیے آیا ہلال انگشت پر ؛ (۲) کو ٹیلا - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - انکشت - زغال - جلی ہوئی لکڑی کا بجھا ہوا ٹکڑا - دیکھو انگتو -

او را بلحاظ استعمال بعض فارسیان) سلگا ہوا کوئلا۔ روشن کوئلا۔ (۳) گٹھلی (اسم مونث) دیکھو است

انگشت آسیا | اصطلاح۔ مرکب اضافی است بقول بحر و بہار روانند بمعنی میل آسیا است کہ بدست گرفتہ آس را بزور دست بدان گردانند حیف است کہ سندی پیش نشد ولیکن خلاف قیاس نیست و این کنایہ باشد کہ میل آسیا ہم انگشت را ماند۔ معاصرین عجم ہم برزبان دارند (اردو) کہونٹا بقول آصفیہ چکی کا ہتا۔ اسم مذکر۔

انگشت آفتاب | اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از خطوط شعاعی (سلیم ؎) شمار دور فلک از سلیم اگر پرسی پ چو آفتاب بانگشت خود حساب کند پ مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد کہ خطوط شعاعی ہم درازی دارد مثل انگشت (اردو) کرن۔ بقول آصفیہ۔ سہندی۔ اسم مؤنث آفتاب کے شعاعی خطوط۔ قرن الشمس۔

انگشت اشارت | اصطلاح۔ مرکب اضافی است و بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ انگشتی باشد کہ بدان اشارہ کنند بطریق اعتراض و در محاورۂ فرس انگشت اعتراض ہم گویند کہ می آید یعنی انگشت برداشتن و اشارہ کردن بسوی کسی کہ مطعون و در معرض اعتراض باشد (صائب ؎) گر بدست افتد چو ماہ نو لب نانی مرا پ خلق ز انگشت اشارت تیر بارانم کنند پ (انوری ؎) انگشت اشارت بکمالت نرسد زانکہ پ از پایۂ او ہر چہ زقدر تو قصیر است پ (اردو) اشارے کی انگلی۔ اعتراض کی انگلی۔ مؤنث۔ یعنی وہ انگلی جس سے اشارہ کرین اور اعتراض کرین۔ اکثر رسوا اور مطعون شخص کی طرف اشارہ کرتے ہین اور انگلی اٹھاتے ہین جیسے "انکی رسوائی کا یہ حال ہے کہ جدہر نکلتے ہین لوگ انگلیان اٹھاتے ہین"

انگشت اشارت اسی مصدری استعمال کا حاصل بالمصدر ہے۔

انگشت اعتراض | اصطلاح۔ مرکب اضافی

است - بہار ذکر این کردہ از معنی سالکت بخیال ما
مرادف انگشت اشارت است کہ گذشت و اشارہ
این ہمہ را انجا کردہ ایم (محتشم کاشی ؎) بر حرف
من قلم شود انگشت اعتراض ؛ تیغ و ترنج گر بمیان
آورد کسی ؛ (اردو) انگشت اعتراض کہ سکتی ہین
یعنی وہ انگلی جو معترضانہ کسی پر اٹھاہین - دیکھو
انگشت اشارت -

انگشت اعتراض نہادن بر حرف و نقطہ (مصدر
اصطلاحی - یعنی اعتراض کردن است (صائب
ع) بحرف ہیچکس انگشت اعتراض منہ ؛ (ولہ ع)
انگشت اعتراض بگفتار منہ (اردو) حرف پر انگشت
رکھنا - یعنی نکتہ چینی کرنا - عیب نکالنا - (غالب
؎) لکھتا ہون اسد سوزش دل سے سخن گرم
تا رکھہ نہ سکے کوئی مرے حرف پہ انگشت ؛ (مصحفی
؎) نہ لکھہ نہ پڑھ کہ زمانہ ہے عیب جوئی کا
رکھے ہے حرف پہ یان سب کے روزگار انگشت ؛
(مومن ؎) کیا تاب میرے حرف پہ انگشت

رکھہ سکے ؛ ہر خط پہ نکتہ چین کو ہے وہم و گمان
نقطہ

انگشت افشردن مصدر (اصطلاحی - بقول
بہار بہ معنی آگاہانیدن است - مؤلف عرض
کند کہ رسم ولایت است کہ چون دست بدست
کسی باشد یا در وقت مصافحہ از برای یاد دہانیدن
چیزی یا واقعہ کہ مافی الضمیر ہر دو یا برای اظہار
خصوصیت و محبت - دست را می افشرند و زور
کنند در مصافحہ - و از ہمین طرز عمل این کنایہ شد
برای آگاہانیدن (قدسی مشہدی ؎) ہمچو
طفلی کہ بود در کف استاد کفش ؛ ادب انگشت
من افشرد و خبر کرد مرا ؛ (اردو) دکن مین کہتے
ہین ہاتھ دبانا - یعنی مصافحہ کے وقت اظہار گرمجوشی
کرنا - یا اس اشارے کے ذریعے سے کسی دل کی بات
یا وعدہ کو یاد دلانا - یا کسی اور کے قول و فعل کی
جانب متوجہ کرنا -

انگشت اگر در گوش کنی بسر گین می رسد مثل
صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند

واز محل استعمال ساکت مؤلف گوید که فارسیان
این مثل را بطور موعظت و پند برای احتراز از
تمسخر زنند که تمسخر خلاف تہذیب است و نتیجہ
بد پیدا کند۔ رسم است که سوقیان فارس از برای
تمسخر با کسی انگشت در گوش کنند و نتیجہ قیاسی این
عمل است که انگشت در گوں کسی کردن انگشت
خود ناپاک کردن است۔ پس فارسیان بوسیلہ
این مثل بلیغ ازان رسم مکروہ خبر می دہند و برای
احتراز از تمسخر موعظت و پند کنند و گویند که اگر کسی
انگشت در گوش کند یعنی بدگوئی و تمسخر کسی را در
گوش خود نگیرد و خود در جواب مسخرگی نیاید تقصانے

نہ بردارد و انگشت خود را ناپاک نہ کند حاصل
اینست که اگر کسی با تو مسخرگی کند یا بہ بدگوئی پیش
آید نباید که جوابش دہی بلکہ تجاہل کن و انگشت
در گوش باش کہ گویا ہیچ نشنیدہ (اردو)
وکن مین کہتے ہین "گانڈ مین انگلی کرنے سے
کان مین کرنا بہتر ہے" اس کا مطلب یہ ہے
کہ اگر کوئی ٹھٹھول یا مسخرہ پن کرتا ہے تو اغماض
اور تجاہل اولی ہے گویا کہ سنا ہی نہین۔ اگر تم بھی
اس کا جواب دوگے تو آخر پر فساد اور جھگڑا
قائم ہوگا۔ کان مین انگلی رکھنا یعنی نہ سننا اور کان
بند کر لینا مستعمل ہے۔

انگشتال بقول برہان و جامع و سراج و رشیدی بکسر ثالث و فوقانی بالف کشیدہ و لام ساکن
مردم ضعیف و نحیف و علیل و بیمار ناک و صاحب نقاہت را گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ بیمار
و دردناک باشد و فرماید کہ این لغت در فرہنگہا ہست و در برہان ندیدہ ام **مؤلف** گوید کہ غالبًا در آن
ندیدہ باشد اگر می دید در برہان می یافت۔ صاحب جہانگیری بر بیمار و مریض قانع (ابو العباس
ے) زخانمان و مراتب بغربت افتادم ؎ بماندم اینجا بی برگ و ساز و انگشتال ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ از قبیل چنگال باشد۔ ما بر انگشت بیان کردہ ایم کہ این بر تای ہندی لغت سنسکرت است

و در سنسکرت لام در آخر برای تانیث می آورند همچون انگل که مونث انگشت است فارسیان انگشل را بتبدیل تای هندی به تای فوقانی و زیادت الف بعد فوقانی انگشتال کرده باشند و بدینوجه که شخص بیمار و ضعیف و نحیف پوست و استخوان می باشد نظر به تشبیه انگشت او را انگشتال گفته باشند و جا دارد که اصل این به مهملہ نسبت انگشتر باشد به معنی منسوب به انگشت به سبب ضعف و نحافت و پس ازان رای مهملہ را به لام بدل کردند همچون چنار و چنال که انگشل شد همچون چنگل و بعد ازان الف زائد کرده انگشتال کردند چنانکه چنگل را چنگال کردند و این اقوی است و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دبلا۔ پتلا۔ نحیف۔ ناتوان۔ بیمار۔ نقیہہ۔

(الف) انگشت امان | اصطلاح۔ مرکب اضافی است۔ بقول بہار معروف۔ مؤلف گوید کہ در ولایت رسم است کہ چون لشکر مغلوب می شد لشکریان سبابہ را بلند می کردند و این علامت امان خواہی بود۔ ازینجاست کہ انگشت امان محاورہ شد۔ میرزا حبیب اللہ ابن میرزا شفیع مستوفی ایران ؎ از خفایت علم نالہ بر افراشتہ شد ۔ آہ انگشت امانیست کہ برداشتہ دل ۔ و ازہمین سند استعمال ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) انگشت امان برداشتن | پیدا است و صاحب آصفی بسند ہمین شعر ذکر این کردہ (اردو)

(الف) انگشت امان کا استعمال اردو مین اوس انگلی کے لئے کرسکتے ہین جو امان خواہی کے لئے بلند کی جائے (مونث) اور اسی کا مصدر (ب) انگشت امان بلند کرنا۔ اٹھانا۔ فی زمانہا امان خواہی کے لئے ہندوستان مین سپید پھریرا یا بیرق بلند کرتے ہین اور یہ افواج کی امان خواہی کی خاص علامت ہے۔

انگشتان | صاحب ہفت ذکر این کردہ بہ نون آخر بمعنی مردم علیل و صاحب نقاہت است۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نہ کردہ نہ سندی پیش شد و او بسلسلہ ردیف لغت انگشتال را ترک کردہ

که ذکرش به همین معنی گذشت بخیال ما تاسع او بیش نیست که لام آخره را نون خیال کرد و اگر سندی برای استعمال این گیر آید تو انیم قیاس کرد که الف و نون نسبت در آخر انگشت زیاده کرده اند همچون ایران و تو ران که ذکر این بر کلمه آن بجایش گذشت (اردو) دیکھو انگشتال۔

انگشتان کنیزکان | اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول صاحب ضمیمهٔ برهان و بحر انگور کوهی را گویند و عربان اصابع الجواری خوانند و هم او همین معنی انگشت کنیزکان هم گفته که می آید و حقیقت این جزین نباشد که انگور سیاه و دراز و نازک را کنایتہً بدین نام موسوم کردند چنانکه انگور مدور و سیاه را خایهٔ غلمان گفتند و حقیقت این است که انگشت کنیزکان را در اینجا جمع آورده که انگشتان جمع انگشت است (اردو) انگور سیاه کی ایک قسم ہے جس کا دانہ نازک اور دراز ہوتا ہے جس کو فارسیون نے انگشتان کنیزکان اور انگشت کنیزکان سے موسوم کیا ہے۔ مذکر۔

انگشت به بینی نمیتوان کرد | اصطلاح۔ صاحب اند ذکر این کرده گوید که یعنی جائیکه مکان خوف و تهمت باشد و سندی پیش نشد و بهار همین را به همین معنی (انگشت بر بینی نمیتوان کرد) نوشته مؤلف گوید که تسامح هر دو است و این تشکل مثل است و همچو مثلی مستعمل نیست و معنی که هر دو محققین بیان کرده اند غیر متعلق و خلاف قیاس است اگر این را مثل پیشینیان تسلیم کنیم و سند استعمال شان بدست آید تو انیم عرض کرد که فارسیان بمعنی استعمال کرده باشند که ممانعت کنند برای رفتن بجائیکه محل خوف و بیم است چنانکه بینی اگرچه سوراخ دارد ولیکن این سوراخ برای آن نیست که در آن انگشت کنند زیرا که از روی حکمت انگشت در بینی کردن مرض ها پیدا کند و نزله و زکام عارض شود و رعف بوقوع آید یعنی خون از بینی جاری شود (اردو) دکن مین کہتے ہین ناک مین انگلی مت کرو اسکا استعمال حقیقی معنون مین ہے بطور مثل نہین ہے نیز کہتے ہین اپنے ہاتھون خطرے مین مت پڑو

بلا مول نہ لو" یہ دونون کہاوت ہین اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر کام دیکھہ بھال کر کرو۔ بے موقع اور بے غوری سے ایسا کام نہ کرو کہ اُس سے نقصان پہنچے۔ جیسے ناک مین انگلی کرنے سے نکسیر پھوٹتی ہے۔

انگشت بجای حلق است مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ مقصود آنست کہ اگر دست و انگشت نباشد حلق بکار نمی خورد یعنی چیزیکہ آش و نان بہ حلق رساند انگشت است فارسیان چون کسی را لاچاری محتاج دیگری بینند کہ بی وسیلۂ آن کار صورت نگیرد۔ این مثل را زنند۔ معاصرین عجم حالا استعمال این نمی کنند (اردو) انگلیون کے بغیر حلق بے کار ہے۔ انگلیون ہی کی بدولت حلق کا کام چلتا ہے۔ یہ صرف ترجمہ ہے فارسی مثل کا دکن مین کہتے ہین "سر کے ساتھ دونون ہاتھ" اسکا مقصد قریب قریب فارسی مثل کے ہے۔ یعنی دونون ہاتھ سر کے لازمہ مین داخل ہین۔ صرف سر سے انسان کی زندگی بیکار ہے جب تک دونون ہاتھ نہون کام نہین چل سکتا۔ ہاتھون ہی سے سر کی حفاظت ہے اور ہاتھون ہی سے غذا حلق مین جاتی ہے۔ اگر حلق مین کوئی شے اٹک جائے تو انگلیون ہی سے وہ نکالی جاسکتی ہے۔ دکن مین یہ مثل خدمتیون کی ضرورت اور احتیاج کے موقع پر مستعمل ہے۔

انگشت بچشم نہادن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و این مرادف انگشت برچشم نہادن است کہ می آید (اردو) دیکھو انگشت برچشم نہادن۔

انگشت بحرف نہادن مصدر اصطلاحی خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و این مرادف انگشت برحرف نہادن است کہ می آید (اردو) دیکھو انگشت برحرف نہادن۔

انگشت بدندان اصطلاح۔ بقول جہانگیری کہ در خاتمۂ کتاب بذیل دستور اول فرماید و بقول

ناصری و رشیدی (۱) کنایہ از تعجب و تحیر و (۲) کنایہ از حیرت و افسوس (سعدی ۵) او در من در و فتاده ؛ خلقی تبفرج اندخندان ؛ انگشت تعجب از جهانی ؛ از گفت و شنود من بدندان ؛ مؤلف عرض کند که (۳) این اسم فاعل ترکیبی هم باشد (الف) بمعنی متعجب (ب) افسوس ناک مخفی مباد که عادت است که چون کسی متعجب یا افسوسناک شود انگشت بدندان گیرد (اردو) (۱) تعجب اور تحیر مذکر۔ (۲) حسرت مؤنث اور افسوس۔ مذکر۔ (۳) (الف) متعجب۔ حیرت زدہ۔ انگشت بدندان (ب) افسوسناک (غالب الف ۵۳) خامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھے ؛ ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہے ؛

انگشت بدندان گرفتن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر و سراج (۱) تعجب کردن و تحیر نمودن و (۲) حسرت و افسوس خوردن مؤلف عرض کند که ما صراحت این بر انگشت بدندان کرده ایم و این مصدر مرکب است از بدندان (اردو) انگشت بدندان ہونا۔ بقول امیر (۱) دانتون تلے انگلی دبانا۔ تحیر کی جگہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (۲) حسرت اور افسوس کرنا۔ ہماری رائے مین انگشت بدندان ہونا یا دانت مین انگلی پکڑنا بھی معنی دوم کے لئے کہہ سکتے ہین۔ اس لئے کہ عادت ہے کہ جب کوئی شخص متعجب ہوتا ہے یا افسوس کرتا ہے تو دونون حالتون مین انگشت شہادت کو اپنے دانتون مین پکڑتا ہے۔ امیر مغفور نے صرف معنی اوّل پر اس لئے قناعت فرمائی ہے کہ شاید یہ طرز عمل دہلی یا لکھنؤ مین نہوگا لیکن دکن مین ہے۔

انگشت بدندان گزیدن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر و جامع و رشیدی و (جہانگیری بذیل دستور اوّل در خاتمۂ کتاب) مرادف انگشت بدندان گرفتن بہر دو معنی۔ خان آرزو در سراج فرماید که انگشت گزیدن هرگز بمعنی حیرانی و حسرت نیست بلکه انگشت حسرت بلب گویند یا انگشت بلب

بمعنی ندامت وپشیمانی انگشت گزیدن است نه بمعنی حیرت چراکه حیرا زاقدرت گزیدن انگشت معلوم مؤلف عرض کند که محقق هندی نژادی خواهد که بر رسم و عادت وطرز و روش اهل زبان حرف نهد - صاحب جامع از اهل تبریز است تصدیق او برای ما کافی و سند باشد ما را با هر دو معنی بیان کرده محققین اول الذکر اتفاق کلی است وعجب انست خان آرزو هست که در گرفتن و گزیدن فرقی نازک پیدا کرده ونمی داند که مقصود هر دو مصدر در اینجا یکی است (اردو) دیکھو انگشت بدندان گرفتن

انگشت بدندان نهادن | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب بحر بمعنی تعجب کردن - صاحب رشیدی این را بهر دو معنی مرادف انگشت بدندان گزیدن گفته وخان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی سالک مؤلف گوید که قول صاحب رشیدی قابل تسلیم وموافق قیاس ومعاصرین عجم هم بر زبان دارند وتخصیص صاحب بحر با یک معنی غیر موجه

(اردو) دیکھو انگشت بدندان گرفتن -

انگشت بدهان ماندن | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب بحر مرادف انگشت بدندان گرفتن بهر دو معنی - دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نکرد وسندی پیش نشد ولیکن موافق قیاس است ومعاصرین عجم تصدیق این می کنند -

(اردو) دیکھو انگشت بدندان گرفتن -

انگشت بدیده نهادن | مصدر اصطلاحی

خان آرزو در سراج فرماید که کنایه از قبول کردن است ومرادف انگشت بچشم نهادن مؤلف عرض کند که موافق قیاس واشاره بسر وچشم قبول کردن وترجمه بالراس والعین - معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) دیکھو انگشت برچشم نهادن -

انگشت برآتش زدن | مصدر اصطلاحی

بقول اکثر بحوالهٔ شرح سکندر نامه مخالف عقل کار کردن - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرده

حیف است کہ نقل سند این نکرد ولیکن موافق قیاس است (اردو) عقل کے خلاف کام کرنا۔

(۱) انگشت بر آوردن | مصدر اصطلاحی بقول بحر و خان آرزو در چراغ از ستم زنہاری و فریادی شدن۔ صاحب آصفی۔۔۔۔

(۲) انگشت بر آوردن از ستم | قائم کردہ و از رکنای مسیح سند آوردہ (ے) بر آرد از ستم آن ثمرہ ستم انگشت ؛ زنند خنجر مژگان او بہم انگشت ؛ مؤلف عرض کند کہ حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند محاورہ فارسی قدیم است (اردو) فریاد کرنا۔ امان چاہنا۔

انگشت بر بینی نمیتوان کرد | مثل بہار ذکر این کردہ و ما صراحت کافی بر (انگشت بہ بینی نمیتوان کرد) کردہ ایم (اردو) دیکھو انگشت بہ بینی نمیتوان کرد۔

انگشت بہ جبین نہادن | مصدر اصطلاحی بقول وارستہ کنایہ از سلام کردن (زلالی در ذرہ و خورشید گوید ے) چرخ تعظیم درت را مہ و سال ؛ بر جبین می نہد انگشت ہلال ؛ (اردو) ہاتھ سر پر رکھنا۔ بقول آصفیہ۔ سلام کرنا۔ ماتھے پر ہاتھ رکھنا۔

انگشت بر چشم نہادن | مصدر اصطلاحی بقول بہار و جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب بدیل دستور اول فرمایدکنایہ از قبول کردن و مسلم داشتن مراد ف (انگشت بر دیدہ نہادن) کہ می آید (محمد قلی سلیم ے) چو فرمانش مرا زد دست بر پشت ؛ نہادم چون مژہ بر چشم انگشت ؛ (میرزا صائب ے) باتہی دستی نہد انگشت بر چشم قبول ؛ ہر دل بی برگ را کز وی تمنای تو است ؛ ما صراحت کامل معنی این بر (انگشت بر دیدہ گذاشتن) کنیم۔ صاحبان ناصری و جامع و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند (اردو) قبول کرنا۔ دیکھو انگشت بر دیدہ نہادن کے پہلے معنی

انگشت بر چیزی گذاشتن | (مصادر اصطلاحی)

انگشت بر چیزی نہادن بقول صاحب بحر دخل و اعتراض کردن دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ این تعمیم در غلط انداز و زیرا کہ (انگشت بر چشم نہادن) و (انگشت بر جبین نہادن) ہم کہ گذشت داخل این می شود و معنی آن دخل و اعتراض کردن نیست و صاحب بحر این تعمیم از مصادر مرکبہ (انگشت بر حرف نہادن) و (انگشت اعتراض نہادن بر حرف) و مماثل آن قائم کردہ است و ما ازین تعمیم اختلاف کلی داریم (اردو) اعتراض کرنا۔ دیکھو انگشت اعتراض نہادن بر حرف اور انگشت بر حرف نہادن۔

(الف) **انگشت بر حرف زدن** مصادر

(ب) **انگشت بر حرف نہادن** اصطلاحی

صاحب ہفت ذکر (الف) کردہ کہ کنایہ از نکتہ گیری و عیب گرفتن است و صاحب بحر بر (ب) ذکر ہمین معنی فرمودہ و صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع ہم ذکر (ب) کردہ اند و این مرادف (انگشت اعتراض نہادن بر حرف) است کہ گذشت (ظہوری ۵) در دل زحمد آتش زر دشت منہ ۔ انصاف خوشست روی بر پشت منہ در دست شکستن تو مریست درست ۔ زنہار بحرف کسی انگشت منہ (اردو) دیکھو انگشت اعتراض نہادن بر حرف۔

انگشت بر در زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار استجازت باز خواستن و بقول وارستہ استجازت باز کردن (ظہوری در صفت نورس پورہ ۵) بکاشانۂ باد اگر سر زند ۔ پی رخصت انگشت بر در زند ۔ (اردو) کواڑ کھٹکھٹانا۔ بقول آصفیہ زنجیر در کھڑکھڑانا کنڈی مارنا۔

(الف) **انگشت بر دہان گذاشتن** مصادر

(ب) **انگشت بر دہان نہادن** اصطلاحی

(الف) بقول برہان و بحر (۱) کنایہ از حیرت

و تعجب و (۲) حسرت و افسوس و (۳) اشارہ کردن
بخاموشی ہم و صاحبان بحر و جامع (ب) را مرادف این گفتہ اند
بہر سہ معنی بالا و صاحب جہانگیری نسبت (ب) بہ معنی
اوّل و سوم قانع حیف است کہ سندی پیش نشد و لیکن
موافق قیاس است و معاصرین عجم با ہر سہ معنی ہر دو مصادر
مرکبہ متفق (اردو) (الف وب) ۱ و ۲ دیکھو انگشت
بہ دندان گرفتن (۳) انگشت بلب ہونا۔ بقول امیر
ہونٹون پر انگلی رکھنا خموش رہنے کا اشارہ کرنیکی جگہ
(مومن ؎) چپ خامشی کی یہ جا ہے مومن پہ انگشت
بلب حیا ہے مومن پہ

(الف) انگشت بر دیدہ گذاشتن | مصادر اصطلاحی

(ب) انگشت بر دیدہ نہادن | بقول بحر (۱)

مرادف انگشت بر چشم نہادن و بقول بہار (۲) چشم بستن
(حکیم نزاری قہستانی ؎) خرد از روی تو انگشت نہد بر
دیدہ پہ عقل در کوی تو بر خاک نہد پیشانی (ملا طاہر غنی ؎)
میکنم ہر گاہ از جانان نگاہی التماس پہ می نہد بر دیدہ
انگشت التفاتش را بین پہ صاحب جہانگیری در خاتمہ

کتاب بامعنی اوّل متفق و صاحب رشیدی ہم۔ بجالانا
(الف) بمعنی قبول کردن بدل و جان و بسر و چشم باشد
و معنی دوم پیدا کردہ بہار است و ہیچ ضرورت ندارد
کہ معنی اول و ہر دو اسناد بالا خیلی لطیف و نازک است
و اتفاق محققین ہم بر مجرد معنی اوّل (اردو) (۱)
قبول کرنا تسلیم کرنا۔ صاحب امیر اللغات نے فرمایا ہے
آنکھون سے بجالانا۔ نہایت خوشی سے حکم کی تعمیل کرنا۔
(کیف ؎) غیر ڈرتا ہین ڈرین خون جگر روتا ہون ہمتو
آنکھو نسے بجالائین جو ارشاد کرو پہ آتش ؎) بجالاتا نہین
آنکھو نسے ای دوست پہ کبھی کچھ ہمسے فرمایا تو ہوتا پہ (ظفر ؎)
خوش ہین گر یہ ہماری وہ تو ہان بہتر یہ ہے پہ ہم بجالائین گے
آنکھو نسے جو کچھ فرمائین گو پہ آپ ہی نے فرمایا ہے آنکھون سے
کوئی کام کرنا۔ بہت خوشی اور شوق سے کوئی کام کرنا۔ بصد
؎) جان جان پیش نظر حسن کی رو داد کرو پہ آنکھو نسے اسکی
کی فرد پہ تم صاد کرو پہ (سحر ؎) وہ بلاتی ہین اگر جلنے کو آنکھو نسے
چلون پہ زندہ پہنچو گا مگر تا در جانا کیونکر پہ بسر و چشم قبول کرنا ہی
کہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے بسر و چشم کا ذکر فرمایا ہی (۲) آنکھ
سندکرنا

اعلان وقف کتب

ہمارے تالیفات کی (۱۶) جلدین جنکی تفصیل اس رسالہ کے صفحہ (۲۰) پر ہے قیمتی روپیہ ۵
مختلف مواقع اور تقاریب پر ہندوستان کی کل پبلک لائبریریز اور مدارس خانگی کے لئے
وقف اور اس وقت تک (۵۰) لائبریریون اور مدارس پر حسب درخواست روانہ
ہوچکی ہین اور آیندہ بھی جس پبلک لائبریری اور مدرسۂ غیر سرکاری سے اوس کی درخواست
پیش ہوگی اور ہمکو صاحب ضلع یا مشاہیر مقامی کی تصدیق سے اطمینان کرادیا جائیگا اوس
کے سکرٹری کے نام بیعہ سنولا جلدین بلا معاوضہ قیمت صرف خرچ ٹپہ کے ویالیو پر جو مجموعی
پارسل کے لئے (۱۱) مبلغ چار روپیہ ہے روانہ کیجائینگی۔ عام شائقین سے جن حضرات
کو یہ کتابین بدون معاوضۂ قیمت صرف خرچ ٹپہ پر لینا مقصود ہو اون کو لازم ہے کہ محمڈن
علیگڈھ کالج کو سنہ ۱۳ چندہ ادا فرماکر اوسکی رسید ہمارے پاس بھیجدین۔ ہم اون کی خدمت
مین کل کتابین صرف خرچ ٹپہ (۱۱) کے ویالیو پر بھیجدینگے اور آیندہ آصف اللغات کی
ہر ایک جلد مطبوعہ وقت بوقت اون کی خدمت اور نیز پبلک لائبریریز اور مدارس مذکور
پر صرف مذکور خرچ ٹپہ کے ویالیو پر روانہ ہوا کرے گی۔ باشندگان کلکتہ پر یہ سہولت نہیں اگر یہی رقم
سنہ ۱۳ کی انجمن مفید الاسلام کلکتہ کو عطا کرکے آنریری سکرٹری صاحب انجمن کی باضابطہ رسید
ہمارے پاس بھیجدین تو اونکے ساتھہ بھی رعایت بالا کیجائیگی۔

راقم۔ خاکسار عزیز جنگ مؤلف

فہرست تالیفات خان بہادر۔ شمس العلماء۔ نواب عزیز جنگ بہادر

تاریخ النوائط۔ یہ فن تاریخ کی کتاب ہے ۵۹۲ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت پانچ روپیہ خرچ پتہ ۸ر

(۲) عطیات سلطانی۔ یہ شاہان سلف کے عطایا کے نقدی و اراضی کی تاریخ ہے ۲۰۰ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت تین روپیہ خرچ پتہ ۶ر

(۳) محبوب السیر۔ یہ فرمانروایان دکن کی تاریخ ہے تزک حضرت غفران مکان میر محبوب علیخان بہادر نور اللہ مرقدہ مع ضمیمہ نگارستان آصفی ۲۰۰ صفحہ پر شامل زبان فارسی قیمت تین روپیہ خرچ پتہ ۵ر

(۴) سیاق دکن۔ یہ عربون کے سیاق قدیم کی تاریخ ہے جسمین حیدرآباد کے دفتری سیاق کا بھی بیان ہے ۱۸۰ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت سے رخرچ پتہ ۴ر

(۵) فلاحۃ النخل۔ یہ فن زراعتین کاشت کھجور سے متعلق اور ۲۸۸ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عصلہ خرچ پتہ ۵ر

(۶) کاشت انگور۔ یہ فن زراعتین انگور سے مخصوص ہے اور ۴۴۶ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت سے روپیہ خرچ پتہ ۶ر

(۷) کاشت ترکاری۔ یہ فن زراعتین ترکاریونکی کاشت سے متعلق اور ۵۷ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عصلہ خرچ پتہ ۴ر

(۸) غرائب الحیل۔ یہ فن تاریخ گویائی سے متعلق ہے اور ۸۰ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت سے رخرچ پتہ ۷ر

(۹) حیوۃ الحمام۔ یہ فن طیور سے متعلق کبوتر سے مخصوص ہے اور ۴۳ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عصلہ خرچ پتہ ۷ر

(۱۰) کلیات نظم ولا۔ یہ فن شعر و سخن مین ہے جسکی قصائد اور غزلیات اور رباعیات اور قطعات تاریخ کا مجموعہ ہے جسکو دیباچہ مین مؤلف نے مختصر سوانح عمری ہے ۲۰۰ صفحہ پر شامل زبان فارسی قیمت عصلہ خرچ پتہ ۵ر

(۱۱ تا ۱۶) آصف اللغات۔ یہ فن لغت مین ایک مبسوط کتاب جو ۲۰۰ جلد پر شامل ہے جسمین صرف چھ جلدین چھپی اور باقی جلدین چھپ رہی ہین۔ فارسی اردو زبان کا لغت مطبوعہ چھ جلد ۳۶۰۰ صفحہ پر شامل زبان فارسی مع ترجمہ اردو پانچ جلدونکی قیمت ۵ر خرچ پتہ عصلہ

مندرجۂ بالا کل کتب پبلک لائبریریز کے لئے صرف خرچ پتہ پر وقف ہین۔

ع-۱ جزء ۲
۵۳ ۱۹۶۱ء
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔